کلیات اقبال
(فارسی)
علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ
فرہنگ و ترجمہ
پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی
مکتبہ دانیال لاہور
email:maktabahdaneyal@hotmail.com
Tel : 042 - 7660736 Mobile : 0333 - 4276640

نام کتاب .... کلیات اقبال

تالیف .... علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

مترجم .... پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی

طابع .... محمد ابوبکر صدیق

ناشر .... مکتبہ دانیال

کمپیوٹر کمپوزنگ ...... کامران ہاشمی

تعداد 500

قیمت ....

پیپر بیک .... -/450

ندیم یونس پرنٹرز

جاوید نامہ

فارسی

(فرہنگ، ترجمہ وتشریح)

اقبال

تعارف

''پیام مشرق'' میں گوئٹے کے ''مغربی دیوان'' اور ''زبور عجم'' میں شیخ سعد الدین محمود شبستری کی مثنوی۔
''گلشن راز'' کا کامیاب جواب لکھنے کے بعد حضرت علامہ اقبال نے اٹلی کے مشہور شاعر دانتے کا جواب لکھنا شروع کیا جس نے اسلام کے عقیدہ معراج اور نظریہ جنت ودوزخ کا مطالعہ کر کے ایک طویل نظم ''ڈیوائن کامیڈی'' کے نام سے لکھی تھی علامہ نے 1929ء میں اس کا جواب لکھنا شروع کیا، جو تین سال کی محنت شاقہ کے بعد 1932ء میں جاوید نامہ کے نام سے شائع ہوا۔ مولانا عبدالسلام ندوی رقمطراز ہیں کہ ''اسرار وحقائق معراج محمدیہ پر ایک کتاب لکھنے کا خیال ڈاکٹر صاحب کو ایک مدت سے تھا اور وہ ''گلشن راز جاوید'' کی طرح علوم وحاضرہ کی روشنی میں معراج کی شرح لکھ کر ایک قسم کا معراج نامہ جدید لکھنا چاہتے تھے''۔
جاوید نامہ اصل میں ''معراج نامہ'' جس میں علامہ اقبال تخیل کے پر لگا کر سیر کرتے ہیں اس ''معراج'' کے دوران ان کی ملاقاتیں کئی مسلمان اور غیر مسلم مشاہیر سے ہوتی ہیں۔ مسلم مشاہیر کے ساتھ ساتھ غیر مسلم مشاہیر کا ذکر کرنا علامہ کی وسیع المشربی اور وسعت قلبی کی دلالت کرتا ہے۔ اس میں علم عقل اور عشق کا موازنہ پیش کیا گیا ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے لئے لڑنے والوں کا بھی ذکر ہے اور کشمیر جنت نظر کی زبوں حالی اور کس پرسی کا بیان بھی ہے یہ علامہ کی نہایت اہم فارسی تصنیف ہے۔
علامہ اقبال اس کتاب کا دیباچہ خود لکھنا چاہتے تھے لیکن بوجوہ کام تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ اس کتاب کے آخر میں ''خطاب بہ جاوید'' چودھری محمد حسین کے مطابق اس تصنیف کا نام بھی کسی حد تک اسی خطاب کا مرہون منت ہے۔ ''جاوید نامہ'' حسن تخیل حسن تربیت اور حسن بیان میں علامہ اقبال کی بلندترین تصنیف قرار دی جاسکتی ہے۔
یوں تو حضرت علامہ کی جملہ تصانیف، نقوش دوام کا حکم رکھتی ہیں مگر جاوید نامہ فارسی کے علاوہ ان کی اردو اور انگریزی مصنفات میں بھی ممتاز تھے۔ یہ وہ تصنیف ہے جس کی تکمیل پر مصنف نے اپنے دل ودماغ کے نچڑ جانے کا ذکر کیا۔ اس افلاکی ڈرامائی نظم کو لکھنے سے قبل مفکر شاعر نے اس نہج پر لکھی جانے والی تمام دستیاب کتابوں کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے بالخصوص احادیث معراج کا عمیق نظر سے مطالعہ کیا کیونکہ اس کتاب کا ایک حصہ حقائق معراج کا نیا صبغہ اور رنگ دینے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ حضرت علامہ کا یہ خواب بیداری، یا تخیلی سفر نامہ فارسی کی نادر اور منفرد کتاب ہے۔ حکیم سنائی غزنوی (۵۳۵ھ) کی مثنوی، سیر العباد الی المعاد، دراصل سیر روح کا ایک عارفانہ تمثیل نامہ ہے اور اسے جاوید نامہ کی ایک پیشرو کتاب ماننا محض نام کی رعایت کرنے کے مترادف ہوگا۔ زرتشتی عارف ارداویران کا سفر ارداویران نامہ بھی عہد اسلامی کی ایک تصنیف ہے اور عربی کتابیں جیسے رسالۃ التوابع والزوابع یا رسالۃ الغفرانی اور تصانیف ابن عربی وغیرہم بزبان نثر ملتی ہیں۔ اطالوی شاعر دانتے النجیری کی ''ڈیوائن کامیڈی'' کے بعد جاوید نامہ پہلا شعری آسمانی نظم نامہ ہے جسے ایک مسلمان مفکر شاعر نے لکھا ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں حقائق ومعارف کا جو بحر مواج ملتا ہے، اسی کے پیش نظر اقبالؒ آرزومند تھے کہ یہ کتاب دوسری زبانوں میں ترجمہ ہو اور مصور بھی شائع ہو۔
یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کتاب بزبان شاعر متعارف کروائی جائے، خوش قسمتی سے ہمیں اس کتاب کے بارے میں حضرت علامہ کی زبان فیض ترجمان کے بعض تعارفیے دستیاب ہیں جو بڑے دلچسپ اور گرہ کشا ہیں۔

۱۹۳۱ء کے آخری مہینوں میں اقبال دوسری گول میز کانفرنس کے سلسلے میں انگلستان گئے۔ جاوید نامہ اس وقت پریس کے حوالے کیا جاچکا تھا۔ وہاں علامہ اقبال کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں انہوں نے نیاز محمد خاں مرحوم (ایک مشہور افسر جنھیں بالعموم این۔ ایم خاں کہا جاتا رہا ہے) کو اس کتاب کے موضوع اور اسلوب کے بارے میں ایک مختصر نوٹ لکھوایا تھا۔ جو مدتوں بعد ''مارننگ نیوز'' کلکتہ کے ۱۹۴۴ء کے عید الفطر ایڈیشن میں شائع ہوا اور سید عبدالواحد معینی مرحوم کے مرتبہ تھاٹس اینڈ ریفلکشنز آف اقبال (شیخ محمد اشرف پبلیکیشنز لاہور طبع ثانی ۱۹۷۳ء کے صفحات ۲۲۳ تا ۲۲۹ میں بھی موجود ہے۔ اس کا اردو ترجمہ کتاب کے اسلوب اور اس کے مشمولات کو شاعر کی زبان سے واضح کر دیتا ہے۔

''کتاب کا آغاز ایک ،مناجات، سے ہوتا ہے۔ لیکن اصل مطالب اس وقت آتے ہیں جب شاعر شام کے وقت دریا کے کنارے مولانائے روم کے بعض اشعار پڑھ رہا ہوتا ہے۔ رومی کی روح وہاں آ حاضر ہوتی ہے۔ شاعر روح رومی سے کئی سوال پوچھتا ہے مگر اہم تر سوال یہ ہے کہ انسان کی روح زمان و مکان سے باہر کس طرح جاتی ہے۔ اس سوال کا مقصد یہ ہے کہ واقعہ معراج کو ایک فلسفیانہ بنیاد فراہم کی جائے۔ بعد میں زمان و مکان کی روح آتی ہے جسے شاعر نے ایک دو چہرے والے فرشتے کے طور پر مجسم کیا ہے۔ اس کا ایک چہرہ تاریک اور بے حس ہے اور دوسرا روشن اور بیدار۔ روح زمان و مکان شاعر پر ایک قسم کا اثر ڈالتی اور اسے عالم بالا میں لے جاتی ہے۔

رومی اور شاعر کی روحیں فضا میں طیران شروع کر دیتی ہیں اور چاند کے کوہستان ظاہر ہونے تک ان کی پرواز جاری رہتی ہے۔ یہاں وہ ستاروں کا ایک نغمہ سنتے ہیں جو ان انسانوں کو خوش آمدید کہتا ہے جنھوں نے فضا سے پار گزرنے کی جرات اور ہمت دکھائی ہے۔ چاند پر رومی اور شاعر توقف کرتے ہیں اور اس فلک کی بعض غاروں میں جاتے ہیں۔ ایک غار میں وہ مشہور ہندی عارف وشوامتر سے ملتے ہیں جسے شاعر نے جہاں دوست کے ترجمے سے ظاہر کیا ہے۔ وشوامتر سوچ بچار میں غرق ہے اور اس کے سر کے اوپر ایک سفید سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ وشوامتر رومی کو پہچان لیتا ہے اور پوچھتا ہے کہ دوسرا ساتھی کون ہے؟ اس پر رومی اپنے رفیق، شاعر کا مختصر تعارف کرواتے ہیں۔ اس پر ہندی عارف، شاعر کی روحانی بلندی کو آزمانے کی خاطر اس سے بعض سوالات پوچھتا ہے۔ مثلاً ایک نادر سوال یہ ہے کہ انسان کو خدا کے مقابلے میں کس بات کی برتری حاصل ہے۔ شاعر جواب دیتا ہے کہ علم موت میں۔ اس طرح وہ دیگر سوال پوچھتا ہے اور جب شاعر ان کے تسلی بخش جواب دیتا جاتا ہے، تو وہ خود بعض حقائق سے پردہ اٹھاتا ہے جو اس کی نو باتوں کے عنوان سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کے بعد رومی اور شاعر غار سے نکل کر وادی ماہ میں آجاتے ہیں۔ جہاں انہیں ایک عظیم چٹان پر چار تصویر یا نقوش کندہ نظر آتے ہیں۔ انہیں گوتم بدھ، زرتشت، حضرت عیسےؑ اور حضرت محمدؐ کی الواح (طواسین) کہا جاتا ہے۔ اس حصے میں ان الواح و طواسین کا بیان ہے، رومی اور اقبال اسی طرح ایک سیارے سے دوسرے سیارے پر پہنچتے رہے۔ فلک مریخ پر ایک نام نہاد پیغمبر عورت کو دکھایا گیا ہے۔ اس کی اصل یورپ سے ہے اور بچپن میں شیطان اسے اغوا کر کے وہاں لے گیا اور وہ عورتوں کو ترقی اور آزادی کے نئے اصول بتاتی ہے اس کا مقصد توالد و تناسل کا استیصال ہے۔ اس کا دعویٰ و پیغام یہ ہے کہ دنیا پر آخر کار عورت کی حکومت ہوگی، اپنی بنات نوع کو اس کی نصیحت اولیٰ یہ ہے کہ خود کو رشتہ ازدواج میں مقید نہ کریں اور اگر ایسا کرنا پڑے تو نر اولاد کو تلف کرتی رہیں اور مادینہ اولاد کی حفاظت کریں۔ مریخ کی اس پیغمبر کی باتوں میں رومی کو ایک موقع ملتا ہے کہ وہ تہذیب حاضر کے بعض پہلوؤں کو ہدف تنقید بنائیں۔

فلک عطارد پر رومی اور شاعر سید جمال الدین افغانی اور ترکی میں مذہبی اصلاحات کی تحریک کے سربراہ سعید حلیم پاشا سے ملتے ہیں۔ افغانی یہاں مملکت روس کو ایک پیغام دیتے ہیں جس میں روح اسلام اور روح اشتراکیت کا موازنہ کیا گیا اور کارل مارکس کو پیغمبر بے جبریل کہا گیا ہے۔

ایک دوسرے فلک پر وہ تین روحوں سے ملتے ہیں۔ یہ حسین ابن منصور حلاج طاہرہ بابیہ اور مرزا غالب ہیں۔ یہ فرض کر لیا گیا کہ ان کی روحوں کو بہشت کی پیش کش کی گئی تھی مگر انہوں نے اسے قبول نہ کیا اور شورش دنیا کے گرد سیر دوام کرتے رہنے کو انہوں نے ترجیح دی۔ یہاں ابن حلاج ایک مسلمان صوفی کے روپ میں اپنا مقام واضح کرتا ہے۔ غالب کی شاعری کے متعلق ان کی روح سے ادبی اور مذہبی قسم کے سوالات پوچھے جاتے ہیں قرۃ العین طاہرہ اپنا ایک نغمہ پیش کرتی ہے۔ ایک دوسرے فلک پر جسے منحوس تصور کیا جاتا ہے اور طرح کی روحیں ملتی ہیں۔ ان کا مقام دوزخ کے شعلے ہیں۔ مگر آتش جہنم بھی انہیں قبول نہیں کرتی۔ یہ بنگال کے میر جعفر اور میسور کے میر صادق کی روحیں ہیں۔ ایک اور فلک پر شفاف سمندر کی تہہ میں فرعون اور لارڈ کچنر کی روحیں نظر آتی ہیں۔ ان کی باتیں سن کر مہدی سوڈانی کی روح بہشت بریں سے وہاں آ حاضر ہوتی ہے اور نیچے سمندر میں غوطہ زن ہو کر کچنر سے باتیں کرتی ہے، پھر اس روح کو جوش آ جاتا ہے اور وہ سارے عالم عرب سے مخاطب ہوتی ہے۔

ان سب سیاروں سے گزرتے ہوئے رومی اور شاعر بہشت میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں وہ اولیاء اللہ اور بادشاہوں سے ملتے ہیں، وہاں انہیں لاہور کے گورنر عبدالصمد خاں کی بیٹی شرف النسا کا محل دکھائی دیتا ہے۔ جن بزرگوں سے شاعر بہشت میں ملتا ہے۔ ان میں ایک کشمیر کے مربی حضرت شاہ ہمدان ہیں جو کشمیر کی تاریخ اور وہاں کے لوگوں کے بارے میں کئی باتیں چھیڑتے ہیں۔ شاعر ایران کے بادشاہ، نادر شاہ افشار۔ افغانستان کے بانی احمد شاہ ابدالی اور سلطان ٹیپو شہید سے بھی ملتا ہے۔ بہشت چھوڑتے وقت وہاں کی حوریں شاعر کو گھیر لیتی ہیں اور اصرار کرتی ہیں کہ وہیں رکے رہیں۔ مگر شاعر ان سے معذرت چاہتا ہے۔ یہاں دراصل بہشت کا صحیح اسلامی تصور پیش کرنا مقصد ہے جس کے مطابق بہشت کوئی معین مقام نہیں بلکہ روحانی ترقی کا مرحلہ ہے، بہر حال شاعر اور حوروں میں اس بات پر اتفاق ہو جاتا ہے کہ اگر شاعر حوروں کی خاطر ایک غزل پڑھے تو وہ اسے جانے دیں گی اور شاعر یہ فرمائش پوری کر دیتا ہے۔

اب شاعر اور رومی تدریجاً آگے بڑھتے ہیں اور ایک ایسے مقام پر پہنچتے ہیں جہاں رومی، شاعر کی رفاقت چھوڑ دیتے ہیں۔ کیونکہ خدا کے حضور ہر کسی کو تنہا جانا ہوتا ہے شاعر وہاں خدا کی صفت جمال و تجلی سے بعض سوالات پوچھتا ہے اور اپنی قوم کی تقدیر بے حجاب دکھنا چاہتا ہے جو اسے دکھا دی جاتی ہے۔ کتاب روح ارضی کے ایک نغمے کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔

آخری حصہ میں شاعر اپنے بیٹے سے خطاب کرتا ہے جو دراصل ہر آنے والی نسل سے ایک تخاطب ہے:۔

علامہ اقبال نے منقولہ بالا نوٹ فی البدیہہ لکھوایا۔ اس میں سارے چھ افلاک کے نام نہیں ہیں اور کتاب کی ترتیب بیان بھی اس میں نہیں بلکہ سیاروں کا ذکر تقدم و تاخر کے ساتھ ہے۔ اس کے باوجود کتاب کو سامنے رکھ کر جو کوئی اس نوٹ کو پڑھے وہ اس کے مطلب بزبان شاعر ملاحظہ کرے گا۔ دوسری گول میز کانفرنس کے دوران اقبال ایران کے ایک سابق وزیر سید ضیاء الدین طباطبائی سے ملے اور دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ کھایا۔ مولانا غلام رسول مہر مرحوم نے ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے روزنامہ انقلاب میں لکھا تھا کہ ''حضرت علامہ نے جاوید نامہ کے بعض اشعار سنائے۔ سید صاحب تڑپ اٹھے اور اپنے رفقا سے کہنے لگے کہ ایسی چیزیں آج تک نہیں سنیں، ضروری ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے کلام کو ایران میں بکثرت شائع کیا جائے۔

پھر ۴ نومبر ۱۹۳۱ء کو حضرت علامہ نے جو لیکچر وہاں لندن میں دیا۔ روزنامہ 'انقلاب' میں اس کی کیفیت ۲۲ نومبر کے شمارے میں شائع ہوئی۔ اس لیکچر کا موضوع اقبال کا شعر و فلسفہ تھا۔ اس میں جاوید نامے کا مختصر ذکر کتاب کے بعض فکری اور فنی پہلوؤں کو مزید اجاگر کر دیتا ہے۔ ''میری تازہ تصنیف، جاوید نامہ...... حقیقت میں ایشیا کی ڈیوائن کامیڈی ہے۔ جیسے دانتے کی تصنیف یورپ کی ڈیوائن کامیڈی ہے۔ اس کا اسلوب یہ ہے کہ شاعر مختلف سیاروں کی سیر کرتا ہوا مختلف مشاہیر کی روحوں سے مل کر باتیں کرتا ہے پھر جنت میں

جاتا ہے اور آخر میں خدا کے سامنے پہنچتا ہے۔ اس تصنیف میں دور حاضر کے تمام جماعتی، اقتصادی، سیاسی، مذہبی، اخلاقی اور اصلاحی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ اس میں صرف دو شخصیتیں یورپ کی آئی ہیں۔ اول کچز دوم نطشے۔ باقی تمام شخصیتیں ایشیا کی ہیں۔ دانتے نے اپنا رفیق سفر یا خضر طریق، ورجل کو بنایا تھا میرے رفیق سفر خضر طریق مولانا روم ہیں۔ میں اس تصنیف میں سے صرف ایک دو مثالیں ہی پیش کرسکتا ہوں۔ مثلاً چاند میں ہندوستان کے مشہور ہندو صوفی وشوامتر سے ملاقات ہوتی ہے جس کا نام میں نے جاوید نامے میں جہاں دوست رکھا تھا۔ اس لئے کہ وشوامتر کے معنی جہاں دوست کے ہیں۔ وشوامتر سے جو باتیں ہوئیں انہیں میں نے سخن عارف ہندی کے عنوان سے پیش کیا ہے۔

گفت مرگِ عقل؟ گفتم ترکِ فکر ۔۔۔ گفت مرگِ قلب؟ گفتم ترکِ ذکر
گفت تن؟ گفتم کہ زاد از گردِ رہ ۔۔۔ گفت جاں؟ گفتم کہ رمزِ لا الٰہ
گفت آدم؟ گفتم از اسرارِ اوست ۔۔۔ گفت عالم؟ گفتم اوخود روبروست
گفت این علم و ہنر گفتم کہ پوست ۔۔۔ گفت حجت چیست گفتم روئے دوست
گفت دینِ عامیاں؟ گفتم شنید ۔۔۔ گفت دین عارفاں گفتم کہ دید

آپ حیران ہوں گے کہ کچز اس ضمن میں کیسے آگیا؟ جاوید نامہ میں کچز اور فرعون آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ فرعون کچز کو طعنہ دیتا ہے کہ یورپ کے لوگ بڑے بے رحم اور بے درد ہیں۔ انہوں نے ہماری قبریں تک کھود ڈالیں ہیں۔ کچز جواب دیتا ہے کہ ہمارا مقصد سائنس کی خدمت اور علم آلاثار کی خدمت ہے۔ قبریں اس لئے کھودی ہیں کہ معلوم ہو کہ آج سے تین چار ہزار سال قبل دنیا کی حالت کیا تھی۔ فرعون اس تشریح کے جواب میں کہتا ہے۔

قبر مارا علم و حکمت برکشود ۔۔۔ لیکن اندر تربتِ مہدی چہ بود؟

ایک مقام پر میں نے چار الواح لکھے ہیں۔ لوح بدھ، لوح زرتشت، لوح مسیح اور لوح محمدؐ۔ لوح مسیح میں ٹالسٹائے کا ایک خواب ہے۔ لوح زرتشت میں اسلامی تصوف کے مشہور مسئلہ فضیلت نبوت بر ولائت یا ولائت بر نبوت کے متعلق بحث ہے۔ لوح محمدؐ کا مضمون یہ ہے کہ کعبہ میں بت ٹوٹے پڑے ہیں، ابوجہل کی روح گریہ وزاری کر رہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہی ہے کہ انہوں نے ہمارے دین کو برباد کیا، ہماری خاندانی بلند پایگی زائل کر ڈالی اور مساوات کی تعلیم دینی شروع کر دی جو مزدکیوں سے حاصل کی گئی ہے۔''

کتاب نما

علامہ اقبال کے منقولہ بالا نوٹ کی طرح تعارفی اشاریہ بھی فی البدیہہ ہے۔ اس لئے ان میں کتاب کی ترتیب تصنیف نہیں ملتی اور افلاک وسیارگان کے نام بھی کہیں کہیں نہیں آئے مگر جاوید نامہ کا مطالعہ مکمل کر لینے والوں کی خاطر یہ یادداشت اور اشارے کتاب نما، کا کام دیں گے ان کے ذریعے شاعر کی بعض تعبیر واضح ہو جاتی ہیں۔ مثلاً جہاں دوست، سے مراد وشوامتر ہیں یا کوئی اور؟

جاوید نامہ فارسی مثنوی کی صورت میں ایک بے نظیر اور بے بدل کتاب ہے۔ مثنوی گلشن راز جدید کے سوا اقبال کی جملہ مثنویاں بحر رمل میں ہیں اور ان کا وزن مثنوی رومی کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ جاوید نامہ بھی اسی زمرے کی ایک مثنوی ہے (کل ابیات ۱۸۲۹)۔ مگر اس میں غزل ترجیع بند اور ترکیب بند بھی شامل ہیں۔ مثنوی اسرار خودی کے بعض ابیات کے علاوہ پیام مشرق اور زبور عجم کی چند غزلیں جاوید نامہ میں شامل کی گئی ہیں۔ بعض نئی غزلیں بھی شامل نظر آتی ہیں، اقبال کی ہر کتاب میں تضمینات کے کچھ نمونے موجود ہیں۔ جاوید

نامہ میں دوسرے شاعروں کے تضمین شدہ اشعار ۳۷ ہیں۔اور یہ ناصر خسرو علوی، رومی، غنی کشمیری، طاہرہ بابیہ اور غالب کے ہیں۔خطاب بہ جاوید (سخنے بانثراد) کتاب کا ضمنی حصہ ہے جس کے ابیات ۱۳۲ ہیں اور اس حصے میں رومی کا ایک شعر تضمین شدہ نظر آتا ہے۔جاوید نامہ اقبال کی اہم تر کتابوں میں سے ہے۔البتہ اس کی کمیت نے نہیں بلکہ کیفیت نے ایک جہاں کو اس کا مداح بنا رکھا ہے۔مناجات کے یہ شعر نقلی نہیں حقیقت کا مظہر ہیں۔

آنچہ گفتم از جہانے دیگر است	ایں کتاب از آسمانے دیگر است
بحرم و ازمن کم آشوبی خطاست	آنکہ در قوم فرو آید کجاست؟
یک جہاں برساحلِ مند آرمید	ازکراں غیر ازرمِ موجے ندید

یعنی جاوید نامہ میں میں نے جو کچھ کہا ایک دوسرے جہاں کی بات معلوم ہوتی ہے یہ کتاب ایک دوسرے فلک سے ہے۔میں ایک سمندر ہوں آشوب وتلاطم میں کمی سمندر کا نقص ہوگا۔وہ شخص کہاں ہے جو اس اتھاہ سمندر کی گہرائی میں اترے ایک پورا عالم میرے سمندر کے کنارے آبیٹھا مگر کنارے پر اسے امواج کی کشاکش کے سوا کچھ نظر نہیں آیا۔

جاوید نامہ کا کچھ حصہ گویا ۱۹۲۷ء میں لکھا گیا مگر سیر سیارگاں کا تصور گویا پہلے سے حضرت علامہ کی توجہ کا مرکز تھا چنانچہ اپنے ایک تخیلی خواب کا حال انہوں نے مہاراجہ کشن پرشاد (۱۹۴۴ء) کو لکھا اور بانگ درا، حصہ سوم میں اس معنی پر مبنی ایک نظم بھی ملتی ہے۔

تھا تخیل جو ہمسفر میرا	آسمان پر ہوا گزر میرا
اڑتا جاتا تھا اور نہ تھا کوئی	جاننے والا چرخ پر میرا
تارے حیرت سے دیکھتے تھے مجھے	راز سر بستہ تھا سفر میرا
حلقہ صبح و شام سے نکلا	اس پرانے نظام سے نکلا
کیا سناؤں تمہیں اِرم کیا ہے	خاتم آرزوئے دیدہ و گوش
شاخِ طوبیٰ پہ نغمہ ریز طیور	بے حجابانہ حورِ جلوہ فروش
ساقیانِ جمیل جامِ بدست	پینے والوں میں شور نوشا نوش
دور جنت سے آنکھ نے دیکھا	ایک تاریک خانۂ سرد و خموش
طالعِ قیس و گیسوئے لیلیٰ	اس کی تاریکیوں سے دوش بدوش
خنک ایسا کہ جس سے شرما کر	کرۂ زمہریر ہو روپوش
میں نے پوچھی جو کیفیت اس کی	حیرت انگیز تھا جواب سروش
یہ مقام خنک جہنم ہے	نار سے نور سے تہی آغوش
شعلے ہوتے ہیں مستعار اس کے	جن سے لرزاں ہیں مرد عبرت کوش
اہلِ دنیا یہاں جو آتے ہیں	اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں

یہاں شاعر نے اعمال کی نتیجہ خیزی بتائی ہے۔ بانگ درا کا ایک شعر اسی مفہوم کا مظہر ہے کہ۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اور جاوید نامہ (حصہ آنسوئے افلاک) میں اسے بھرتری ہری سے ترجمہ کرکے پیش کیا گیا ہے۔

پیش آئین مکافات عمل سجدہ گزار ⁘ زانکہ خیزد ز عمل دوزخ و اعراف و بہشت

زبور عجم ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اور اس کی غزلیات حصہ دوم میں سے درج ذیل دو شعر جاوید نامہ کا دیباچہ بنے۔

خیال من بتماشائے آسماں بوداست ⁘ بدوشِ ماہ و با غوش کہکشاں بوداست
گماں مبر کہ ہمیں خاکداں نشیمنِ ما است ⁘ کہ ہر ستارہ جہاں است یا جہاں بوداست

۱۹۲۷ء کے لگ بھگ اقبال نے مثنوی گلشن راز جدید لکھی جو زبور عجم کا جزو ہے۔ ۱۹۲۸ء اور ۱۹۲۹ء میں حضرت علامہ نے اپنے شہرہ آفاق چھ انگریزی خطبات لکھے اور برصغیر کی علمی مجالس میں پڑھے۔ اس کے بعد وہ دیگر تخلیقی کاموں میں منہمک رہے اور ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کو آپ نے کل ہند مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ الہ آباد میں جو صدارتی خطبہ پڑھا وہ بھی اسی زمانے میں لکھا گیا۔ مگر دو تین سال کے عرصے کا ان کا اہم تخلیقی کارنامہ یہی جاوید نامہ ہے جو پہلی بار فروری ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا تھا۔ حضرت علامہ نے یہ کتاب لکھ کر اعتراف کیا کہ اس سے ان کا دل اور دماغ نچڑ گیا۔ خود علامہ نے اس کتاب کو اپنی دوسری کتابوں پر ترجیح دی ہے۔ مولانا محمد اسلم جیراجپوری نے ''جاوید نامے کو فارسی کی پانچویں اہم کتاب بتایا تھا یعنی فردوسی کے شاہنامے، رومی کی مثنوی، سعدی کی گلستان اور حافظ کے دیوان کے بعد انتہائی اہم اور دلآویز کتاب جسے اصل یا ترجمہ کی صورت میں عالم اسلام کے نصاب میں شامل ہونا چاہیے'' اور یہ بات بلا خوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ اسلوب و فن کے اعتبار سے جاوید نامے کی سی کوئی کتاب فارسی زبان میں ہے نہ اسلامی ادب میں۔

مولانا اسلم جیراجپوری اس کے بارے میں تحریر کرتے ہیں ''ان کی دیگر تصنیفات کی طرح یہ کتاب بھی دماغی لذت اور روحانی کیف کے لئے ایک لطیف نعمت ہے۔ بلکہ اس میں ایک جدت یہ ہے کہ شاعر نے پیر رومی کے ساتھ افلاک کی سیر کی ہے۔ مختلف سیاروں میں ارواح اور ملائکہ سے ملاقات ہوئی جن کے ساتھ حقائق اور عہد حاضر کے اہم مسائل پر سوالات اور جوابات ہوئے۔

پہلے فلک قمر پر رسائی ہوتی ہے جہاں ایک ہندوستانی سادھو ایک غار میں نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ گفتگو ہوتی ہے اور وہ نو وصیتیں کرتا ہے۔ خاتمہ پر ایک فرشتہ نمودار ہوتا ہے جو ایک دلکش ترانہ گا کر غائب ہو جاتا ہے پھر وادی طواسین میں پہنچتے ہیں طاسین گوتم میں ایک زن رقاصہ مہاتما موصوف کے ہاتھ پر توبہ کرتی ہے۔ طواسین زردشت میں اہرمن زردشت کو آزماتا ہوا دکھائی دیتا ہے طاسین مسیح میں حکیم ٹالسٹائی کا ایک حقیقت نما خواب ہے۔ اور طاسین محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حرم کعبہ میں ابوجہل کا نوحہ۔

فلک عطارد پر جمال الدین افغانی اور سعید حلیم پاشا (ترکی وزیر) کی روحوں سے ملاقات ہوتی ہے اور ان کے ساتھ وقت کے ضروری اسلامی مہمات پر گفتگو چھڑ جاتی ہے۔

فلک زہرہ پر اقوام قدیمہ کے دیوتاؤں کی محفل ملتی ہے۔ جس میں ان کے نئے نغمے سنائی دیتے ہیں۔ پھر دریائے زہرہ میں فرعون اور کچز کی روحیں دکھائی دیتی ہیں۔ وہاں سوڈانی درویش (مہدی) نکلتا ہے اور عربی روح کی بیداری کے لئے نغمہ سناتا ہے۔

فلک مریخ میں پہلے ایک رصدگاہ ملتی ہے۔ جس سے مریخی حکیم برآمد ہوتا ہے جو زمین کی بھی سیاحت کر چکا ہے پھر ایک فرنگن جو پیغمبری کی مدعی ہے عورتوں کے مجمع میں دکھائی دیتی ہے اور ان کو آزادی یعنی شوہروں سے بھی آزادی کا پیغام دیتی ہے۔

فلک مشتری میں ان روحوں سے ملاقات ہوتی ہے جنھوں نے سیر جاودانی اختیار کی اور جنت میں رہنا پسند نہیں کیا۔ مثلاً حلاج (منصور) غالب (اسد اللہ خاں) اور قرۃ العین (بابی مبلغہ) ان کے ساتھ خوب خوب شاعرانہ گفتگو ہوتی ہے۔ آخر میں ابلیس نظر آتا ہے اور انسان کی کمزوری اور اپنی آسان فتوحات پر ماتم کرتے ہوئے کسی مرد حق کی آرزو کرتا ہے جس کے مقابلہ میں شکست ہی کھا کر کچھ تو لذت پائے۔

فلک زحل پر وہ ارواح رذیلہ ملتی ہیں جن کو قبول کرنے سے دوزخ نے بھی انکار کر دیا ہے ان میں ہندوستانی ملت کے دو مشہور غدار جعفر بنگالی اور صادق دکنی خونیں قلزم کے عذاب میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اس کے بعد ماورائے افلاک پر عروج ہوتا ہے اور جرمنی کے مشہور فلسفی نیٹشے سے ملاقات ہوتی ہے۔ وہاں سے جنت الفردوس کی طرف بڑھتے ہیں جس میں شرف النساء کا قصر نظر آتا ہے جو تیغ اور قرآن کی محافظ تھی۔ پھر سید علی ہمدانی اور ملا غنی کشمیری ملتے ہیں۔ اس کے بعد ہندو شاعر بھرتری ہری اپنا نغمہ سناتا ہے وہاں سے سلاطین مشرق یعنی نادر شاہ ابدالی اور سلطان شہید کی زیارت کو جاتے ہیں اور ان کے ساتھ مکالمے ہوتے ہیں پھر قرب حضور حاصل ہوتا ہے جہاں تجلیات میں غرق ہو جاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں جس پر ندائے جمال آتی ہے اور یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے ان سب کے بعد کتاب کا اصلی مقصود اختصار کے ساتھ نژاد نو یعنی نئی نسل کو مخاطب کر کے سنا دیتے ہیں۔

یہ سب کچھ اس خوبی خوش اسلوبی اور لطف و کیف کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس کا مزہ صرف اس کے پڑھنے ہی سے مل سکتا ہے سارا کلام مربوط متناسب موجز مگر مکمل چست اور حشو زوائد سے پاک صاف اور برجستہ پختہ اور بلند ہے۔ ایسے مضامین عالیہ کو جہاں اکثر الفاظ معانی سے قاصر ہو جاتے ہیں اس خوبصورتی سے باندھنا اور ایسے سنگلاخ رستہ کو اس سبک گامی کے ساتھ طے کرنا ڈاکٹر صاحب ہی کا کام تھا حقیقت یہ ہے کہ اب ان کی آورد میں بالکل آمد کا لطف پیدا ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی تعلیمات اور ان کے مضامین سے عام طور پر تعلیم یافتہ طبقہ واقف ہے۔ وہی مضامین اور وہی تعلیمات نئے اسلوب اور نئے قالب میں اس کتاب میں بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر چند کہ کیا رداح قدیمہ اور جدیدہ کی زبانوں سے مختلف عوالم میں یہ باتیں کی گئی ہیں۔ لیکن سب کا اسلوب ایک اور انداز ایک ہے کیونکہ وہ ایک ہی آفتاب کی شعاعیں ہیں۔ یعنی قرآن کریم کی۔ ملاؤں کا قرآن نہیں بلکہ آسمانی قرآن۔"

جاوید نامہ کے بارے میں اردو، انگریزی اور فارسی میں متعدد مقالے لکھے گئے۔ یہ نثر یا نظم میں اطالوی، پنجابی، ترکی، جرمن، فرانسیسی، سندھی، پشتو، انگریزی اور اردو وغیرہ زبانوں میں ترجمہ ہوئی۔ اردو اور انگریزی میں اس کے ایک سے زائد نثر یا نظم میں تراجم ملتے ہیں۔

انگریزی ترجمہ پروفیسر آرتھر اربری نے جولائی 1966ء میں شائع کیا۔ وہ ایک عرصہ تک کیمبرج میں عربی کے پروفیسر رہے ہیں اور یورپ کے ممتاز اسلامی سکالر گردانے جاتے ہیں۔ اقبال کے فارسی کلام پر وہ سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قبل ازیں انہوں نے زبور عجم کا ترجمہ 1949ء میں پرشین سامز اور رموز بیخودی کا ترجمہ 1958ء میں "مسٹریز آف سیلف لیس نیس" کے نام سے کیا۔ "جاوید نامہ کے ترجمے کا کام یونیسکو کے شعبہ پاکستان کی سفارش پر کیا گیا۔ اس کا مقصد بہترین ادب کو ترجمہ کے ذریعہ بین الاقوامی سطح پر روشناس کرانا ہے۔

جاوید نامہ کا ترکی ترجمہ ڈاکٹر شمل اینی میری نے 1958ء میں انقرہ سے شائع کیا۔ اٹلی میں بوسانی نے 1952ء میں اسے جرمنی زبان میں منتقل کیا۔

کہ خاصاں بادہ ہا خورد ندور فتند

مناجات

آدمی اندر جہان ہفت رنگ
ہر زمان گرم فغاں مانند چنگ !

آرزوے ہم نفس می سوزدش
نالہ ہاے دل نواز آموزدش

لیکن ایں عالم کہ از آب و گل است
کے تواں گفتن کہ دار اے دل است

بحر و دشت و کوہ و کہ خاموش وکر
آسمان و مہرومہ خاموش وکر

گرچہ برگردوں ہجوم اختر است
ہر یکے از دیگرے تنہا تر است !

ہر یکے مانند ما بیچارہ ایست
در فضاے نیلگوں آوارہ ایست !

کارواں برگ سفر ناکردہ ساز !
بیکراں افلاک و شب ہادیر یاز !

ایں جہاں صید است و صیادیم ما ؟
یا اسیر رفتہ ازیادیم ما ؟

زارنا لیدم صداے برنخواست
ہم نفس فرزند آدم را کجاست ؟

معانی :...... مناجات: اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔ جہان ہفت رنگ: سات رنگوں کی دنیا، اس کائنات کے چار عناصر (آب و آتش، خاک و باد) ہیں۔ جس میں نیلا، عنابی، سفید، سبز، سرخ اور زرد قسم کے سات رنگ ہیں، اسی لئے جہان ہفت رنگ کہا ہے یا یہ بھی ہے کہ اس کائنات میں سات زمینیں اور سات آسماں ہیں۔ چنگ: ایک ساز، ستار، باجہ۔ ہم نفس: ساتھی، ہمدم۔ می سوزدش: اسے جلاتی ہے۔ آموزدش: اسے سکھاتی ہے۔ کے تواں گفتن: یہ کیونکر یا کیسے کہا جا سکتا ہے۔ کہ: کاہ کا، مخفف، گھاس۔ کر: بہرا۔ دیر یاز: لمبی، دراز۔ برنخاست: بلند نہ ہوئی، جواب نہ آیا۔ خاموش: چپ یعنی گونگا۔

ترجمہ وتشریح:...... اس سات رنگوں والی دنیا میں آدمی ہر لحہ ستار (سارنگی) کی طرح فریاد کرتا رہتا ہے۔

☆...... محرم راز کی آرزو اسے (ہر وقت) جلاتی رہتی ہے اور وہی دل کو لبھانے والے نالے اسے سکھاتی رہتی ہے۔

☆...... لیکن یہ عالم جو پانی اور مٹی سے بنا ہوا ہے کے بارے میں کیسے کہیں کہ یہ بھی دل رکھتا ہے یا صاحب دل ہے۔ (صاحب دل ہو تو اس پر انسان کی فریاد کا اثر ہوتا ہے)۔

☆...... یہ سمندر اور بیابان، پہاڑ اور گھاس سبھی گونگے اور بہرے ہیں۔ (کسی کی آہ وفغاں کا اثر ان پر نہیں ہو سکتا)۔

☆......اگرچہ آسمان پرستاروں کا ایک ہجوم ہے لیکن ہر ایک دوسرے سے زیادہ تنہا ہے۔یعنی سارے ایک دوسرے سے بے خبر ہیں۔
☆......ان میں سے ہر ایک ہماری ہی طرح بے چارہ اور نیلی فضا میں (آسمان پر) آوارہ (بے بس) ہے یعنی اس کی گردش بے مقصد ہے۔
☆......یہ ایک ایسا قافلہ ہے جس نے سفر کا کوئی سامان تیار نہ کیا ہو، جبکہ سفر کے لیے اس کے سامنے لامحدود آسمان اور لمبی راتیں ہیں۔
☆......کیا یہ جہاں شکار ہے اور ہم سب اس کے شکاری ہیں؟ یا پھر ہم ایسے قیدی ہیں جنہیں قید کے بعد بھلا دیا گیا ہے۔
☆......میں نے بہت آہ وزاری کی لیکن اس کے جواب میں کسی طرف سے کوئی آواز بلند نہ ہوئی (نہ سنائی دی) کسی شے پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔فرزند آدم کا ہمراز کہاں ہے؟ یعنی مجھ سے کسی نے بھی ہمدردی کا اظہار نہ کیا۔

دیدہ ام روز جہان چار سوے — آنکہ نورش برفروزد کاخ و کوے
از رم سیارہ اورا وجود — نیست الا اینکہ گوئی رفت و بود
اے خوش آں روزے کہ از ایام نیست — صبح اور ا نیمرو زوشام نیست
روشن از نورش اگر گردد رواں — صوت راچوں رنگ دیدن می تواں
غیب ہا از تاب او گردد حضور — نوبت اولا یزال و بے مرور!
اے خدا روزی کن آں روزے مرا — وارہاں زیں روز بے سوزے مرا

معانی ......برفروزد: روشن کرتا ہے۔رم سیارہ اے: ایک گردش کرنے والے ستارے کی دوڑ، مراد سورج کی گردش۔الا: مگر، سوائے، بجز۔نیمروز: دوپہر۔صَوت: آواز۔تاب: چمک، روشنی، رونق۔لایزال: جسے زوال نہ ہو، جو ختم نہ ہو۔بے مرور: نہ گزرنے والا، قیدِ زماں سے بلندتر۔روزی کن: مجھے عطا کر، مجھے نصیب فرما۔وارہاں: رہائی والا۔رواں: جان، رو، جاری۔

ترجمہ وتشریح......میں نے اس چار طرفوں (مشرق، مغرب، شمال، جنوب) والے جہان کے دن کو دیکھا ہے جس کا نور محل وکوچے کو روشن کرتا ہے۔(اس کی روشنی محل اور کوچے کو روشن کر دیتی ہے)۔
☆......اس کا وجود ایک سیارے کے چلنے سے ہے۔یہاں رفت وبود (گیا اور تھا) کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔وہ (دن) سوائے اس کے کہ تو کہے کہ وہ تھا اور چلا گیا، کچھ نہیں ہے۔یعنی اس کا وجود سورج نکلنے سے ہے۔
☆......وہ دن بڑا ہی مبارک ہے جس کا تعلق ایام یعنی سورج کی گردش کے نتیجے میں طلوع ہونے والے دنوں سے نہیں ہے۔اس کی صبح کی نہ تو دوپہر ہے اور نہ شام ہی ہے۔
☆......اگر انسان کی روح ایسے دن سے منور/روشن ہو جائے تو آواز کو رنگ کی طرح دیکھا جا سکتا ہے۔
☆......ہر طرح کا غیب اسکی روشنی کے سبب حضور کی صورت اختیار کر لیتا یا حضوری میں بدل جاتا ہے۔وہ ہمیشہ رہتا ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتا۔
☆......اے خدا! تو مجھے ایسا دن نصیب فرما اور اس بے سوز دن سے رہائی دلا دے۔(مجھے نجات دلا دے)۔ویا بے سوز دن دنیادار ہے اور دین سے بے خبر ہے۔مجھے (علامہ کو) تو اے خدا تو ایسے بے مقصد دن سے بچا کے رکھ۔

آیہ تسخیر اندر شان کیست؟ — ایں سپہر نیلگوں حیران کیست؟
رازدان عَلَّمَ الاَسْمَا کہ بود؟ — مست آں ساقی وآں صہبا کہ بود؟
برگزیدی از ہمہ عالم کرا؟ — کردی از راز دروں محرم کرا؟
اے ترا تیرے کہ مارا سینہ سفت — حرف ادعونی کہ گفت و با کہ گفت؟

روئے تو ایمان من، قرآن من　　جلوہ داری دریغ از جان من ؟
از زیان صد شعاع آفتاب　　کم نمی گردد متاع آفتاب

معانی :...... آیہ تسخیر: قرآن کریم میں چند ایک آیتوں میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے (سورۃ الجاثیۃ، یہ آیہ ۱۳) یا مثلاً ''اور تمہارے لیے سورج اور چاند کو، جو ہمیشہ چلتے ہی رہتے ہیں، مسخر کیا، اور تمہارے لیے رات اور دن کو مسخر کیا'' (سورہ ابراہیم، آیہ ۳۳) سپہر نیلگوں: نیلے رنگ کا آسمان ''علم الاسما: خدا تعالیٰ نے آدم کو کائنات کی اشیا کے نام سکھا دیے اور پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا...... الخ'' (سورہ البقرہ، آیہ ۳۱)۔ کہ بود: کون تھا۔ برگزیدی: تو نے چنا، منتخب کیا۔ کرا: کسے، کس کو۔ محرم: واقف، آگاہ۔ سفت: چھید ڈالا، سخت۔ ''اُدعونی'': مجھے پکارو، ارشاد خداوندی ہے کہ اے میرے بندو! تم مجھے پکارو میں تمہاری اس (پکار) کا جواب دوں گا'' (سورہ المومن، آیہ ۶۰)۔ کہ: کس نے۔ داری دریغ: محروم کیوں رکھتا ہے۔ زیان: نقصان۔

ا۔ آیہ تسخیر، علم الاسما، تلمیحات بہ آیاتِ قرآن

ترجمہ وتشریح:...... قرآن مجید میں آیہ تسخیر کس کی شان میں ہے۔ یہ نیلا آسمان کس کی عظمت پر حیران ہے؟ گویا اللہ تعالیٰ نے یہ عظمت انسان کو بخشی ہے، جس کو دیکھ کر آسمان، حیرانی کا شکار ہے۔

☆...... ''علم الاسما'' کا راز دان کون تھا۔ اس ساقی اور شراب (الست) کا مست کون تھا۔ (حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء کے اسما بتا دیے تھے جو فرشتے بھی نہ بتا سکے)۔

☆......(اے خدا) آپ نے سارے جہان میں سے کسے منتخب کیا اور پھر اس کائنات کے اندر کے رازوں سے کسے آگاہ کیا، محرم و واقف بنایا؟ (وہ انسان ہی تھا جسے افضل مخلوقات بنایا گیا اور کائنات کے راز بھی اس پر ظاہر کیے گئے)۔

☆...... آپ کے تیر (ہجر) نے ہمارا سینہ چھید ڈالا ہے ''مجھے پکارو میں جواب دوں گا''۔ یہ بات کس نے کہی تھی اور کس سے کہی تھی؟

☆...... آپکا چہرہ ہی میرا ایمان اور میرا قرآن ہے یعنی میرے لیے سب کچھ ہے، پھر کیا بات ہے کہ آپ اپنے جلوے سے مجھے محروم رکھ رہے ہیں؟

☆...... سورج کی سینکڑوں شعاعوں کے نقصان بکھیرنے سے آفتاب کی روشنی کی متاع (دولت) تو کم نہیں ہو جاتی، وہ اسی طرح چمکتا رہتا ہے۔

عصر حاضر را خرد زنجیر پاست　　جان بے تابے کہ من دارم کجاست ؟
عمر ہا برخویش می پیچد وجود　　تا یکے بے تاب جاں آید فرود
گر نرنجی، ایں زمین شورہ زار　　نیست تخم آرزو را سازگار
از درون ایں گل بے حاصلے　　بس غنیمت داں اگر روید دلے !
تو مہی، اندر شبستانم گزر　　یک زماں بے نوری جانم نگر
شعلہ را پرہیز از خاشک چیست　　برق را از برفتادن باک چیست

معانی:...... می پیچد: پیچ وتاب/بل کھاتا ہے۔ آید فرود: ظہور پذیر ہونا۔ نرنجی: تو برا نہ منائے، تو ناراض نہ ہو۔ زمینِ شورہ زار: سیم زدہ، بنجر زمین۔ روید: اُگے، پیدا ہو۔ تو مہی: تو چاند ہے۔ برفتادن: گرنا۔

ترجمہ وتشریح:...... یہ دورِ حاضر کے لئے خرد (عقل) کے پاؤں کی زنجیر بنی ہوئی ہے، میری جیسی بے تاب جان کہاں ہے؟

☆...... حیات مدتوں پیچ وتاب کھاتی ہے تب کہیں جا کر ایک جانِ بیتاب ظہور میں آتی ہے۔ علامہ نے یہی مضمون اردو کے علاوہ فارسی

میں بھی دو ایک جگہ ذرا بدل کر باندھا ہے، مثلاً

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے — بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

عمرہ در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات — تا ز بزمِ عشق ایک دانائے راز آید بروں

☆......اگر آپ (اے خدا) ناراض نہ ہوں برانہ منانیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ شورہ زار زمین آرزو کے بیج کے لیے سازگار (موافق) نہیں ہے۔ (لوگوں کے دلوں میں جذبۂ عشق ہ پیدا کرنا محال ہے)۔

☆......اس بنجر مٹی میں سے اگر ایک دل بھی اُگ آئے/ پیدا ہو جائے تو اسے غنیمت سمجھ۔ (دل سے مراد دلِ زندہ و بیدار ہے)۔

☆......(اے محبوبِ حقیقی) آپ تو چاند ہیں، میری محفلِ شب کی طرف آیئے اور ذرا میری جان کی تاریکی (بے نوری) کو دیکھئے۔ (یعنی میری زندگی کی تاریک رات کو اپنے نور سے منور فرما دیں)۔

☆......شعلے کو بھلا خشک تنکوں کو جانے سے پرہیز کیوں ہو؟ بجلی کو گرنے سے ڈر کیا ہے (خود کو خشک تنکے اور حاصل زندگی سے تشبیہ دی ہے جبکہ خدا کے جلوے کو بجلی سے)۔

زیستم تا زیستم اندر فراق — وانما آنسوئے ایں نیلی رواق !

بستہ درہا را بروئیم بازکن — خاک را با قدسیاں ہمراز کن !

آتشے در سینۂ من برفروز — عود را بگوا روہیزم رابسوز

باز بر آتش بنہ عود مرا — در جہاں آشفتہ کن دود مرا

آتش پیمانۂ من تیز کن — با تغافل یک نگہ آمیز کن

ما ترا جوئیم و تو از دیدہ دور — نے غلط، ماکورو تو اندر حضور !

یا کشا ایں پردہ اسرار را — یا بگیر ایں جان بے دیدار را

نخل فکرم نا امید از برگ و بر — یا تبر بفرست یا باد سحر

عقل دادی، ہسم جنو نے دہ مرا — رہ بجذب اندرونے دہ مرا

علم در اندیشہ می گیرد مقام — عشق را کاشانہ قلب لاینام

علم تا از عشق برخوردار نیست — جز تماشا خانہ افکار نیست

ایں تماشا خانہ سحر سامری است — علم بے روح القدس افسونگری است

بے تجلی مرد دانا رہ نبرد — ازلکد کوب خیال خویش مرد

بے تجلی زندگی رنجوری است — عقل مہجوری و دیں مجبوری است

ایں جہان کوہ و دشت و بحر و بر ! — ما، نظر، خواہیم واو گوید، خبر،

منزلے بخش ایں دل آوارہ را — بازدہ باماہ ایں مہ پارہ را

گرچہ از خاکم نروید جز کلام — حرف مہجوری نمی گردد تمام !

زیرِ گردوں خویش را یابم غریب — ز آنسوئے گردوں بگو انی قریب

تامثال مہر و مہ گردد غروب　　　ایں جہات و ایں شمال و ایں جنوب
از طلسم دوش و فرد ابگذرم　　　از مہ و مہر و ثریا بگذرم

معانی :...... زیستم: میں جیا۔ دائما: ظاہر۔ نیلی رواق: نیلا آسمان۔ قدسیاں: قدسی کی جمع، فرشتے۔ عود: ایک خوشبودار لکڑی (اگر جسے جب جلایا جائے تو اس میں خوشبودار دھواں نکلتا ہے۔ ہیزم: ایندھن کی لکڑی۔ بنہ: رکھ۔ آشفتہ کن: پھیلا دے۔ دود: دھواں۔ جوئیم: ہم تلاش کرتے ہیں۔ کور: اندھا، اندھے۔ تبر: کلہاڑی۔ لاینام: جو سوتا نہیں، بیدار۔ برخوردار: خوش نصیب، فیض پانے والا۔ سحر سامری: سامری کا جادو، سامری، حضرت موسیٰ کے زمانے کا ایک جادوگر جس نے جادو کا ایک بچھڑا بنا کر اس کی پرستش کرائی۔ لکدکوب: دولتی دولتیاں۔ رنجوری: غم، دکھ۔ نروید: نہیں اگتا، پیدا نہیں ہوتا۔ غریب: اجنبی، مسافر محتاج۔ "إنی قریب": قرآنی تلمیح: "اے پیغمبر! جب لوگ تم سے میرے بارے میں دریافت کریں تو (میری طرف سے) کہہ دو کہ میں تمہارے قریب ہوں......" (سورہ البقرہ، آیہ ۱۸۶)۔

ترجمہ وتشریح :...... میں جب تک جیا فراق ہی میں زندہ رہا۔ مجھے دکھائیے کہ اس نیلے آسمان کے پرے کیا ہے۔ (یہ مجھ پر ظاہر کر دیں)۔

☆......آپ بند دروازے مجھ پر کھول دیں اور مجھ خاکی انسان کو فرشتوں کا ہمراز بنا دیں۔

☆......میرے سینے میں عشق کی آگ روشن کر دیں۔ عود کو چھوڑ دیں (باقی رہنے دیں) اور ہیزم (ایندھن) کو جلا دیں (عود عشق کا اور ہیزم عقل یا نفس کا استعارہ ہے۔ مطلب یہ کہ میرے سینے میں جذبہ عشق پیدا کر دیں)۔

☆......پھر میری عود کو آگ پر رکھیئے اور ساری دنیا میں میرا دھواں پھیلا دیجئے یعنی مجھے جذبہ عشق حقیقی سے نواز کر اسے میری شاعری کے ذریعے لوگوں تک پہنچا دیں۔

☆......میرے پیمانے/ پیلے کی آگ (شراب) تیز کر دیجئے اور اپنے تغافل کے ساتھ ایک نگاہ بھی ملا دیجئے۔

☆......ہم آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں اور آپ ہماری آنکھوں سے دور ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں، آپ تو ہمارے سامنے ہیں مگر ہم خود اندھے ہیں۔ (یہ دراصل سورہ یونس کی آیت ۶ کا آزاد ترجمہ ہے) بوعلی قلندرؒ، شرف تخلص:

گر چشم دل کشادہ شود اے شرف ترا　　　ہر ذرۂ جہاں شود آئینہ دارِ دوست

(اے شرف! اگر تیرے دل کی آنکھ کھلی ہو تو دیکھے گا کہ کائنات کا ہر ذرہ اس محبوب کا آئینہ دار ہے)۔

☆......یا تو تو ان رازوں کا پردہ ہٹا دے یا پھر تیرے دیدار سے محروم میری جان واپس لے لے۔

☆......میری فکر کا درخت پتوں اور پھل سے محروم (ناامید) ہے۔ یا تو تو اسے کلہاڑی کی نذر کر دے (کہ یہ کٹ کر ختم ہو جائے) یا پھر صبح کی ہوا سے نوازیں تا کہ یہ خوب پھلے پھولے۔

☆......تو نے مجھے عقل دی ہے۔ تو اب جنون سے بھی مجھے نوازیئے مجھے اپنے اندرونی جذب تک کا راستہ بھی عطا فرمائیے (رہنمائی فرمائیے)۔

☆......علم کا مقام انسانی فکر (سوچ) میں ہے جبکہ عشق کا ٹھکانا (کاشانہ) ایسے دل میں ہے جو ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔

☆......جب تک علم عشق سے فیض نہ پائے وہ تماشا خانہ افکار کے سوائے اور کچھ نہیں۔

☆......(علم کا) یہ تماشا خانہ محض سامری کا جادو ہے۔ روح القدس کے بغیر علم شعبدہ بازی یا جادوگری ہے۔

☆......مرد دانا تجلی کے نور کے بغیر راہ نہیں پاتا جبکہ (نادان اس تجلی کے بغیر) اپنے پریشان خیالوں کی دولتیوں ہی سے مر جاتا ہے۔

☆......تجلی کے بغیر زندگی دکھ درد ہے اور عقل تو حقیقتِ زندگی سے دور لے جاتی ہے اور اس کا دین محض مجبوری بن کر رہ جاتا ہے۔

☆...... پہاڑ، بیابان اور سمندر اور خشکی کی یہ دنیا ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کی خبر دیتی ہے مگر ہم اس کے دیدار کے خواہاں (مشتاق) ہیں۔

☆...... (اے خدا) تو میرے اس آوارہ دل کو منزل عطا کر اور چاند کے اس ٹکڑے کو چاند سے پھر ملا دے۔ (مجھے عشق سے سرشار فرما کر اپنے دیدار یا اپنی تجلی سے نوازیئے)۔

☆...... اگرچہ میری خاک سے کلام کے سوا اور کچھ نہیں پیدا ہوتا مگر میر کلام ہجر کی پوری داستان بیان نہیں کر سکا۔

☆...... اپنے آپ کو اس دنیا میں اجنبی سمجھتا/ پاتا ہوں۔ تو (اے خدا) سمان کے اس جانب سے مجھے صدا دیجئے کہ میں قریب ہوں۔

☆...... تاکہ جہان کی یہ طرفیں اور یہ شمال اور یہ جنوب سب سورج اور چاند کی طرح نظروں سے اوجھل ہو جائیں۔ (تاکہ میں قیدِ مکان سے آزاد ہو جاؤں)۔

☆...... میں گزرے ہوئے کل اور آنے والے کل (ماضی اور مستقبل) کے جادو سے نکل جاؤں، اور چاند اور سورج اور پروین (مراد ستاروں) سے گزر جاؤں۔ (قید زمان سے بھی آزاد ہوں)۔

تو فروغ جاوداں ماچوں شرار — یک دو دم داریم و آں ہم مستعار!

اے تو نشناسی نزاع مرگ و زیست — رشک بر یزداں برد ایں بندہ کیست؟

بندہ آفاق گیر و ناصبور — نے غیاب او را خوش آید، نے حضور

آنیم من جاودانی کن مرا — از زمینی آسمانی کن مرا

ضبط در گفتار و کردار ے بدہ — جادہ ہاپید است، رفتار ے بدہ

آنچہ گفتم از جہانے دیگر است — ایں کتاب از آسمانے دیگر است

بحرم و ازمن کم آشوبی خطاست — آں کہ در قعرم فرو آید، کجاست؟

یک جہاں بر ساحل من آرمید — از کراں غیراز رم موجے ندید

من کہ نومیدم ز پیران کہن — دارم ازروزے کہ می آید، سخن!

بر جواناں سہل کن حرف مرا — بہرشاں پایاب کن ژرف مرا

معانی :...... مستعار: مانگ کرلی ہوئی چیز، ادھار لیا ہوا۔ غیاب: دوری۔ آنیم من: میں عارضی/ فانی ہوں۔ کم آشوبی: طوفان نہ ہونا۔ آرمید: آرام کیا۔ کراں: ساحل، کنارہ، انتہا۔ پایاب: کم گہرا۔

ترجمہ وتشریح :...... تو (اے خدا) ہمیشہ رہنے والا نور ہے جبکہ ہم چنگاری کی مانند (عارضی وفانی) ہیں۔ ہماری زندگی کے دو ایک سانس ہی ہیں اور وہ بھی ادھار ہیں۔

☆...... اے ذاتِ اقدس تجھے موت اور زندگی کے باہمی نزاع/ لڑائی کا پتہ نہیں ہے۔ یہ ناچیز/ بندہ خدا پر رشک کرنیوالا کون ہوتا ہے۔

☆...... خدا پر رشک کرنے والا یہ بندہ کائنات کو مسخر کیے ہوئے ہے لیکن پھر بھی وہ صبر کرنے والا نہیں ہے۔ نہ تو اسے تجھ سے دوری اچھی لگتی ہے اور نہ تیری حضوری (تیرا قرب) ہی اچھی لگتی ہے۔ یعنی نہ اسے ہجر خوش کرتا ہے نہ وصل۔

وصل میں مرگِ آرزو، ہجر میں لذتِ طلب

☆...... میری زندگی ایک لمحہ کی زندگی ہے، اسے جاوداں کر دیجئے، گو میں زمینی ہوں (زمین کا رہنے والا) لیکن تو مجھے آسمانی بنا دے۔

☆...... مجھے گفتار اور کردار میں ضبط عطا فرمایئے، راستے ظاہر (سامنے) ہیں۔ ان پر چلنے کے لیے تو مجھے رفتار عطا فرمایئے۔

☆......میں نے جو کچھ اس کتاب (جاوید نامہ) میں کہا ہے اس کا تعلق کسی اور جہان سے ہے۔ یہ کتاب کسی اور آسمان سے ہے۔
☆......میں ایک سمندر ہوں اور (یہ خیال کرنا کہ) مجھ میں طوفان نہیں ہے ایک غلط بات ہے۔ وہ شخص جو میری افکار کی گہرائی میں اترے کہاں ہے؟
☆......ایک دنیا (جہان) نے میرے ساحل پر آرام کیا (آبیٹھا) مگر ان بے شمار لوگوں نے ساحل سے سوائے موجوں کے چلنے کے اور کچھ نہ دیکھا۔ (مطلب یہ کہ لوگوں نے میری شاعری کو عام شاعری کی طرح پڑھا اور اس کی تہ یا گہرائی میں اترنے کی کوشش نہیں کی۔
☆......میں جو پرانے بوڑھوں سے ناامید ہوں، میں آنے والے دور کی بات کہنا چاہتا ہوں (مطلب یہ کہ بوڑھوں نے تو میری شاعری کی طرف توجہ نہیں دی تاہم مجھے آنے والی نوجوان نسل سے توقع ہے کہ وہ اس کی طرف توجہ کریں گے)۔
☆......(اے خدا) تو نوجوانوں کے لیے میری شاعری آسان کر دیجئے۔ ان کے لیے میرے سمندر کو عبور کرنا آسان بنا دے۔

خدایا آرزو میری یہی ہے   میرا نور بصیرت عام کر دے

تمہید آسمانی

نخستیں روز آفرینش نکوہش می کند آسماں زمیں را
(کائنات کی تخلیق / پیدائش کے پہلے دن آسمان کا زمین کو برا بھلا کہنا)

نخستیں: پہلا۔ روزِ آفرینش: پیدائش یا تخلیق کا دن۔ نکوہش: برا بھلا کہنا۔

زندگی از لذت غیب و حضور   بست نقش ایں جہان نزد و دور
آں چناں تار نفس از ہم گسیخت   رنگ حیرت خانہ ایام ریخت
ہر کجا از ذوق و شوق خود گری   نعرہ من دیگرم، تو دیگری،
ماہ و اختر را خرام آموختند   صد چراغ اندر فضا افروختند !
بر سپہر نیلگوں زد آفتاب   خیمہ زربفت باسیمیں طناب
از افق صبح نخستیں سر کشید   عالم نوزادہ در بر کشید
ملک آدم خاکدانے بود و بس   دشت او بے کاروانے بود و بس
نے بکوہے آبجوے درستیز   نے بصحرائے سحابے ریز ریز
نے سرود طائراں در شاخسار   نے رم آہو میان مرغزار
بے تجلی ہاے جاں بحر و برش   دود پیچاں طیلسان پیکرش
سبزہ باد فرودیں نادیدہ   اندر اعماق زمیں خوابیدہ
طعنہ زد چرخ نیلی برزمیں   روزگار کس ندیدم ایں چنیں
چوں تو در پہنائے من کورے کجا   جز بقندیلم ترا نورے کجا
خاک اگر الوند شد جز خاک نیست   روشن و پائندہ چوں افلاک نیست
یا بزی باساز و برگ دلبری   یا بمیراز ننگ و عار کمتری"

شد زمیں از طعنہ گردوں خجل ناامید و دل گران و مضمحل
پیش حق از درد بے نوری تپید تاند اے زآنسوے گردوں رسید

معانی :...... ازہم گسیخت :ایک دوسرے سے توڑ، الگ الگ کرڈالا۔ رنگ ...... ریخت :بنیاد ڈالی۔ خودگری :اپنی شخصیت یا انفرادیت کو قائم رکھنے کا جذبہ۔ آموختند :انہوں نے سکھایا/سکھائی۔ خرام :ٹہلنا۔ افروختند :روشن کیے۔ خیمہ زربفت :سونے کے تاروں سے بنا ہوا خیمہ، سنہری رنگ کا خیمہ۔ یاسمین طناب :چاندی کی رسی، سفید رسی، مراد کرنیں۔ درستیز :لڑائی میں مصروف۔ ریز ریز :ٹکڑے ٹکڑے۔ دود پیچاں :بل کھاتا ہوا دھواں۔ طیلسان :سات رنگوں والی چادر۔ باد فرودیں :موسم بہار کی ہوا (فروردیں ایرانی سال کا مہینہ جس کا مارچ کے آخر میں آغاز ہوتا ہے)۔ اعماق :عمق کی جمع، گہرائیاں۔ الوند :ایران کے شہر ہمدان کے اطراف میں ایک پہاڑ کا نام۔ بزی :جی، زندگی بسر کر۔ بمیر :مرجا۔ عارِ کمتری :کم تر/ ناقص ہونے کی شرم۔ خجل :شرمندہ۔ مضمحل :ست، کمزور، نڈھال۔ تپید :تڑپی۔
(کائنات کی تخلیق/ پیدائش کے پہلے دن آسمان کا زمین کو برا بھلا کہنا)

ترجمہ وتشریح :...... زندگی نے غیب وحضور کی لذت کی خاطر اس نزدیک اور دور جہان (یہ کائنات) کا نقش پیدا کیا۔
(غیب اس لحاظ سے کہ وہ نظر نہیں آتا اور حضور اس لحاظ سے کہ کائنات کے ذرے ذرے میں تُو اس کا جلوہ کارفرما ہے)۔

☆......حیات نے سانس کے تاروں کو ایک دوسرے سے کچھ اس طرح علیحدہ کر دیا کہ ایام کے حیرت خانہ (دنیا) کی بنیاد رکھ دی۔

☆......ہر جگہ خودگری کے ذوق وشوق کے باعث "میں اور ہوں" اور "تو اور ہے" کا نعرہ سنائی دے رہا ہے۔ "من دیگرم تو دیگری" امیر خسرو کے اس شعر سے ماخوذ ہے:

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

☆......قدرت نے چاند اور ستاروں کو گردش کرنا/ چلنا سکھا دیا اور یوں سینکڑوں چراغ روشن کر دیئے گئے۔ (چاند اور ستاروں کے لیے چراغ کا استعارہ استعمال کیا گیا ہے)۔

☆......نیلے آسمان پر سورج نے سونے کے تاروں سے بنا ہوا (سنہری) خیمہ نصب کیا جس کی رسیاں چاندی کی (سفید) تھیں۔ (رسیوں سے مراد سورج کی کرنیں ہیں)۔

☆......افق سے صبح نے سر نکالا اور نئے تخلیق شدہ جہان کو اپنی آغوش میں لے لیا یعنی طلوع وغروب اور صبح وشام کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

☆......آدم کی دنیا اس وقت محض مٹی کا ایک گھر تھا۔ اس کا بیابان/صحرا بغیر کسی کاروان کے تھا۔ (دنیا میں زندگی کی کوئی رونق نہ تھی)۔

☆......نہ کسی پہاڑ ہی سے کوئی ندی نبرد آزما تھی (پہاڑ سے کوئی ندی نہیں نکلتی تھی) اور نہ کسی صحرا میں کوئی بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گردش کر رہا تھا۔ (آوارہ تھا)۔

☆......نہ شاخوں پر پرندے چہچہا رہے تھے اور نہ سبزہ زار میں ہرن بھاگ دوڑ رہے تھے۔

☆......اس کائنات کے بحر وبر (تری اور خشکی) میں جان کی تجلیاں نہ تھیں۔ اس کے جسم کی چادر اٹھتا ہوا دھواں تھا۔

☆......یہاں کے سبزے نے ابھی موسم بہار کی ہوا نہیں دیکھی تھی اور وہ زمین کی گہرائیوں میں سو رہا تھا (سبزہ اگنا شروع نہیں ہوا تھا)۔

☆......نیلے آسمان نے زمین کو طعنہ دیا۔ میں نے کسی کے حالات ایسے (خراب) نہیں دیکھے۔

☆......میری فضا کی وسعتوں میں تیرے جیسا اندھا کہاں ہے (نہیں ہے) میری قندیل (یعنی سورج، چاند وغیرہ) کے بغیر تیرے پاس

روشنی کہاں ہے (یعنی نہیں ہے) اندھا استعارہ ہے تاریکی کا۔

☆......مٹی اگرالوند پہاڑ بن جائے تو بھی وہ مٹی ہی رہتی ہے۔ وہ کبھی آسمانوں کی طرح روشن اور جاودانی نہیں ہو سکتی۔

☆......اے زمین! تو یا تو دلبری کے ساز و سامان یعنی انداز سے زندگی بسر کر یا پھر اپنے کمتر ہونے کی شرم میں مر جا۔

☆......زمین، آسمان کی اس طعنہ زنی سے شرمسار ہوگئی اور مایوس اور بوجھل دل والی اور مضمحل ہوگئی۔

☆......وہ خدا کی بارگاہ میں اپنی بے نوری کے درد سے تڑپی، یہاں تک کہ آسمان کے اس پار (طرف) سے یہ آواز آئی۔

اے امینے از امانت بے خبر | غم مخور، اندر ضمیر خود نگر
روز ہا روشن زغوغاے حیات | نے ازاں نورے کہ بینی در جہات
نور صبح از آفتاب داغ دار | نور جاں پاک از غبار روزگار
نور جاں بے جادہ ہا اندر سفر | از شعاع مہر و مہ سیار تر
شستہ از لوح جاں نقش امید ؟ | نور جاں از خاک تو آید پدید !
عقل آدم بر جہاں شبخوں زند | عشق او بر لامکاں شبخوں زند !
راہ داں اندیشہ او بے دلیل | چشم او بیدار تر از جبرئیل !
خاک و در پر واز مانند ملک | یک رباط کہنہ در راہش فلک !
می خلد اندر وجود آسماں | مثل نوک سوزن اندر پرنیاں !
داغہا شوید ز داماں وجود | بے نگاہ او جہاں کور و کبود
گرچہ کم تسبیح و خونریز است او | روزگاراں راچو مہمیز است او
چشم اور روشن شود از کائنات | تا بہ بیند ذات را اندر صفات
''ہر کہ عاشق شد جمال ذات را | اوست سید جملہ موادت را''

معانی :...... غم مخور: غم نہ کھا۔ سیار تر: زیادہ تیز چلنے والا۔ شستہ ای؟: کیا تو نے دھوڈالا ہے۔ آید پدید: ظاہر ہوگا۔ راہ داں: راستہ جاننے والا۔ بے دلیل: راہ نما کے بغیر۔ ملک: (م اور ل پر زبر) فرشتہ۔ رباط کہنہ: پرانی سرائے (دنیا)۔ می خلد: کھٹکتا ہے۔ نوک سوزن: سوئی کی نوک۔ پرنیاں: ریشمی کپڑا۔ شوید: دھوتا ہے۔ کبود: تاریک۔ کم تسبیح: فرشتوں کی طرح تسبیح نہیں کرتا، ہر وقت اللہ کی یاد میں محو نہیں ہوتا۔ خون ریز: خون گرانے والا، بہانے والا۔ مہمیز: لوہے کا کانٹا جو سوار کے جوتے پر ایڑی کے قریب لگا ہوا ہوتا ہے۔ گھوڑے کو تیز کرنے کے وقت ایڑی ہلا کر اسی لوہے کے کانٹے سے اشارہ کرتے ہیں۔

ترجمہ وتشریح :...... ''اے امین تو اپنی امانت سے بے خبر ہے، تو غم نہ کر (کھا)، اپنے ضمیر کے اندر نظر ڈال (جھانک) یعنی تجھ میں آدم آنے والا ہے جو ایک امانت ہے۔

☆......تیرے دن زندگی کے ہنگامے سے روشن ہو جائیں گے اور یہ اس روشنی سے نہیں جو تجھے اپنے اطراف میں نظر آرہی ہے۔

☆......یہ جو صبح کی روشنی ہے یہ تو داغ دار سورج کی بنا پر ہے جبکہ نورِ جاں زمانے کے گرد و غبار سے پاک ہے۔

☆......روح کا نور راستوں کے بغیر ہی سفر میں رہتا ہے۔ وہ (نورِ جاں) سورج اور چاند کی شعاعوں سے بھی زیادہ تیز رفتار ہے۔

☆......کیا تو (زمین) نے اپنی جان کی تختی سے امید کا نقش دھوڈالا ہے (کیا تو بالکل ناامید ہے)؟ نورِ جاں تیری مٹی ہی سے ظاہر ہوگا۔

مطلب یہ کہ نا امید نہ ہو تیری مٹی ہی سے آدم وجود میں آئے گا۔

☆......آدم کی عقل جہان پر شب خون مارے گی، اس کا عشق لامکاں پر شب خوں مارے گا۔ یعنی اس کی عقل جہان کو مسخر کرے گی اور اس کا عشق آسمان کو بھی مسخر کر لے گا۔

☆......اس (آدم) کا فکر کسی راہبر کے بغیر ہی صحیح راستہ جاننے والا ہو گا، اور اس کی آنکھ جبرئیل سے بھی زیادہ بیدار ہو گی۔ (حضور اکرمؐ کے واقعہ معراج کے حوالے سے، آدم/انسان لامکاں میں اس مقام تک پہنچے گا جہاں جبرئیل کا بھی گزر نہیں ہے۔ حضورؐ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے خالق کائنات کے حضور پہنچ گئے تھے جبکہ جبرئیل وہاں تک نہیں جا سکتے تھے)۔

☆......انسان ہے تو مٹی کا بنا ہوا، لیکن پرواز میں وہ فرشتے کی مانند ہے۔ آسمان اس کے راستے کی ایک پرانی سرائے کی مانند ہے۔ (اس کے آگے زمان و مکاں کی کوئی حیثیت نہیں، وہ آگے ہی بڑھتا رہتا ہے)۔

☆......وہ (انسان) آسمان کے وجود میں اس طرح کھٹکتا ہے جس طرح سوئی کی نوک پر ریشمی کپڑے میں چبھی ہوئی ہوتی ہے۔

☆......وہ وجود کے دامن سے داغ دھبے دھوتا ہے۔ اس کی نگاہ کے بغیر یہ جہاں اندھا اور تاریک ہے۔

☆......اگرچہ وہ تسبیح نہیں کرتا یا کم کرتا ہے اور ایک دوسرے کا خون بہاتا ہے (ملائکہ نے کہا تھا کہ ہم تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور آدم جھگڑالو اور خونریز ہے) لیکن زمانوں کے لیے وہ مہمیز کا کام کرتا ہے۔ (زمانے کی ترقی اس کی بدولت ہو گی)

☆......اس کی آنکھ کائنات سے روشن ہو گی تاکہ وہ اس ذاتِ حق کو اس کی صفات کے اندر دیکھے گا۔

☆......جو کوئی بھی اس ذاتِ حق کے جمال کا عاشق ہو گیا، وہ ساری موجودات کا سردار ہو گیا۔ (یہ شعر مثنوی مولانا رومیؒ کا ہے)۔

نغمہ ملائک (فرشتوں کے گیت)

فروغ مشت خاک از نوریاں افزوں شود روزے ‌‌ زمیں از کوکب تقدیر او گردوں شود روزے

خیال او کہ از سیل حوادث پرورش گیرد ‌‌ زگرداب سپہر نیلگوں بیروں شود روزے!

یکے در معنی آدم نگر! از ماچہ می پرسی ‌‌ ہنوز اندر طبیعت می خلد موزوں شود روزے!

چناں موزوں شود ایں پیش پا افتادہ مضمونے ‌‌ کہ یزداں را دل از تاثیر او پرخوں شود روزے!

معانی :...... (ملائک: جمع ملک، فرشتے)...... مشتِ خاک: خاک کی مٹھی، مراد انسان۔ نوریاں: جمع نوری، فرشتے۔ گرداب: بھنور۔ معنی: حقیقت۔ پیش پا افتادہ مضمونے: ایک پامال مضمون۔

ترجمہ و تشریح :...... خاک کی مٹھی یعنی انسان کی چمک ایک دن فرشتوں سے بڑھ جائے گی اور زمین اس کی تقدیر کے ستارے سے آسمان بن جائے گی۔ (اس سے پہلے یہ اشعار زبورِ عجم کی ایک غزل میں آ چکے ہیں)۔

☆......اس (انسان) کا خیال، جو حادثات کے سیلاب سے پرورش پاتا ہے، ایک دن نیلے آسمان کے گرداب سے باہر نکل جائے گا۔

☆......تو ذرا آدم کی معنویت (حقیقت) پر غور کر، ہم سے تو کیا پوچھتا ہے، ابھی تو وہ اس مضمون کی مانند ہے جو ذہن میں کھٹکتا ہے۔ ایک دن وہ موزوں ہو جائے گا۔

☆......اور یہ پامال مضمون کچھ اس خوبی سے موزوں ہو گا کہ اس کی تاثیر سے خالق کا دل بھی پُرخوں ہو جائے گا۔ (خالق بھی اپنے شاہکار پر ناز کرے گا)۔

تمہید زمینی

آشکارا می شود روح حضرت رومیؒ و شرح می دہد اسرار معراج را

(حضرت رومیؒ کی روح ظاہر ہوتی ہے اور معراج کے رازوں سے آگاہ کرتی یان کی شرح بیان کرتی ہے)

عشق شور انگیز بے پروائے شہر — شعلہ او میر داز غوغائے شہر
خلوتے جوید بدشت و کوہسار — یالب دریائے ناپیدا کنار
من کہ دریاراں ندیدم محرمے — برلب دریا بیاسودم دمے
بحر و ہنگام غروب آفتاب — نیلگوں آب از شفق لعل مذاب
کور راذوق نظر بخشد غروب — شام رارنگ سحر بخشد غروب !
بادل خود گفتگو ہاداشتم — آرزو ہا جستجو ہاداشتم
آنی واز جاودانی بے نصیب ! — زندہ و از زندگانی بے نصیب !
تشنہ و دور از کنار چشمہ سار — می سرودم ایں غزل بے اختیار

آشکارا می شود: ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت رومیؒ: یعنی مولانا جلال الدین رومیؒ جن کی مثنوی معنوی بہت مشہور ہے اور جنہیں علامہ اقبال اپنا غایبانہ مرشد تسلیم کرتے ہیں۔ ولادیت، مقام بلخ ۶۰۴ھ/ ۸۔ ۱۲۰۷ء وفات مقام قونیہ (ترکی، مزار بھی وہیں ہے) ۶۷۲ھ/ ۶۔ ۱۲۷۵ء

معانی :...... میرد: مرجاتا، بجھ جاتا ہے۔ جوید: تلاش کرتا ہے۔ ناپیدا کنار: ایسا سمندر جس کا کوئی کنارہ نہ ہو، لامحدود، وسیع۔ بیاسودم دمے: ایک پل آرام کیا، سکون میں رہا۔ لعلِ مذاب: پگھلا ہوا لعل۔ آنی: عارضی و فانی۔ چشمہ سار: چشموں کا سلسلہ۔ می سرودم: میں گاتا تھا، یا گانے لگا۔

ترجمہ وتشریح :...... شور انگیز عشق شہر سے بے نیازی ہے۔ اس کا شعلہ شہر کے شوروغوغا سے بجھ جاتا ہے۔ (عشق آبادی کے شوروغل میں برقرار نہیں رہتا)۔

☆......وہ (عشق) یات ودشت وکوہسار میں تنہائی تلاش کرتا ہے یا پھر کسی بے حد وسیع سمندر کے کنارے کی تلاش میں رہتا ہے۔

☆...... جب میں نے دوستوں میں کوئی محرم نہ دیکھا تو میں نے تھوڑی دیر کے لئے ذہنی سکون کے لئے دریا کے کنارے پر چلا گیا۔

☆......سمندر ہے اور سورج غروب ہونے کا وقت ہے، شفق کے باعث نیلے رنگ کا پانی لعل سیال بنا ہوا ہے۔

☆......سورج کے غروب ہونے کا منظر ایک اندھے کو بھی ذوقِ نظر بخشتا ہے اور یہ غروب شام کو صبح کا رنگ بخشتا ہے۔ (اندھے سے مراد وہ انسان جو ذوقِ نظارہ سے عاری ہو)۔

☆......میں اپنے دل سے باتیں کررہا تھا اور میرے دل میں آرزوئیں اور امنگیں مچل رہی تھیں۔

☆......(میں اس خیال میں کھویا ہوا تھا کہ) میری زندگی پل بھر کی ہے۔ مجھے حیات جاودانی نصیب نہیں۔ زندہ ہوتے ہوئے بھی زندگانی یعنی حقیقی زندگی سے محروم ہوں۔

☆......میں پیاسا تھا اور چشمہ سار (آب حیات) کے کنارے سے دور تھا۔ میں نے بے اختیار یہ غزل گانا شروع کردی۔ (چنانچہ علامہ نے سے مولانا رومی کی یہ غزل دی ہے)۔

غزل

یہ غزل مولانا رومیؒ کی ہے۔

"بکشائے لب کہ قند فراوانم آرزوست — بنمای رخ کہ باغ و گلستانم آرزوست
یک دست جام بادہ و یک دست زلف یار — رقص چنیں میانہ میدانم آرزوست
گفتی زناز بیش مرنجاں مرا، برد — آں گفتنت کہ بیش مرنجانم آرزوست
اے عقل توز شوق پراگندہ گوے شو — اے عشق نکتہ ہائے پریشانم آرزوست
ایں آب و نان چرخ چوسیل است بیوفا — من ماہیم، نہنگم و عمانم آرزوست
جانم ملول گشت ز فرعون و ظلم او — آں نور جیب موسی عمرانم آرزوست
دی شیخ باچراغ ہمی گشت گرد شہر — کز دیوو ددملولم و انسانم آرزوست
زیں ہمرہان سست عناصر دلم گرفت — شیر خدا و رستم دستانم آرزوست

گفتم کہ یافت می نشود جستہ ایم ما
گفت آنکہ یافت می نشود، آنم آرزوست"!

(رومی)

معانی :...... بکشائے لب: (اپنے) ہونٹ کھول۔ بنمائے رخ: (اپنا) چہرہ دکھا۔ مرنجاں: تنگ نہ کر۔ گفتنت: تیرا کہنا۔ پراگندہ گوے: الٹی سیدھی باتیں کرنے والی۔ من ماہیم: میں مچھلی ہوں۔ نہنگم: میں مگر مچھ ہوں۔ عمانم آرزوست: مجھے عمان (جوش مارتا ہوا سمندر) کی آرزو ہے۔ دی: گذشتہ رات۔ دیوودد: شیطان اور درندہ۔ شیرِ خدا: اللہ کا شیر مراد حضرت علیؓ۔ رستمِ دستانم: مجھے دستان کے بیٹے رستم کی۔ یافت می نشود: نہیں مل رہا۔ آب و نان: پانی اور روٹی مراد رزق۔

ترجمہ وتشریح :...... اے محبوب اپنے ہونٹ کھول کہ مجھے بہت زیادہ شیرینی یا مصری کی آرزو (خواہش) ہے۔ مجھے اپنا چہرہ دکھا کہ مجھے باغ اور گلستان دیکھنے کی آرزو ہے۔

☆......ایک ہاتھ میں جام شراب ہو اور ایک ہاتھ میں محبوب کی زلفیں ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میں اس حال میں یا اس قسم کا رقص میدان کے درمیان میں کروں۔

☆......(اے محبوب) تو نے ناز سے کہا کہ "مجھے تو زیادہ تنگ نہ کر اور چلا جا" تیرا یہ کہنا کہ "مجھے زیادہ تنگ نہ کر" تو میری آرزو (خواہش) ہے کہ میں یہی بات تجھ سے سنوں۔

☆......اے عقل: تو عشق کی بنا پر بہکی باتیں کرنے والی بن جا۔ اے عشق مجھے اس بات کی خواہش ہے کہ تو منتشر قسم کی گہری باتیں بیان کرتا ہے۔

☆......آسمان کا دیا ہوا یہ رزق سیلاب کی طرح بے وفا ہے۔ میں تو مچھلی ہوں، مجھے مگر مچھ اور سمندر کی خواہش ہے۔ (کہ میں وہاں سے اپنا رزق خود تلاش کروں) جس طرح مچھلی سمندر کے تھپیڑوں اور مگرمچھوں میں رہتے ہوئے اپنا رزق خود تلاش کرتی ہے۔

☆......میرا دل فرعون اور اس کے ظلم وستم سے ملول ہے۔ مجھے عمران کے بیٹے موسیٰ (حضرت موسیٰؑ) اور ان کے ید بیضا کی آرزو ہے۔

☆......کل رات شیخ ہاتھ میں چراغ لیے سارے شہر میں گھوما اور یہ کہہ رہا تھا کہ میں شیطانوں اور درندوں سے اذیت و مصیبت میں ہوں، مجھے کسی انسان کی آرزو ہے۔ (ظالم حکمرانوں کو شیطانوں اور درندوں سے تشبیہ دی ہے)۔

☆......ان کمزور منش ہمراہیوں سے میں دل گرفتہ ہو گیا ہوں۔ مجھے حضرت علیؓ شیر خدا اور رستم دستان کی سی عظیم اور دلیر شخصیتوں کی آرزو ہے۔ (مجھے ایسے ہمراہیوں کی خواہش ہے جو ان کی طرح دلیر اور بلند حوصلہ ہوں)۔

☆......میں نے کہا کہ "ایسا انسان کہیں نہیں ملتا، ہم نے بھی بہت تلاش کی۔ اس پر شیخ بولا کہ وہ جو نہیں مل رہا اسی کی تو مجھے خواہش ہے۔

مولانا رومی کی غزل کے بعد اب پھر جاوید نام کے اشعار شروع ہیں، لہٰذا مسلسل نمبر غزل کے اشعار سے پہلے کے اشعار کے مطابق ہیں۔

موج مضطر خفت بر سنجاب آب شد افق تار از زیان آفتاب

از متاعش پارہ دز دید شام کوکبے چوں شاہدے بالائے بام

روح رومی پردہ ہا را بردرید از پس کہ پارہ آمد پدید!

طلعتش رخشندہ مثل آفتاب شیب او فرخندہ چوں عہد شباب

پیکر روشن زنور سرمدی در سرا پایش سرور سرمدی!

برلب او سر پنہان وجود بند ہائے حرف و صوت از خود کشود

حرف او آئینہ آویختہ علم با سوز دروں آمیختہ!

گفتمش "موجود و ناموجود چیست؟ معنی محمود و نامحمود چیست"؟

گفت "موجود آنکہ می خواہد نمود آشکارائی تقاضائے وجود

زندگی خود را بخویش آراستن بر وجود خود شہادت خواستن

زندہ ای یا مردہ ای یا جاں بلب از سہ شاہد کن شہادت را طلب

معانی: ...... موجِ مضطر: بے چین، بے قرار لہر۔ خفت: سوگئی، لہریں اٹھنا بند ہو گئیں۔ سنجابِ آب: پانی کا سنجاب (سنجاب: بلی کے برابر ایک جانور کا نام جس کی کھال سے پوستین بنائی جاتی ہے۔ لباس تیار کرتے ہیں)۔ تار: تاریک، اندھیر۔ زیان: نقصان، دزدید: چرایا۔ بالائے بام: چھت کے اوپر۔ بردرید: پھاڑ ڈالے، چاک کر دیے۔ کہ: کوہ کا مخفف، پہاڑ۔ آمد پدید: ظاہر ہوا۔ کہ پارہ ے: ایک پہاڑی۔ طلعتش: اس کا چہرہ۔ رخشندہ: چمکتا ہوا، روشن۔ شیب: بڑھاپا۔ فرخندہ: مبارک، نیک بخت۔ نورِ سرمدی: ہمیشہ رہنے والا نور۔ کشود: کھولے۔ آویختہ: لٹکتا ہوا۔ آمیختہ: ملا ہوا، ملایا ہوا۔ محمود: تعریف کیا گیا، تعریف کرنے والا، خیر۔ نامحمود: جو تعریف کے لائق نہ ہو، شر۔ آشکارائی: خود کو ظاہر کرنا۔ آراستن: سجانا۔ خواستن: چاہنا۔ روزِ الست: الست کا دن، قرآنی تلمیح، عالمِ ارواح میں جب خدا تعالیٰ نے روح سے پوچھا کہ "کیا میں تمہارا رب / پالنے والا نہیں ہوں" تو انہوں نے جواب دیا کہ "ہاں یعنی تو ہی ہمارا رب ہے"۔ آراستند: سجائی، آراستہ کی۔ خواستند: چاہا، چاہی۔ جاں بلب: مرنے کے قریب، لبوں پر جان، قریب المرگ۔

ترجمہ وتشریح: ...... بیقرار موج پانی کے بستر پر سوگئی اور سورج کے غروب ہونے پر افق تاریک ہو گیا۔ (ہر طرف تاریکی چھا گئی)۔

☆......شام نے سورج کے سرمایہ سے ایک ٹکڑا چرا لیا، یہ ٹکڑا ایک ستارہ تھا جو چھت پر کھڑے محبوب کی طرح جلوہ گر تھا۔

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس (غالب)
زلفِ سیاہ رُخ پہ پریشاں کیے ہوئے

☆......مولانا رومی کی روح آسمان کا پردہ چاک کر کے ایک پہاڑی کے پیچھے سے نمودار ہوئی۔
☆......ان کا چہرہ سورج کی مانند روشن تھا اور ان کا بڑھاپا عہدِ جوانی کی طرح آب و تاب رکھتا تھا۔
☆......ان کا پیکر نورِ سرمدی سے منور (روشن) تھا اور ان کے سراپا (سر سے پاؤں تک) سرمدی سرور تھا۔
☆......اُن کے ہونٹوں پر وجود کے خفیہ راز تھے۔ انہوں نے الفاظ اور آوازوں کی زنجیریں اپنے اوپر سے کھول رکھی تھیں۔
☆......ان کے الفاظ یوں بیان ہو رہے تھے جیسے سامنے آئینہ لٹک رہا ہو، ان کے علم میں ان کے باطن کا سوز ملا ہوا تھا۔ (نہ الفاظ تھے نہ آواز مگر معانی سامنے نظر آ رہے تھے)۔
☆......میں نے ان (رومیؒ) سے پوچھا کہ "موجود اور نا موجود کیا ہے؟ اور محمود اور نا محمود کے معانی کیا ہیں؟"
☆......انہوں نے فرمایا کہ موجود وہ ہے جو اپنی نمود (ظہور یا ظاہر ہونا) چاہتا ہے، اس لیے کہ اپنے آپ کو ظاہر کرنا وجود کا تقاضا ہے۔
☆......زندگی اپنے آپ کو اپنی نظروں میں آراستہ کرنے کا نام ہے اور اپنے وجود پر گواہی کا طالب ہونا ہے۔
☆......خدا تعالیٰ نے روز "الست" انجمن آراستہ کی یا سجائی اور اپنے وجود پر گواہی (شہادت) طلب کی۔
☆......تو زندہ ہے یا مردہ ہے یا تو مرنے کے قریب ہے، اس کے لیے تین گواہوں سے گواہی طلب کر۔ (ان تین گواہوں کا ذکر اگلے شعروں میں ہے)۔

شاہد اول شعور خویشتن ۔۔۔ خویش را دیدن بنور خویشتن
شاہد ثانی شعور دیگرے ۔۔۔ خویش را دیدن بنور دیگرے
شاہد ثالث شعور ذات حق ۔۔۔ خویش را دیدن بنور ذات حق
پیش ایں نور ار بمانی استوار ۔۔۔ حی و قائم چوں خدا خود را شمار!
برمقام خود رسیدن زندگی است ۔۔۔ ذات را بے پردہ دیدن زندگی است
مرد مومن درنسازد باصفات ۔۔۔ مصطفیٰؐ راضی نشد الا بذات
چسیت معراج آرزوے شاہدے ۔۔۔ امتحانے رو بروے شاہدے
شاہد عادل کہ بے تصدیق او ۔۔۔ زندگی مارا چوگل را رنگ و بو
در حضورش کس نماند استوار ۔۔۔ ور بماند ہست او کامل عیار
ذرہ ازکف مدہ تابے کہ ہست ۔۔۔ پختہ گیر اندر گرہ تابے کہ ہست
تاب خود را بر فزودن خوشتر است ۔۔۔ پیش خورشید آزمودن خوشتر است
پیکر فرسودہ را دیگر تراش ۔۔۔ امتحان خویش کن موجود، باش
ایں چنیں، موجود، محمود، است و بس ۔۔۔ ورنہ نار زندگی دود است و بس"

معانی:...... دیدن: دیکھنا۔ شاہدِ ثالث: تیسرا گواہ۔ ار: اگر۔ بمانی استوار: تو برقرار/قائم رہے۔ حی و قیوم: ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا۔ رسیدن: پہنچنا۔ درنسازد: قناعت یا موافقت نہیں کرتا۔ الا: سوائے، مگر، بجز، بغیر۔ معراج: لفظی معنی بلند مرتبہ، درجہ اعلیٰ۔ امتحانے: آزمائش۔ شاہد عادل: انصاف کرنے والا، گواہ۔ نماند: نہیں رہتا۔ ور: اور اگر۔ کامل عیار: معیار/کسوٹی پر پورا اترنے والا۔ مدہ: نہ دے۔ برفزودن: بڑھانا۔ آزمودن: آزمانا۔ پیکرِ فرسودہ: گھسا پٹا جسم۔ تراش: گھڑ، بنا۔

ترجمہ وتشریح:...... پہلا گواہ اپنا شعور ہے یعنی اسے اپنے آپ کو اپنے نور سے دیکھنا ہے۔

☆......دوسرا گواہ دوسروں کا شعور ہے یعنی دوسروں کے نور سے اپنے آپ کو دیکھنا ہے۔

☆......اور تیسرا گواہ حق تعالیٰ کا شعور ہے یعنی نورِ حق سے اپنے آپ کو دیکھنا ہے۔

☆......اگر تو اللہ تعالیٰ کے نور کے سامنے قائم و برقرار رہ پارہ جائے تو اس صورت میں تو خود کو خدا کی طرح ''حیی وقیوم'' سمجھ۔

☆......اپنے مقام پر پہنچنا ہی حقیقی زندگی ہے اور ذاتِ حق کو بے پردہ دیکھنا ہی صحیح زندگی ہے۔

☆......مردِ مومن صفات یعنی صفاتِ الٰہی سے موافقت نہیں کرتا (ان پر قناعت نہیں کرتا) چنانچہ حضور اکرم محمد مصطفیٰؐ ذات کے سوا صفات پر راضی نہ ہوئے یعنی حضورؐ دیدارِ خداوندی کیے بغیر راضی نہ ہوئے۔ (واقعہ معراج کے حوالے سے بات کی ہے)۔

☆......معراج کیا ہے؟ کسی شاہد/گواہ کی آرزو ہے۔ کہ اس کے روبرو اپنا امتحان کیا جائے۔

☆......ایسا شاہدِ عادل کہ جس کی تصدیق کے بغیر ہماری زندگی ایسے ہی ہے جیسے پھول/گلاب کا رنگ اور خوشبو ہو۔ (یہ رنگ و بو عارضی اور وقتی ہیں، ناپائیدار ہیں)۔

☆......اس (منصف گواہ) کے سامنے/حضور کوئی بھی استوار نہیں رہتا اور اگر رہ جاتا ہے تو وہ معیار پر پورا اترنے والا ہے یعنی وہ مردِ مومن یا مردِ کامل ہے۔

☆......اگر تو ذرہ ہے تو اپنی چمک کو ہاتھ سے نہ دے بلکہ اس چمک کو اپنی گرہ میں مضبوطی سے باندھ کے رکھ۔

☆......(اے ذرے) اپنی چمک کو بڑھاتے رہنا ایک اچھی بات ہے اور خود کو سورج کے سامنے/حضور آزمانا اچھی بات ہے۔

☆......تو اپنے فرسودہ پیکر کو نئے سرے سے تراش خراش کر اور اپنی آزمائش کر کے صاحبِ وجود بن جا۔

☆......صرف ایسا موجود ہی محمود ہے اور بس، ورنہ زندگی کی آگ محض دھواں ہے اور بس۔

باز گفتم ''پیش حق رفتن چساں ؟ — کوہ خاک و آب را گفتن چساں ؟

آمرو خالق بروں ازا مرو خلق — ماز شت روزگاراں خستہ حلق ؟

گفت ''اگر، سلطاں، ترا آید بدست — می تواں افلاک را از ہم شکست

باش تاعریاں شود ایں کائنات — شوید از داماں خود گرد جہات

در وجود اونہ کم بیتی، نہ بیش — خویش را بینی ازو، اوراز خویش

نکتہ ''الا بسلطان'' یاد گیر — ورنہ چوں مور و ملخ در گل بمیر

از طریق زادن اے مرد نکوے — آمدی اندر جہان چار سوے

ہم بروں جستن بزا دن می تواں — بندہا از خود کشادن می تواں

لیکن ایں زادن نہ از آب و گل است — داند آں مردے کہ او صاحبدل است

آں زمجبوری است، ایں از اختیار — آں نہاں در پردہ ہا ، ایں آشکار

آں یکے باگریہ، ایں باخندہ ایست — یعنی آں جوئندہ، ایں یا بندہ ایست

آں سکون و سیر اندر کائنات — ایں سراپا سیر بیروں از جہات

آں یکے محتاجی روز و شب است — واں دگر روز و شب اور امرکب است

زادن طفل از شکست اشکم است | زادن مرد از شکست عالم است
ہر دو زادن را دلیل آمد اذان | آں بلب گویند واین از عین جاں
جان بیدارے چو زاید در بدن | لرزہ ہا افتد دریں دیر کہن"

معانی :...... رفتن: جانا۔ چساں: کس طرح۔ کفتن شگافتن: پھاڑنا۔ آمر: حکم دینے والا۔ شست: کانٹا۔ خستہ حلق: زخمی حلق والے۔ سلطان: غلبہ، طاقت۔ باش: ٹھہر جا، رہ۔ شوید: ڈالے۔ الابسلطان: قرآنی تلمیح، معشر الجن، سورہ الرحمٰن، آیت ۳۳ "اے انسانوں اور جنوں کے گروہ! اگر تم سے ہو سکے کہ زمین اور آسمانوں کی حدود سے باہر نکل جاؤ تو ضرور نکل جاؤ مگر تم بغیر غلبہ واقتدار کے نہیں نکل سکتے" مور: چیونٹی۔ ملخ: ٹڈی۔ میر: مر، مرجا۔ زادن: جننا، پیدا ہونا۔ جستن: یعنی باہر نکلنا۔ کشادن: کھولنا۔ مرکب: سواری، سواری کا گھوڑا۔ اشکم: یعنی شکم، پیٹ۔ دیر کہن: پرانا زمانہ، یہ دنیا۔

ترجمہ وتشریح :...... میں نے پھر ان سے پوچھا کہ "خدا کے سامنے کیونکر یا کس طرح جانا (ممکن) ہے اور اس مٹی کے پہاڑ اور پانی کو کیسے توڑا جا سکتا ہے۔

☆......آمر و خالق (اللہ) تو امر اور خلق سے باہر ہے جبکہ زمانے کے کانٹے نے ہمارا حلق زخمی کر رکھا ہے۔ (ہم زمان ومکاں کی قید میں ہیں)۔

☆......(مولانا رومی نے جواب میں فرمایا) اگر سلطان تیرے ہاتھ آجائے تو آسمانوں کو توڑا جا سکتا ہے۔

☆......تو انتظار کر یہاں تک کہ یہ کائنات تیرے سامنے بے پردہ ہو جائے اور اپنے دامن سے اطراف (مکان) کی گرد دھو ڈالے۔

☆......اور تو اس کے وجود میں نہ کوئی کمی دیکھے گا اور نہ زیادتی۔ تو خود کو اس سے دیکھے گا اور اس کو خود سے دیکھے گا۔ مطلب یہ کہ کائنات کی حقیقت واضح ہونے پر تجھے معلوم ہوگا کہ زمان ومکاں وغیرہ کچھ نہیں سب اللہ ہی اللہ ہے (لا الٰہ الا اللہ) یوں تیرے اور مولانا کے درمیان حائل پردے اٹھ جائیں گے۔

☆......تو "الابسلطان" کا نکتہ یاد رکھ، ورنہ چیونٹی اور ٹڈی کی طرح مٹی کے اندر ہی مرجا۔

☆......اے نیک آدمی تو پیدائش کے عام طریقے (ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا) کی بنا پر اس حدود کی دنیا میں آیا ہے (یہ زمان ومکاں کی دنیا)۔

☆......(جس طرح تو ماں کے پیٹ سے باہر آیا ہے) اسی طرح تو دوبارہ پیدا ہو سکتا ہے یعنی خود کو کائنات کے پیٹ سے باہر نکال سکتا ہے اور اس نئی پیدائش سے تو کائنات یا زمان ومکاں کی خود پر بندھی ہوئی زنجیریں کھول سکتا ہے۔

☆......لیکن یہ نئی پیدائش آب وگل سے نہیں ہے، صاحب دل مرد اس نکتے کو اچھی طرح جانتا ہے۔ (وہی انسان جنتا ہے جو صاحب دل ہے)۔

☆......وہ پہلی پیدائش (یعنی ماں کے پیٹ والی) مجبوری ہے اور یہ دوسری پیدائش اختیاری ہے۔ پہلی پیدائش پردوں میں نہاں ہوتی ہے۔ (بچہ ماں کے رحم میں مکمل بچہ بن کر باہر آتا ہے) جبکہ یہ ارادی پیدائش آشکارا (اعلانیہ) ہوتی ہے۔

☆......پہلی پیدائش تو روتے ہوئے ہوتی ہے (بچہ روتا ہوا ماں کے پیٹ سے جنم لیتا ہے) اور دوسری ہنستے مسکراتے ہوئے ہوتی ہے۔ یعنی پہلی ولادت والا بچہ روتا ہے کہ وہ کہاں آ گیا جبکہ دوسری ولادت والا انسان مقصد زندگی پا لینے کے باعث خوش ہوتا ہے۔

☆......وہ (پہلی پیدائش) کائنات کے اندر سیر وسکون یعنی چلنے پھر کا نام ہے جبکہ یہ (دوسری ولادت) تمام اطراف سے باہر سیر کرنا ہے یعنی پہلی پیدائش والا تو زمان ومکاں ہی کی حدود میں رہتا ہے جبکہ دوسرا اس زمان ومکاں سے بے تعلق یا بے نیاز ہو جاتا ہے۔

☆......پہلی میں روز وشب (زمان) کی محتاجی ہے اور دوسری پیدائش والے کے لیے روز وشب سواری ہے۔ (پہلے پر کائنات سوار ہے، جبکہ دوسرا کائنات پر سوار ہے)۔

☆...... بچے کا پیدا ہونا ماں کا پیٹ چاک ہونے / پھٹنے سے ہے جبکہ مرد یعنی مردِ کامل کا پیدا ہونا جہان کے ٹوٹنے / پھٹنے سے ہے۔ بچہ شکستِ شکم سے وجود میں آتا ہے مرد شکستِ عالم سے پیدا ہوتا ہے۔

☆...... دونوں طرح کی پیدائش پر اذان دلیل ٹھہری ہے۔ وہ (پہلی پیدائش والی) اذان ہونٹوں سے اور یہ سراسر جان سے کہی جاتی ہے۔ گویا دوسری پیدائش والے کی پوری زندگی میں اذان کی روح سما جاتی ہے۔ یہ گویا جانِ بیدار ہے۔

☆...... جب کسی بدن میں جان بیدار پیدا ہوتی ہے تو اس سے اس پرانے بتخانہ (دنیا) پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

گفتم "ایں زادن نمی دانم کہ چیست"؟ — گفت "شانے از شیون زندگی است"
شیوہ ہائے زندگی غیب و حضور — آں یکے اندر ثبات، آں در مرور
گہ بجلوت می گراز و خویش را — گہ بخلوت جمع سازد خویش را
جلوت او روشن از نور صفات — خلوت او مستنیر از نور ذات
عقل اور اسوے جلوت می کشد — عشق اور اسوے خلوت می کشد
عقل ہم خود رابدیں عالم زند — تا طلسم آب و گل رابشکند
می شود ہر سنگ رہ او را ادیب — می شود برق و سحاب او را خطیب
چشمش از ذوق نگہ بیگانہ نیست — لیکن اور اجرأت رندانہ نیست!
پس ز ترس راہ چوں کورے رود — نرم نرمک صورت مورے رود
تا خرد پیچیدہ تر بر رنگ و بوست — می رود آہستہ اندر راہ دوست
کارش از تدریج می یابد نظام — من نہ دانم کے شود کارش تمام!

معانی :...... شئون: شن کی جمع، شانیں۔ مرور: حرکت، گردش۔ گدازد: پگھلاتی ہے۔ مستنیر: روشن۔ ادیب: ادب سکھانے والا۔ سحاب: بادل۔ خطیب: خطاب کرنے والا۔ ترس: خوف، ڈر۔ پیچیدہ تر: زیادہ الجھتی ہے۔ تدریج: درجہ بدرجہ، آہستہ آہستہ۔

ترجمہ وتشریح :...... میں نے کہا کہ مجھے علم نہیں (یا میں نہیں سمجھا) کہ یہ (دوسری) پیدائش کیا ہے؟ جواب میں رومیؒ نے فرمایا کہ یہ زندگی کی مختلف شانوں میں ایک شان ہے۔ گویا قرآنی تلمیح کے مطابق ذاتِ حق ہر لحہ ایک نئی شان سے جلوہ گر ہے۔

☆...... زندگی کے انداز (طور طریقے) غیب اور حضور ہیں۔ گویا یہ زندگی کے دو رخ ہیں، اس کا ایک رخ غیب (خلوت) ثبات ہے تو دوسرا حضور (جلوت) میں حرکت و گردش ہے۔

☆...... کبھی تو وہ (زندگی) خود کو جلوت میں گداز کرتی ہے اور کبھی خلوت میں خود کو جمع کرتی ہے۔

☆...... اس کی جلوت صفات کے نور سے روشن ہے جبکہ اس کی خلوت نورِ ذات سے روشن (منور) ہے۔

☆...... عقل اسے جلوت کی طرف کھینچتی ہے اور عشق اسے (آدمی کو) خلوت کی طرف کھینچتا ہے۔

☆...... عقل بھی خود کو اس عالم (کائنات) سے نبرد آزما ہوتی ہے تاکہ وہ مادی دنیا کے جادو کو توڑ دے۔ (گویا انسانی عقل دنیا کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے مسخر کرنے میں لگی رہتی ہے لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب اس میں جذبہ عشق شامل ہو)۔

☆...... (عقل جب کائنات کی حقیقت کی آگاہی کے لیے نکلتی ہے تو) اس کے راستے کا ہر پتھر اس کا ادیب (نیا سبق) بن جاتا ہے اور آسمانی بجلی اور بادل اس سے خطاب کرنے لگتے ہیں۔ (گویا کائنات کی ہر شے اس کی اسیر ہو جاتی ہے)۔

☆......اس (عقل) کی آنکھ ذوقِ نگاہ سے محروم (عاری) نہیں ہے لیکن اس میں وہ عشق کی سی جرات رندانہ نہیں ہے۔
☆...... چنانچہ وہ (عقل) راستے کے خوف سے اندھے کی طرح چلتی ہے۔اس کی رفتار چیونٹی کی طرح بہت آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔
☆......عقل چونکہ رنگ و بو یعنی دنیا میں زیادہ الجھی رہتی ہے، اس لیے دوست (اللہ تعالیٰ) کے راستے میں آہستہ آہستہ چلتی ہے۔
☆......اسکا کام تدریج سے نظام پاتا (آگے بڑھتا) ہے۔میں نہیں جانتا اسکا کام انجام کو کیونکر پہنچے گا۔(وہ اپنے مقصد کو کب پائے گا)۔

می نداند عشق سال و ماہ را ۔۔۔ دیر و زود و نزدو دور راہ را
عقل در کوہے شگافے می کند ۔۔۔ یا بگرد او طوافے می کند
کوہ پیش عشق چوں کاہے بود ۔۔۔ دل سریع السیر چوں ماہے بود
عشق شبخونے زدن برلا مکان ۔۔۔ گور نا دیدہ رفتن از جہاں !
زور عشق از باد و خاک و آب نیست ۔۔۔ قوتش از سختی اعصاب نیست
عشق باناں جویں خیبر کشاد ۔۔۔ عشق در اندام مہ چاکے نہاد !
کلۂ نمرود بے ضربے شکست ۔۔۔ لشکر فرعون بے حربے شکست !
عشق درجاں چوم بچشم اندر نظر ۔۔۔ ہم درون خانہ ہم بیرون در
عشق ہم خاکستر و ہم اخگر است ۔۔۔ کار او از دین و دانش برتر است
عشق سلطان است و برہان مبیں ۔۔۔ ہر دو عالم عشق را زیر نگیں
لازمان و دوش فردائے ازو ۔۔۔ لامکان و زیر و بالائے ازو

معانی:...... شگافے: ایک یا خاص شگاف۔سریع السیر: تیز رفتار۔زدن: مارنا۔نادیدہ: اَن دیکھے۔رفتن: جانا۔نانِ جویں: جو کی روٹی۔خیبر کشاد: خیبر کو فتح کیا، حضرت علیؓ نے قلعہ خیبر کو فتح کیا تھا۔اندام: جسم۔چاکے: ایک یا خاص ٹکڑا۔کلہ: جبڑا۔اخگر: شعلہ۔برہانِ مبیں: روشن دلیل۔لازماں: جس کا کوئی زمانہ نہ ہو۔دوش و فردا: ماضی اور مستقبل۔زیر نگیں: قبضے میں، تابع۔

ترجمہ وتشریح:...... عشق سال و ماہ کو نہیں جانتا۔وہ راستے کے دیر و زود (زماں) اور نزدیک و دور (مکان) کو نہیں جانتا۔
☆......عقل پہاڑ میں شگاف ڈال دیتی ہے یا اس کے گرد طواف کرتی رہتی ہے۔(پہاڑوں کو سر کر لے یا پھر پیس ڈالے)۔
☆...... پہاڑ عشق کے سامنے تنکے کی مانند ہے اور (عشق سے) دل چاند کی طرح تیز رفتار ہوتا ہے۔(وہ جلدی ہی راستے طے کر کے منزلِ مقصود تک پہنچتا ہے)۔
☆......عشق لامکان پر شب خون مارنے کا نام ہے اور قبر دیکھے بغیر رخصت ہوتا ہے۔مطلب یہ کہ صاحب عشق اگر چہ جسمانی طور پر مر بھی جائے تو قبر میں بھی زندہ رہتا ہے یعنی عشق پر موت طاری نہیں ہوتی۔
☆......عشق کا زور و قوت ہوا اور خاک اور پانی سے نہیں ہے اور اس کی قوت اعصاب/ پٹھوں کی سختی سے نہیں ہے۔(اس کی قوت کا تعلق جسمانی طاقت کے حوالے سے نہیں ہے)۔
☆......عشق نے جو کی روٹی کھا کر (قلعہ) خیبر فتح کیا۔عشق نے چاند کے جسم میں چاک ڈال دیا، اسے دو ٹکڑے کر دیا۔پہلے مصرعے میں حضرت علیؓ کے واقعہ فتح خیبر کی طرف اشارہ ہے۔ان کی خوراک جو کی روٹی ہوتی تھی۔علامہ اقبال نے ''بال جبریل'' میں اسی خیال کو یوں پیش کیا ہے۔

جسے نانِ جویں بخشی ہے تو نے　اسے بازوئے حیدر بھی عطا کر

دوسرے مصرعے میں حضور اکرمؐ کے چاند کے دو ٹکڑے کرنے کے معجزے کی طرف اشارہ ہے۔ ان کا تعلق جسمانی قوت سے نہیں ہے بلکہ یہ سب کچھ عشقِ حقیقی کے جذبہ سے ہی ہوا۔

☆......اس (عشق) نے نمرود کا جبڑا کسی ضرب کے بغیر توڑ دیا اور جنگ کے بغیر فرعون کے لشکر کو شکست دی۔ (پہلے مصرعے میں حضرت ابراہیمؑ کے حوالے سے اور دوسرے مصرعے میں حضرت موسیٰؑ کے حوالے سے عشق کی باطنی قوت کی بات کی ہے۔)

☆......عشق جان روح میں اسی طرح ہے جیسے آنکھ میں نظر ہوتی ہے، جو گھر کے اندر بھی ہے اور گھر کے باہر بھی۔

☆......عشق راکھ بھی ہے اور شعلہ (انگارہ) بھی ہے۔ اس کا کام دین اور عقل و دانش سے بڑھ کر ہے۔

☆......عشق سلطان (قوت) بھی ہے اور روشن دلیل بھی۔ دونوں جہان عشق کے زیرِ نگیں ہیں (عشق کائنات کو مسخر کر لیتا ہے اور لامکاں تک جا پہنچتا ہے۔ اس کی دلیل کے لیے انبیا کے تصرفات دیکھے جا سکتے ہیں)۔

☆......اگرچہ عشق کا کوئی زمانہ نہیں ہے مگر ماضی و مستقبل اسی سے ہیں۔ وہ لامکاں ہے (اس کا کوئی مکاں نہیں) لیکن پستی و بلندی (مکان) اسی سے ہے۔ گویا عشق اس عالم کے وجود میں آنے کا باعث ہے۔ قرآنی تلمیح کے حوالے سے مراد یہ ہے کہ خدا نے خود کو دیکھنا چاہا تو اس (حسنِ حقیقی نے اپنا عاشق اس کائنات کی صورت میں پیدا کر دیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو یہ کائنات بھی نہ ہوتی)۔

چوں خودی را از خدا طالب شود　جملہ عالم مرکب او را اکب شود
آشکار ارتر مقام دل ازو　جذب ایں دیرِ کہن باطل ازو
عاشقاں خود را بہ یزداں می دہند　عقلِ تاویلی بقرباں می دہند
عاشقی ؟ از سو بہ بے سوئی خرام　مرگ را بر خویشتن گرداں حرام
اے مثالِ مردہ در صندوقِ گور　می تواں برخاستن بے بانگِ صور !
در گلو داری نواہا خوب و نغز　چند اندر گِل بنالی مثلِ چغز
بر مکان و بر زماں اسوار شو　فارغ از پیچاکِ ایں زنار شو
تیز ترکن ایں دو چشم و ایں دو گوش　ہر چہ می بینی بنوش از راہِ ہوش
آں کسے کو بانگِ موراں بشنود　ہم ز دوراں سرِ دوراں بشنود،
آں نگاہ پردہ سوز از من بگیر　کو بچشمِ اندرنمی گردد اسیر
آدمی دید است باقی پوست است　دید آں باشد کہ دیدِ دوست است
جملہ تن را در گداز اندر بصر　در نظر رو در نظر رو در نظر،
(رومی)

معانی :...... راکب: سوار۔ عقلِ تاویلی: تاویلیں کرنے والی عقل۔ بے سوئی: بے طرفی، اطراف کا نہ ہونا، لامکان۔ برخاستن: اٹھنا۔ بے بانگِ صور: صور کی آواز کے بغیر یامت کے روز اسرافیل صور پھونکے گا جس سے مردے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ نغز: عمدہ، اعلیٰ۔ بنالی: تو روئے گا، چلائے گا۔ چند: کب تک۔ چغز: مینڈک۔ اسوار شو: سوار ہو جا۔ بانگِ موراں: چیونٹیوں کی آواز۔ کو: کہ او، کہ وہ۔ دید: دیکھنا، نگاہ۔ پوست: چھلکا، چمڑا۔

ترجمہ وتشریح :...... جب عشق خدا سے خودی کا طالب ہوتا ہے تو تمام عالم (دنیا) سواری بن جاتی ہے اور وہ اس کا سوار بن جاتا ہے۔ (وہ کائنات کو مسخر کر لیتا ہے)۔

☆......دل کا مقام عشق سے اور زیادہ آشکارا ہو جاتا ہے اور اس قدیم بت خانہ (دنیا) کی کشش اس سے باطل ہو جاتی ہے۔

☆......عاشق خود کو خدا کے سپرد کر دیتے ہیں اور تاویلیں کرنے والی عقل کو قربان کر دیتے ہیں۔

عشق فرمودہٴ قاصد سے سبک گامِ عمل عقل سمجھی ہی نہیں معنیٔ پیغام ابھی

☆......کیا تو عاشق ہے؟ اگر ایسا ہے تو اطراف (مکان) ہے۔ لامکان کی طرف چل اور موت کو اپنے اوپر حرام کر لے، یعنی اس جہان سے بے نیاز ہو کر لامکانی بن جا۔ اس طرح تو مر کر بھی زندہ یعنی جاودانی رہے گا۔

☆......اے کہ تو قبر کے صندوق میں مردے کی طرح بند ہے۔ یہ جان لے کہ قبر سے صور کی آواز کے بغیر بھی اٹھا جا سکتا ہے۔

☆...... تیرے گلے میں تو عمدہ اور خوب یا دلکش نغمے موجود ہیں۔ تو کب تک مینڈک کی طرح مٹی میں روتا رہے گا۔ یعنی تو افضل مخلوقات ہے، تیرے لیے یہ حیوانوں کی سی زندگی بسر کرنا مناسب نہیں ہے۔

☆......تو زمان و مکاں پر سوار ہو جا اور یوں اس زنار کی گرفت سے آزاد ہو جا یعنی تو اس کائنات کو مسخر کر کے اس سے آزاد ہو جا تا کہ تو اپنی خودی کو پہچان سکے۔

☆......تو اپنی ان دو آنکھوں اور ان دو کانوں کو زیادہ تیز کر، جو کچھ بھی تو دیکھے اس پر ہوش سے غور و فکر کر۔

☆......جو شخص چیونٹیوں کی آواز سن لیتا ہے وہ زمانے سے اس کا بھید بھی سن سکتا ہے۔ قرآنی تلمیح کے حوالے سے حضرت سلیمانؑ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ انہوں نے چیونٹیوں کی آوز سن لی تھی۔ صاحبِ خودی میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ مشاہدہ کی جانے والی ہر شے کی بات سن لیتا ہے۔

☆......تو مجھ (رومی) سے پردوں کو جلانے والی وہ نگاہ حاصل کر جو آنکھوں میں قید نہیں رہتی۔ (راز ہائے درون پردہ دیکھ لیتی ہے)۔

☆......آدمی فقط نظر (نگاہ) ہے باقی جو کچھ ہے وہ اس کا چھلکا / کھال ہے، اور نگاہ ہے جو دوست (حق تعالیٰ) کا دیدار کرے۔ یہ شعر مولانا رومی کے ہیں۔

☆......تو اپنے سارے بدن کو نگاہ میں پگھلا دے۔ تو نظر میں چل یعنی نظر پیدا کر تو نظر پیدا کر، نظر پیدا کر۔ گویا تو اپنے سارے جسم کو بصر / بصیرت میں تبدیل کر لے۔ وہ اس لیے کہ انسان سراپا نظر یا بصر ہے، باقی جو کچھ ہے وہ کھال کی مانند بیکار ہے۔

تو ازیں نہ آسماں ترسی؟ مترس از فراخاے جہاں ترسی؟ مترس
چشم بکشا بر زمان و برمکاں ایں دو یک حال است از احوال جاں
تانگہ از جلوہ پیش افتادہ است اختلاف دوش و فردا زادہ است
دانہ اندر گل بظلمت خانہ از فضاے آسماں بیگانہ
ہیچ می داند کہ درجائے فراغ می تواں خود را نمودن شاخ شاخ ؟
جوہر او چیست ؟ یک ذوق نموست ہم مقام اوست ایں جوہر ہم اوست

معانی :...... نہ: نو کا عدد (۹)۔ مترس: مت ڈر۔ فراخائے جہاں: جہاں کی وسعت۔ زادہ است: پیدا ہوا ہے۔ بظلمت خانہ: تاریک گھر میں۔ نمودن: ظاہر کرنا۔

ترجمہ وتشریح :...... کیا تو ان نو آسمانوں سے ڈرتا ہے؟ نہ ڈر۔ کیا تو دنیا کی وسعت سے ڈرتا ہے؟ نہ ڈر یعنی اگر تو سراپا نظر بن جائے تو ان کو مسخر کر سکتا ہے، اس لیے ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆...... تو زمان پر اور مکان پر نظر ڈال۔ یہ دونوں (زمان ومکاں) جان کے حالات (شانوں) میں سے ایک حال (شان) ہیں۔

☆...... چونکہ نگاہ جلوے کی تاب نہ لانے کی قوت نہیں رکھتی، اسی باعث نفس نے گزرے ہوئے کل اور آنے والے کل کا اختلاف پیدا کر رکھا ہے۔ علامہ ہی کے لفظوں میں حقیقتِ حال یہ ہے۔

نہ ہے زماں نہ مکاں لا الٰہ الا اللہ

زمان ومکاں کا کوئی حقیقی وجود نہیں ہے۔ صرف اور صرف اس ذات باری کا وجود ہے جو کائنات کی ہر شے میں سمایا ہوا ہے۔

☆...... مٹی کے اندر دانہ/ بیج زمین کی تاریکی میں ہونے کے باعث آسمان کی فضا سے بیگانہ و بے خبر ہوتا ہے۔ اسے کچھ خبر نہیں ہوتی کہ زمین کے باہر کیا کچھ ہے۔

☆...... کیا وہ دانہ، مذکورہ حالت میں کچھ جانتا ہے کہ مٹی سے باہر وسیع جگہ پر خود کو درخت کی شکل میں یا شاخ در شاخ نمودار کیا جا سکتا ہے؟ یعنی وہ اُگ کر زمین سے باہر آ جائے تو وہ درخت کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

☆...... اس (دانے) کا جوہر کیا ہے؟ خود کو نمودار کرنے کا ایک ذوق ہے۔ یہی جوہر اس کا مقام بھی ہے اور یہی وہ خود ہے۔

اے کہ گوئی محمل جان است تن — سر جاں رادر نگر برتن متن

محملے نے، حالے از احوال اوست — محملش خواندن فریب گفتگوست!

چیست جاں؟ جذب و سرور و سوز و درد — ذوق تسخیر سپہر گرد گرد!

چیست تن؟ بارنگ و بو خوکردن است — با مقام چار سو خوکردن است

از شعور است ایں کہ گوئی نزدور دور — چیست معراج؟ انقلاب اندر شعور

انقلاب اندر شعور از جذب و شوق — وارہاند جذب و شوق از تحت و فوق

ایں بدن باجان ما انباز نیست — مشت خاکے مانع پرواز نیست"

معانی :...... متن: مت اکڑ، غرور نہ کر۔ خواندن: کہنا، بلانا۔ سپہر گرد گرد: گردش کرنے والا آسمان۔ خوکردن: عادت کر لینا، عادی ہو جانا۔ وارہاند: آزاد کر دیتا ہے۔ انباز: شریک، رفیق۔ مانع: رکاوٹ۔ محمل: اونٹ کی سواری کا کجاوہ، اونٹ کا ہودہ۔

ترجمہ وتشریح :...... تو جو یہ کہتا ہے کہ جسم، روح کا محمل ہے، تو تو ذرا روح کے بھید کو دیکھ (اس پر غور کر اور خوانخواہ) تن/جسم پر مت اکڑ۔ (جسم، روح کا آلہ ہے، تیرا یہ نظریہ غلط ہے)۔

☆...... جسم، روح کا محمل نہیں ہے بلکہ اس (روح) کے احوال میں سے ایک حال ہے، یا اسکی شانوں میں سے ایک شان ہے۔ اسے اس کا محمل کہنا محض فریب گفتگو ہے۔ (یہ نظریہ اہل عقل کا ہے اور اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے)۔ ارتباطِ حرف ومعنی، اختلاطِ جان وتن (اقبال)

☆...... جان (روح) کیا ہے؟ جذب وسرور اور سوز ودرد کا نام ہے اور یہ (روح) گردش کرنے والے آسمان کو مسخر کرنے کا ذوق ہے۔ آسمان سے مراد پوری کائنات کی قوتیں ہیں۔

☆...... جسم (بدن) کیا ہے؟ یہ رنگ وبو کی دنیا سے موافقت کرنیکا نام ہے اور یہ (جسم) چار اطراف والے جہان سے بنا کر رکھنے کا نام ہے۔

☆...... یہ جو تو نزدیک اور دور کی بات کرتا ہے تو اس کا تعلق شعور سے ہے۔ معراج کیا ہے؟ معراج شعور میں انقلاب پیدا ہونے کا نام ہے۔

☆......شعور کے اندر انقلاب جذب وشوق (عشق سے پیدا ہوتا ہے، جذب وشوق انسان کو پستی و بلندی (مکان) سے آزاد کر دیتا ہے)۔اگر عشق کے نتیجے میں شعور انقلاب پذیر ہو جائے تو یہ نزد و دور کا تصور ختم ہو جائے۔اسی انقلاب کا نام معراج ہے۔اس میں بالواسطہ حضور اکرمؐ کے معراج کو جانے کا ذکر ہے۔حضورؐ انسان تھے لیکن اسی انقلاب کے نتیجے میں آپؐ عالم لاہوت میں پہنچ کر محبوب حقیقی کے دیدار سے مشرف ہو کر زمین پر لوٹ آئے۔

☆......یہ بدن ہماری روح کے ساتھ شریک نہیں ہے۔یہ مٹی کی مٹھی (انسانی بدن) روح کی پرواز میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

زروان کہ روحِ زمانِ و مکان است مسافر رابسیاحت عالم علوی می برد

(زروان، جو زمان و مکان کی روح ہے، مسافر یعنی علامہ اقبال کو عالم بالا کی سیاحت کے لیے ساتھ لے جاتی ہے)

=زروان: قدیم فارسی لفظ بمعنی زمانہ۔بسیاحتِ عالمِ علوی: اوپر کی دنیا یعنی آسمان کی سیر کے لیے۔می برد: لے جاتی ہے۔

زروان کہ روح زمان ومکان است
مسافر رابسیاحت عالم علوی می برد

(زروان، جو زمان و مکان کی روح ہے، مسافر یعنی علامہ اقبال کو عالم بالا کی سیاحت کے لئے ساتھ جاتی ہے)

از کلامش جان من بیتاب شد ۔ درتنم ہر ذرہ چوں سیماب شد
ناگہاں دیدم میاں غرب و شرق ۔ آسماں دریک سحاب نور غرق
زاں سحاب افرشتہ آمد فرود ۔ باد و طلعت، ایں چو آتش، آں چو دود !
آں چو شب تاریک وایں روشن شہاب ۔ چشم ایں بیدار و چشم آں بخواب
بال اور ار ...... سرخ و زرد ۔ سبز و سیمین و کبود و لاجورد
چوں خیال اندر مزاج اورمے ۔ از زمین تا کہکشاں اورا دمے
ہر زماں او راہو اے دیگرے ۔ پرکشادن در فضاے دیگرے
گفت ”زروانم جہاں را قاہرم ۔ ہم نہانم ازنگہ ہم ظاہرم
بستہ ہر تدبیر بالتقدیر من ۔ ناطق وصامت ہمہ نخچیر من
غنچہ اندر شاخ می بالدزمن ۔ مرغک اندر آشیاں نالد زمن
دانہ از پرواز من گردد نہال ۔ ہر فراق از فیض من گردد وصال
ہم عتابے ہم خطابے آورم ۔ تشنہ سازم تاشرابے آورم
من حیاتم، من مماتم، من نشور ۔ من حساب و دوزخ و فردوس و حور !
آدم و افرشتہ در بندمن است ! ۔ عالم شش روزہ فرزند من است !
ہر گلے کز شاخ می چینی منم ۔ ام ہر چیزے کہ می بینی منم !
در طلسم من اسیر است ایں جہاں ۔ ازدمم ہر لحظہ پیر است ایں جہاں

لی مع اللہ ہر کرا در دل نشست　　آں جوانمردے طلسم من شکست
گر تو خواہی من نباشم درمیاں　　لی مع اللہ بازخواں از عین جاں"

معانی :...... ازکلامش: اس کی یعنی مولانا رومیؒ کی باتوں سے، کلام سے۔ چوں سیماب: پارے کی طرح، مضطرب، بیقرار۔ سحاب: بادل۔ افرشتہ ے: ایک فرشتہ۔ آمد فرود: نیچے اترا۔ طلعت: چہرہ۔ روشن شہاب: ستارہ شہاب کی مانند روشن (شہاب وہ ستارہ جو عموماً تیر کی شکل میں زمین پر گرتا ہوا دکھائی دیتا ہے)۔ بال: پَر۔ سیمیں: سفید۔ کبود: نیلے۔ لاجورد: نیلے رنگ کا ایک چمکتا پتھر، مراد نیلا رنگ۔ دمے: ایک لمحہ۔ ہوائے دیگرے: نئی خواہش۔ پرکشادن: پر کھولنا، اڑنا۔ زروانم: میں زمانہ ہوں۔ قاہرم: میں مسلط ہوں۔ ناطق: بولنے والا۔ صامت: خاموش، نہ بولنے والے، جمادات وغیرہ۔ نخچیر: شکار۔ می بالد: پرورش پاتا ہے، بڑھتا ہے۔ نہال: درخت۔ من ماتم: میں موت ہوں۔ من نشور: میں قیامت ہوں۔ حساب: یعنی روز قیامت اعمال کا حساب۔ عتاب: غصہ، عذاب۔ عالم شش روزہ: قرآنی تلمیح "ہم (خدا) نے جہان کو چھ دنوں میں پیدا کیا"۔ می چینی: تو توڑتا ہے/ چنتا ہے۔ اُمّ: ماں، جڑ۔ لی مع اللہ: حدیث حضور اکرمؐ "مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا وقت میسر ہے جو کسی نبی مرسل یا فرشتہ مقرب کو میسر نہیں"۔ از عین جاں: پوری طرح روح میں محو ہو کر۔

ترجمہ وتشریح:...... مولانا رومیؒ کے کلام سے میری جان بےچین ہو گئی اور میرے جسم کا ہر ذرہ پارے کی طرح ہو گیا (تڑپنے لگا)

☆......اچانک میں نے دیکھا کہ مغرب اور مشرق کے درمیان آسمان نور کے ایک بادل میں ڈوبا ہوا ہے۔

☆......اس بادل میں سے ایک فرشتہ نیچے اترا۔ اس کے دو چہرے تھے، ایک آگ کی مانند، دوسرا دھوئیں کی مانند۔

☆......دھوئیں والا چہرہ رات کی طرح تاریک اور آگ والا چہرہ ستارہ شہاب کی طرح روشن تھا۔ آگ والے چہرے کی آنکھ بیدار اور دھوئیں کے چہرے والی آنکھ سوئی ہوئی تھی یا نیند میں تھی۔

☆......اس کے بال سرخ اور زرد رنگ کے، نیز سبز و سفید اور نیلے اور لاجوردی تھے۔

☆......اسکے مزاج میں خیال کی سی تیز رفتاری تھی اور زمین سے کہکشاں تک کا سفر اس کیلئے ایک پل کا سفر تھا۔ (ایک لمحہ میں طے کر لیتا تھا)۔

☆......ہر زماں اس میں ایک نئی خواہش پیدا ہوتی تھی اور ہر پل ایک نئی فضا میں پرواز کرتا تھا۔

☆......وہ کہنے لگا "میں زروان ہوں اور اس جہان پر میرا تسلط ہے۔ میں نگاہ سے پنہاں بھی ہوں اور ظاہر بھی ہوں"

☆......ہر تدبیر میری تقدیر سے وابستہ (بندھی ہوئی) ہے۔ بولنے والے اور نہ بولنے والے بھی میرے شکار ہیں۔

☆......شاخ کے اندر غنچہ میری وجہ سے پھوٹتا ہے اور پرندہ آشیانے میں میری وجہ سے فریادی ہے۔

☆......دانہ میری ہی پرواز سے درخت بنتا ہے اور ہر فراق/ ہجر میرے فیض سے وصل بنتا ہے (تبدیل ہوتا ہے)۔

☆......میں عتاب بھی لاتا ہوں اور خطاب بھی اور میں ہی کسی کو پیاسا بناتا ہوں تاکہ اس کے لیے پینے کی چیز لاؤں۔

☆......میں ہی زندگی ہوں، میں ہی موت ہوں، میں ہی قیامت ہوں، میں ہی حسابِ حشر ہوں، میں ہی دوزخ ہوں اور میں ہی فردوس اور میں ہی حور ہوں۔

☆......آدمی اور فرشتہ دونوں میرے اسیر یا قیدی ہیں۔ یہ چھ روزہ جہان میری اولاد ہے۔

☆......ہر وہ پھول جو تو شاخ سے توڑتا/ چنتا ہے۔ وہ میں ہوں اور ہر وہ چیز جو تو دیکھتا ہے اس کی ماں میں ہوں۔

☆......یہ جہان میرے طلسم/ جادو میں اسیر ہے اور میرے دم یا میری سانس سے یہ جہان ہر لمحہ بوڑھا ہو رہا ہے۔

☆......جس کسی کے بھی دل میں "لی مع اللہ" (کا نقش) بیٹھ گیا، اس جواں مرد/ دلیر آدمی نے میرا جادو توڑ دیا۔ ("لی مع اللہ" کی رمز سے

واقف نسان وقت پر قابو پالیتا ہے اور زمانہ اس کی غلامی میں آجاتا ہے)۔

☆...... اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں درمیان میں نہ رہوں تو پھر تو ''لی مع اللہ'' کو دوبارہ دل و جان سے پڑھ۔

در نگاہ او نمید انم چہ بود ‏ ‏ از نگاہم ایں کہن عالم ربود
یا نگاہم برد گر عالم کشود ‏ ‏ یاد گرگوں شد ہماں عالم کہ بود
مردم اندر کائنات رنگ و بو ‏ ‏ زادم اندر عالم بے ہائے و ہو
رشتہ من زاں کہن عالم گسست ‏ ‏ یک جہان تازہ آمد بدست
از زیان عالمے جانم تپید ‏ ‏ تادگر عالم زخاکم بردمید
تن سبک ترگشت و جاں سیار تر ‏ ‏ چشم دل بنیندہ و بیدار تر
پردگی ہا بے حجاب آمد پدید ‏ ‏ نغمہ انجم بگوش من رسید!

معانی:...... کہن عالم: پرانی دنیا۔ ربود: اچک لیا/لی۔ زادم: میں پیدا ہوا، (وجود میں آیا)۔ بے ہائے و ہو: جس میں کوئی ہنگامہ نہ ہو۔ رشتہ من: میرا تعلق۔ گسست: ٹوٹ گیا۔ بردمید: ابھرا، پیدا ہوا، پھوٹا۔ سبک تر: زیادہ ہلکا۔ سیارتر: زیادہ تیز رفتار۔ آمد پدید: ظاہر ہوا۔ دگرگو: تبدیل، متغیر۔

ترجمہ وتشریح:...... میں نہیں جانتا اس کی نگاہ میں کیا تھا کہ اس نے میری نگاہ سے یہ پرانا جہان اڑا لیا (اوجھل ہو گیا)۔

☆...... یا تو میری نگاہ کسی اور جہان پر کھل گئی یا پھر وہی پرانا جہاں سارا تبدیل ہو گیا۔

☆...... میں اس رنگ و بو کی کائنات میں تو مر گیا اور ایک ہنگاموں اور شور و غوغا سے خالی جہان میں پیدا ہو گیا۔ (عالم سفلی سے عالم علوی پہنچنا مراد ہے)۔

☆...... میرا تعلق اس پرانے جہان (دنیا) سے ختم ہو گیا اور ایک نئی دنیا (جہان) میرے ہاتھ لگی۔

☆...... ایک جہان کے نقصان سے میری جان تڑپ اٹھی، یہاں تک کہ میری خاک سے ایک نئے جہان نے جنم لیا (پیدا ہوا)۔

☆...... میرا جسم پہلے سے زیادہ ہلکا ہو گیا اور جان (روح) پہلے سے زیادہ تیز رفتار ہو گئی جبکہ میرے دل کی آنکھ پہلے سے زیادہ دیکھنے والی (یعنی تیز نگاہ) اور پہلے سے زیادہ بیدار ہو گئی۔

☆...... چھپی ہوئی اشیا بے پردہ ہو کر ظاہر ہو گئیں اور میرے کانوں نے ستاروں کا یہ گیت سنا (گیت پہنچا)۔

زمزمہ انجم (ستارے کا گیت)

عقل تو حاصل حیات عشق تو سر کائنات ‏ ‏ پیکر خاک! خوش بیا ایں سوے عالم جہات
زہرہ و ماہ و مشتری از تو رقیب یک دگر ‏ ‏ از پے یک نگاہ تو کشمکش تجلیات
در رہ دوست جلوہ ہاست تازہ بتازہ نو بنو ‏ ‏ صاحب شوق و آرزو دل نہ دہد بکلیات
صدق و صفاست زندگی، نشو و نماست زندگی ‏ ‏ تا ابد از ازل بتاز ملک خداست زندگی،

معانی:...... پیکر خاک، اے مٹی کے جسم یعنی انسان۔ خوش بیا: خوشی خوشی آ۔ عالم جہات: اطراف کا جہان، (یہ دنیا)۔ زہرہ: اسے ناہید بھی کہا جاتا ہے، یہ ستارہ تیسرے آسمان پر ہے۔ مشتری: برجیس ستارہ جو نظام شمسی میں سب سے بڑا ستارہ ہے، روشنی میں زہرہ کے

بعد دوسرے درجے پر ہے یہ بارہ سال میں سورج کے گرد ایک دورہ مکمل کرتا ہے، چھٹے آسمان پر ہے، اسے "قاضی فلک" بھی کہتے ہیں، یہاں زہرہ و مشتری سے مراد سب ستارے۔ بتاز: دوڑا۔ صدق وصف: سچائی، راستی اور پاکیزہ باطنی۔

ترجمہ وتشریح:...... تیری عقل زندگی کا حاصل ہے اور تیرا عشق کائنات کا راز ہے۔ اے مٹی کے پیکر یعنی اے خاکی انسان (اقبال) تو اس عالم جہات سے اس طرف خوشی خوشی آ۔ (اس طرف آنا تجھے مبارک ہو)۔

☆......زہرہ اور چاند اور مشتری تیری وجہ سے ایک دوسرے کے رقیب بن گئے ہیں۔

☆......محبوبِ حقیقی کی راہ میں نت نئے اور تازہ بتازہ جلوے ہیں۔ جو کوئی صاحب شوق اور آرزو والا ہے، وہ کلیات ہی کو دل نہیں دیتا یا اس سے ہی دل نہیں لگاتا۔

☆......زندگی صدق وصفا (کا نام) ہے، زندگی نشو ونما (کا نام) ہے۔ تو ازل سے ابد تک گھوڑا دوڑا، (تگ وتاز جاری رکھو) زندگی تیرے خدا کا (نہ ختم ہونے والا) ملک ہے۔

شوق غزلسرا ے را رخصت ہاے و ہو بدہ — باز بہ رند و محتسب بادہ سبو سبو بدہ
شام و عراق و ہند و پارس خو بہ نبات کردہ اند — خو بہ نبات کردہ را تلخی آرزو بدہ
تا بہ یم بلند موج معرکہ بنا کند — لذت سیل تند رو با دل آبجو بدہ
مرد فقیر آتش است، میری و قیصری خس است — فال و فر ملوک را حرف برہنہ بس است

معانی:...... رخصت ہاے و ہو: شور و غوغا کی اجازت۔ محتسب: قانونِ الٰہی پر نہ چلنے والوں سے باز پرس کرنے والا حاکم، کوتوال۔ پارس: فارس یعنی ایران۔ خو: عادت۔ نبات: مصری۔ میری: امیری، سرداری۔ قیصری: مراد شہنشاہی، بادشاہت۔ فال وفر: شان وشوکت۔ حرف برہنہ: یعنی صاف یا کھل کر بات کرنا۔

ترجمہ وتشریح:...... تو اپنے غزل سرائی کے شوق کو ہے وہو (نالہ وفریاد کرنے) کی اجازت دے۔ ایک بار پھر رند اور محتسب کو مٹکے بھر بھر کے شراب دے۔

☆......شام اور عراق اور ہند اور ایران (کے مسلمان) مصری شیرینی کے عادی ہو چکے ہیں۔ ان مصری کھانے کے عادیوں میں آرزو کی تلخی پیدا کر۔ (ان میں بڑھنے کا جذبہ پیدا کر)۔

☆......اس خاطر کہ وہ بلند موجوں والے سمندر سے معرکہ آرائی کا آغاز کرے، تو ندی کے دل کو تیز رفتار سیلاب کی لذت عطا کر۔

☆......مردِ درویش/فقیر آدمی آگ ہے جبکہ امیری اور شہنشاہی تنکا (خس وخاشاک) ہیں۔ بادشاہوں کی شان وشوکت کو مٹانے/ختم کرنے کے لیے حق وصداقت پر مبنی ایک صاف اور بے باک بات کافی ہے۔

دبدبہ قلندری، طنطنہ سکندری — آں ہمہ جذبہ کلیمؑ ایں ہمہ سحر سامری
آں بہ نگاہ می کشد، ایں بہ سپاہ می کشد — آں ہمہ صلح و آشتی، ایں ہمہ جنگ و داوری
ہر دو جہاں کشاستند، ہر دو دوام خواستند — ایں بہ دلیل قاہری، آں بہ دلیل دلبری
ضرب قلندری بیار، سد سکندری شکن — رسم کلیمؑ تازہ کن، رونق ساحری شکن

معانی:...... طنطنۂ سکندری: سکندر کی سی شان وشوکت۔ جذبۂ کلیمؑ: حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا جذبہ۔ سحرِ سامری: حضرت موسیٰ کے دور کے جادوگر سامری کا جادو۔ می کشد: مارتا ہے۔ داوری: حکمرانی۔ جہاں کشاستند: دنیا کو فتح کرنے والے ہیں۔ سدِ سکندری: ایک

دیوار جو سکندر اعظم نے وحشیوں کو روکنے کی خاطر تاتار اور چین کے درمیان ترکستان کے علاقہ میں تعمیر کروائی تھی۔

ترجمہ وتشریح :...... قلندری دبدبہ سارے کا سارا حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا جذبہ ہے جبکہ طنطنۂ سکندری سراسر سحر سامری ہے۔(سامری کے جادو کا توڑ حضرت موسیٰ نے کیا تھا۔ کلیمی یا قلندری صاحب بقا ہے جبکہ سکندری و سامریت کو فنا ہے۔)

☆......قلندر تو نگاہ سے مارتا ہے (رام کرتا ہے) جبکہ بادشاہ/حکمران فوج کے ذریعے قتل و غارت کرتا ہے یعنی قلندر اپنی نگاہِ فیض اثر سے دلوں پر قابو پالیتا ہے اور یوں کسی قتل و غارت گری کے بغیر اور انسانوں کی آزادی چھینے بغیر انہیں اپنا گرویدہ بنالیتا ہے۔

قلندر کے برعکس، جو سراپا صلح اور امن ہے، بادشاہ سراسر ظلم و ستم اور جنگ و حکمرانی ہے۔

☆......یہ دونوں قلندر اور بادشاہ دنیا کو فتح کرتے ہیں اور دونوں بقا کے آرزومند ہیں (دوام چاہتے ہیں) بادشاہ تو قہر و غضب اور ظلم و ستم کی دلیل سے ایسا چاہتا ہے جبکہ قلندر دلبری کی دلیل سے ایسا کرتا ہے۔

فلک قمر

(مسافر اقبال ستاروں کی دنیا سے گزر کر فلک قمر کی طرف جا رہا ہے)

این زمین و آسماں ملک خداست — این مہ و پرویں ہمہ میراث ماست!
اندریں رہ ہرچہ آید در نظر — بانگاہ محرمے او رانگر
چوں غریباں دذر دیار خود مرد — اے زخود گم اندکے بیباک شو!
ایں وآں حکم ترا بردل زند — گر تو گوئی این مکن آں کن، کند
نیست عالم جزبتان چشم و گوش — اینکہ ہر فرد ائے او میرد چو دوش!
در بیابان طلب دیوانہ شو! — یعنی ابراہیم ایں بتخانہ شو!
چوں زمین و آسماں راطے کنی — ایں جہان و آں جہاں راطے کنی
از خدا ہفت آسماں دیگر طلب — صد زمان و صد مکاں دیگر طلب
بے خود افتادن لب جوے بہشت — بے نیاز از حرب وضرب خوب و زشت
گرنجات ما فراغ از جستجوست — گور خوشتر از بہشت رنگ و بوست
اے مسافر جاں بمیرد از مقام — زندہ تر گردد ز پرواز مدام!

معانی:...... میراث: ترکہ، مال۔ چوں غریباں: اجنبیوں کی طرح، غریباں جمع غریب، اجنبی، پردیسی۔ مرو: مت چل/جا۔ اندکے: ذرا، کچھ۔ مکن: مت کر۔ کن: کر۔ میرو: مر (گذر) جاتا ہے۔ ابراہیمؑ: حضرت ابراہیمؑ جنہوں نے کعبہ میں پڑے ہوئے بت توڑ ڈالے تھے۔ افتادن: گرنا۔ حرب: جنگ، لڑائی۔ فراغ: اطمینان، سکون۔ پروازِ مدام: مسلسل پرواز، سفر۔

ترجمہ وتشریح:...... یہ زمین اور آسمان خدا تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔ یہ چاند یہ پروین ستارہ یعنی ستارے سب ہماری میراث ہیں۔

☆......اس راستے میں جو کچھ نظر آ رہا ہے اے مسافر تو اسے محرمانہ نگاہوں سے دیکھ۔

☆......تو اپنے شہر میں اجنبیوں کی طرح مت چل، اے کہ تو خود کو گم کیے ہوئے ہے، ذرا بیباکی اختیار کر (بیباک ہو جا)۔

☆......یہ اور وہ (ساری اشیا) تیرا حکم دل و جان سے مانتی ہیں۔ اگر تو کسی شے سے کہے کہ یہ مت کر، وہ کر تو وہی کچھ کرے گی۔

☆......یہ جہان آنکھ اور کانوں کے بتوں کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اس کا ہر آنے والا کل گزرے ہوئے کل کی طرح مر جاتا ہے۔

☆......تو طلب (تلاش) کے بیابان میں دیوانہ ہو جا یعنی اس بت خانہ کا ابراہیمؑ بن جا۔ (تو اپنی معرفت حاصل کر، بتوں کو توڑ کر توحید پرست ہو جا جس طرح حضرت ابراہیمؑ ہوئے تھے)۔

☆...... جب تو زمین اور آسمان کو طے کر لے اور اس جہان اور اس جہان کو طے کر لے تو پھر بھی آرام سے نہ بیٹھو بلکہ خدا سے سات آسمان اور طلب کر اور سینکڑوں نئے زمانے اور مکاں طلب کر۔

☆......بہشت کی ندی/نہر کے کنارے بے خود پڑے رہنا اور نیکی اور بدی کی جنگ سے بے نیاز پڑے رہنا (کوئی زندگی نہیں) اگر نجات کا مطلب جستجو سے نجات پانا ہے تو پھر اس رنگ و بو کی بہشت سے قبر بہتر ہے۔

☆......اے مسافر (یہ سمجھ لے کہ) قیام سے جان (روح) مر جاتی ہے اور مسلسل پرواز سے روح اور بھی زیادہ زندہ ہو جاتی ہے۔

هم سفر با اختراں بودن خوش است　　در سفر یک دم نیا سودن خوش است
تاشدم اندر فضا ہاپے سپر　　آنچہ بالا بود، زیر آمد نظر
تیرہ خاکے بر تراز قندیل شب !　　سایہ من برسرمن اے عجب !
ہر زماں نزدیک تر نزدیک تر　　تانمایاں شد کہستان قمر
گفت رومی "از گما نہا پاک شو　　خوگر رسم و رہ افلاک شو
ماہ ازما دور و باما آشناست　　ایں نخستیں منزل اندر راہ ماست
دیر و زود روزگارش دیدنی است　　غار ہائے کوہسارش دیدنی است"

معانی:...... بودن: ہونا۔ نیاسودن: آرام نہ کرنا۔ پے سپر: میں مصروف۔ تیرہ خاک: تاریک مٹی، زمین۔ خوگر: عادی۔ رسم و رہ: طور طریقے۔ دیدنی: دیکھنے کے لائق/قابل۔ کوہسارش: اس کے پہاڑ۔

ترجمہ وتشریح:...... ستاروں کے ساتھ ہم سفر ہونا ایک اچھی بات ہے اور سفر میں ذرا بھی آرام نہ کرنا اچھی بات ہے۔

☆...... جب میں (یعنی اقبال) فضاؤں میں مصروف سفر ہوا تو جو کچھ اوپر تھا وہ نیچے نظر آنے لگا۔

☆......تاریک مٹی (زمین) اب مجھے رات کی قندیل سے زیادہ دکھائی دینے لگی۔ میرا سایہ میرے سر پر تھا، کیسی عجیب بات تھی۔

☆......ہر لحہ ہم چاند سے نزدیک تر ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ چاند کے پہاڑ نظر آنے لگے۔

☆......رومی نے کہا "تو (اقبال) وہم و گمان سے پاک ہو جا اور آسمانوں کے رسم و رہ (قواعد) کا عادی ہو جا۔

☆......چاند ہم سے اگرچہ دور ہے مگر وہ ہم سے آشنا ہے۔ یہ ہمارے سفر کے راستے کی پہلی منزل ہے۔

☆......اس (چاند) کے زمانے کے دیر اور زود (مکان و زمان) دیکھنے کے لائق ہیں۔ اس کے کوہسار کی غاریں دیکھنے کے قابل ہیں۔

آں سکوت، آں کوہسار ہولناک　　اندروں پرسوز و بیروں چاک چاک
صد جبل از خافطین ویلدرم　　برد ہانش دود و نار اندر شکم
از درونش سبزہ سربر نزد　　طائرے اندر فضایش پر نزد
ابرہا بے نم، ہوا ہاتند و تیز　　با زمین مردہ اندر ستیز
عالمے فرسودہ بے رنگ و صوت　　نے نشان زندگی دروے نہ موت !
نے بنافش ریشہ نخل حیات　　نے بہ صلب روزگارش حادثات !

گرچہ ہست از دودمان آفتاب　　صبح و شام او نزاید انقلاب !

معانی:...... چاک چاک: پھٹا ہوا۔جبل: پہاڑ۔خافظین ویلدرم: چاند کے آتش فشاں پہاڑوں کے نام۔فرسودہ: گھسا پٹا، پرانا۔ صوت: آواز۔نے بنافش: نہ اس کی ناف میں۔ریشۂ نخل حیات: ایسی رگ جس سے تولید ہو سکے۔صلب روزگارش: اس کے زمانے کی پشت۔دودمان: خاندان۔نزاید: پیدا نہیں کرتیں/کرتی۔

ترجمہ وتشریح:...... وہ خاموشی اور وہ کوہسار (پہاڑی سلسلہ) بھیانک/ڈراؤنا تھا۔اس (چاند) کا اندر تو پر سوز تھا لیکن اس کا ظاہر (بیرون) چاک چاک تھا (پھٹا پھٹا سا تھا)۔

☆......وہاں خافظین اور یلدرم نام کے سینکڑوں پہاڑ تھے جن کے دہانوں پر تو دھواں تھا لیکن ان کے پیٹ میں آگ تھی۔(آتش فشاں پہاڑ تھے)۔

☆......اس کے اندر سے سبزے نے سر نہ نکالا تھا اور اس کی فضا میں کوئی پرند محوِ پرواز نہ تھا۔(جہاں نہ سبزہ تھا اور نہ کوئی پرندہ تھا)۔

☆......وہاں کے بادلوں میں نمی نہ تھی اور ہوائیں تند و تیز تھیں۔یہ بادل اور ہوائیں اس کی مردہ زمین سے برسرِ پیکار تھی۔

☆......وہ ایک فرسودہ جہان تھا جو رنگ اور آواز سے خالی تھا، نہ وہاں زندگی ہی کے کوئی آثار نظر آ رہے تھے اور نہ موت ہی کے آثار نظر آ رہے تھے اور نہ موت ہی کے آثار تھے۔

☆......نہ تو اس کی ناف میں زندگی کے درخت کی کوئی رگ تھی اور نہ اس کے زمانے کی پشت ہی میں حادثات تھے۔

☆......اگرچہ وہ (چاند) سورج ہی کے خاندان سے ہے لیکن اس کی صبح اور شام کوئی انقلاب پیدا نہیں کرتی۔

گفت رومی "خیز و گامے پیش نہ　　دولت بیدار را ازکف مدہ
باطنش از ظاہر او خوشتر است　　در قفار او جہانے دیگر است !
ہرچہ پیش آید ترا اے مرد ہوش　　گیر اندر حلقہ ہاے چشم و گوش
چشم اگر بیناست ہر شے دیدنی است　　در ترازوے نگہ سنجیدنی است
ہر کجا رومی برد آنجا برو　　یک دودم از غیر او بیگانہ شو"
دست من آہستہ سوخ خود کشید　　تند رفت و برسر غارے رسید

معانی:...... خیز: اٹھ۔نہ: رکھ۔مدہ: مت دے۔قفار: غار۔مرد ہوش: ہوشمند، دانشمند آدمی۔سنجیدنی: تولنے کے لائق، جانچنے کے قابل۔برو: چل، جا۔برد: لے جائے۔کشید: کھینچا۔

ترجمہ وتشریح:...... رومی نے کہا "اٹھ اور قدم آگے بڑھا، تو بیدار مقدر/نصیب کو ہاتھ سے مت دے۔

☆......اس (چاند) کا باطن (اندرون) اس کے ظاہر سے کہیں/بہت اچھا ہے۔اس کی غاروں کے اندر ایک اور ہی دنیا ہے۔

☆......اے صاحب ہوش و خرد (اقبال) جو کچھ بھی تیرے سامنے آئے اسے تو اپنے چشم و گوش کے حلقوں میں لے لے (سمیٹ لے)۔

☆......اگر آنکھ دیکھنے والی ہے تو ہر شے دیکھنے کے لائق ہے اور وہ نگاہ کے ترازو میں تولنے کے لائق (قابل) ہے۔

☆......رومی جہاں کہیں تجھے لے جائے تو وہاں چل اور ایک دو پل کے لیے اس (رومی) کے سوا ہر شے سے بیگانہ ہو جا۔

☆......اس نے آہستہ سے میرا ہاتھ اپنی طرف کھینچا اور تیز چلتے ہوئے ایک غار کے کنارے پہنچ گیا۔

عارف ہندی کہ بہ یکے از غارہائے قمر خلوت گرفتہ و اہل ہند اورا ''جہاں دوست'' می گویند

(ہندوستان کا ایک عارف رشی جو چاند کی ایک غار میں خلوت گزیں ہے اور اہل ہند جسے ''جہان دوست'' (وشوامتر) کہتے ہیں)

= جہاں دوست: دنیا کا دوست، یہ وشوامتر کا ترجمہ ہے، وشوامتر، ہندوؤں کے پیغمبر، رام کا استاد تھا بعض کے خیال کے مطابق علامہ کی اس سے مراد شیو جی ہیجو پاربتی کا شوہر تھا۔

من چو کوراں دست بردوش رفیق	پانہادم اندراں غار عمیق
ماہ را از ظلمتش دل داغ داغ	اندر و خورشید محتاج چراغ !
وہم و شک برمن شبیخوں ریختند	عقل و ہوشم را بدار آویختند
راہ رفتم رہزناں اندر کمین	دل تہی از لذت صدق و یقیں !
تا نگہ را جلوہ باشد بے حجاب	صبح روشن بے طلوع آفتاب
وادی ہر سنگ او زنار بند	دیو ساراز نخلہاے سربلند
از سرشت آب و خاک است ایں مقام	باخیالم نقش بندد در منام !
در ہواے او چوے ذوق و سرور	سایہ از تقبیل خاکش عین نور
نے زمینش را سپہر لاجورد	نے کنارش از شفقہا سرخ و زرد
نور در بند ظلام آنجا نبود	دود گرد صبح و شام آنجا نبود
زیر نخلے عارف ہندی نژاد	دیدہ ہا از سرمہ اش روشن سواد
موئے برسر بستہ و عریاں بدن	گرد او مارے سفیدے حلقہ زن !
آدمے از آب و گل بالا ترے	عالم از دیر خیالش پیکرے !
وقت او را گردش ایام نے	کار اوبا چرخ نیلی فام نے
گفت بارومی کہ ہمراہ تو کیست ؟	در نگاہش آرزوے زند گیست !

معانی :...... چو کوراں: اندھوں کی طرح (کوراں جمع کور، بمعنی اندھا)۔ رفیق: ساتھی۔ پانہادم: میں نے پاؤں رکھا۔ عمیق: گہری۔ ظلمتش: اس کی تاریکی۔ آویختند: لٹکا دیا۔ اندر کمیں: گھات میں لگے ہوئے۔ دیو سار: دیوؤں کی مانند، دیوں کی رہائش گاہ کی مانند۔ در منام: نیند میں۔ از تقبیلِ خاکش: اس کی خاک کو چومنے سے، اس کی خاک پر پڑ کر۔ سپہر لاجورد: نیلا آسمان۔ ظلام: ظلمت، تاریکی۔ ہندی نژاد: ہندی یا ہندوستانی نسل کا۔ رروشن سواد: بینا، دیکھنے والی۔ مارے سفیدے: ایک سفید سانپ۔ حلقہ زن: گھیرے ہوئے، دائرہ بنائے ہوئے۔ چرخ نیلی فام: نیلے رنگ کا آسمان۔ کیست: کون ہے۔

ترجمہ وتشریح :...... میں نے اندھوں کی طرح اپنے ساتھی (رومی) کے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور اس گہری غار میں قدم رکھا (داخل ہوا)۔

☆......اس (عارض کی تریکی سے چاند کا دل، داغ داغ تھا اور اس کے اندر دیکھنے کے لیے سورج بھی چراغ کا محتاج تھا۔

☆......وہم اور شک نے مجھ پر شب خون مارا اور میرے ہوش و عقل کو سولی پر لٹکا دیا۔

☆......میں راستہ پر چلتا رہا جبکہ راہزن (وہم و شک) میری گھات میں تھے، اور میرا دل صدق و یقین کی لذت سے خالی تھا۔

☆......یہاں تک کہ میری نگاہ پر جلوے ظاہر ہو گئے اور سورج کے طلوع ہوئے بغیر ہی صبح روشن ہو گئی۔

☆......مجھے (اس روشنی میں) ایک وادی نظر آئی جس کا ہر پتھر زنار باندھے ہوا تھا اور وہ (وادی) بہت اونچے اونچے درختوں کیوجہ سے دیووں کا ٹھکانا معلوم ہوتی تھی۔

☆......(میں سوچنے لگا کہ) یہ وادی آب و خاک کے جہان کی سی فطرت والی ہے، یا پھر میرا خیال ہی نیند میں یہ سب نقوش دیکھ رہا تھا۔

☆......اس کی ہوا میں شراب کا لطف و سرور تھا۔ سایہ اس کی خاک پر پڑنے سے سراپا نور بن رہا تھا۔

☆......نہ تو اس کی زمین کے اوپر کوئی نیلا آسمان تھا اور نہ اس کا کنارہ ہی شفق سے سرخ اور زرد تھا۔

☆......وہاں نور تاریکی کی قید میں نہ تھا اور نہ وہاں کی صبح اور شام کے گرد دھواں ہی تھا۔

☆......وہاں ایک درخت کے نیچے ایک ہندی نسل کا عارف بیٹھا ہوا تھا اس کی آنکھیں سرمے سے روشن تھیں۔

☆......اس نے بال سر پر باندھ رکھے تھے اور اس کا بدن ننگا تھا۔ اس کے گرد ایک سفید سانپ حلقہ بنائے بیٹھا تھا۔

☆......وہ عام آدمیوں سے برتر انسان تھا اور اس کے خیال کے مندر کے مطابق جہان ایک پیکر تھا۔

☆......اس کے وقت میں دنوں کی گردش کا گزر نہ تھا اور اس کے نیلے رنگ کے آسمان سے کوئی سروکار نہ تھا۔

☆......اس (عارف ہندی) نے رومی سے پوچھا ''تیرے ساتھ یہ کون ہے؟ اس کی نگاہ میں زندگی کی آرزو ہے''

رومی

مردے اندر جستجو آوارہ	ثابتے با فطرت سیارہ !
پختہ تر کارش زخامی ہاے او	من شہید نا تمامی ہاے او
شیشہ خود را بگردوں بستہ طاق	فکرش از جبریل می خواہد صداق !
چوں عقاب افتد بصید ماہ و مہر	گرم رواندر طواف نہ سپہر
حرف با اہل زمیں رندانہ گفت	حور و جنت رابت و بتخانہ گفت !
شعلہ ہادر موج دودش دیدہ ام	کبریا اندر سجودش دیدہ ام !
ہر زماں از شوق می نالد چونال	می کشد او را فراق و ہم وصال !
من ندانم چیست در آب و گلش	من ندانم از مقام و منزلش !

معانی :...... ثابتے: ایک بے حرکت۔ سیارہ: ایک سیارہ، وہ ستارہ جو ہمیشہ چلتا رہتا ہے۔ ناتمامی: نامکمل یا کامل نہ ہونا۔ شیشہ: صراحی۔ طاق: دیوار میں بنی ہوئی محرابی جس میں چھوٹی موٹی چیز رکھی جا سکتی ہے۔ صداق: تصدیق۔ نہ سپہر: نو آسمان۔ کبریا: یعنی خدا۔ نال: بانسری۔ می کشد: مار ڈالتا ہے۔

ترجمہ وتشریح :...... (رومیؒ نے اسے بتایا کہ) یہ ایسا آدمی ہے جو تلاش میں آوارہ پھر رہا ہے اور ایک ایسا ثابت ہے جس کی

فطرت سیارے کی سی ہے۔

☆......اس کی خامیوں سے اس کا کام پختہ ہے۔ میں تو اس کی ناتمامی کا شہید ہوں (جان دیتا ہوں)۔

☆......اس نے اپنی صراحی کے لیے آسمان کو طاق بنا رکھا ہے اور اس کی فکر حضرت جبرئیل جیسے فرشتہ سے تصدیق چاہتی ہے۔

☆......وہ عقاب کی طرح چاند اور سورج کے شکار پر جھپٹتا ہے اور نو آسمانوں کے طواف میں سرگرم رہتا ہے۔

☆......اس نے اہل زمین سے رندانہ گفتگو کی ہے اور حور و جنت کو بت اور بت خانہ کہا ہے۔

☆......میں نے اسکے دھوئیں کی موج میں شعلے دیکھے ہیں اور خدا کو اسکے سجدے کے اندر دیکھا ہے (اسکے سجدوں میں عظمت دیکھی)۔

☆......وہ شوق کی بنا پر ہر وقت بانسری کی طرح نالے کھینچتا ہے۔ اسے ہجر بھی مارتا ہے اور وصل بھی۔

☆......میں نہیں جانتا کہ اس کی سرشت میں کیا ہے اور نہ مجھے اس کے مقام و منزل ہی کی کچھ خبر ہے۔ (رومی کا جواب ختم ہوا)۔

جہاں دوست

عالم از رنگ است و بے رنگی است حق　　چیست عالم؟ چیست آدم؟ چیست حق؟

معانی:...... از رنگ است: یعنی مادی ہے۔ چیست: کیا ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... عالم رنگ سے ہے (مادی ہے) اور حق بے رنگ ہے (لاثانی)۔ عالم کیا ہے؟ آدم کیا ہے اور حق کیا ہے؟ یہ سوالات جہاں دوست/وشوامتر نے رومی سے کیے۔ سو وہ ان رموز و اسرار کو نہیں جانتا ہے جن سے ایک مسلم صوفی آگاہ ہوتا ہے۔)

رومی

آدمی شمشیر و حق شمشیر زن　　عالم ایں شمشیر راسنگ فسن!

شرق حق رادید و عالم را ندید　　غرب در عالم خزید، از حق رمید

چشم حق باز کردن بندگی است　　خویش را بے پردہ دیدن زندگی است

بندہ چوں از زندگی گیرد برات　　ہم خدا آں بندہ راگوید صلوٰت!

ہر کہ از تقدیر خویش آگاہ نیست　　خاک او با سوز جاں ہمراہ نیست!

معانی:...... شمشیرزن: تلوار چلانے والا۔ سنگ فسن: سان کا پتھر جس پر تلوار کو تیز کیا جاتا ہے۔ شرق: مراد اہل مشرق، یعنی غیر مسلم نظریات والے مشرقی ممالک/لوگ۔ بندگی: خدا کا بندہ ہونا۔ غرب: مغرب، یورپ والے۔ خزید: رینگا، رینگتا رہا۔ رمید: کٹ گیا، دور ہو گیا۔ دیدن: دیکھنا۔ باز کردن: کھولنا۔ برات: حصہ۔

ترجمہ وتشریح:...... آدمی تلوار ہے اور حق تلوار چلانے والا ہے جبکہ یہ کائنات اس تلوار کے سان کا پتھر ہے۔

☆......مشرق نے حق کو تو دیکھا لیکن عالم کو نہ دیکھا جبکہ مغرب عالم میں رینگتا رہا اور حق سے دور ہو گیا (کٹ گیا)۔

☆......حق پر آنکھ کھولنا (نگاہ کرنا) ہی بندگی ہے اور خود کو بے پردہ دیکھنا ہی زندگی ہے۔

☆......جب کوئی بندہ زندگی سے حصہ حاصل کرتا ہے (اپنے آپ کو بے پردہ دیکھتا ہے) تو ایسے بندے پر اللہ تعالیٰ بھی صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے۔

☆......جو شخص بھی اپنی تقدیر سے آگاہ نہیں ہے۔ اس کی خاک سوزِ جان کا ساتھ نہیں دیتی۔ (وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار نہیں لا سکتا ہے)۔

جہاں دوست

بر وجود و بر عدم پیچیدہ است ۔ مشرق ایں اسرار راکم دیدہ است
کارما افلاکیاں جز دید نیست ۔ جانم از فردائے اونومید نیست !
دوش دیدم برفراز قشمرود ۔ زآسماں افرشتہ آمد فرود
از نگاہش ذوق دیدارے چکید ۔ جز بسوے خاکدان ما ندید
گفتمش از محرماں رازے مپوش ۔ توچہ بینھی اندر آں خاک خموش ؟
از جمال زھرہ بگداختی ؟ ۔ دل بہ چاہ بابلے انداختی ؟
گفت "ہنگام طلوع خاور است ۔ آفتاب تازہ او را در براست
لعلھا از سنگ رہ آید بروں ۔ یوسفان او زچہ آید بروں !
رستخیزے درکنارش دیدہ ام ۔ لرزہ اندر کوھسارش دیدہ ام
رخت بند داز مقام آزری ۔ تاشود خوگرز ترک بت گری
اے خوش آں قومے کہ جان او تپید ۔ از گل خود خویش را باز آفرید !
عرشیاں را صبح عید آں ساعتے ۔ چوں شود بیدار چشم ملتے "

پیچیدہ است: الجھا ہوا ہے۔ افلاکیاں: افلکی کی جمع، آسمان پر رہنے والے۔ قشمرود: چاند کے ایک پہاڑ کا فرضی نام۔ آمد فرود: نیچے اترا۔ چکید: ٹپکا۔ مپوش: مت چھپا/ڈھانپ۔ زہرہ ے: ایک زہرہ، اسے رقاصہ فلک بھی کہتے ہیں یہ ایک حسین عورت تھی، دوفرشتے ہاروت اور ماروت زمین پر آئے اور اس پر عاشق ہو گئے، جس کے نتیجے میں وہ حسینہ تو زہرہ کے نام سے ستارہ بنادی گئی (اس کو پروین ستارہ بھی کہتے ہیں) اور ہاروت و ماروت کو ملکِ بابل کے ایک کنوئیں میں الٹا لٹکا دیا گیا۔ طلوع خاور: مراد مشرق کی آزادی کا وقت۔ دربَر: پہلو میں۔ یوسفاں: یوسف کی جمع، حضرت یوسفؑ جنہیں ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا تھا جہاں سے چند تاجر انہیں وہاں سے نکال کر لے گئے اور انہیں عزیزِ مصر کے پاس بیچ دیا، بعد میں وہ عزیزِ مصر (بادشاہ) بن گئے۔ چہ: چاہ کا مخفف، کنواں۔ رستخیزے: ایک قیامت۔ لرزہ: کپکپی۔ مقام آزری: بت گری کا مقام، آزر، حضرت ابراہیمؑ کے زمانے کا مشہور بت تراش اور بت پرست۔ تپید: تڑپی۔ باز آفرید: پھر پیدا کر لیا۔ عرشیاں: عرشی کی جمع، عرش (آسمان) پر رہنے والے۔

ترجمہ وتشریح:...... وہ (مشرق) تو وجود اور عدم کے نظریات میں الجھا رہا ہے۔ مشرق نے یہ راز نہیں دیکھے۔

☆......ہم آسمان پر رہنے والوں کے کام دیکھنے کے سوا کچھ نہیں۔ میری جان اس (مشرق) کے مستقبل سے ناامید نہیں ہے۔

☆......کل میں نے چاند کے پہاڑ (قشمرود) سے ایک فرشتے کو نیچے اترتے دیکھا۔

☆......اس کی نگاہ سے ذوقِ دیدار ٹپکتا تھا۔ اس نے ہمارے مٹی کے جہاں (دنیا) کے سوا اور کسی طرف نہ دیکھا۔

☆......میں (وشوامتر) نے اس (فرشتے) سے کہا کہ تو اپنے رازداروں سے راز نہ چھپا۔ تجھے اس خاموش خاک میں کیا نظر آتا ہے؟

☆......کیا تو (ستارہ) زہرہ کے حسن سے پگھل گیا ہے؟ کیا تو نے بابل کے کنویں میں اپنا دل ڈال دیا (لگایا) ہے۔

☆......فرشتے نے کہا کہ مشرق میں سورج طلوع ہونے کا وقت آ گیا ہے اور ایک نیا سورج اس کے پہلو میں ہے (میں دیکھ رہا ہوں کہ مشرق میں انقلاب آنے والا ہے)۔

☆......اس (مشرق) کے راستے کے پتھروں سے لعل نکلیں گے۔ اس کے یوسف کنویں سے باہر آئیں گے۔

☆......میں نے اس (مشرق) کے پہلو میں ایک قیامت دیکھی ہے، اور اسکے کوہسار لرزتے کانپتے دیکھا ہے۔ (قیامت یعنی ہنگامہ)

☆......وہ آزری کے مقام سے اپنا سامانِ سفر باندھ رہا ہے تا کہ وہ بت تراشی کو چھوڑنے کا عادی ہو جائے۔

☆......مبارک ہے وہ قوم جس کی جان میں تڑپ پیدا ہو جائے اور وہ اپنی مٹی سے اپنے آپ کو ازسرِ نو پیدا کرے۔

☆......اہل عرش فرشتوں کے لیے وہ گھڑی عید کی صبح ہوتی ہے جب کسی قوم کی آنکھ بیدار ہو جاتی ہے۔

پیر ہندی اندکے دم درکشید | باز درمن دید دیے تابانہ دید
گفت مرگ عقل؟ گفتم ترک فکر | گفت مرگ قلب؟ گفتم ترک ذکر
گفت تن؟ گفتم کہ زاد از گرد رہ | گفت جاں؟ گفتم کہ رمز لا الہ
گفت آدم؟ گفتم از اسرار اوست | گفت عالم؟ گفتم از خود روبروست
گفت ایں علم و ہنر؟ گفتم کہ پوست | گفت حجت چیست؟ گفتم روئے دوست
گفت دین عامیاں؟ گفتم شنید | گفتم دین عارفاں؟ گفتم کہ دید
از کلام لذت جانش فزود | نکتہ ہائے دل نشیں برمن کشود

معانی: ...... دم درکشید: خاموش ہو گیا۔ ترکِ ذکر: ذکر ترک کرنا، عشق چھوڑ دینا۔ زاد: پیدا ہوا، تخلیق ہوا۔ رمز: بھید، راز۔ لا الہ: کلمہ طیبہ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ روبروست: سامنے ہے۔ پوست: چھلکا جو مغز سے خالی ہو، بیکار یا غیر مفید چیز۔ حجت: دلیل۔ دین عامیاں: عام لوگوں کا دین (عامیاں جمع عامی کی، عام لوگ)۔ شنید: سنی سنائی بات۔ دید: نظارہ، محبوب حقیقی کا دیدار۔ فزود: بڑھ گئی۔ کشود: کھولے، واضح کیے۔

ترجمہ وتشریح: ...... ہندی بزرگ (وشوامتر) کچھ دیر کیلئے خاموش رہا۔ پھر اس نے میری طرف دیکھا اور بے تابانہ دیکھا۔

☆......اس نے مجھ سے پوچھا "عقل کی موت کیا ہے؟" میں نے جواب دیا کہ وہ فکر کو ترک کر دینا ہے۔ پھر اس نے پوچھا "دل کی موت کیا ہے؟" میں نے کہا وہ ذکر کا ترک کر دینا ہے۔

☆......اس نے پوچھا کہ "تن کیا ہے؟" میں نے کہا کہ وہ راستے کی گرد سے پیدا ہوا ہے۔ اس نے پوچھا "جان کیا ہے" میں نے جواب دیا کہ وہ "لا الہ" کی ایک رمز ہے۔

☆......اس (وشوامتر) نے پوچھا "آدم کیا ہے؟" میں نے کہا، وہ اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ اس نے پوچھا "عالم کیا ہے" میں نے جواب دیا وہ خود سامنے ہے۔

☆......اس نے پوچھا "یہ علم و ہنر کیا ہے؟" میں نے کہا کہ یہ محض چھلکا ہے، یعنی یہ مغز سے خالی ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ "(حق تعالیٰ کے) وجود پر حجت کیا ہے؟" میں نے کہا محبوب حقیقی کا چہرہ۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے پس جس طرف بھی تم منہ کرو وہیں اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہے۔ (۲:۱۱۵)۔

☆......اس نے پوچھا "عام لوگوں کا دین کیا ہے؟" میں نے کہا کہ وہ سنی سنائی باتوں پر بھروسے کا نام ہے۔ اس نے پوچھا "عارفوں کا

دین کیا ہے؟" میں نے جواب دیا، وہ دید ہے۔ (عین الیقین)۔

☆......میرے کلام سے اس (پیر ہندی) کی جان کی لذت میں اضافہ ہوا اور اس نے مجھ پر چند دل نشین نکتے واضح کیے۔

نہ تا سخن از عارف ہندی (عارفِ ہندی کی 9 باتیں)

ذات حق را نیست ایں عالم حجاب | غوطہ را حائل نگردد نقش آب
زادن اندر عالمے دیگر خوش است | تاشباب دیگرے آید بدست!
حق ورائے مرگ و عین زندگی است | بندہ چوں میرد نمی داند کہ چیست!
گرچہ مامرغان بے بال و پر یم | از خدا در علم مرگ افزوں تریم!
وقت؟ شیرینی بز ہر آمیختہ | رحمت عامے بقہر آمیختہ
خالی از قہرش بہ بینی شہر و دشت | رحمت او ایں کہ گوئی در گزشت!
کافری مرگ است اے روشن نہاد | کے سزد بامردہ غازی را جہاد!
مرد مومن زندہ و با خود بجنگ | برخود افتد ہمچو برآہو پلنگ
کافر بیدار دل پیش صنم | بہ ز دیندارے کہ خفت اندر حرم!
چشم کورست اینکہ بیند ناصواب | ہیچگہ شب رانہ بیند آفتاب!
صحبت گل دانہ را سازد درخت | آدمی از صحبت گل تیرہ بخت!
دانہ از گل می پذیرد پیچ و تاب | تاکند صید شعاع آفتاب!
من بگل گفتم بگو اے سینہ چاک | چوں بگیری رنگ و بو از باد و خاک
گفت گل اے ہوشمند رفتہ ہوش | چوں پیامے گیری از برق خموش
جاں بہ تن ماراز جذب این و آں | جذب تو پیدا و جذب ما نہاں!

معانی:...... = نہ تا: نوعدد، نو...... حجاب: پردہ۔ حایل: رکاوٹ بننے والا۔ زادن: پیدا ہونا۔ ورائے مرگ: موت سے بالاتر، موت کے اس طرف۔ عین: سراپا، پورے طور پر۔ میرد: مرتا ہے۔ افزوں تریم: ہم بڑھ کر ہیں۔ آمیختہ: ملائی ہوئی۔ روشن نہاد: روشن ضمیر، (فطرت)۔ کے سزد: کیونکر مناسب ہے۔ آہو: ہرن۔ پلنگ: چیتا۔ ناصواب: جو درست (ٹھیک) نہ ہو، برائی۔ ہیچ گہ: ہیچ گاہ، کسی بھی جگہ۔ تیرہ بخت: سیاہ بخت، بدبخت۔ می پذیرد: قبول کرتا ہے۔ سینہ چاک: پھٹے ہوئے سینے والا۔ ہوش مندِ رفتہ ہوش: وہ صاحب ہوش و خرد جس کے ہوش جاتے رہے ہوں۔ برق خموش: خاموش بجلی، مراد ٹیلی گراف، تار برقی۔

ترجمہ وتشریح:...... ذاتِ حق کیلئے یہ کائنات پردہ نہیں ہے۔ پانی کی سطح کا نقش غوطہ لگانے میں حائل (رکاوٹ) نہیں بنتا۔

☆......کسی اور دوسرے جہان میں پیدا ہونا اچھی بات ہے، تا کہ ایک اور جوانی ہاتھ لگ جائے۔

☆......حق موت سے ماوراء اور سراپا زندگی (عین حیات) ہے۔ بندہ جب مرتا ہے تو وہ نہیں جانتا کہ (یہ حق) کیا ہے؟ اگرچہ ہم بال و پر کے بغیر پرندے ہیں لیکن موت کے بارے میں ہمارا علم خدا (کے علم) سے زیادہ ہے۔ مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ "حی و قیوم" ہے یعنی ہمیشہ

زندہ رہنے والا ہے۔

☆......وقت کیا ہے؟ یہ ایسی شیرینی ہے جس میں زہر ملا ہوا ہے، یہ عام رحمت ہے جس میں قہر ملا ہوا ہے۔تو شہر اور بیابان (آبادی اور ویرانے) کو وقت کے قہر سے خالی دیکھتا ہے۔اس کی رحمت یہ ہے کہ تو کہے وقت گزر گیا۔

☆......اے روشن فطرت/ضمیر السان (اقبال) یہ جان لے کہ کافری (خدا کے وجود سے انکار) موت ہے۔غازی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مردے سے جہاد کرے۔مردِ مومن زندہ ہے اور وہ اپنے آپ سے برسرِ پیکار ہے۔وہ (مومن) اپنے آپ پر کچھ اس انداز میں جھپٹتا ہے جیسے چیتا، ہرن پر جھپٹتا ہے۔

☆......بت کے سامنے بیٹھا ہوا ایک بیدار دل کافر اس دین دار (مسلمان) سے افضل (بہتر) ہے جو کعبہ میں سویا ہوا ہے۔

☆......وہ آنکھ جو برائی کو دیکھتی ہے وہ اندھی ہے صاس لیے کہ) سورج کو کسی جگہ بھی رات نظر نہیں آئی۔

☆......مٹی کی صحبت دانہ کو درخت بنا دیتی ہے۔جبکہ آدمی مٹی کی صحبت سے بدنصیب/بدبخت ہو جاتا ہے۔دانہ مٹی کے اندر (زمین میں) پیچ وتاب کھا کر اس سے باہر نکل آتا ہے تاکہ وہ آفتاب کی شعاع کو شکار کر سکے۔

☆......میں نے پھول سے کہا کہ اے سینہ چاک تو ذرا یہ تو مجھے بتا کہ ہوا اور مٹی سے رنگ اور خوشبو کیسے حاصل کرتا ہے؟

☆......پھول نے کہا کہ اے وش سے خالی صاحب ہوش تو خاموش بجلی سے پیغام کیسے حاصل کرتا ہے؟ ہمارے جسم میں جو جان ہے وہ اس اور اس کے جذب سے ہے (این سے مراد خاک اور آن سے مراد ہوا)۔(ہم پانی اور ہوا سے خوراک جذب کرتے ہیں)۔تیرا جذب ظاہر ہے اور ہمارا جذب پوشیدہ ہے۔

جلوۂ سروش

(فرشتۂ غیب کا ظہور)

مرد عارف گفتگو را در بہ بست — مست خود گردید و از عالم گسست!
ذوق و شوق او از دست او ربود — در وجود آمد زنیرنگ شہود
باحضورش ذرہ ہا مانند طور — بے حضور او نہ نورو نے ظہور!
نازنینے در طلسم آں شبے — آں شبے بے کوکبے را کوکبے!
سنبلستان دو زلفش تا کمر — تاب گیر از طلعتش کوہ و کمر
غرق اندر جلوہ مستانہ — خوش سرود آں مست بے پیمانہ
پیش او گردندہ فانوس خیال — دو فنوں مثل سپہر دیر سال
اندر آں فانوس پیکر رنگ رنگ — شکرہ بر کنجشک و بر آہو پلنگ!
من بہ رومی گفتم اے دانائے راز — بر رفیق کم نظر بکشائے راز
گفت "ایں پیکر چو سیم تابناک — زاد در اندیشہ یزدان پاک!
باز بے تابانہ از ذوق نمود — در شبستان وجود آمد فرود
ہمچو ما آوارہ و غربت نصیب — تو غریبی، من غریبم، او غریب!
شان او جبریلی و نامش سروش — می برد از ہوش وی آرد بہوش

غنچہ مارا کشود از شبنمش　　مردہ آتش زندہ از سوز دمش
زخمہ شاعر بساز دل ازوست　　چاکہادر پردہ محمل ازوست
دیدہ ام در نغمہ او عالمے　　آتشے گیر از نوا ے او دمے " !

معانی :...... دربہ بست: دروازہ بند کردیا۔ گسست: توڑلیا۔ ربود: اچک لیا، چھین لیا۔ نیرنگِ شہود: ظاہری طور پر نظر آنے والے، عالم کا جادو/سحر۔ طور: وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ کو خدا نے اپنا جلوہ دکھایا اور وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ سنبلستان: مراد سنبل کی مانند سیاہ اور خوشبودار بالوں والی زلفیں، سنبل، ایک خوشبودار گھاس جس میں زلفوں سے ملتے جلتے تار ہوتے ہیں۔ تاب گیر: روشنی حاصل کرنے والا/ والے۔ گردندہ: گردش کرنے والا۔ ذوفنون: دل موہ لینے کی بہت سی تدابیر سے واقف، شکرہ، باز، شہباز۔ کنجشک: چڑیا۔ رفیقِ کم نظر: کم نظر ساتھی (اقبال)۔ سیم تابناک چمکتی ہوئی چاندی۔ آمد فرود: اتر آیا۔ غربت نصیب: پردیسی قسمت والا (بے وطن)۔ تو غریبی: تو پردیسی (بے وطن) ہے۔ سروش: فرشتہ غیب۔ زخمہ: مضراب۔

ترجمہ وتشریح:...... مرد عارف (وشوامتر) نے گفتگو کا دروازہ بند کر دیا (خاموش ہو گیا) وہ اپنے آپ میں مست ہو گیا اور اس نے عالم سے اپنا تعلق توڑ لیا۔

☆......اس کے ذوق وشوق نے اسے اس کے ہاتھ سے چھین لیا (وہ بے خود و مست ہو گیا) اور وہ شہود کا طلسم توڑ کر وجود میں آ گیا۔

☆......اس کی حضوری سے ذرے طور کی مانند ہو گئے۔ اس کی حضوری (توجہ) کے بغیر نہ تو کوئی نور تھا اور نہ کوئی ظہور تھا۔

☆......اس رات کے طلسم کے اندر ایک نازنین (حسینہ) نمودار ہوئی، جو اس بے ستارہ رات کے لیے گویا ستارہ تھی۔

☆......اس کی دونوں زلفوں کے سنبلستان اس کی کمر تک لٹکے ہوئے تھے اور اس کے چمکتے چہرے سے پہاڑ اور کمر (پہاڑ کے درمیان تنگ راستہ) روشنی حاصل کرتے تھے۔

☆......وہ مستانہ جلوے میں ڈوبی ہوئی/غرق تھی۔ شراب کا پیالہ پیے بغیر اس مست (نازنین) نے دلکش نغمہ چھیڑا۔

☆......اس کے سامنے خیال کا فانوس (شمعدان) گردش کرتا تھا، جو بیحد قدیم (بوڑھے) آسمان کی طرح ذوفنون تھا۔ (کئی فنون پیدا ہوتے تھے)۔

☆......اس فانوس کے اندر قسم قسم کے اور طرح طرح کے پیکر تھے۔ باز، چڑیا پر اور چیتا ہرن پر جھپٹتا نظر آتا تھا۔

☆......میں (اقبال) نے رومی سے کہا کہ اے دانائے راز اپنے اس کم عقل ساتھی پر یہ راز کھول (یہ نازنین کون ہے)۔

☆......رومی نے کہا کہ اس چاندی کی طرح کا چمکتا ہوا پیکر نے خدائے پک کی مشیت/فکر میں جنم لیا (پیدا ہوا)۔

☆......پھر یہ پیکر ذوقِ نمود/نمائش سے بیقرار/بیتاب ہو کر وجود کے شبستان میں اتر آیا۔

☆......یہ بھی ہماری طرح بے مقصد گھوم رہا ہے اور بے وطن (مسافر) ہے۔ تو بھی بے وطن ہے، میں بھی بے وطن ہوں اور وہ بھی بے وطن ہے۔

☆......اس کی شان جبرئیل کی سی اور اس کا نام سروش ہے۔ وہ ہوش لے جاتا اور ہوش لاتا ہے۔

☆......اس کی شبنم سے ہماری کلی کھلتی ہے۔ اس کے سانس کے سوز سے بجھی ہوئی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

☆......دل کے ساز پر شاعر کی مضراب اس کی وجہ سے ہے۔ محمل کے پردے میں چاک اسی کی وجہ سے ہے۔

☆......میں نے اس کے نغمہ کے اندر ایک نئی دنیا دیکھی ہے۔ تو بھی تھوڑی دیر کے لیے اس کی نوا/نغمہ سے حرارت حاصل کر۔

نوائے سروش

(نغمہ سروش)

ترسم کہ تو مے رانی زورق بسراب اندر
زادی بہ حجاب اندر میری بہ حجاب اندر

چوں سرمہ رازی را ازدیدہ فروشستم
تقدیر امم دیدم پنہاں بکتاب اندر !

برکشت و خیاباں پیچ، برکوہ و بیاباں پیچ
برقے کہ بخود پیچد میرد بہ سحاب اندر

بامغربیاں بودم پرجستم و کم دیدم
مردے کہ مقاماتش ناید بہ حساب اندر !

بے درد جہانگیری آں قرب میسر نیست
گلشن بگریباں کش اے، بو بگلاب اندر،

اے زاہد ظاہر بیں گیرم کہ خودی فانی است
لیکن تو نہ می بینی طوفاں بہ حباب اندر

ایں صوت دلآویزے از زخمہ مطرب نیست
مہجور جناں حورے نالد بہ رباب اندر

ترسم: میں ڈرتا ہوں۔تو می رانی: تو چلاتا ہے، چلاتا رہے گا۔زورق: کشتی۔سراب: فریب، ریت کا میدان جس کی چمکتی ریت دور سے پانی دکھائی دیتی ہے۔میری: تو مرجائے گا۔رازی: امام فخر الدین رازی مشہور مفسر قرآن ولادت ۵۴۴ھ/۱۱۵۰ء وفات ۶۰۶ھ/۱۲۱۰ء، مقام ولادت رے (طبرستان)۔فروشستم: میں نے دھوڈالا۔مغربیاں: مغربی کی جمع، اہل یورپ/مغرب۔پرجستم: میں نے بہت تلاش کیا۔ناید: نہیں آتے۔کش: کھینچ، لے۔زاہد ظاہر بیں: ظاہر کو دیکھنے والا زاہد، گیرم: میں مانتا ہوں، حباب: بلبلا۔مطرب: موسیقار، ساز بجانے والا۔مہجور جناں: جنت سے بچھڑی ہوئی۔رباب: ایک قسم کا ساز، ستار۔

ترجمہ وتشریح :...... مجھے یہ ڈر ہے کہ تو سراب میں کشتی چلاتا رہے گا، تو حجاب/ پردے میں پیدا ہوا ہے اور حجاب ہی میں مر جائے گا۔(سراب سے مراد عقل ہے)۔

☆...... جب میں نے اپنی آنکھوں سے رازی (کی تفسیر) کا سرمہ دھوڈالا تو میں نے قوموں کی تقدیر (راز) کتاب (قرآن) کے اندر چھپی دیکھی۔

☆......(تو ایک بجلی ہے) تو بادل کے اندر ہی خود پر نہ گر بلکہ بادل سے باہر نکل کر کھیت، باغ اور کوہ و بیاباں پر گر، کیونکہ جو بجلی اپنے اندر ہی گرتی ہے، وہ بادل ہی میں مرجاتی یا رہ جاتی ہے۔

☆...... میں اہل مغرب میں رہا ہوں۔وہاں میں نے بہت جستجو کی لیکن مجھے کوئی ایسا مرد نظر نہیں آیا جس کے مقامات بے شمار (بے حساب) ہوں۔

☆...... تسخیر کائنات کی محنت اٹھائے بغیر وہ قرب/نزدیکی حاصل نہیں ہوتا (جو مومن کی شان ہے)۔اے گلاب کے اندر کی خوشبو ہی پر اکتفا کرنے والے تو گلشن کو اپنے گریبان میں لے (اپنے اندر سمو لے)۔

☆......اے ظاہر بیں زاہد میں مانتا ہوں کہ خودی فانی ہے، لیکن کیا تو وہ طوفان نہیں دیکھتا جو بلبلے کے اندر موجود ہے۔

☆...... یہ دل آویز آواز مطرب کے مضراب سے پیدا نہیں ہورہی بلکہ یہ جنت سے بچھڑی ہوئی ایک حور ہے جو رباب کے اندر نالہ وفریاد کر رہی ہے۔

حرکت بہ وادیِ یرغمید کہ ملائکہ اوراوادیِ طواسین می نامند

(وادیِ یرغمید کی طرف جانا، جسے یعنی یرغمید کو فرشتے وادیِ طواسین کے نام سے یاد کرتے ہیں)

= حرکت: کوچ، سفر۔ ملائکہ: ملک کی جمع، فرشتے۔ می نامند: نام دیتے ہیں۔ طواسین: طاسین کی جمع، قرآن کریم کی سورہ ''نمل'' کا آغاز حروف طس (ط، س) سے ہوتا ہے۔ اس کے معانی یا تو خدا کو معلوم ہیں یا حضور اکرم کو، علامہ کی اس سے مراد تجلیات ہیں اور تجلیات سے تعلیمات کی طرف اشارہ بھی ہوسکتا ہے، منصورؒ نے جنھوں نے ''انا الحق'' کا نعرہ لگایا، اپنی کتاب کا نام ''کتاب الطواسین'' رکھا تھا۔

رومی آں عشق و محبت را دلیل ۔۔۔ تشنہ کاماں را کلامش سلسبیل
گفت ''آں شعرے کہ آتش اندروست ۔۔۔ اصل او از گرمی اللہ ہو ست!
آں نو اگلشن کند خاشاک را ۔۔۔ آں نو ابرہم زند افلاک را
آں نوا برحق گواہی می دھد ۔۔۔ بافقیراں پادشاہی می دھد!
خوں ازو اندر بدن سیار تر ۔۔۔ قلب از روح الامیں بیدار تر
اے بسا شاعر کہ از سحر ہنر ۔۔۔ رہزن قلب است و ابلیس نظرا
شاعر ہندی! خدایش یار باد ۔۔۔ جان او بے لذت گفتار باد
عشق راخنیا گری آموختہ ۔۔۔ با خلیلاں آزری آموختہ!
حرف او چاویدہ و بے سوز و درد ۔۔۔ مرد خوانند اہل درد اورا نہ مرد
زاں نو ائے خوش کہ نشناسد مقام ۔۔۔ خوشتر آں حرفے کہ گوئی درمنام
فطرت شاعر سراپا جستجوست ۔۔۔ خالق و پروردگار آرزوست!
شاعر اندر سینہ ملت چو دل ۔۔۔ ملتے بے شاعرے انبار گل!
سوز و مستی نقشبند عالمے است ۔۔۔ شاعری بے سوز و مستی ماتمے است
شعر را مقصود اگر آدم گری است ۔۔۔ شاعری ہسم وارث پیغبری است''

معانی :...... رومی: مولانا جلال الدین رومی۔ دلیل: راہنما، راستہ دکھانے والا۔ تشنہ کاماں: تشنہ کام کی جمع، پیاسے۔ سلسبیل: جنت کی ایک نہر۔ اللہ ھو: وہی اللہ ہے، اللہ ہی معبودِ مطلق ہے، اللہ وہی ایک ہے۔ سیار تر: زیادہ چلنے والا، تیز گردش والا۔ شاعرِ ہندی: ہندوستان کا شاعر، مراد ہندوستان کے ایسے شاعر جن کی شاعری میں صرف زلف و رخسار اور گل و بلبل وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔ خدایش یار باد: خدا اس کا دوست ہو، (اسے خدا کی طرف سے ہدایت نصیب ہو)۔ خنیا گری: راگ رنگ، ناچ گانا۔ آموختہ: سکھایا ہے۔ چاویدہ: مراد چڑیا کی چوں چوں، کوے کی کائیں کائیں۔ نشناسد: نہیں پہچانتا/ پہچانتی۔ منام: نیند، خواب۔ انبارِ گل: مٹی کا ڈھیر۔ آدم گری: انسانیت کی تعمیر۔ مقام: موسیقی کی اصطلاح، راگ، اونچے، نچلے سُر۔

ترجمہ وتشریح :...... رومی نے جو عشق و محبت کی دلیل (رہنما) ہیں اور جن کا کلام (عشق کے) پیاسوں کے لیے سلسبیل (جنت کا چشمہ) کی حیثیت رکھتا ہے، مجھ (اقبال) سے کہا کہ وہ شعر جس کے اندر آگ ہے، اس کی اصل (بنیاد) ''اللہ ھو'' کی گرمی سے ہے۔

☆......ایسی نوا (شاعری) خاشاک کو گلشن بنا دیتی ہے اور افلاک کو درہم برہم کر دیتی ہے۔ ایسی نوا / شاعری حق پر گواہی دیتی اور فقیروں کو بادشاہی عطا کرتی ہے۔

☆......اس (شاعری) سے بدن کے اندر خون کی گردش تیز تر ہو جاتی ہے اور اسکی بنا پر دل روح الامین / جبرئیل سے زیادہ بیدار ہو جاتا ہے۔

☆......لیکن بہت سے شاعر اپنے فن کے جادو سے دل کے رہزن اور نظر کے ابلیس بن جاتے ہیں۔

☆......ہندوستان کے شاعر کا خدا یار ہو اللہ اسے ہدایت دے اس کی جان لذتِ گفتار کے بغیر ہے۔ یہ بیہودہ شاعری کرنے سے باز آجائے۔ علامہ نے ضرب کلیم میں ''ہنروران ہند'' کے عنوان سے ایک نظم کہی ہے۔ اس کے آخری دو شعر ملاحظہ ہوں:

چشم آدم سے چھپاتے ہیں مقاماتِ بلند
کرتے ہیں روح کو خوابیدہ بدن کو بیدار
ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
آہ بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار

☆......اس نے عشق کو راگ رنگ سکھا دیا ہے اور خلیلوں یعنی توحید پرستوں کو آزری (بت پرستی) سکھا دی ہے۔

☆......اس کے الفاظ مترنم لیکن درد و سوز سے خالی ہیں۔ اہل درد اس کو مردنہیں مردہ کہتے ہیں۔

☆......اس اچھی شاعری سے، جو اپنے نچلے اونچے سروں سے ناآشنا ہے، وہ بات بہتر ہے جو تو نیند یا خواب میں کرتا ہے۔ (بڑبڑاتا ہے)۔

☆......(ایک صحیح) شاعر کی فطرت سراپا جستجو ہے۔ وہ آرزو کی تخلیق کرنے والا اور اسے پرورش کرنے والا ہے۔

☆......شاعر تو ملت کے سینے دل کی مانند ہے۔ شاعر کے بغیر جو ملت ہے، وہ محض مٹی کا ڈھیر (انبار) ہے۔

☆......سوز اور مستی نئے عالم کے نقوش مرتب کرتی ہے۔ سوز و مستی سے خالی شاعری ایک طرح سے ماتم کرنا ہے۔ (سوائے رونے دھونے کے اور کچھ نہیں)۔

☆......شعر سے اگر انسانی شخصیت کی تعمیر مقصود ہے تو ایسی شاعری پیغمبری کی وارث ہے۔

گفتم از پیغمبری ہم باز گوے — سرا و بامرد محرم باز گوے
گفت ''اقوام و ملل آیات اوست — عصر ہائے ماز مخلوقات اوست
ازدم او ناطق آمد سنگ و خشت — ماہمہ مانند حاصل، او چو کشت !
پاک سازد استخوان و ریشہ را — بال جبریلے دہد اندیشہ را
ہاے وہوے اندرون کائنات — از لب او نجم و نور و نازعات
آفتابش رازو اے نیست نیست — منکر او را کمالے نیست نیست
رحمت حق صحبت احرار او — قہریز داں ضربت کرار او
گرچہ باشی عقل کل از وے مرم — زانکہ او بیندتن و جاں راباہم
تیز تر نہ پابراہ یزغمید — تانہ بینی آنچہ می بایست دید
کندہ بر دیو ارے ازسنگ قمر — چار طاسین نبوت نبوت رانگر''

معانی :...... باز گوے: دوبارہ بتایئے۔ اقوام: جمع قوم، قومیں۔ ملل: جمع ملت، ملتیں، قومیں۔ آیات: جمع آیت، نشانیاں۔

مخلوقات: جمع مخلوق، تخلیق کی گئی چیزیں۔ ناطق: بولنے والا۔ استخوان: ہڈی، ہڈیاں۔ ریشہ: پھلوں یا دھاگوں کے بالوں سے ملتے جلتے چھوٹے چھوٹے تار۔ نجم: قرآنی سورت (والنجم، ۲۷ پارہ)۔ نور: قرآنی سورت (النور، ۱۸واں پارہ)۔ نازعات: قرآنی سورت (تیسویں پارے کی ایک سورت جو النازعات سے شروع ہوتی ہے)۔ احرار: حُر کی جمع، آزاد لوگ/ بندے۔ ضربت کرار: حضرت علیؓ کرار کی ضرب، بڑھ بڑھ کر ضرب لگانے کا عمل۔ مرم: مت بھاگ۔ می بایست دید: جو کچھ دیکھنا چاہیے۔ کندہ: کھدے ہوئے۔ سنگ قمر: سنگ سفید کی ایک قسم۔ طاسین: تعلیمات کے صحیفے۔

ترجمہ وتشریح :...... میں (اقبال) نے کہا کہ پیغمبری کے بارے میں پھر کچھ فرمایئے۔ اس کا راز اس واقفِ راز سے پھر کہیے۔ (اس محرمِ راز سے اس کا راز بیان کیجئے)۔

☆......رومی نے کہا کہ قومیں اور ملتیں، پیغمبری کی نشانیاں ہیں۔ ہمارے زمانے اس کی مخلوقات میں سے ہیں۔

☆......اس (پیغمبر) کے دم سے پتھر اور اینٹوں میں بولنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم تمام انسان حاصل ہیں اور وہ (پیغمبر) کھیت ہے۔

☆......وہ ہڈیوں اور ریشہ کو پاکیزہ بنا دیتا ہے اور فکر کو جبرئیل کے سے شہپر/ بازو عطا کرتا ہے۔

☆......کائنات کے اندر ہر طرح کے ہنگامے اس کے ہونٹوں سے نکلی ہوئی "والنجم، النور اور نازعات" (جیسی سورتوں) کے باعث ہیں۔

☆......اس کے آفتاب کو زوال ہرگز نہیں ہے۔ اس کا جو منکر ہے اسے کوئی کمال ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

☆......اس کے (پیغمبر کے) آزاد بندوں کی صحبت رحمتِ حق ہے جبکہ اس کے کرار (حضرت علیؓ) کی ضرب خدا تعالیٰ کا قہر لاتی ہے۔

☆......اگر تو عقل کل بھی ہو، پھر بھی اس (پیغمبر) کی صحبت سے دور نہ بھاگ، کیونکہ پیغمبر کے نزدیک جان اور بدن (دین اور دنیا) باہم ایک ہیں۔ یعنی اکٹھا رکھتا ہے۔

☆......تو وادیِ یرغمید کے رستے کی طرف تیز تر قدم اٹھا (تیز تیز چل) تاکہ تو وہاں وہ کچھ دیکھے جو کچھ دیکھنا چاہیے۔

☆......چاند کے پتھروں سے بنی ہوئی ایک دیوار پر کندہ کیے ہوئے نبوت کے تو چار طاسین دیکھے گا (یاد کیھ)۔

شوق راہ خویش داند بے دلیل   شوق پروازے ببالِ جبرئیل !
شوق را راہ دراز آمد دوگام   ایں مسافر خستہ گرد داز مقام
پاز دم مستانہ سوے یرغمید   تابلند یہاے او آمد پدید
من چہ گویم از شکوہ آں مقام   ہفت کوکب در طواف او مدام
فرشیاں از نور او روشن ضمیر   عرشیاں از سرمہ خاکش بصیر !
حق مرا چشم و دل و گفتار داد   جستجوے عالم اسرار داد
پردہ رابر گیرم از اسرار کل   باتو گویم از طواسین رسل

معانی:...... دلیل: راستہ دکھانے والا، رہنما۔ خستہ گردد: تھک جاتا ہے۔ مقام: پڑاؤ، منزل۔ پازدم: میں نے قدم بڑھایا۔ آمد پدید: ظاہر ہوئیں/ ہوگئیں۔ مدام: ہمیشہ۔ فرشیاں: فرشی کی جمع، اہل زمین۔ عرشیاں: عرشی، فرشتے۔ بصیر: بینا، دیکھنے والے۔ برگیرم: میں اٹھاتا ہوں۔ رُسل: رسول کی جمع۔

ترجمہ وتشریح:...... شوق کسی رہنما (رہبر) کے بغیر ہی اپنا راستہ دیکھ لیتا ہے۔ شوق گویا جبرئیل کے شہپر سے پرواز کرتا ہے۔

☆......شوق کے لئے طویل سفر دو قدموں سے زیادہ نہیں۔ مسافر شوق مقام سے تنگ (تھک) آجاتا ہے۔

☆......میں وادیِ یرغمید کی طرف مستانہ وار روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ اس وادی کی بلندیاں نظر آنے لگیں (ظاہر ہو گئیں)۔

☆......میں اس مقام کی شان و شکوہ کیا بیان کروں، (اس کی شان و شکوہ کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ) سات ستارے ہر وقت اس کے طواف میں لگے رہتے ہیں۔

☆......اہل زمین اس کے نور سے روشن ضمیر ہیں اور اہل عرش (فرشتے) اس کی خاک کے سرمے سے بصیرت حاصل کرتے ہیں۔

☆......(اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے مجھے آنکھ، دل اور قوتِ گویائی/گفتار عطا فرمائی اور مجھ میں عالم اسرار کے رازوں کو جاننے کی جستجو پیدا کر دی۔

☆......اب میں تمام رازوں سے پردہ اٹھاتا ہوں اور تجھے رسولوں کے طواسین کے بارے میں بتاتا ہوں۔

طاسین گوتم (گوتم بدھ کی تعلیمات)

توبہ آوردنِ زنِ رقاصہ عشوہ فروش

(یک ناز و ادا دکھانے والی رقاصہ کا توبہ کرنا)

= گوتم: گوتم بدھ، مہاتما گوتم بدھ، بدھ مذہب کے بانی، اس مذہب کے پیرو آج بھی چین، جاپان، نیپال، بھارت وغیرہ میں بکثرت موجود ہیں۔ ولادت تیسری یا چوتھی صدی قبل از مسیح ہوئی، اسی برس کی عمر میں وفات پائی، ان کی تعلیمات درج ذیل آٹھ اصولوں پر ہے (۱) صحیح عقیدے کی پابندی (۲) آنکھ کا اخلاص (۳) گفتار کا اخلاص (۴) علم کا اخلاص (۵) معاش کی پاکیزگی (۶) محنت کی پاکیزگی (۷) یاد کی پاکیزگی (۸) مراقبہ کی پاکیزگی، ان کی تعلیم میں خدا کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ علامہ اقبال نے ان کے مسلک اور مذہب سے قطع نظر کرتے ہوئے ان کے اخلاق کا ایک مرقع پیش کیا ہے۔ توبہ آوردن: توبہ کرنا۔ عشوہ فروش: ناز و ادا دکھانے والی۔

مئے دیرینہ و معشوق جواں چیزے نیست
پیشِ صاحب نظراں حور جناں چیزے
ہرچہ از محکم و پایندہ شناسی، گزرد
کوہ و صحرا و بر و بحر و کراں چیزے نیست!
دانش مغربیاں، فلسفہ مشرقیاں
ہمہ بتخانہ و در طوف بتاں چیزے نیست!
از خود اندیش و ازیں بادیہ ترساں مگزر
کہ تو ہستی و وجود و جہاں چیزے نیست
در طریقے کہ بنوکِ مژہ کا ویدم من
منزل و قافلہ و ریگ رواں چیزے نیست
بگزر از غیب کہ ایں وہم و گماں چیزے نیست
در جہاں بودن و رستن ز جہاں، چیزے ہست
آں بہشتے کہ خدائے بتو بخشد ہمہ ہیچ
تا جزائے عمل تست جناں، چیزے ہست!
راحت جاں طلبی؟ راحت جاں چیزے نیست
در غم ہم نفساں اشک رواں، چیزے ہست
چشم مخمور و نگاہ غلط انداز و سرود
ہمہ خوب است ولے خوشتر ازاں چیزے ہست
حسن رخسار دمے ہست و دمے دیگر نیست
حسن کردار و خیالات خوشاں چیزے ہست

معانی: ...... مے دیرینہ: پرانی شراب۔ جناں: جنت۔ چیزے نیست: کوئی چیز نہیں ہے۔ شناسی: تو سمجھتا ہے۔ کراں: کنارہ، ساحل۔ از خود اندیش: خود پر غور کر۔ ترساں: ڈرتے ہوئے۔ مگذر: مت گزر۔ کاویدم من: میں نے تراشا ہے۔ بودن: ہونا، رہنا۔ رستن: نجات پانا، چھٹکارا حاصل کرنا۔ چیزے ہست: کوئی چیز ہے، اصلی چیز ہے۔ چشم مخمور: مست/نشیلی آنکھ۔ نگاہِ غلط انداز: غلط پڑنے

والی نگاہ۔ سرود: گانا بجانا۔

ترجمہ وتشریح:...... پرانی شراب اور جوان معشوق کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور اہل نظر کے نزدیک جنت کی حور بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

☆...... ہر وہ شے جسے تو مضبوط اور ہمیشہ رہنے والی سمجھتا ہے، وہ گزر جانے والی ہے (اسے فنا ہے)۔ یہ پہاڑ اور صحرا اور خشکی اور سمندر اور ساحل سب کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ (ہر شے فانی ہے)۔

☆...... اہل مغرب/یورپ کی دانش اور اہل مشرق کا فلسفہ، یہ سب بت کدے میں اور بتوں کے طواف سے کچھ حاصل نہیں ہے۔

☆...... تو اپنے آپ پر غور کر اور اس بیابان سے خوف زدہ ہوتے ہوئے نہ گزر، اس لیے کہ صرف تو باقی رہنے والا ہے اور دونوں جہانوں کا وجود کوئی چیز نہیں ہے۔

☆...... وہ راہ جسے میں نے اپنی پلکوں کی نوک سے تراشا ہے۔ اس میں منزل اور قافلہ اور اڑتی ہوئی ریت کوئی چیز نہیں ہے۔

☆...... تو غیب سے گزر جا، اس لیے کہ یہ سب وہم وگماں ہے اور وہم وگماں کوئی چیز نہیں ہے، جہان میں بستے ہوئے اس سے آزاد رہنا (ترک دنیا کرنا) ضرور قابل قدر شے ہے۔ (گویا رہبانیت کی اہمیت ہے)۔

☆...... وہ بہشت جو خدا نے تجھے عطا کی ہے وہ سب ہیچ ہے۔ ہاں! اگر وہ جنت تیرے عملوں کے باعث، جزا کی صورت میں، تجھے ملی ہے تو وہ ضرور کوئی چیز ہے (اس کی اہمیت ووقعت ہے)۔

☆...... کیا تجھے آرام جاں کی خواہش ہے؟ (یاد رکھ کہ) آرامِ جاں کوئی چیز نہیں ہے۔ ہاں اپنے ساتھیوں کے غم میں شریک ہو کر آنسو بہانا ایک قابلِ قدر بات ہے۔

☆...... نشیلی آنکھ اور غلط انداز اور گانا بجانا، سب اچھی باتیں ہیں لیکن ان سے بھی اچھی کوئی چیز ہے۔

☆...... رخسار کا حسن (کتنا ہی دل کش کیوں نہ ہو وہ) ایک لحہ ہے اور دوسرے لحہ نہیں ہے: البتہ کردار وعمل اور خیالات کا حسن ضرور اہمیت رکھتے ہیں۔

رقاصہ

(=رقاصہ: رقص کرنے والی/ ناچنے والی عورت)

فرصت کشمکش مدہ ایں دل بے قرار را — یک دو شکن زیادہ کن گیسوے تابدار را

از تو درون سینہ ام برق تجلی کہ من — بامہ و مہر دادہ ام تلخی انتظار را

ذوق حضور در جہاں رسم صنم گری نہاد — عشق فریب می دہد جان امید وار را!

تابفراغ خاطرے نغمہ تازہ زنم — باز بہ مرغزار دہ طائر مرغزار را

طبع بلند دادہ، بند زپاے من کشاے — تابہ پلاس تو دہم خلعت شہر یار را

تیشہ اگر بہ سنگ زد ایں چہ مقام گفتگوست؟ — عشق بدوش می کشد ایں ہمہ کوہسار را!

معانی:...... فرصت: اجازت، موقع۔ مدہ: مت دہ۔ گیسوئے تابدار: بل کھائے ہوئے گیسو/زلفیں۔ نہاد: رکھی۔ پلاس: بوریا یا ٹاٹ سے تیار کردہ لباس۔ فراغِ خاطرے: دل کا اطمینان، دلی سکون۔ زنم: میں چھیڑوں/گاؤں۔ بدوش می کشد: کندھوں پر اٹھا لیتا ہے۔

ترجمہ وتشریح...... (رقاصہ کہتی ہے) تو اس بیقرار دل کو کشمکش کا موقع یا اجازت نہ دے۔ تو اپنے پیچدار گیسوؤں میں ایک دو بل اور ڈال دے۔

☆...... تیری وجہ سے میرے سینے میں وہ برقِ تجلی ہے کہ میں نے چاند اور سورج کو بھی انتظار کی تلخی سے دوچار کر دیا ہے۔

☆......ذوقِ دید نے دنیا میں بت گری کی رسم کی بنیاد رکھی۔ امیدوار جان کو عشق فریب دیتا ہے۔
☆......اس خاطر کہ میں دل جمعی سے کوئی نیا نغمہ چھیڑوں تو پھر سے سبزہ زار کے پرندے کو سبزہ زار کی طرف بھیج دے۔
☆......تو نے مجھے اگر بلند طبع سے نوازا ہے تو پھر میرے پاؤں سے زنجیر کھول دے تاکہ میں تیرے عطا کیے ہوئے بوریائی لباس کے عوض بادشاہ کی خلعت دے دوں (قربان کرسکوں)۔
☆......اگر فرہاد نے پتھر پر تیشہ چلایا تو یہ کونسا مقامِ گفتگو ہے (قابلِ ذکر بات ہے) عشق تو اس سارے پہاڑی سلسلے کو کندھوں پر اٹھا لیتا ہے۔

طاسینِ زرتشت

آزمائش کردنِ اہرمن زرتشت را

(اہرمن کا زرتشت کی آزمائش کرنا)

=زرتشت: پارسیوں یعنی آتش پرستوں کا نبی، حضرت عیسیٰؑ سے تقریباً نو صدیاں پہلے ایران کا ایک شخص نبوت کا دعویدار بنا۔ اسے زردشت بھی کہا جاتا ہے۔ فیثا غورث حکیم کا شاگرد اور منوچہر کی نسل سے تھا، آتش پرست مذہب کا بانی، مجوسی یعنی پارسی یا آتش پرست اسے پیغمبر مانتے ہیں اور اس کی کتاب ''ژند'' کو آسمانی صحیفہ مانتے ہیں، اس کے مذہب کی بنیاد دو خداؤں پر ہے، خالقِ خیر کا نام ''اہورامزدا'' اور برائیوں اور شر کے خدا کا نام اہرمن (شیطان) ہے، اس کے مطابق سب عناصرِ اربعہ (آب و آتش، خاک و باد) قابلِ احترام ہیں، لیکن آتش (آگ) کو سب پر فضیلت حاصل ہے، اسی لیے اس نے آتش کی عبادت کا حکم دیا تھا۔ اہرمن: شیطان۔

از تو مخلوقاتِ من نالاں چو نے　　　از تو مارا فرودیں مانند دے
در جہاں خوار و زبونم کردہ　　　نقشِ خود رنگیں ز خونم کردہ
زندہ حق از جلوہ سینائے تست　　　مرگِ من اندر یدِ بیضائے تست !

معانی :...... فرودیں: فرودیں، شمسی سال کا پہلا مہینہ، موسم بہار کا مہینہ۔ دے: شمسی سال کا دسواں مہینہ، سخت سردی اور خزاں کا موسم۔ خوار و زبونم: مجھے ذلیل و خوار۔ جلوہ سینا: خدا کا وہ جلوہ جو حضرت موسیٰؑ کو وادیٔ سینا کے کوہ طور پر دکھائی دیا۔ ید بیضا: روشن ہاتھ، حضرت موسیٰؑ کا معجزہ، جب وہ اپنی آستین سے ہاتھ باہر نکالتے تو وہ بہت روشن ہوتا تھا۔

ترجمہ وتشریح :...... (اہرمن کہتا ہے کہ اے زرتشت) تیری وجہ سے میری مخلوق بانسری کی طرح نالہ وزاری کر رہی ہے، تیری وجہ سے ہمارے لیے موسم بہار، موسم خزاں کی مانند ہو گیا ہے۔
☆......تو نے مجھے دنیا میں ذلیل و خوار کر دیا ہے۔ تو نے اپنا نقش (تصویر) میرے خون سے رنگین کیا ہے (بنایا ہے)۔
☆......تیرے جلوہ سینا کی وجہ سے حق زندہ ہے اور میری موت تیرے ید بیضا کے اندر ہے۔

تکیہ بر میثاق یزداں ابلہی است　　　بر مرادش راہ رفتن گمرہی است
زہر ہادر بادہ گلفام اوست　　　ارہ و کرم و صلیب انعام اوست !
جز دعا با نوح تدبیرے نداشت　　　حرفِ آں بیچارہ تاثیرے نداشت !
شہر را بگزار و در غارے نشیں　　　ہم بہ خیل نوریاں صحبت گزیں

از نگاہے کیمیا کن خاک را	از مناجاتے بسوز افلاک را
در کہستاں چوں کلیم آوارہ شو	نیم سوز آتش نظارہ شو
لیکن از پیغمبری باید گزشت	از چنیں ملا گری باید گزشت !
کس میان ناکساں ناکس شود	فطرتش گر شعلہ باشد خس شود
تانبوت از ولایت کمتر است	عشق را پیغمبری درد سراست !
خیز و در کاشانہ وحدت نشیں	ترک جلوت گوے و در خلوت نشیں

معانی :....... میثاق: وعدہ، عہد و پیان، اقرار۔ ابلہی است: بیوقوفی/ نادانی ہے۔ تکیہ کردن: بھروسا/ اعتبار کرنا۔ بادۂ گلفام: گلابی رنگ کی شراب۔ ارّہ: آرہ، جس سے لکڑی کو چیرا جاتا ہے۔ حضرت زکریاؑ سے متعلق تلمیح، وہ کفار کے خوف سے ایک کھوکھلے تنے کے درخت میں چھپ گئے تھے، کفار نے آکر وہ درخت آرے سے کاٹ دیا، جس سے حضرت زکریاؑ بھی کٹ گئے۔ کرم: کیڑا، حضرت ایوبؑ کے واقعہ کی تلمیح، ایک موقع پر ان کا جسم زخموں سے بھر گیا اور ان زخموں میں کیڑے پڑ گئے تھے لیکن وہ پھر بھی صابر و شاکر رہے۔ صلیب: سوئی، پھانسی، حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ کی تلمیح جنہیں اہل یہود نے پھانسی پر لٹکا دیا تھا۔ بگذار: چھوڑ۔ خیل: گروہ۔ گزیں: اختیار کر (گ پر پیش)۔ باید گذشت: چھوڑ دینا چاہیے۔ نیم سوز: آدھا جلا ہوا، بے ہوش۔

ترجمہ وتشریح :....... یزداں (خدا) کے وعدے پر اعتبار کرنا یا بھروسا کرنا نادانی یا حماقت ہے۔ اس (یزداں) کی آرزو کے مطابق زندگی کی راہ پر چلنا (زندگی اختیار کرنا) گمراہی ہے۔

☆.......اس (یزداں) کی گلابی رنگ کی شراب میں زہر ملے ہوئے ہیں۔ ارہ اور کیڑا اور صلیب اس کے انعام ہیں۔

☆.......(حضرت) نوحؑ کے پاس دعا کے سوا کوئی اور چارہ نہ تھا۔ اس بیچارے کی باتوں میں کوئی اثر نہ تھا (آخر بددعا سے اپنی قوم کو غرق کروا دیا)

☆.......تو (اے زرتشت) شہر/ آبادی چھوڑ دے اور کسی غار میں جا بیٹھ اور فرشتوں کے گروہ کے ساتھ خلوت/ صحبت اختیار کر۔

☆.......تو اپنی ایک نگاہ سے خاک کو سونا بنا دے اور اپنی مناجات سے آسمانوں کو جلا دے۔

☆.......تو بھی (حضرت موسیٰؑ) کلیم (اللہ) کی طرح پہاڑوں میں آوارہ چل پھر اور نظارے/ جلوہ ایزدی کی آگ سے خود کو نیم سوز کر لے۔

☆.......پیغمبری سے ہاتھ اٹھا لے (اسے چھوڑ دے) اس قسم کی ملاگیری چھوڑ دینی چاہیے۔

☆.......ایک صلاحیتوں والا انسان گھٹیا لوگوں کے ساتھ رہ کر گھٹیا اور نااہل بن جاتا ہے۔ (اس کی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں) اس کی فطرت اگر شعلہ بھی ہو تو وہ خس و خاشاک بن جاتی ہے۔ (بقول رومی:

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی اچھے آدمی کی صحبت سے تو اچھا اور برے کی صحبت سے برا بنے گا)۔

☆.......چونکہ نبوت، ولایت (ولی ہونا) سے کم تر ہے اس لیے عشق کے مطابق پیغمبری دردِ سر ہے۔

☆.......(اے زرتشت) تو اٹھ اور وحدت کے گھر میں جا بیٹھ، جلوت کو ترک کر اور خلوت نشین ہو جا۔ (خلوت میں جا بیٹھ یعنی ترک دنیا کر کے راہبوں/ پادریوں کی سی زندگی بسر کر لے)۔

زرتشت

نور دریاے است ظلمت ساحلش — ہم چومن سیلے نزاد اندر دلش
امندرد دم موجہائے بیقرار — سیل راجز غارت ساحل چہ کار ؟
نقش بیرنگے کہ اور اکس ندید — جز بخون اہرمن نتواں کشید !
خویشتن را وا نمودن زندگی است — ضرب خود را آزمون زندگی است

معانی:...... ظلمت: تاریکی، اندھیرا۔ نزاد: پیدا نہیں ہوا۔ نتواں کشید: کھینچا نہیں جا سکتا۔ وانمودن: ظاہر۔ آزمودن: آزمانا۔

ترجمہ وتشریح:...... نور ایک ایسا سمندر (دریا) ہے جس کا ساحل تاریکی ہے۔ اس کے سمندر کے اندر مجھ جیسا سیلاب/طوفان پیدا نہیں ہوا۔

☆...... میرے اندر بے قرار موجیں ہیں۔ بھلا سیلاب کا ساحل کو غارت/تباہ کرنے کے سوا اور کیا کام ہے؟
☆...... وہ بے رنگ نقش، جسے کسی نے نہیں دیکھا، اہرمن کے خون کے سوا اور کسی چیز سے کھنچا (بنایا) نہیں جا سکتا۔
☆...... اپنے آپ کو آشکارا کرنا ہی زندگی ہے۔ اپنی ضرت سے آزمانا ہی زندگی ہے۔

از بلا ہا پختہ تر گردد خودی — تا خدا را پردہ در گردد خودی
مرد حق بیں جز بحق خود اندید — لا الہ می گفت و درخوں می تپید !
عشق را در خوں تپیدن آبروست — ارہ و چوب و رسن عیدین اوست !
در رہ حق ہرچہ پیش آید نکوست — در رہِ حق ہرچہ پیش آید نکوست
مرحبا نامہربانی ہائے دوست — مرحبانا مہربانیہائے دوست !

معانی:...... پردہ در: پھاڑنے والی۔ می تپید: تڑپ رہا، تڑپا۔ تپیدن: تڑپنا۔ رسن: رسی۔ عیدین: دوعیدیں۔

ترجمہ وتشریح:...... مصائب کی آزمائش میں پڑ کر خودی زیادہ مضبوط ہوتی ہے، یہاں تک کہ خودی خدا کا پردہ اٹھانے والی بن جاتی ہے۔

☆...... حق کو دیکھنے والے آدمی نے حق کے سوا خود کو نہیں دیکھا۔ وہ ''لا الہ'' کہتا اور خون میں تڑپتا ہے۔ (وہ خود میں خدائی صفات پیدا کرتا ہے) اور اس کے سوا کسی اور کو معبود تسلیم نہیں کرتا۔
☆...... عشق کی آبرو خون میں تڑپنے سے ہے۔ آرہ اور لکڑی اور رسی (پھانسی اور پھانسی کی رسی) اس کے لیے عیدیں ہیں۔
☆...... حق کی راہ میں جو کچھ بھی پیش آئے وہ خوب ہے۔ دوست (محبوب حقیقی) کی نامہربانیاں بھی مبارک ہیں۔ (''ہرچہ از دوست رسد، خواب است'' یعنی محبوب کی طرف سے جو کچھ بھی پہنچے، وہ خوب ہے)۔

جلوہ حق چشم من تنہا نخواست — حسن را بے انجمن دیدن خطاست
چیست خلوت ؟ درد و سوز و آرزوست — انجمن دید است و خلوت جستجو است
عشق در خلوت کلیم اللہی است — چوں بجلوت می خرامد شاہی است !
خلوت و جلوت کمال سوز و ساز — ہر دو حالات و مقامات نیاز

چیست آں ؟ بگزشتن از دیر و کنشت — چیست ایں ؟ تنہا نہ رفتن در بہشت !
گرچہ اندر خلوت و جلوت خد است — خلوت آغاز ست و جلوت انتہا ست
گفتہ پیغمبری درد سراست — عشق چوں کامل شود آدم گر است !
راہ حق باکارواں رفتن خوش است — ہچو جاں اندر جہاں رفتن خوش است !

معانی :...... نخواست: اس نے نہ چاہا۔ دیدن: دیکھنا۔ کلیم اللّٰہی: اللہ سے باتیں کرنا، حضرت موسیٰؑ کی تلمیح۔ می خرامد: ٹہلتا ہے۔ بگذشتن: گزرنا، گزر جانا۔ کنشت: آتش پرستوں کا عبادت خانہ، دیر: مندر، بت خانہ۔ رفتن: جانا۔ آدم گر: آدمی بنانے والا۔ نیاز: عاجزی، انکساری۔

ترجمہ وتشریح:...... میری آنکھ نے حق کا جلوہ اکیلے دیکھنا پسند نہ کیا، اس لیے کہ حسن کو انجمن: کے بغیر دیکھنا غلطی ہے۔

☆......خلوت کیا ہے؟ درد و سوز اور آرزو کا نام ہے۔ انجمن/جلوت دیدار کا نام ہے جبکہ خلوت جستجو کی صورت ہے۔

☆......عشق خلوت میں ہو تو کلیم اللہ ہے اور جب وہ جلوت میں آتا ہے تو وہ شاہی پر فائز ہو جاتا ہے۔

☆......خلوت اور جلوت دونوں سوز و ساز کا کمال ہیں دونوں نیاز/انکسار کے حالات و مقامات ہیں۔

☆......وہ (خلوت) کیا ہے؟ وہ مندر اور آتش کدہ سے دور ہو جانا ہے۔ یہ (جلوت) کیا ہے؟ یہ بہشت میں اکیلے نہ جانے کی حالت ہے۔

☆......اگرچہ خلوت اور جلوت دونوں کے اندر خدا ہی ہے تاہم خلوت میں اس وصال کا آغاز اور جلوت انتہا ہے۔

☆......تو نے کہا ہے کہ پیغمبری دردِ سر ہے لیکن تجھے یہ معلوم نہیں کہ عشق جب کامل ہو جاتا ہے تو آدم گر (شخصیت ساز) بن جاتا ہے۔

☆......حق کی راہ میں قافلے کے ساتھ چلنا اچھی بات ہے۔ جان کی طرح جہان کے اندر چلنا اور اچھی بات ہے۔

طاسین مسیح — رویائے حکیم طالستائی

(حکیم طالستائی کا خواب)

درمیان کوہسار ہفت مرگ — وادی بے طائر و بے شاخ و برگ !
تاب مہ از دود گرد اوچو قیر — آفتاب اندر فضایش تشنہ میر !
رود سیماب اندراں وادی رواں — خم بخم مانند جوئے کہکشاں
پیش او پست و بلند راہ ہیچ — تند سیر و موج موج و پیچ پیچ
غرق در سیماب مردے تاکمر — با ہزاراں نالہ ہائے بے اثر !
قسمت ادا برو بادو آب نے — تشنہ و آبے بجز سیماب نے !
برکراں دیدم زنے نازک تنے — چشم او صد کارواں را رہزنے
کافری آموز پیران کنشت — ازنگاہش زشت، خوب و خوب زشت
گفتمش تو کیستی، نام تو چیست ؟ — ایں سراپا نالہ و فریاد کیست ؟
گفت در چشمم فسون سامری است — نامم افرنگین و کارم ساحری است !

ناگہاں آں جوئے سیمیں یخ بہ بست	استخوان آں جواں درتن شکست
بانگ زد اے ۔ وائے برتقدیر من	وائے برفریاد بے تاثیر من
گفت افرنگیں ''اگر داری نظر	اند کے اعمال خود راہم نگر
پور مریم آں چراغ کائنات	نور او اندر جہات و بے جہات !
آں فلاطوس، آں صلیب، آں روئے زرد	زیر گردوں توچہ کر دی اوچہ کرد !
اے بجانت لذت ایماں حرام	اے پرستار بتان سیم خام
قیمت روح القدس نشناختی	تن خریدی، نقد جاں درباختی'' !

معانی : طاسینِ مسیح: حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات۔رویائے: خواب۔حکیم طالستائی: روس کا ایک فلسفی، ولادت ۱۸۲۸ء، مقام بسنایا، اس کا باپ بہت بڑا جاگیر دار تھا، یہ نو برس کی عمر میں یتیم وگیا، ۱۵ برس کی عمر میں فاران یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۸۵۱ء میں فوج میں ملازم ہوا اور ۱۸۵۵ء میں میں جنگ کریمیا میں شرکت کی، ۳۴ برس کی عمر میں شادی کی اور ملازمت چھوڑ کر تصنیف وتالیف میں مصروف ہوگیا، کئی ناول لکھے، پھر اس پر مذہب کا رنگ غالب آگیا، اس نے انجیل کا ترجمہ کیا، ۱۸۹۴ء میں ''خدا کی بادشاہت تمہارے اندر ہے'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی، پھر ۱۹۰۲ء میں ''مذہب کیا ہے'' لکھی، اس کی بیوی کے خیالات اس سے مختلف تھے جس کی وجہ سے ان کا نباہ نہ ہو سکا۔ مرنے سے دو ہفتے پہلے اس نے گھر بار چھوڑ دیا، ۸ نومبر ۱۹۱۰ء میں اس نے کسمپرسی کی حالت میں وفات پائی، اس وقت اس کے پاس سوائے جسم کے کپڑوں کے اور کچھ نہ تھا، وہ حضرت عیسیٰؑ مسیح کی سیرت کا سچا پیروکا تھا، وہ حضرت عیسیٰؑ کی صلیب گلے میں لٹکانے کی بجائے اپنے کندھے پر اٹھائے پھرتا رہا۔ کوہسارِ ہفت مرگ: چاند کے ایک پہاڑ کا نام۔ قیر: تارکول۔ تشنہ میر: پیاس میں مرجانے والا۔ تندسیر: تیز چلنے والی، تیز بہنے والی۔ سیماب: پارہ (سیم + آب = آبِ سیم، چاندی کا یا سفید پانی، پارہ چونکہ سفید ہوتا ہے اس لیے اسے سیماب کہا جاتا ہے، وہ ہمیشہ ہلتا رہتا ہے)۔ زنے نازک تنے: ایک نازک بدن والی عورت، دلکش جسم والی حسینہ۔ کافری آموز: کفر سکھانے والی، مذہب سے بیگنہ کرنے والی۔ پیرانِ کنشت: مذہبی رہنما، پادری۔ توکیستی: تو کون ہے؟۔ فسونِ سامری: سامری کا جادو، سامری حضرت موسیٰؑ کے زمانے کا مشہور جادوگر جس نے دھات سے بچھڑا بنا کر حضرت موسیٰؑ کی قوم کو گمراہ کیا تھا۔ یخ بہ بست: جمی ہوئی برف بن گئی۔ استخوان: ہڈی، ہڈیاں۔ اند کے: ذرا، تھوڑا۔ پورِ مریم: حضرت مریمؑ کا بیٹا، یعنی حضرت عیسیٰؑ مسیح۔ فلاطوس: روم کے حاکم کا نام جس کے حکم سے اور یہودیوں کے اصرار پر حضرت عیسیٰؑ کو سولی پر لٹکایا گیا تھا۔ بتانِ سیم خام: مراد کچی چاندی کے بت، حسین عورتیں۔ روح القدس: پاکیزگی کی روح، جبرئیل، مسیحی روایت کے مطابق روح القدس حضرت عیسیٰؑ پر کبوتر کی شکل میں نازل ہوا تھا، مراد حضرت عیسیٰؑ۔ نشناختی: تو نے نہ پہچانی / پہچانا۔ خریدی: تو نے خریدا۔ درباختی: تو نے ہار دی، ضائع یا تباہ کر دی۔

ترجمہ وتشریح:......کوہستانِ ہفت مرگ کے اندر ایک ایسی وادی ہے جس میں نہ تو کوئی پرندہ ہے اور نہ کوئی درخت اور سبزہ ہی ہے۔

☆......چاند کی روشنی اس کے گرد دھوئیں کے باعث تارکول کی سی سیاہ ہوگئی ہے اور سورج اس کی فضا میں (روشنی کے لئے) پیاسا مر جاتا ہے۔

☆......اس وادی کے اندر پارے کی ندی بہ رہی ہے جو کہکشاں کی نہر کی مانند بل کھاتی ہوئی رواں ہے۔

☆......اس ندی کے لیے راستے کی اونچائی اور پستی کوئی چیز نہیں۔ وہ تیز بہنے والی اور موج در موج اور بل پر بل کھاتی ہوئی ہے۔

☆......اس ندی کے پارے میں ایک آدمی کمر تک ڈوبا ہوا تھا جو ہزاروں بے اثر نالے کر رہا تھا۔

☆......اس کی قسمت میں نہ کوئی بادل تھا نہ کوئی ہوا اور نہ پانی تھا۔ وہ پیاسا مگر پارے کے سوا کوئی پانی نہ تھا، (پارہ کو پیا نہیں جا سکتا تھا)۔

☆......میں نے کنارے پر ایک نازک بدن عورت/حسینہ دیکھی جس کی آنکھیں سینکڑوں قافلوں کی رہزن (لوٹ لینے والی) تھیں۔

☆......وہ حسینہ راہبوں/پادریوں کو کافری سکھاتی تھی۔اس کی نگاہ سے برا، اچھا اور اچھا، برا بن جاتا تھا۔(اس کے حسن میں ایسی دل کشی تھی کہ مذہبی رہنما بھی اس پر فریفتہ ہو کر مذہب سے دوری اختیار کر لیتے)۔

☆......میں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اور تیرا نام کیا ہے؟ اور یہ جو سراپا پر نالہ و فریاد بنا ہوا ہے، کون ہے؟

☆......اس نے کہا کہ میری آنکھوں میں سامری کا جادو ہے۔میرا نام افرنگین ہے اور میرا کام جادوگری ہے۔

☆......اچانک وہ چاندی کی طرح سفید ندی جمی ہوئی برف بن گئی اور اس میں غرق جوان کی ہڈیاں اس کے جسم میں ٹوٹ گئیں۔

☆......وہ جوان چلایا کہ افسوس ہے میری تقدیر پر اور میری اس بے اثر فریاد پر۔

☆......اس جوان سے افرنگین کہنے لگی کہ اگر تو صاحبِ نظر ہے تو ذرا اپنے اعمال کو بھی دیکھ۔

☆......مریمؑ کا بیٹا (حضرت عیسیٰؑ) جو کائنات کا چراغ تھا، جس کا نور مکاں اور لامکاں میں ہے۔

☆......اس فلاطوس، اس صلیب اور اس زرد چہرے کو دیکھ۔آسمان تلے (دنیا) میں تو نے کیا کیا اور اس نے کیا کیا۔

☆......اے وہ جوان جس کی/تیری جان پر ایمان کی لذت حرام ہے، تو جو کچی چاندی کے بتوں کا پجاری ہے۔

☆......تو نے روح القدس کی قدر و قیمت نہ پہچانی تو نے جسم خریدا اور روح کو ہار دیا۔

طعنہ آں نازنین جلوہ مست	آں جواں را نشتر اندر دل شکست
گفت "اے گندم نمائے جو فروش	از تو شیخ و برہمن ملت فروش !
عقل و دیں از کافر یہائے تو خوار	عشق از سوداگر یہاے تو خوار !
مہر تو آزار و آزار نہاں	کین تو مرگ است و مرگ ناگہاں !
صحبتے با آب و گل ور زیدہ	بندہ را از پیش حق دز دیدہ
حکمتے کو عقدہ اشیا کشاد	با تو غیر از فکر چنگیزی نداد
داند آں مردے کہ صاحب جوہر است	جرم تو از جرم من سنگین تر است
ازدم او رفتہ جاں آمد بتن	از تو جاں رادخمہ می گردد بدن
آنچہ ماکردیم باناسوت او	ملت او کرد بالاہوت او
مرگ تو اہل جہاں را زندگی است	باش ! تابنی کہ انجام تو چیست ! "

معانی:...... نازنین جلوہ مست: اپنے حسن کے جلوؤں میں مست، کھوئی ہوئی۔گندم نمائے جو فروش: گندم دکھا کر جو بیچنے والی، فریبی، دھوکے باز۔ملت فروش: لٹیرا۔کین: دشمنی۔ورزیدہ ای: تو نے اختیار کر رکھی ہے۔دز دیدہ ای: تو نے چرا لیا ہے۔کو: کہ او، وہ جو۔عقدہ......کشاد: گتھی سلجھائی۔فکرِ چنگیزی: چنگیز کی سی سوچ مراد تباہ و برباد کرنے والی فکر/سوچ۔رفتہ جاں: جسم سے گئی ہوئی جان۔دخمہ: قبر (دخمہ وہ جگہ جہاں پارسی/آتش پرست اپنے مردے رکھتے تھے، یہاں مراد قبر)۔ناسوت: جسم۔لاہوت: روح۔باش: ٹھہر، رک۔

ترجمہ وتشریح:...... حسن کے جلوے میں مست اس نازنین (افرنگین) کا طعنہ اس جوان کے دل میں نشتر کی طرح (کھب کر) ٹوٹ گیا۔(اس کے دل پر افسوسناک اثر ہوا)۔

☆......وہ نوجوان بولا: اے گندم دکھا کر جو بیچنے والی (فریبی حسینہ) تیری وجہ سے شیخ اور برہمن ملت فروش بن چکے ہیں۔

☆......تیری کافری (کافرانہ طریقوں) سے عقل اور دین خوار ہو گئے ہیں، تیری سوداگری نے عشق کو ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔
☆......تیری محبت ایک بیماری ہے اور بیماری بھی ایسی جو پوشیدہ ہے، تیری دشمنی موت ہے اور موت بھی ایسی جو اچانک واقع ہوتی ہے۔
☆......تو نے دنیا سے محبت اختیار کر رکھی ہے اور بندے کو اللہ کے حضور سے چُرا لائی ہے۔
☆......وہ حکمت (سائنس) جس نے اشیا کی گتھی سلجھائی، اس نے تجھے چنگیزی سوچ کے علاوہ اور کچھ نہ دیا۔
☆......جو بھی کوئی حقیقت شناس ہے وہ یہ جانتا ہے کہ تیرا جرم میرے جرم سے زیادہ سنگین ہے۔
☆......اس (حضرت عیسیٰ) کی پھونک سے بدن سے نکلی ہوئی جان پھر بدن میں آجاتی تھی۔ جبکہ تیری وجہ سے بدن جان کیلئے قبر بن گیا ہے۔ پہلے مصرع میں حضرت عیسیٰ کے معجزہ کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے دم سے مردہ زندہ ہو جایا کرتا تھا۔
☆......جو کچھ ہم نے اس (حضرت عیسیٰ) کے جسم کے ساتھ کیا ان کی ملت نے ان کی روح کے ساتھ وہی کچھ کیا۔
☆......تیری موت اہلِ جہان کے لیے زندگی ہے۔ تو ذرا ٹھہر، پھر تجھے اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔

طاسینِ محمدؐ

(حضور اکرم محمدؐ کی تعلیمات)

نوحۂ روح ابوجہل در حرم کعبہ

(کعبہ کے حرم میں ابوجہل کا بین)

=ابوجہل: اصل نام عمرو بن ہشام، کنیت ابوالحکم، قبیلہ قریش کے سرداروں میں سب سے زیادہ عقل مند تھا۔ اس نے حضور اکرمؐ کے پیغام توحید کی سخت مخالفت کی، اس نے حق کو نہ پہچانا جس کے باعث حضورؐ نے اسے ''ابوجہل'' (جہالت کا باپ، بے حد جاہل) کا خطاب دیا تھا۔ گل شد: بجھ گیا۔

سینہ ما از محمدؐ داغ داغ ! ۔۔۔ از دم او کعبہ را گل شد چراغ !
از ہلاک قیصر و کسریٰ سرود ۔۔۔ نوجواناں را ز دست ما ربود
ساحر و اندر کلامش ساحری است ۔۔۔ ایں دو حرف لا الٰہ خود کافری است
تا بساط دین آبا در نورد ۔۔۔ با خدا وندان ما کرد آنچہ کرد !
پاش پاش از ضربتش لات و منات ۔۔۔ انتقام از وے بگیر اے کائنات !
دل بغائب بست و از حاضر گست ۔۔۔ نقش حاضر را فسون او شکست
دیدہ برغائب فروبستن خطاست ۔۔۔ آنچہ اندر دیدہ می ناید کجاست !
پیش غائب سجدہ بردن کوری است ۔۔۔ دین نو کور است و کوری دوری است
خم شدن پیش خدائے بے جہات ! ۔۔۔ بندہ را ذوقے نہ بخشد ایں صلوٰت !

معانی:...... قیصر و کسریٰ: ایرانِ قدیم کے بڑے بڑے بادشاہ۔ سرود: بات کی۔ ربود: اچک لیا۔ بساط: چٹائی، فرش۔ در نورد: لپیٹ دی۔ لات و منات: کعبہ کے دو بتوں کے نام۔ گست: دل توڑ لیا۔ فروبستن: مرکوز کرنا۔ می ناید: نہیں آتا ہے۔ کوری: اندھا پن۔

خدائے بے جہات: لاثانی خدا، جس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

ترجمہ وتشریح :...... ہمارا سینہ محمدؐ کی وجہ سے داغ داغ ہے۔ آپ کی پھونک (سانس) سے کعبہ کا چراغ بجھ گیا۔ (حرم کعبہ کی رونق ختم کر دی)۔

☆......آپؐ نے قیصر وکسریٰ کی تباہی وبربادی کی بات کی اور نوجوانوں کو ہم سے چھین لیا ہے۔

☆......آپؐ جادوگر ہیں اور آپؐ کے کلام میں جادوگری ہے۔ یہ جو"لا الہ" کے دو الفاظ ہیں بجائے خود کافری ہیں۔ (آپؐ نے سحر کلام سے توحید کا نغمہ بلند کیا)۔

☆......جب آپؐ نے ہمارے آبا کے دین (بت پرستی) کی بساط لپیٹ دی ہے تو آپؐ نے ہمارے خداؤں (بتوں) کے ساتھ وہ کیا جو ناقابل بیان ہے۔ (بتوں کے توڑنے کی طرف اشارہ ہے)۔

☆......آپ کی ضرب سے لات اور منات جیسے بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اے کائنات تو آپؐ سے اس کا بدلہ لے۔

☆......آپؐ نے غیب سے (خدا سے جو پردہ غیب میں ہے) دل لگایا اور حاضر یعنی سامنے رکھے ہوئے بتوں سے دل ہٹالیا۔

☆......غیب پر نگاہ جمائے رکھنا غلطی ہے، وہ جو نظر ہی نہیں آتا وہ کہاں ہے؟ یعنی اس کا وجود نہیں ہے۔

☆......غیب کے آگے سجدہ کرنا اندھے پن کی علامت ہے۔ یہ نیا دین (دینِ اسلام) اندھا ہے اور یہ اندھا پن حقیقت سے دور لے جاتا ہے۔

☆......بے جہات خدا/ لاثانی خدا کے آگے جھکنا (جو سجدے کی علامت ہے) یہ ایسی نماز ہے جو بندے کو ذوق عطا نہیں کرتی۔

مذہب او قاطع ملک و نسب ‌ ‌ از قریش و منکر از فضل عرب !
در نگاہ او یکے بالا و پست ‌ ‌ با غلام خویش بریک خواں نشست،
قدر احرار عرب نشناختہ ‌ ‌ با کلفتان حبش در ساختہ
احمراں با اسوداں آمیختند ‌ ‌ آبروے دودمانے ریختند !
ایں مساوات، ایں مواخات اعجمی است ‌ ‌ خوب می دانم کہ سلمانؓ مزدکی است
ابن عبد اللہ فریبش خوردہ است ‌ ‌ رستخیزے برعرب آوردہ است !
عترت ہاشم زخود مہجور گشت ‌ ‌ از دو رکعت چشم شاں بے نور گشت
اعجمی را اصل عدنانی کجاست ‌ ‌ گنگ را گفتار سحبانی کجاست
چشم خاصان عرب گردیدہ کور ‌ ‌ برنیائی اے زہیر از خاک گور ؟
اے تو مارا اندریں صحرا دلیل ‌ ‌ بشکن افسون نو اے جبرئیل !

معانی :...... قاطع: جڑیں کاٹنے والا۔ احرار: جمع حر، آزاد لوگ۔ کلفتانِ حبش: حبشہ کے موٹے اور بدصورت لوگ، کلفتاں، کلفت کی جمع، مراد حبشی جو سیاہ رنگ کے اور بدصورت ہوتے ہیں۔ در ساختہ: موافقت کر لی۔ احمراں: احمر کی جمع، سرخ لوگ، گورے لوگ۔ اسوداں: اسود کی جمع، کالے لوگ۔ آمیختند: مل گئے۔ ریختند: انہوں نے گرادی، مٹی میں ملادی۔ ابنِ عبداللہ: عبداللہ کا بیٹا، حضرت محمدؐ۔ مساوات: برابری۔ مواخات: بھائی چارا۔ اعجمی: غیر عرب لوگوں کی۔ سلمانؓ: آپ پہلے زرتشتی مذہب پر تھے پھر عیسائی ہوئے اور آخر میں مسلمان، نبی اکرمؐ کے خاص خدمت گزار تھے۔ حضرت سلمانؓ فارسی، حضور اکرمؐ کے قریب ترصحابی، ایران سے تعلق تھا، اسی لیے سلمانؓ فارسی کہلائے، پہلا نام "مابہ" تھا، اسلام لانے کے بعد حضورؐ نے ان کا نام سلمان رکھا، تاجروں کے ایک قافلے کے ساتھ عرب روانہ

ہوئے لیکن انہوں نے دھوکا دیکر انہیں ایک یہودی کے پاس بیچ دیا، وہ انہیں لے کر مدینے آیا۔ انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں پہنچ کر اسلام قبول کرلیا، حضورؐ نے انہیں اس غلامی سے نجات دلا دی۔ زہد وقناعت، توکل وعبادت، صداقت، امانت اور عدل وانصاف اور دیگر اخلاقِ حسنہ میں انہوں نے اتنا بڑا مقام حاصل کیا کہ ایک موقع پر حضورؐ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ''سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہے'' مزدکی: زدک کا پیرو، مزدک پانچویں صدی عیسوی کا ایک شہرۂ آفاق ایرانی فلسفی، جو زرتشت پیغمبر کے مذہب کا مبلغ تھا۔ ساسانی دور کا ایک انتہا پسند انقلابی ایرانی فرد جس نے گویا زر، زمین اور ان کے مشترک قرار دیئے جانے کا تصور پیش کیا۔ ۵۲۹ء میں ایران کے بادشاہِ وقت خسرو قباد نے جو پہلے ان کا مرید تھا، اب اپنے بیٹے خسرو اول (بعد میں یہی نوشیروان عادل کہلایا) تعلیمات واقوال میں موجود کمیونزم (اشتراکیت) کی ابتدائی شکل نظر آتی ہے، ابو جہل نے سلمان کو آتش پرست کہا ہے۔ عشرتِ ہاشم: ہاشمی خاندان، بنی ہاشم، ہاشم، قریش کے نامور شخص حضور اکرمؐ کے مورثِ اعلیٰ جو حضورؐ کے دادا عبدالمطلب کے دادا تھے۔ اصل عدنانی: مراد عدنان کی اولاد کی اصل، عدنان قریش کے مورثِ اعلیٰ جن کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ سے ملتا ہے۔ گنگ: گونگا آدمی۔ گفتارِ سحبانی: سحبان کی سی گفتگو یا تقریر، سحبان قبیلہ دائل کے ایک مشہور خطیب ایک بے نظیر اور فصیح وبلیغ خطیب جن کا شمار عرب کے فصحا میں ہوتا ہے، فتح مکہ کے بعد اسلام لائے، ۵۸ھ میں وفات پائی، امیر معاویہؓ نے ایک موقع پر مسلسل تین گھنٹے ان کی تقریر سن کر انہیں ''خطیب العرب'' کا خطاب دیا تھا۔ بر نیائی: کیا تو نہیں نکلے گا، تو کیوں نہیں نکلتا۔ زہیر: زہیر بن ابی سلمیٰ عرب کا ایک نامور شاعر جو کفار کی طرف سے شعر کہہ کر اسلام کی برائی بیان کیا کرتا، فصیح شاعر تھا، اس کا ایک قصیدہ ان قصیدوں میں شامل ہے جو قبل از اسلام کعبہ میں لٹکائے گئے تھے۔ یہ سو سال کی عمر میں بعثت رسولؐ سے ایک سال قبل ۶۱۰ء میں فوت ہوا۔ حضرت کعبؓ ان کے فرزند تھے۔

ترجمہ وتشریح :...... آپؐ کا مذہب (اسلام) ملک اور خاندان کی جڑیں کاٹ دیتا ہے۔ آپؐ کا تعلق قریش خاندان سے ہے اور آپؐ عرب کی فضیلت کے منکر ہیں۔

☆...... آپؐ کی نگاہ میں اعلیٰ اور ادنیٰ سبھی ایک/برابر ہیں۔ آپؐ اپنے غلام کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھے ہیں۔

☆...... آپؐ نے عرب کے آزاد لوگوں کی قدر نہیں پہچانی۔ آپؐ نے حبشہ کے سیاہ فام لوگوں (حبشیوں) سے موافقت اختیار کرلی۔

☆...... آپ نے گوروں کو کالوں کے ساتھ ملا دیا اور خاندان کی وقعت ختم کردی۔

☆...... یہ برابری اور یہ بھائی چارا (ایک دوسرے کو بھائی سمجھنا) غیر عرب لوگوں کا نظریہ ہے۔ میں (ابو جہل) اچھی طرح جانتا ہوں کہ سلمان، مزدک کا پرستار ہے (غیر عرب ہے)۔

☆...... عبداللہ کے بیٹے (حضور اکرم محمدؐ) نے اس نظریے کا فریب کھایا ہے اور یوں عرب میں قیامت برپا کردی ہے۔

☆...... ہاشم کے خاندان والے (حضور اکرمؐ کے اہل خاندان) اپنے نسب (خاندان) سے ہی دور ہو گئے ہیں۔ دو رکعتوں کی نماز سے ان کی آنکھیں بے نور ہو گئی ہیں۔ برابری کی بات علامہ کی نظم ''شکوہ'' کے ان شعروں سے واضح ہوتی ہے۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز — قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز — نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے — تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

(اسلام نے غیر عربوں کو عربوں کے برابر تو کردیا ہے لیکن) یہ بھی تو معلوم ہو کہ غیر عرب کی عدنانی اصل کہاں ہے (مطلب یہ کہ کوئی بھی غیر عرب عدنان کی نسل سے نہیں ہے)۔ بھلا ایک گونگے آدمی میں سحبانی جیسا فصیح انداز گفتگو کیونکر پیدا ہو سکتا ہے (غیر عرب کو گونگا کہا جاتا ہے)۔

☆......عرب کے خاص لوگوں کی آنکھ اندھی ہو گئی ہے۔ اے زہیر تو خاکِ قبر سے باہر کیوں نہیں نکل آتا؟

☆......اے کہ تو (زہیر) ہمارے لیے اس صحرا میں رہنما ہے (باہر آ اور) جبرئیل کی نوا کا جادو کا توڑ دے۔

باز گو اے سنگ اسود باز گوے — آنچہ دیدیم از محمدؐ باز گوے
اے ہبل، اے بندہ را پوزش پذیر — خانہ خود راز بے کیشاں بگیر
گلہ شاں را بگر گاں کن سبیل — تلخ کن خرمائے شاں را بر نخیل !
صرصرے دہ باہو اے بادیہ — انھم اعجاز نخل خاویہ
اے منات اے لات ازیں منزل مرو — گرز منزل می روی از دل مرو
اے ترا اندر دو چشم ما وثاق — مہلتے ان کنت از معت الفراق

معانی :...... سنگِ اسود: سیاہ پتھر جو کعبہ میں رکھا ہوا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ جب کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے تو جبرئیل امین اوپر سے لائے تھے، اسے بوسہ دینا ارکانِ حج میں شامل ہے۔ ہبل: بت کا نام۔ پوزش پذیر: عذر/ معافی قبول کرنے والا۔ کن سبیل: حوالے کر دے۔ انھم: گویا وہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں جو گر پڑے ہوں، یہ فقرہ سورہ القمر آیت ۲۰ میں سے ہے جس میں قوم عاد کی تباہی کا ذکر ہے۔ منات: بت کا نام۔ لات: بت کا نام۔ اِن کنتِ: اگر تو نے جدا ہونے کا ارادہ کر لیا ہے، امرؤالقیس کے ایک مطلع سے ماخوذ ہے۔ امرؤ القیس: بنی اسد کے بادشاہ کا بیٹا، دور جہلی کا یمنی شاعر۔ ۵۲۰ء میں پیدا ہوا۔ چھوٹی عمر میں ۵۴۰ء تا ۵۶۵ء کے درمیان کسی وقت فوت ہوا۔ اس کے اشعار اور مصرعے امثال کی طرح مشہور ہیں۔

ترجمہ وتشریح:...... تو پھر کہہ اے سنگ اسود پھر کہہ۔ ہم نے محمدؐ سے جو کچھ دیکھا ہے وہ تو پھر کہہ۔

☆......اے ہبل، تو جو بندوں کی معذرت و معافی قبول کرنے والا ہے، بے دینوں سے اپنا گھر واپس لے۔

☆......ان کے بھیڑوں کے ریوڑ کو بھیڑیوں کے سپرد کر دے اور کھجور کے درخت پر جو کھجوریں ہیں ان کو ان کے لیے کڑوی بنا دے۔

☆......تو ان پر صحرا کی ہوا کو تیز اور زہریلی گرم ہوا بنا کر بھیج تا کہ وہ اس طرح گر جائیں جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے گرتے ہیں۔ (دوسرے مصرع میں سورہ القمر، آیت ۲۰ کا اقتباس ہے)۔

☆......اے منات اور اے لات، اس منزل (کعبہ) سے نہ جاؤ (نہ نکلو)۔

☆......اے وہ (لات و منات) کہ ہماری آنکھوں کے اندر تمہارا گھر ہے، اگر تم نے ہم سے جدا ہونے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے، پھر بھی تھوڑی دیر کے لیے تو رک جاؤ (ٹھہر جاؤ)۔

فلکِ عطارد

زیارتِ ارواحِ جمال الدین افغانی وسعید حلیم پاشا

(جمال الدین افغانی اور سعید حلیم پاشا کی روحوں کی زیارت)

= سید جمال الدین افغانی (۱۸۳۸ء-۱۸۹۷ء): سید جمال الدین، اسعد آباد (افغانستان) میں ولادت ہوئی، سال ولادت ۱۸۳۸ء ان کے والد سید محمد صفدر امیر کابل کے دوست محمد خاں کے مشیر تھے، وہ بہت بڑے مصلح اور عالم اسلام کے اتحاد کے داعی تھے۔ جوانی میں امرائے افغانستان کے مشیر رہے۔ پھر وہ ہند، ایران، روس، مصر، ترکی، عرب ممالک، انگلستان اور فرانس وغیرہ آتے جاتے رہے اور ہر

کہیں استوار غربی کے خلاف شعلہ فشاں رہے۔ اقبال انہیں مجددِ عصر کہتے رہے۔ ۱۸ برس کی عمر میں علوم متداولہ حاصل کیے۔ ۱۸۵۶ء میں حج کی غرض سے برصغیر ہند میں آئے اور ایک سال قیام کیا۔ ۱۸۵۷ء میں حج ادا کر کے افغانستان چلے گئے۔ ساری عمر اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں گزار دی۔ امیر نے انہیں اپنی سلطنت میں تو لے لیا لیکن ان کی ملوکیت دشمنی کے سبب انہیں جلاوطن کر دیا اور وہ ہندوستان چلے آئے۔ انگریز نے جو اس وقت وہاں حاکم تھے، انہیں مصر بھیج دیا، وہاں سے چند ماہ بعد وہ قسطنطنیہ چلے گئے لیکن چند ہی دنوں بعد مصر کے علماء کے پرزور اصرار پر پھر قاہرہ آگئے اور وہاں آکر اہل علم کا مرجع بن گئے۔ والیِ مصر اسمٰعیل پاشا نے انہیں مصر سے پھر جلاوطن کر دیا۔ ۱۸۷۹ء میں وہ ہندوستان آگئے۔ حکومت نے انہیں حیدرآباد دکن میں نظر بند کر دیا۔ آخر اس شرط پر ان کی نظر بندی کو ختم کیا کہ وہ یورپ کے کسی ملک میں چلے جائیں، لہٰذا وہ فرانس چلے گئے، وہاں فرانسیسی زبان سیکھی اور اسلام کی حقانیت پر تقریروں کا سلسلہ شروع کر دیا، وہاں ایک ماہ نامہ "عروۃ الوثقیٰ" جاری کیا جس کا ایک حصہ عربی اور دوسرا فرانسیسی میں ہوتا تھا۔ حکومت فرانس نے ان کی حق گوئی کی بنا پر وہ رسالہ بند کر دیا۔ اس کے بعد وہ ایران، روس اور پھر قسطنطنیہ چلے گئے لیکن حکمران انہیں بلا کر انہیں ان کی حق گوئی پر واپس بھیج دیتے رہے۔ ۱۸۹۷ء میں ترکی میں وفات پائی۔ انہوں نے اپنی تحریر و تقریر سے دنیا کے مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا کی اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کو اس حقیقت سے باخبر کیا کہ قرآن کریم کے علاوہ کوئی اور قانون انسان کی مادی اور روحانی اصلاح نہیں کر سکتا۔

= سعید حلیم پاشا: یہ ایک ترک رہنما تھے۔ اہل مصر نے توفیق پاشا خدیو مصر کے طرزِ عمل سے تنگ آکر سعید حلیم پاشا کو تخت پر بٹھانا چاہا لیکن انگریزوں نے ایسا نہ ہونے دیا۔ وہ ۱۸۸۹ء میں قسطنطنیہ چلے گئے۔ ۱۹۰۲ء میں انہیں "پاشا" کا لقب ملا۔ ۱۹۱۳ء میں انہیں وہاں وزیراعظم مقرر کیا گیا۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم اول میں انہوں نے انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ۱۹۱۹ء میں انگریزوں نے قسطنطنیہ پر قبضے کے بعد انہیں مالٹا میں نظر بند کیا۔ سال بعد انہیں رہائی ملی اور وہ روم چلے گئے۔ ۶ دسمبر ۱۹۲۱ء کو ایک ارمنی نوجوان نے پستول سے گولی چلا کر انہیں شہید کر دیا۔ ان کے قتل میں انگریزوں کا ہاتھ تھا۔ انگریزی، فرانسیسی، ترکی اور عربی زبانوں پر انہیں پورا عبور حاصل تھا۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ ملت اسلامیہ کو قرآنی حقائق سے آگاہ کیا جائے اور انہیں جمود سے حرکت میں لایا جائے۔ انہوں نے اپنی ایک کتاب (جو ترکی زبان میں ہے) میں عقلی اور نقلی دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام ہی بہترین ضابطہ حیات ہے۔ اس کے کئی زبانوں میں تراجم ہوئے۔ اپنے ایک مضمون میں اسلامی دنیا کے زوال کا سبب یہ بتایا کہ اصولِ اسلام کی عملی تعبیر غلط یا ناقص طریقے پر کی گئی ہے، لہٰذا اس کے ازالہ کی صحیح صورت یہ ہے کہ ہم اصول اسلام کی صحیح تعبیرات اور شکلیں پیش کریں۔ یورپ / مغرب کی اندھا دھند تقلید سے اجتناب کریں۔

مشت خاکے کار خود را بردہ پیش ۔۔۔ در تماشائے تجلی ہائے خویش!
یا من افتادم بدام ہست و بود ۔۔۔ یا بدام من اسیر آمد وجود!
اندریں نیلی تتق چاک از من است؟ ۔۔۔ من ز افلاکم کہ افلاک از من است؟
یا ضمیرم را فلک در بر گرفت ۔۔۔ یا ضمیر من فلک را در گرفت!
اندرون است ایں کہ بیرون است؟ چیست؟ ۔۔۔ آنچہ می بینم نگہ چون است؟ چیست؟
رزنم بر آسمانے دیگرے ۔۔۔ پیش خود بینم جہانے دیگرے
عالمے با کوہ و دشت و بحر و بر ۔۔۔ عالمے از خاک ما دیرینہ تر
عالمے از، ابر کے، بالیدہ ۔۔۔ دستبرد آدمے نادیدہ
نقشہا نا بستہ بر لوح وجود ۔۔۔ خردہ گیر فطرت آنجا کس نبود!

معانی :...... بردہ پیش: آگے بڑھایا۔ بدامِ ہست وبود: زمان ومکاں کے جال میں۔ نیلی تتق: نیلا آسمان۔ چون است؟ کیسے ہے؟۔ پر زنم: میں پر مارتا ہوں، اب میں اڑنے لگا ہوں۔ دیرینہ تر: بہت پرانا۔ ابر کے: ایک چھوٹا سا بادل۔ بالیدہ ے: ابھرا یا پیدا ہوا ہے۔ دستبرد: لوٹ مار۔ خردہ گیر: عیب نکالنے والا، تنقید کرنے والا۔

ترجمہ وتشریح:...... اس خاک کی مٹھی/آدمی (اقبال) نے اپنی تجلیوں کے تماشا میں اپنے کام کو آگے بڑھایا، (یعنی چاند سے فلکِ عطارد کا رخ کیا)۔

☆......یا تو یہ کیفیت تھی کہ میں (اقبال) زمان ومکاں (دنیا) کے جال میں گرفتار تھا اور اب یہ حالت ہے کہ وجود میرے جال میں گرفتار ہے۔

☆......کیا میں نے اس نیلے آسمان کے پردے کو چاک کر دیا؟ کیا میں افلاک سے ہوں یا افلاک مجھ سے ہیں۔

☆......یا تو یہ بات ہے کہ فلک نے میرے ضمیر کو اپنے پہلو میں لیا ہے یا پھر میرے ضمیر نے فلک کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔ تیسرے شعر والا انداز، یعنی میرے ہی ضمیر نے فلک کو اپنے پہلو میں سمو لیا ہے۔

☆......(جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں) کیا یہ خود میرے اندر کا منظر ہے؟ یا میرے باہر ہے، کیا ہے۔ میری نگاہیں جو کچھ دیکھ رہی ہیں، وہ کیسا ہے اور کیا ہے؟

☆......اب میں ایک اور آسمان کی طرف پرواز کرنے لگا ہوں۔ میں اپنے سامنے ایک اور جہان دیکھ رہا ہوں۔

☆......یہ جہان (جہاں میں اب جا رہا ہوں)، ایک ایسا عالم ہے جس میں پہاڑ، جنگل، سمندر اور خشکی یعنی سب کچھ موجود ہے اور یہ ایک ایسا عالم ہے جو ہماری زمین سے بہت قدیم ہے۔

☆......یہ عالم ایک چھوٹے سے بادل سے ابھرا (پیدا ہوا ہے) اور جس نے انسان کی لوٹ مار نہیں دیکھی (اس لوٹ مار سے بچا ہوا ہے)۔

☆......اس عالم کے وجود کی تختی پر ابھی کوئی نقش ثبت نہیں ہوا اور وہاں ابھی کوئی بھی انسان فطرت تنقید کرنے والا نہ تھا۔

من بہ رومی گفتم ایں صحرا خوش است	در کہستاں شورش دریا خوش است
من نیابم از حیات ایں جانشاں	از کجای آید آواز اذاں ؟
گفت رومی ”ایں مقام اولیاست	آشنا ایں خاکداں باخاک ماست
بوالبشر چوں رخت از فردوس بست	یک دو روزے اندریں عالم نشست
ایں فضا ہا سوز آہش دیدہ است	نالہ ہاے صبحگاہش دیدہ است
زائر ان ایں مقام ارجمند	پاک مرداں از مقامات بلند
پاک مرداں چوں فضیل و بو سعید	عارفاں مثل جنید و با یزید
خیز تا مارا نماز آید بدست	یک دو دم سوز و گراز آید بدست“

معانی :...... خاکداں: زمین۔ بوالبشر: بشر کا باپ یعنی حضرت آدمؑ۔ رخت بست: سامانِ سفر باندھا۔ زائراں: زیارت کرنے والے۔ مقامِ ارجمند: مراد اعلیٰ مرتبہ یا قدر ووقعت والا مقام۔ فضیل بوسعید، جنید وبایزید: یہ عظیم صوفیا کے نام ہیں جو مختلف زمانوں میں مختلف ملکوں میں ہوئے۔

ترجمہ وتشریح:...... یہاں آ کر میں نے رومی سے کہا کہ یہ صحرا بہت اچھا ہے اور اسکے پہاڑوں میں سمندر کا شور دل کو بھاتا ہے۔

☆......میں یہاں زندگی کا کوئی نام ونشان نظر نہیں دیکھتا۔ پھر یہ اذان کی آواز کہاں سے آ رہی ہے؟

☆......رومی بولے "یہ اولیا (اللہ کے دوستوں) کا مقام ہے۔ یہ زمین ہماری خاک سے آشنا ہے۔ (ہماری خاک سے مراد آدمؑ ہے)۔

☆......جب بوالبشر/آدم نے فردوس سے اپنا سامانِ سفر باندھا تو انہوں نے دو ایک روز یہاں بھی قیام کیا تھا۔

☆......یہاں کی فضاؤں نے آدم کی آہوں کا سوز دیکھا ہے اور ان کے صبح کے نالے بھی سنے ہیں۔

☆......اس مقامِ ارجمند کی زیارت کرنے والے بلند مقامات والے پاک مرد/لوگ ہیں۔

☆......وہ پاک مرد فضیلؒ اور بوسعید جیسے ہیں اور جنیدؒ اور بایزیدؒ جیسے عارف ہیں۔

☆......تو (اقبال) اب جلدی سے اٹھ تا کہ ہمیں ان کے ساتھ نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہو، اور یوں کچھ دیر کے لیے ہم بھی سوز درد کی نعمت سے بہرہ ور ہوسکیں۔

رفتم و دیدم دو مرد اندر قیام	مقتدی تاتار و افغانی امام
پیر رومی ہر زماں اندر حضور	طلعتش برتافت از ذوق و سرور
گفت "مشرق زیں دو کس بہتر نزاد	ناخن شاں عقدہ ہاے ما کشاد
سید السادات مولنا جمال	زادہ از گفتار او سنگ و سفال
ترک سالار آں حلیم درد مند	فکر او مثل مقام او بلند
باچنیں مرداں دو رکعت طاعت است	ورنہ آں کارے کہ مزدش جنت است"

معانی :...... اندر قیام: نماز میں کھڑا ہونا۔ مقتدی: دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے والا۔ طلعتش: اس کا چہرہ۔ برتافت: چمک اٹھا۔ نزاد: پیدا نہیں کیے۔ سید السادات: سیدوں کا سید، سرداروں کا سردار۔ سفال: مٹی کا برتن۔ مزدش: اس کی اجرت۔

ترجمہ وتشریح :...... میں آگے بڑھا اور ایک جگہ دو آدمیوں کو نماز میں کھڑے دیکھا۔ مقتدی تو تاتارت تھے جبکہ امامت افغانی کر رہے تھے (تاتار سے مراد سعید حلیم پاشا ہیں)۔

☆......مرید رومیؒ جو ہر وقت محبوبِ حقیقی کی حضوری میں رہتے ہیں، ان کا چہرہ ذوق و سرور کی تجلی سے چمک اٹھا۔

☆......رومی نے کہا کہ سرزمینِ مشرق (اسلامی ممالک) نے ان دو ہستیوں سے بہتر اور کوئی ہستی پیدا نہیں کی۔ ان ہستیوں (سعید حلیم اور افغانی) کے ناخنوں نے ہماری گتھیاں سلجھائیں۔ (ان کی کاوش نے ہمارے بہت سے مسائل حل کر دیئے ہیں)۔

☆......ایک تو سید السادات مولانا جمال (جمال الدین افغانیؒ) ہیں جن کی گفتگو سے مٹی اور پتھر جیسے لوگ زندہ ہو گئے۔

☆......دوسری ہستی ترک سالار (ترک قوم کے لیڈر/رہنما) وہ درد مند حلیم ہیں جن کی فکر ان کے مقام و رتبہ کی طرح بلند ہے۔

☆......ایسی عظیم ہستیوں کیساتھ ملکر دو رکعت نماز ادا کرنا صحیح معنوں میں عبادت ہے۔ ورنہ یہ وہ کام ہے جسکی مزدوری/اجرت جنت ہے۔

قرأت آں پیر مردے سخت کوش	سورہ والنجم و آں دشت خموش!
قرأتے کزوے خلیل آید بوجد	روح پاک جبرئیل آید بوجد!
دل ازو در سینہ گردد ناصبور	شور الا اللہ خیز داز قبور!
اضطراب شعلہ بخشد دور را	سوز و مستی می دہد داؤد را
آشکار اہر غیاب از قرأتش	بے حجاب ام الکتاب از قرأتش!

معانی :...... قرأت: قرآن کریم کے الفاظ کو صحیح طور پر پڑھنا، تلاوت۔ سخت کوش: بہت زیادہ جدو جہد کرنے والا۔ پیر مرد: بوڑھا

آدمی/ بزرگ۔ خلیل: حضرت ابراہیم خلیل اللہ۔ ناصبور: بے صبر، بیقرار۔ قبور: جمع قبر۔ داؤد: حضرت داؤد جن کے لحن کی تاثیر سے درخت، پتھر اور چرند و پرند پر وجد طاری ہو جاتا تھا۔ ام الکتاب: کتابوں کی ماں، قرآن کریم۔

ترجمہ وتشریح :...... اس سخت کوش پیر مرد کی قرات، سورہ والنجم اور وہ خاموش دشت۔ گویا افغانی نماز میں بطور امام سورہ والنجم پڑھ رہے تھے اور اس خاموش فضا میں ان کی پر تاثیر آواز کچھ اس طرح گونج رہی تھی کہ الفاظ میں اسے بیان کرنا ممکن نہیں۔ سورہ والنجم میں حضور اکرمؐ کے واقعہ معراج اور وہاں کے اسرار و رموز سے متعلق اشاروں میں بیان ہے۔ اسی لیے علامہ نے اس سورت کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

☆......افغانی کی قرات کچھ اس انداز کی تھی کہ اس سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ جیسے پیغمبر بھی وجد میں آ جائیں اور جبرئیل کی پاک روح بھی وجد میں آنے لگے۔

☆......ان کی ایسی قرات تھی جس سے دل سینے میں بیقرار ہو گیا اور قبروں سے ''الا اللہ'' کا شور اٹھ کھڑا ہوا۔

☆......یہ قرات دھوئیں کو شعلے کی بیقراری بخشتی اور حضرت داؤد کو سوز و مستی عطا کرتی ہے۔

☆......ان کی ایسی قرات سے ہر غیب، ظاہر ہو رہا تھا اور اس کی قرات سے اُم الکتاب بے حجاب ہو رہی تھی۔

من زجا برخاستم بعد از نماز دست او بوسیدم از راہ نیاز
گفت رومی ''ذرہ گردوں نورد ! درد دل او یک جہان سوز و درد !
چشم جز بر خویشتن نکشادہ دل بکس نادادہ، آزادہ
تند سیر اندر فراخائے وجود من زشوخی گویم او را زندہ رود''

معانی :...... ذرہ گردوں نورد: آسمان طے کرنے والا ذرہ۔ فراخائے وجود: کائنات کی وسعت۔ زندہ رود: شمالی ایران کی ایک ندی کا نام، یہاں مراد اقبال ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... میں (اقبال) نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھا اور نیاز مندی کے ساتھ اس (افغانی) کے ہاتھ پر بوسہ دیا (چوما)۔

☆......رومی (میرا تعارف کراتے ہوئے افغانی سے) کہنے لگے کہ یہ ایک ذرہ ہے جو آسمان کے سفر میں ہے۔ اس کے دل میں سوز و درد کی ایک دنیا سمائی ہوئی ہے۔

☆......اس نے اپنے سوا کسی اور نظر نہیں ڈالی۔ اس نے کسی کو اپنا دل نہیں دیا۔ (یہ ایک آزاد انسان ہے)۔

☆......وہ کائنات کی وسعت میں سیر میں سرگرم ہے۔ میں (رومی) اسے شوخی سے اقبال کہنے کی بجائے زندہ رود کہتا ہوں۔

افغانی

زندہ رود ! از خاکدان ما بگوے از زمین و آسمان ما بگوے
خاکی و چوں قدسیاں روشن بصر ! از مسلمانان بدہ ما را خبر !

معانی:...... خاکدانِ ما: ہماری دنیا۔ قدسیاں: قدسی کی جمع فرشتے۔

ترجمہ وتشریح :...... (افغانی بولے کہ) اے زندہ رود تو ہماری دنیا کے بارے میں کچھ بتا، ہمارے زمین و آسمان کے بارے میں کچھ بتا۔

☆.....تو ہے تو مٹی سے تخلیق شدہ لیکن فرشتوں (نوریوں) کی طرح روشن بصر ہے۔ تو ہمیں مسلمانوں کے بارے میں کچھ بتا۔

زندہ رود

در ضمیر ملت گیتی شکن — دیدہ ام آویزش دین و وطن!
روح درتن مردہ از ضعیف یقیں — ناامید از قوت دین مبیں
ترک و ایران و عرب مست فرنگ — ہر کسے رادر گلو شست فرنگ
مشرق از سلطانی مغرب خراب — اشتراک از دین و ملت بردہ تاب!

ملت گیتی شکن: ایسی ملت (قوم) جو مادی دنیا کے بت توڑنے پر معمور کی گئی۔ دینِ مبیں: روشن دین۔ آویزش: کشمکش، جنگ، لڑائی۔ مستِ فرنگ: انگریزی/مغربی تہذیب وثقافت اور فکر سے متاثر۔ شستِ فرنگ: فرنگیوں/انگریزوں کا کانٹا۔ سلطانیِ مغرب: اہل یورپ کی حکمرانی۔ خراب: برباد۔ اشتراک: اشتراکیت، سوشلزم۔

ترجمہ وتشریح:...... (زندہ رود/اقبال کہتا ہے) گیتی شکن ملت کے ضمیر کے اندر میں میں دین اور وطن کی کشمکش دیکھتا ہوں۔

☆.....ایمان کی کمزوری سے اس کی روح بدن میں مر چکی ہے اور وہ دینِ مبین اسلام کی قوت سے ناامید ہے۔

☆.....ترک ہو یا ایران یا عرب سب مسلم ممالک فرنگیوں کے افکار سے بری طرح سے سرمست ہیں۔ ہر ایک کے گلے میں فرنگیوں (انگریزوں) کا پھندا پڑا ہوا ہے۔

☆.....مشرق اہلِ مغرب کی حکومت سے برباد ہو چکا ہے۔ اشتراکیت (سوشلزم) نے دین وملت کی چمک دمک ختم کر دی ہے۔

افغانی (دین ووطن)

لرد مغرب آں سراپا مکرو فن — اہل دیں را داد تعلیم و وطن
او بفکر مرکز و تو در نفاق — بگذر از شام و فلسطین و عراق
تو اگر داری تمیز خوب و زشت — دل نہ بندی باکلوخ و سنگ و خشت
چیست دیں برخاستن ازروے خاک — تاز خود آگاہ گردد جان پاک!
می نگنجد آنکہ گفت اللہ ہو — در حدود ایں نظام چار سو
پرکہ از خاک و برخیزد زخاک — حیف اگر در خاک میرد جان پاک!
گرچہ آدم بردمید از آب و گل — رنگ ونم چوں گل کشید از آب و گل
حیف اگر در آب و گل غلطد مدام — حیف اگر برتر نپرد زیں مقام
گفت تن در شو بخاک رہگور — گفت جاں پہنائے عالم رانگر!
جاں نگنجد درجہات اے ہوشمند — مرد حر بیگانہ از ہر قید و بند
حر زخاک تیرہ آید در خروش — زانکہ از بازاں نیاید کارموش!

معانی :....... لردمغرب: یورپ کالارڈ مرادحکمران طبقہ۔کلوخ: مٹی کا ڈھیلا، روڑا۔خشت: اینٹ۔دل نہ بندی: دل نہ لگانا۔ برخاستن: اٹھنا۔می نگنجد: نہیں سماتا۔اللہ ھو: صرف وہی اللہ/معبود مطلق ہے۔پیر کہ: پرکاہ، گھاس کا تنکا۔برخیزد: اوپر اٹھتا ہے۔حیف: افسوس۔میرد: مرجائے۔بردمید: ابھرا یعنی تخلیق ہوا۔کشید: اس نے کھینچا، حاصل کیا۔غلطد مدام: ہمیشہ/مسلسل لوشتا ہے۔نپرد: نہ اڑے۔ درشو: داخل ہوجا،مل جا۔مردِحر: آزاد مرد، مردحق۔کارِموش: چوہے کا کام۔

ترجمہ وتشریح:....... (افغانی کہتا ہے) مغرب کے لارڈ نے، جو سراسر مکر وفریب ہے، اہل دین کو وطن کی تعلیم (نیشنلزم) دی ہے۔

☆......یورپ نے مسلمانوں کو تو نظریہ دین سے دور کیا ہے لیکن وہ خود تو مرکز (مرکزیت) کی فکر میں ہے اور تو نفاق میں پڑا ہوا ہے۔تو (مسلمان) بھی شام اور فلسطین وعراق کی علیحدگی کی باتیں چھوڑ۔

☆......اگر تو اچھے اور برے کی تمیز رکھتا ہے تو پھر اپنا دل مٹی، پتھر اور اینٹ سے نہ لگا۔

☆......دین کیا ہے؟ خاک پر سے اوپر اٹھنے کا نام ہے تاکہ جانِ پاک اپنے آپ سے آگاہ ہوجائے۔

☆......جو کوئی "اللہ ھو" کہتا ہے۔وہ اس چارطرفوں والے نظام (زمان ومکاں) کی حدود میں نہیں سماتا۔

☆......گھاس کا تنکا اگرچہ خاک سے ہے لیکن وہ خاک سے اوپر اٹھتا ہے، افسوس ہے کہ اگر جانِ پاک خاک میں ہی مرجائے۔

☆......اگرچہ آدمی کی پیدائش پانی اور مٹی یعنی عناصر (چار عناصر آب وآتش، خاک وباد) سے ہوئی ہے، لیکن اس نے اس سے پھول کی طرح رنگ اور نمی حاصل کی ہے۔

☆......لیکن یہ جائے افسوس ہے کہ اگر وہ (آدمی) ہمیشہ مٹی اور پانی ہی میں لوشتا رہے اور وہ اس مقام سے بلند پروازی نہ کرے۔

☆......جسم نے تو یہ کہا کہ تو راستے کی خاک میں مل جا جبکہ جان نے کہا کہ تو کائنات کی وسعت کی طرف دیکھ۔

☆......اے صاحب ہوش وخرد! جان اطراف یعنی زمان ومکاں کی حدود میں نہیں سماتی۔آزاد مرد یا (مردِحق) ہر طرح کی قید وبند سے آزاد ہوتا ہے۔

☆......آزاد مرد سیاہ مٹی کے خلاف احتجاج کرتا ہے، اس لیے کہ بازوں سے چوہوں کا کام نہیں ہوتا۔

آں کفِ خاکے کہ نامیدی وطن — ایں کہ گوئی مصر و ایران و یمن
با وطن اہل وطن را نسبتے است — زانکہ از خاکش طلوع ملتے است
اندریں نسبت اگر داری نظر — نکتہ بینی زمو باریک تر
گرچہ از مشرق برآید آفتاب — باتجلی ہائے شوخ و بے حجاب
در تب و تاب است از سوز دروں — تاز قید شرق و غرب آید بروں
بر دمد از مشرق خود جلوہ مست — تاہمہ آفاق را آرد بدست !
فطرتش از مشرق و مغرب بری است — گرچہ او از روئے نسبت خاوری است !

معانی :....... نامیدی: تونے نام رکھا ہے۔نسبتے است: ایک یا خاص نسبت ہے۔مُو: بال۔بردمد: پھوٹتا ہے، طلوع ہوتا ہے۔آرد بدست: ہاتھ میں لے، لپیٹ میں لے لے۔بری است: آزاد ہے۔خاوری: مشرقی۔

ترجمہ وتشریح:....... وہ مٹی کی مٹھی جسے تو وطن کا نام دیتا ہے، یہ کہ جسے تو مصر اور ایرن اور یمن کہتا ہے۔

☆......اگرچہ اہل وطن کو وطن سے تعلق (نسبت) ہے، اس لیے کہ اس کی خاک سے ایک قوم وجود میں آتی ہے (طلوع ہوتی ہے)۔

☆......اگر تو (اقبال) اس تعلق ونسبت پر نظر کرے تو پھر تجھے اس میں بال سے بھی زیادہ باریک نکتہ نظر آئے گا۔
☆......آفتاب اگر چہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور اس میں شوخ اور بے حجاب تجلیات ہوتی ہیں۔
☆......وہ اپنے اندرونی سوز کی وجہ سے کشمکش میں رہتا ہے تا کہ وہ مشرق اور مغرب کی قید سے باہر نکل آئے (آزاد ہو جائے)۔
☆......لیکن وہ اپنے مشرق سے جلوہ میں مست ہو کر نکلتا ہے، یہاں تک کہ وہ تمام کائنات کو ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ (تا کہ وہ تمام کائنات کو اپنے ہاتھ یعنی اپنی کرنوں کی لپیٹ میں لے لے)۔
☆......اس کی فطرت مشرق اور مغرب سے آزاد ہے، اگر چہ وہ نسبت کے لحاظ سے مشرقی ہے۔

اشتراک وملوکیت

صاحب سرمایہ از نسل خلیلؑ ۔۔۔ یعنی آں پیغمبر بے جبرئیل
زانکہ حق و باطل او مضمر است ۔۔۔ قلب او مومن و دماغش کافر است
غربیاں گم کردہ اند افلاک را ۔۔۔ در شکم جویند جان پاک را!
رنگ و بو از تن نگیرد جان پاک ۔۔۔ جز بہ تن کارے ندارد اشتراک
دین آں پیغمبر حق ناشناس ۔۔۔ بر مساوات شکم دارد اساس
تا اخوت را مقام اندر دل است ۔۔۔ بیخ او در دل نہ در آب و گل است!

معانی:...... صاحب سرمایہ: کتاب سرمایہ کا مصنف کارل مارکس، جرمنی کا مشہور یہودی ماہر اقتصادیات، اس کتاب کو اشتراکیت کی بائبل بھی کہا جاتا ہے، اس کے فلسفے کا لب لباب یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن مذہب ہے، خدا، روح، قیامت اور حیات بعد الموت سب بے معنی الفاظ ہیں، زندگی کا مقصد پیٹ بھرنا ہے اور عقل کے مطابق روٹی سب کو برابر ملنی چاہیے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے موجود معاشرتی نظام کو طاقت سے ختم کرنا چاہیے، اشتراکیت اسکے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کارل مارکس کی ولادت بمقام تریف (جرمنی) ۱۸۱۸ء، وفات ۱۸۸۳ء، اس نے ۱۸۴۹ء میں لندن کو اپنا وطن بنا لیا اور وہیں غربت کی حالت میں فوت ہوا۔ پیغمبر بے جبرئیل: جبرئیل کے بغیر پیغمبر۔ مضمر: پوشیدہ، چھپا ہوا۔ غربیاں: غربی کی جمع اہل مغرب/ یورپ۔ جویند: تلاش کرتے ہیں۔ اشتراک: اشتراکیت۔ حق ناشناس: حق/ حقیقت کو نہ پہچاننے والا۔ مساوات شکم: پیٹ کی مساوات یعنی ملکی دولت سب کے لیے برابر و یکساں ہے۔ اساس: بنیاد۔ اخوت: بھائی چارا، ایک دوسرے کو بھائی سمجھنا۔ بیخ: جڑ۔

ترجمہ وتشریح:...... حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے ایک آدمی (یہودی کارل مارکس) جو کتاب "سرمایہ" کا مصنف ہے، وہ گویا جبرئیل کے بغیر ایک (جھوٹا) پیغمبر ہے۔
☆......چونکہ حق اس کے باطل میں چھپا ہوا ہے، اس لیے اس کا دل تو مومن ہے لیکن اس کا دماغ کافر ہے۔
☆......اہل مغرب نے افلاک (روحانیت) کو گم کر دیا ہے۔ وہ پیٹ میں جان پاک (روح) تلاش کرتے ہیں۔
☆......جانِ پاک (روح) بدن سے رنگ و بو حاصل نہیں کرتی۔ اشتراکیت (کمیونزم) کا تعلق صرف جسم (بدن) سے ہے۔
☆......اس حق ناشناس یعنی خدا کے منکر پیغمبر (کارل مارکس) کا دین پیٹ کی مساوات کی بنیاد پر قائم ہے۔
☆......چونکہ اخوت کا مقام دل کے اندر ہے، اس لیے اس کا بیج دل ہی کے اندر ہے، جسم (شکم) میں نہیں۔

ہم ملوکیت بدن را فربہی است — سینہ بے نور او از دل تہی است !
مثل زنبورے کہ بر گل می چرد — برگ را بگزار و و شہدش برد
شاخ و برگ و رنگ و بوئے گل ہماں — بر جمالش نالہ بلبل ہماں
از طلسم و رنگ و بوے او گزر — ترک صورت گوے و درمعنی نگر
مرگ باطن گرچہ دیدن مشکل است — گل مخواں او را کہ در معنی گل است !

معانی :...... ہم ملوکیت: بادشاہت بھی۔فربہی: موٹاپا۔تہی: خالی۔زنبورے کہ: وہ شہد کی مکھی جو۔می چرد: چرتی ہے۔بگذارد: چھوڑ دیتی ہے۔برد: لے جاتی ہے۔ہماں: وہی، اسی طرح۔دیدن: دیکھنا۔مخواں: مت کہہ، نہ کہہ۔

ترجمہ وتشریح:...... ملوکیت (سرمایہ داری) بھی جسم ہی کے موٹاپے کا نام ہے۔اس کا بے نور سینہ دل سے خالی ہے۔

☆......اس (ملوکیت) کی کیفیت شہد کی اس مکھی کی سی ہے جو پھول پر چرتی ہے، پتے چھوڑ دیتی ہے اور اس سے شہد لے لیتی ہے۔

☆......پھول کی شاخ اور پتیاں اور اس کا رنگ اور خوشبو اپنی اصل حالت ہی میں رہتے ہیں اور اس (پھول) کے حسن پر بلبل کا نالہ بھی ویسا ہی رہتا ہے۔

☆......تو (اقبال) اس (پھول) کے رنگ و بو کے طلسم سے گزر جا (نکل) اس کی صورت چھوڑ اور معنی پر غور کر حقیقت یا باطن پر توجہ کر۔

☆......اگر چہ باطن کی موت کو دیکھنا مشکل ہے، تاہم تو پھول کو (جو شہد سے خالی ہو چکا ہے) پھول نہ کہہ، اس لیے کہ وہ حقیقت/باطن میں مٹی ہے۔

ہر دو را جاں ناصبور و ناشکیب — ہر دو یزداں ناشناس، آدم فریب !
زندگی ایں را خروج آں را خراج — درمیان ایں دو سنگ آدم زجاج !
ایں بہ علم و دین و فن آرد شکست — آں برد جاں را ز تن، ناں را ز دست
غرق دیدم ہر دو را در آب و گل — ہر دو را تن روشن و تاریک دل !
زندگانی سوختن با ساختن — در گلے تخم دلے انداختن !

معانی :...... ناصبور: بے صبر، غیر مطمئن۔ناشکیب: بے قرار، بے چین، مضطرب۔آدم فریب: انسانوں کو دھوکا دینے والے۔خروج: بغاوت، اعلانِ جنگ، مراد اشتراکیت میں مزدوروں نے سرمایہ داروں کے خلاف جو بغاوت کی۔خراج: ٹیکس کی صورت۔زجاج: شیشہ۔آرد شکست: توڑ پھوڑ کرتی ہے۔آب و گل: مادیت۔سوختن: جلنا، سوز۔ساختن: موافقت کرنا۔انداختن: ڈالنا، بونا۔

ترجمہ وتشریح :...... اشتراکیت اور ملوکیت (سرمایہ داری) دونوں ایسے نظام ہیں جن میں روح عدمِ اطمینان اور بیقراری کی شکار ہے اور یہ دونوں نظام حق ناشناس (منکرِ خدا) اور انسانوں کو دھوکے فریب دیتے ہیں۔

☆......زندگی اس (اشتراکیت) کے لیے گویا ملوکیت اور مذہب کے خلاف بغاوت کا نام ہے، جبکہ اس (ملوکیت) کے لیے یہ خراج ہے۔یعنی لوگوں پر مختلف صورتوں میں (ٹیکس وغیرہ) ستم ڈھا کر خزانے جمع کرنے کا نام ہے جس کے نتیجے میں آدمی ان دو پتھروں کے درمیان گویا شیشہ کی طرح پس رہا ہے۔

☆...... یہ (اشتراکیت) علم و مذہب اور ہنر و فن (آرٹ) کے ذریعے معاشرے میں توڑ پھوڑ کرتی ہے جبکہ وہ (ملوکیت) بدن سے روح/جان اڑا لیتی اور ہاتھ سے روٹی لے جاتی یا چھین لیتی ہے۔

☆...... میں نے ان دونوں کو مادیت یا مادہ پرستی میں غرق دیکھا ہے اور دونوں کے جسم تو روشن ہیں لیکن دل تاریک ہیں۔

☆...... زندگی تو سوز و ساز کا نام ہے (جسے ساختن، یعنی موافقت کرنا کے ساتھ سوختن بمعنی جلنا، سوز کہا گیا ہے) اور زندگی مٹی / بدن میں دل کا بیج بونے (ڈالنے) کا نام ہے۔

سعید حلیم پاشا — شرق و غرب

غربیاں را زیرکی ساز حیات ۔۔۔ شرقیاں را عشق راز کائنات
زیرکی از عشق گردد حق شناس ۔۔۔ کار عشق از زیرکی محکم اساس
عشق چوں بازیرکی ہمبر شود ۔۔۔ نقشبند عالم دیگر شود
خیز و نقش عالم دیگر بنہ ۔۔۔ عشق را با زیرکی آمیزدہ
شعلہ افرنگیاں نم خوردہ ایست ۔۔۔ چشم شاں صاحب نظر، دل مردہ ایست !
زخمہا خوردند از شمشیر خویش ۔۔۔ بسمل افتادند چوں نخچیر خویش !
سوز و مستی را مجو از تاک شاں ۔۔۔ عصر دیگر نیست در افلاک شاں !
زندگی را سوز و ساز از نار تست ۔۔۔ عالم نو آفریدن کار تست !

معانی:...... زیرکی: دانش و حکمت۔ شرقیاں: جمع کی شرقی، اہل مشرق۔ محکم اساس: مضبوط بنیاد والا۔ ہم بر: ہم آغوش۔ خیز: تو اٹھ۔ بنہ: رکھ، ثبت کر۔ آمیزدہ: ملا دے۔ خوردند: انہوں نے کھائے۔ بسمل افتادند: زخمی ہو کر گر پڑے۔ چوں: مانند۔ نخچیر: شکار۔ مجو: مت تلاش کر۔ تاک شاں: ان کی انگور کی بیل، شراب۔ آفریدن: پیدا / تخلیق کرنا۔

ترجمہ و تشریح:...... فرماتے ہیں: اہل مغرب کیلئے دانش ہی زندگی کا ساز و سامان ہے جبکہ اہل مشرق عشق کو کائنات کا راز سمجھتے ہیں۔

☆...... دانش عشق سے حق شناس (اللہ تعالیٰ) کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ عشق کا معاملہ زیرکی (دانش) سے مضبوط بنیاد والا بن جاتا ہے۔

☆...... عشق جب دانش سے ہم آغوش (پہلو) ہوتا ہے یعنی جب عشق اور دانش دونوں باہم مل جاتے ہیں تو وہ ایک نئی دنیا کا نقش پیدا کرنے والا (ایک اور جہان کا صورت گر) بن جاتا ہے۔

☆...... تو اٹھ اور ایک اور ہی دنیا (نئے جہاں) کا نقش ثبت کر یعنی عشق اور زیرکی کو باہم ملا دے۔ افرنگیوں (اہل مغرب) کے شعلے میں نمی آ گئی ہے یعنی بجھنے والا ہے۔ ان کی آنکھیں تو دیکھتی ہیں لیکن ان کے دل مردہ ہیں۔

اعجاز ہے کسی کا یا گردش زمانہ
ٹوٹا ہے ایشیاء میں سحر فرنگیانہ
(اقبالؒ)

☆...... انہوں (اہل مغرب) نے اپنی ہی تلوار سے خود کو زخمی کر لیا ہے اور اپنے شکار کی طرح زخمی ہو کر گر پڑے ہیں۔

☆...... ان کی انگور کی بیل (شراب) سے سوز و مستی تلاش نہ کر۔ (نہ ڈھونڈھ) ان کے آسمانوں میں کوئی اور زمانہ نہیں ہے۔

☆...... زندگی میں جو سوز و ساز ہے وہ تیری (اہلِ مشرق یعنی مسلمان) ہی کی آگ کی وجہ ہے۔ ایک نئی دنیا پیدا کرنا تیرا کام ہے۔

مصطفیٰ کو از تجدد می سرود | گفت نقش کہنہ را باید زدود
نو نگردد کعبہ را رخت حیات | گرزا فرنگ آیدش لات و منات
ترک را آہنگ نودر چنگ نیست | تازہ اش جز کہنہ افرنگ نیست
سینہ او را دمے دیگر نبود | در ضمیرش عالمے دیگر نبود
لا جرم با عالم موجود ساخت | مثل موم از سوز ایں عالم گداخت
طرفگی ہا در نہاد کائنات | نیست از تقلید تقویم حیات
زندہ دل خلاق اعصار و دہور | جانش از تقلید گردد بے حضور
چوں مسلماناں اگر داری جگر | در ضمیر خویش و در قرآں نگر
صد جہان تازہ در آیات اوست | عصر ہا پیچیدہ در آنات اوست
یک جہانش عصر حاضر رابس است | گیرا گر درسینہ دل معنی رس است
بندہ مومن ز آیات خداست | ہر جہاں اندر برا وچوں قباست !
چوں کہن گردد جہانے دربرش | می دہد قرآں جہانے دیگرش

معانی :...... مصطفیٰ: یعنی جدید ترکی کا بانی مصطفیٰ کمال پاشا۔ تجدد: جدید رنگ دینا۔ باید زدود: مٹا دینا چاہیے۔ آہنگِ نو: نیا سُر۔ چنگ: باجا، ساز۔ کہنہ: پرانا، قدیم۔ لاجرم: بے شک۔ گداخت: پگھل گیا۔ طرفگی ہا: طرفگی کی جمع، عجائبات، عجیب چیزیں ہونا، جدیدیت۔ نہاد: فطرت۔ تقلید: پیروی۔ تقویم حیات: زندگی کی جنتری۔ خلاق: بہت تخلیق کرنے والا، خالق۔ اعصار: جمع عصر زمانے۔ دہور: جمع دہر ادوار، بہت سے دور۔ جگر: حوصلہ۔ آنات: اوقات، زمانے۔ پیچیدہ: بل کھا رہے ہیں۔ معنی رس: حقیقت تک رسائی پانے والا۔ آیات: نشانیاں۔ برِاو: اس کا پہلو۔

ترجمہ وتشریح :...... مصطفیٰ کمال کا، جو تجدد کا راگ الاپ رہا، کہنا تھا کہ پرانے نقش مٹا دینے چاہئیں۔ (اس نے مغربی تہذیب کو رواج دیا)۔

☆...... اگر افرنگ (یورپ) سے اس (کعبہ) کے لئے لات ومنات (غلط نظریات کے بت) آ بھی جائیں تو بھی کعبہ کا سامانِ زندگی نیا نہیں ہو جائے گا۔ مصطفیٰ اتاترک نے مغربی تہذیب کو فروغ دیا لیکن وہ ایک باطل نقش تھا۔

☆...... ترکی کے ساز میں کوئی نیا سُر / راگ نہیں ہے۔ اس کی ہر نئی چیز یورپ والوں کی پرانی چیز کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اتاترک (مصطفیٰ کمال) نے ترکی کو جدید بنانے کے لئے یورپ کی جو تقلید کی تھی وہ یورپ کی پرانی چیزیں ہیں۔

☆...... اس (مصطفیٰ کمال) کے سینے میں کوئی نیا سانس نہ تھا اور اس کے ضمیر میں کوئی نیا جہان (عالم) نہ تھا۔

☆...... بے شک اس (اتاترک) نے موجودہ عالم کے ساتھ موافقت اختیار کر لی اور وہ اس عالم کی تپش سے موم کی طرح پگھل گیا۔

☆...... کائنات کی فطرت میں جو جدیدیت ہے وہ زندگی کی تقویم کی جا و بے جا قسم کی پیروی کی وجہ سے نہیں ہیں اہے۔

بقول علامہ اقبال

ع اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
(خضر راہ)

☆...... زندہ دل انسان خود زمانوں اور ادوار پیدا کرتا ہے۔ اس کی جان حقیقت جانے بغیر (دوسروں کی) پیروی سے بے حضور ہو جاتی ہے۔ (اس کی روح تقلید سے مرجاتی ہے)۔

☆...... اگر تو مسلمانوں کا سا حوصلہ رکھتا ہے تو پھر ذرا اپنے ضمیر میں جھانک اور قرآن پر نگاہ ڈال۔

☆...... اس کی آیات میں سینکڑوں نئے جہان موجود ہیں۔ اس (مردِ مومن) کے زمان میں بہت سے ادوار مضمر ہیں۔ (زمانے بل کھا رہے ہیں)۔

☆...... قرآنِ کریم کی آیات میں موجود جہانوں میں سے دورِ حاضر کے لئے ایک ہی جہان کافی ہے۔ اگر تیرے سینے میں معنی رس دل ہے تو تُو وہ جہان لے لے۔ (حاصل کر لے)۔

☆...... بندۂ مومن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور اس بنا پر ہر جہاں اس کے پہلو میں قبا کی مانند ہے۔ (اس کی قامت پر ہر جہان قبا کی طرح سج جاتا ہے)۔

☆...... جب کوئی جہان اس کے پہلو میں پرانا ہو جاتا ہے تو قرآنِ کریم اسے ایک اور نیا جہان عطا کر دیتا ہے۔

زندہ رود

زورق خاکیاں بے ناخد است کس نداند عالم قرآں کجاست !

معانی:...... زورق: کشتی۔ خاکیاں: جمع خاکی مراد آدمی جو مٹی سے بنا۔ ناخدا: ملاح۔

ترجمہ وتشریح:...... ہم خاکیوں یعنی انسانوں کی کشتی ملاح کے بغیر ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ قرآنِ کریم کا جہان کہاں ہے۔

افغانی

عالمے در سینہ ماگم ہنوز عالمے در انتظار قم ہنوز
عالمے بے امتیاز خون و رنگ شام او روشن تراز صبح فرنگ
عالمے پاک از سلاطین و عبید چوں دل مومن کرانش ناپدید
عالمے رعنا کہ فیض یک نظر تخم او افگند درجان عمرؓ !
لایزال و وارد اتش نو بنو برگ و بار محکماتش نو بنو
باطن او از تغیر بے غمے ظاہر او انقلاب ہر دمے
اندرونِ تست آں عالم نگر می دہم از محکمات او خبر !

معانی ...... قم: "قم باذنِ اللہ" (اللہ کے حکم سے اُٹھ)۔ سلاطین: جمع سلطان آقا۔ عبید: غلام زرخرید۔ کرانش: اس کا کنارہ۔ ناپدید: جو ظاہر نہ ہو۔ رعنا: تازہ اور شاداب۔ افگند: ڈالا۔ عمرؓ: حضرت عمرؓ فاروق۔ لایزال: جسے زوال نہیں۔ وارداتش: اس کی واردات' کارنامے۔ محکماتش: اس کی محکمات' مراد قرآنِ کریم کی وہ آیات جن کے احکام واضح ہیں اور جن میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

ترجمہ وتشریح :...... (افغانی جواب دیتے ہیں) وہ جہان ابھی تک ہمارے سینوں میں گم ہے اور وہ جہان لفظ ''قم'' کے انتظار میں ہے۔

☆...... وہ ایک ایسا جہان ہے جس میں نسل اور رنگ میں کوئی امتیاز نہیں ہے اور اس کی شام فرنگ کی صبح سے بھی زیادہ روشن ہے۔

☆...... وہ ایک ایسا جہان ہے جو آقاؤں اور غلاموں سے پاک ہے۔ (آقا اور غلام میں کوئی تفریق نہیں ہے) پہلے مصرعے کے حوالے سے علامہ کی نظم ''شکوہ'' کے یہ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز — قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز — نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

☆...... وہ ایک ایسا جہان ہے جو شاداب و تازہ اور دلکش ہے جس کی (جناب رسول پاکؐ) ایک نظر کے فیض نے حضرت عمرؓ کی جان میں اس کا بیج بو دیا تھا۔

☆...... وہ جہان لازوال (ناپذیر) ہے اور اس کی واردات تازہ بتازہ یعنی قرآن کے پیدا کردہ اس جہان میں نت نئے کارنامے ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی محکمات کے برگ و بار (پتے اور پھل) تازہ بتازہ ہیں۔

☆...... اس جہان کا باطن تغیر و تبدل (تبدیلیوں سے بے غم ہے۔ اس کا ظاہر ہر لحہ کا انقلاب ہے۔

☆...... وہ جہان تیرے اندر ہے تو اسے دیکھ میں تمہیں اس کے محکمات کے متعلق بتاتا ہوں۔

محکمات عالم قرآنی

(جہانِ قرآنی کی بنیادی تعلیمات جن میں احکام واضح ہیں)

(۱) خلافت آدم

در دو عالم ہر کجا آثار عشق — ابن آدم سرے از اسرار عشق
سر عشق از عالم ارحام نیست — اوز سام و حام و روم و شام نیست
کوکب بے شرق و غرب و بے غروب — در مدارش نے شمال و نے جنوب
حرف انی جاعل تقدیر او — از زمیں تا آسماں تفسیر او
مرگ و قبر و حشر و نشر احوال اوست — نور و نار آں جہاں اعمال اوست
او امام و او صلوات و اوحرم — او مداد و او کتاب و او قلم !
خردہ خردہ غیب او گردد حضور — نے حدود اور انہ ملکش راثغور
از وجودش اعتبار ممکنات — اعتدال او عیار ممکنات
من چہ گویم ازیم بے ساحلش — غرق اعصارز و دہور اندر دلش !
آنچہ در آدم بگنجد عالم است — آنچہ در عالم نگنجد آدم است !

آشکار امہر و مہ از جلوتش | نیست رہ جبریل را در خلوتش!
برتر از گردوں مقام آدم است | اصل تہذیب احترام آدم است

معانی:...... عالمِ ارحام: رحموں کا عالم' ارحام' جمع رحم' ماں کا پیٹ' سام وحام: حضرت نوحؑ کے دو بیٹوں کے نام' سام کی نسل سے اہل شام وعرب اور حام کی نسل سے افریقی ہیں۔ کوکب: روشن ستارہ۔ مدارش: اس کا دائرۂ جائے گردش۔ انی جاعل: ایک آیتِ قرآنی جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''زمین پر اپنا خلیفہ پیدا کرنا چاہتا ہوں اور وہ خلیفہ آدم ہوگا'' سورۃ البقرہ' آیت ۳۰۔ مداد: سیاہی' طریقہ۔ خردہ خردہ: بتدریج' رفتہ رفتہ' آہستہ آہستہ۔ ثغور: جمع ثغر بمعنی سرحد۔ عیار: پرکھ' کسوٹی' تولنا۔ یم بے ساحلش: وہ سمندر جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ بگنجد: سماتا ہے۔ ممکنات: ممکن کی جمع' صلاحیتیں' قوتیں' مراد دنیا کی مخلوقات۔

ترجمہ وتشریح:...... دونوں جہانوں میں جہاں کہیں بھی عشق کے آثار ہیں وہاں ابن آدم (اولادِ آدم) عشق کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔

☆...... عشق کے راز کا تعلق ارحام سے نہیں ہے۔ اس کا یعنی رازِ عشق کا سام اور حام اور روم وشام سے کوئی تعلق نہیں۔ (عشق حسب و نسب اور رنگ ونسل کی قید سے آزاد ہے)۔

☆...... وہ ایک ایسا ستارہ ہے جس کا مشرق ومغرب اور غروب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (وہ کبھی غروب نہیں ہوتا) اور اس کے مدار میں نہ شمال ہے اور نہ جنوب ہے۔

☆...... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''انی جاعل'' کے الفاظ اس کی تقدیر ہے اور زمین سے آسمان تک ہر شئے کی تسخیر اس کی تفسیر ہے۔ مطلب یہ کہ انسان اللہ تعالیٰ کا نائب / خلیفہ اور اس لحاظ سے اس ذات کی صفات کا مظہر ہے)۔

☆...... موت اور قبر اور حشر ونشر اس (مردِ کامل) کے احوال ہیں اور اس جہان کا نور یعنی جنت اور آگ یعنی دوزخ اس کے اعمال ہیں۔

☆...... وہ امام اور وہ نماز اور وہ کعبہ ہے۔ وہ سیاہی ہے اور وہ کتاب ہے اور وہ قلم ہے۔

☆...... اس کا غیب آہستہ آہستہ اس کے لئے ظہور بن جاتا ہے نہ اس کی اپنی کوئی حدود ہیں اور نہ اس کے ملک کی سرحدیں ہیں۔

☆...... اس کے وجود ہی سے ممکنات کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کا اعتدال (راست روی) ممکنات کی کسوٹی ہے۔

☆...... میں اس کے ناپید اکنار (بے کراں) سمندر کے بارے میں کیا بات کروں۔ اس کے دل میں زمانے اور نئے ادوار پوشیدہ ہیں۔ (مردِ کامل کے دل کو بے کنار سمندر سے تشبیہ دی ہے)۔

☆...... وہ چیز جو آدم میں سماجاتی ہے۔ وہ عالم / کائنات ہے' اور جو عالم میں نہیں سماسکتا وہ آدم ہے۔

☆...... سورج اور چاند اس کی جلوت ہی سے نمایاں ہیں۔ اس کی خلوت میں جبرئیل کا بھی گذر نہیں ہے۔ (سورج اور چاند کا ظہور آدم ہی کی بدولت ہے)۔

☆...... آدم کا مقام آسمان سے بھی بلند تر ہے۔ تہذیب کی اصل آدم کا احترام ہے۔

زندگی اے زندہ دل دانی کہ چیست؟ | عشق یک بیں در تماشائے دوئی است!
مرد و زن وابستہ یک دیگراز | کائنات شوق را صورت گراند!
زن نگہ دارندہ نار حیات | فطرت او لوح اسرار حیات
آتش مارا بجان خود زند | جوہر او خاک را آدم کند

در ضمیرش ممکنات زندگی	از تب و تابش ثبات زندگی
شعلہ کز وے شرر ہا در گست	جان و تن بے سوز او صورت نہ بست
ارج ما از ارجمند یہائے او	ماہمہ از نقشبند یہاے او
حق ترا داد است اگر تاب نظر	پاک شو قد سیت او را انگر

معانی :...... عشق یک بیں: ایک کو دیکھنے کا عشق (توحید) دوئی: دو ہونا، کثرت۔ صورت گر: نقاش، مصور۔ نگہ دارندہ: حفاظت کرنے والی۔ لوح: تختی۔ ثباتِ زندگی: زندگی کا استقلال۔ در گست: نکلیں، نکلتی ہیں۔ صورت نہ بست: صورت اختیار نہیں کی۔ ارج: قیمت، قدر، وقار۔ ارجمندی: سربلندی۔ قدسیت: پاکیزگی، طہارت، فرشتہ پن۔

ترجمہ وتشریح :...... اے زندہ و بیدار دل (انسان) کیا تو جانتا ہے کہ زندگی کیا ہے؟ (حقیقی) زندگی دوئی میں ایک کو دیکھنے یعنی کثرت میں وحدت دیکھنے کا نام ہے۔

☆...... مرد اور عورت ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ دونوں شوق کی کائنات کے صورت گر ہیں۔ (کائناتِ شوق کی نقشبندی کرتے ہیں۔)

☆...... عورت زندگی کی آگ کی حفاظت کرنے والی ہے۔ اس کی فطرت زندگی کے رازوں کی تختی ہے۔

☆...... عورت ہماری آگ کو اپنی جان پر لگاتی (سموتی) ہے۔ اس کا جوہر خاک کو آدم یعنی آدمی بنا دیتا ہے۔

☆...... اس کے ضمیر میں زندگی کے ممکنات ہیں۔ اس کی تب و تاب سے زندگی ثبات پاتی ہے۔

☆...... وہ (عورت) ایک ایسا شعلہ ہے جس سے بہت سی چنگاریاں نکلتی ہیں۔ اسکے سوز کے بغیر جسم اور جان صورت پذیر نہیں ہوتے۔

☆...... ہماری توقیر عورت ہی کی سربلندی سے ہے۔ ہم سب اس (ماں) کی نقشبندی سے وجود میں آئے ہیں۔

☆...... اگر حق تعالیٰ نے تجھے دیکھنے کی صلاحیت دی ہے تو، تو پہلے خود پاک ہو اور پھر اس (ماں) کی قدسیت کو دیکھ۔ یعنی عورت کا وجود انسانوں کے لئے بڑا ہی لائق احترام و محبت ہے۔

اے ز دینت عصر حاضر بردہ تاب	فاش گویم باتو اسرار حجاب
ذوق تخلیق آتشے اندر بدن	از فروغ او فروغ انجمن !
ہر کہ بردار دازیں آتش نصیب	سوز و ساز خویش را گردد رقیب
ہر زماں بر نقش خود بندد نظر	تانگیر دلوح او نقش دگر
مصطفیٰ اندر حرا خلوت گزید	مدتے جز خویشتن کس را ندید
نقش ما را در دل اوریختند	ملتے از خلوتش انگیختند
می توانی منکر یزداں شدن	منکر از شان نبی نتواں شدن
گرچہ داری جان روشن چوں کلیم	ہست افکار تو بے خلوت عقیم !
از کم آمیزی تخیل زندہ تر	زندہ تر جویندہ تر، یا بندہ تر !

معانی :...... بردہ تاب: روشنی چھین لی ہے۔ فاش گویم: میں واضح طور پر کہتا ہوں۔ ذوقِ تخلیق: پیدا کرنے کا ذوق شوق۔ فروغ: روشنی۔ گردد رقیب: حفاظت کرنے والا بن جاتا ہے۔ حرا: غارِ حرا، مکہ معظمہ میں ایک پہاڑی کے غار کا نام جہاں حضور اکرم

بعثت نبوی سے قبل عبادت فرمایا کرتے تھے اور وہیں پر آپؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ خلوت گزید: تنہائی اختیار کی۔ ریختند: انہوں نے ڈالا' قدرت نے ڈالا۔ انگیختند: یعنی وجود میں لائی گئی۔ کلیم: حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ عقیم: بانجھ۔ جویندہ تر: زیادہ تلاش کرنے والا۔ یابندہ تر: زیادہ پانے والا۔ کم آمیزی: دوسرے سے میل جول رکھنے کی صورتحال۔

ترجمہ وتشریح :...... (اے جدید دور کے مسلمان) تجھ سے عصر حاضر / جدید دور نے دین کی روشنی چھین لی ہے۔ میں تجھ پر پردے کے رازوں کی بات واضح کرتا ہوں۔

☆...... تخلیق کا ذوق بدن میں آگ کا ہونا ہے۔ اس کی روشنی سے انجمن کی روشنی ہے۔

☆...... جو کوئی بھی اس آگ سے حصہ پاتا ہے وہ اپنے سوز وساز کا محافظ بن جاتا ہے۔

☆...... وہ ہر وقت اپنے نقش پر نظر رکھتا ہے تاکہ اس کی تختی کوئی اور نقش اختیار نہ کرلے۔

☆...... حضور اکرم محمد مصطفیٰؐ نے غار حرا میں خلوت اختیار فرمائی اور ایک مدت تک اپنے سوا کسی اور کو نہ دیکھا۔

☆...... ہمارا نقش' قدرت کی طرف سے' حضور اکرمؐ کے دل میں ڈالا گیا آپؐ کی خلوت کے اندر سے ایک نئی ملت اُبھری۔

☆...... تو خدا کا منکر تو ہوسکتا ہے لیکن حضور نبی کریمؐ کی عظمتِ شان سے انکار ممکن نہیں۔

☆...... خواہ تجھ میں حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ کی سی روشن جان کیوں نہ ہو پھر بھی خلوت کے بغیر تیرے افکار بانجھ رہیں گے۔

☆...... کم آمیزی سے تخیل بہت زندہ ہوجاتا ہے' پہلے سے بھی زیادہ زندہ' زیادہ تلاش کرنے والا اور اپنی تلاش کے مقصد کو زیادہ پانے والا بن جاتا ہے۔

علم و ہم شوق از مقامات حیات | ہر دوی گیر د نصیب از واردات!
علم از تحقیق لذت می برد | عشق از تخلیق لذت می برد
صاحب تحقیق را جلوت عزیز | صاحب تخلیق را خلوت عزیز
چشم موسیٰ خواست دیدار وجود | ایں ہمہ از لذت تحقیق بود
لن ترانی نکتہ ہا دارد دقیق | اند کے گم شو دریں بحر عمیق
ہر کجا بے پردہ آثار حیات | چشمہ زارش در ضمیر کائنات
درنگر ہنگامہ آفاق را | زحمت جلوت مدہ خلاق را
حفظ ہر نقش آفریں از خلوت است | خاتم او را نگیں از خلوت است

معانی :...... می گیر د نصیب: حصہ لیتے ہیں۔ واردات: وہ کیفیات جو علم اور عشق سے آدمی میں پیدا ہوتی ہیں۔ می برد: حاصل کرتا ہے' پاتا ہے۔ خواست: چاہا۔ دیدار وجود: خدا کی ذات پاک کا دیدار۔ لن ترانی: تو مجھے نہیں دیکھ سکتا' قرآنی تلمیح' جب حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور پر خدا سے کہا کہ اے خدا مجھے اپنا دیدار کرا' تو خدا نے جواب میں یہ کہا۔ دقیق: مشکل۔ اند کے: ذرا تھوڑی دیر کے لئے۔ بحر عمیق: گہرا سمندر۔ خلاق: بہت تخلیق کرنے والا' خالق کائنات۔ زحمت جلوت: ظاہر ہونے کی تکلیف۔ نقش آفریں: نقش پیدا کرنے والا' نقاش۔ خاتم: انگوٹھی۔ نگیں: نگینہ۔

ترجمہ وتشریح:...... علم اور شوق (عشق) دونوں زندگی کے مقامات میں سے ہیں۔ ہر دو کا تعلق مشاہدات اور تجربات سے ہے۔

☆...... علم' تحقیق سے لذت حاصل کرتا ہے اور عشق تخلیق سے۔

☆ ...... تحقیق کرنے والے (صاحب علم) کو جلوت (انجمن) پیاری (پسند) ہے اور صاحب تخلیق کو خلوت عزیز ہے۔
☆ ...... حضرتِ موسیٰ کی آنکھ نے اس ذاتِ باری کے دیدار کی خواہش کی (''رب ارنی'' اے رب مجھے اپنا دیدار کرا' کہا)۔ان کی یہ خواہش سب تخلیق کی لذت کا کرشمہ تھا۔
☆ ...... ''لن ترانی'' (تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا' خدا کا جواب) میں بڑی گہری باتیں ہیں۔ ذرا اس گہرے سمندر میں گم ہو جا۔
☆ ...... جہاں کہیں بھی زندگی کے آثار بے پردہ ہیں۔ (بے پردہ نظر آتے ہیں) ان کا سرچشمہ کائنات کے ضمیر کے اندر ہے۔
☆ ...... تو آفاق کے ہنگاموں پر نظر ڈال اور خالق کائنات کو ظاہر ہونے (جلوت) کی زحمت نہ دے۔
☆ ...... ہر نقش آفریں کی حفاظت خلوت سے ہے۔اس کی انگوٹھی کا نگینہ خلوت ہی ہے۔

(۲) حکومت الٰہی

بندہ حق بے نیاز از ہر مقام ... نے غلام اورا نہ او کس را غلام
بندہ حق مرد آزاد است و بس ... ملک و آئینش خداداد است و بس
رسم و راہ و دین و آئینش ز حق ... زشت و خوب و تلخ و نوشینش ز حق
عقل خود بیں غافل از بہبود غیر ... سود خود بیند نہ بیند سود غیر
وحی حق بینندہ سود ہمہ ... در نگاہش سود و بہبود ہمہ
عادل اندر صلح و ہم اندر مصاف ... وصل و فصلش لا یراعی لا یخاف
غیر حق چوں ناہی و آمر شود ... زور ور بر ناتواں قاہر شود
زیر گردوں آمری از قاہری است ... آمری از ما سوا اللہ کافری است

معانی :...... زشت وخوب: برا بھلا۔ نوشینش: اس کا میٹھا۔ خود بیں: آپ کو دیکھنے والی' اپنا مفاد چاہنے والی۔ بہبود: بھلائی۔ سودخود: اپنا نفع' اپنا مفاد۔ بینندہ: دیکھنے والی۔ عادل: انصاف کرنے والی/والا۔ مصاف: جنگ۔ وصل و فصلش: اس کی دوستی اور دشمنی۔ لا یراعی لا یخاف: نہ کسی کی رعایت کرتی ہے اور نہ کسی سے خوف کھاتی ہے۔ ناہی و آمر: منع کرنے والی اور حکم دینے والی۔ زورور: طاقتور۔ قاہر: قہر کرنے والا۔ آمری: آمریت' مطلق العنان حکومت۔ ماسوا اللہ: خدا کے سوا جو کچھ ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... بندۂ حق (مردِ حق) ہر مقام سے بے نیاز ہے۔نہ وہ کسی کا غلام ہے نہ کوئی اس کا غلام۔
☆ ...... بندۂ حق صرف ایک آزاد مرد (انسان) ہے۔اس کا ملک (حکومت) اور آئین (قانون) خدا کا عطا کردہ ہے۔
☆ ...... اس کے طور طریقے اور اس کا دین اور اس کا آئین سب خدا کی طرف سے ہیں۔اس کا برا اور بھلا اور کڑوا اور میٹھا سب اللہ کی طرف سے ہے۔
☆ ...... خود بیں عقل دوسروں کی خیر خواہی سے بے خبر ہے۔وہ صرف اپنا مفاد دیکھتی ہے۔کسی اور کا فائدہ نہیں دیکھتی۔
☆ ...... حق تعالیٰ کی وحی سب کے فائدے پر توجہ دیتی ہے۔اس کی نگاہ میں سب کا فائدہ اور بھلائی ہوتی ہے۔
☆ ...... وحی حق صلح میں بھی اور جنگ میں بھی عدل وانصاف سے کام لیتی ہے۔وہ دوستی اور دشمنی میں نہ تو کسی کی رعایت کرتی ہے اور نہ

کسی سے خوفزدہ ہوتی ہے۔

☆...... حق کے سوا جب کوئی اور کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیتا ہے تو اس سے طاقتور کمزور پر قہر کرنے والا بن جاتا ہے۔

☆...... آسمان تلے (دنیا) میں آمریت ظلم و جور سے قائم ہوتی ہے۔ جو آمریت خدا کی حکمرانی سے ہٹ کر ہو وہ کافری ہے۔

قاہر آمر کہ باشد پختہ کار ۔۔۔ از قوانین گرد خود بندد حصار
جرہ شاہیں تیز چنگ و زود گیر ! ۔۔۔ صعوہ را درکار ہا گیرد مشیر
قاہری را شرع و دستورے دہد ۔۔۔ بے بصیرت سرمہ با کورے دہد !
حاصل آئین و دستور ملوک ! ۔۔۔ دہ خدایاں فربہ و دہقاں چو دوک !

معانی :...... پختہ کار: تجربہ کار۔ حصار: قلعہ۔ جرہ شاہیں: نرشکاری باز۔ صعوہ: ممولا۔ مشیر: مشورہ دینے والا۔ بے بصیرت: اندھا، نابینا۔ دہ خدایاں: دہ خدا کی جمع، جاگیردار، زمیندار۔ چودوک: چرخے کے تکلے کی مانند۔

ترجمہ وتشریح:...... قہر و غضب ڈھانے والا مطلق العنان حکمران، جو تجربہ کار ہوتا ہے، اپنے اردگرد قوانین کا قلعہ بنالیتا ہے۔

☆...... تیز پنجوں اور شکار کو جلد پکڑنے والا نر باز امور حکومت میں ممولوں کو مشیر بنالیتا ہے۔

☆...... وہ قاہری کو شرع اور دستور کی صورت دیتا ہے۔ (جو اس کا فریب ہوتا ہے) اس کی مثال اس نابینا آدمی کی سی ہے جو کسی اندھے کو سرمہ دیتا ہے۔

☆...... بادشاہوں کے دستور و آئین کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جاگیردار موٹے ہو جاتے ہیں جبکہ کسان بیچارہ (چرخے کے) تکلے کی مانند یعنی دبلا اور کمزور ہو جاتا ہے۔

وائے بر دستور جمہور فرنگ ۔۔۔ مردہ تر شد مردہ از صور فرنگ !
حقہ بازاں چوں سپہر گرد گرد ۔۔۔ از امم بر تختہ خود چیدہ نرد !
شاطراں ایں گنج ور آں رنج بر ۔۔۔ ہر زماں اندر کمین یک دگر
فاش باید گفت سرِ دلبراں ۔۔۔ ما متاع و ایں ہمہ سودا گراں !
دیدہ ہا بے نم ز حب سیم و زر ۔۔۔ مادراں را بار دوش آمد پسر
وائے بر قومے کہ از بیم ثمر ۔۔۔ می برد نم راز اندام شجر !
تا نیارد زخمہ از تارش سرود ۔۔۔ می کشد نازادہ را اندر وجود !
گرچہ دارد شیوہ ہائے رنگ رنگ ۔۔۔ من بجز عبرت نگیرم از فرنگ !
اے بہ تقلیدش اسیر آزاد شو ۔۔۔ دامن قرآں بگیر آزاد شو !

معانی :...... وائے: افسوس ہے۔ صور: وہ بگل جو اسرافیل قیامت کے روز بجائیں گے اور اس کی آواز پر مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ حقہ بازاں: حقہ باز کی جمع، مداری۔ امم: جمع امت، امتیں، قومیں۔ چیدہ نرد: شطرنج کے تختہ پر رکھا ہے۔ شاطراں: جمع شاطر، شطرنج کھیلنے والے، چالباز۔ گنج ور: خزانے اکٹھے کرنے والا۔ کمین: گھات۔ اندام: جسم۔ نازادہ: جو ابھی پیدا نہیں ہوا۔ تقلیدش: اس کی پیروی۔ پسر: بیٹا۔

ترجمہ وتشریح :...... اہل مغرب کے جموری آئین پر افسوس ہے۔ اہل مغرب (فرنگی) کے صورت پھونکنے سے تو مردہ اور زیادہ مردہ ہو جاتا ہے۔

☆...... جمہوری تماشا دکھانیوالے یورپی مداریوں نے گردش کرنیوالے آسمان کی مانند اپنی شطرنج کے تختہ قوموں کے مہرے رکھے ہوئے ہیں۔

☆...... یورپی شاطر (شعبدہ باز) تو خزانے اکٹھے کرنے میں لگے ہوئے ہیں جبکہ دوسرے دکھ اُٹھا رہے ہیں۔ یہ ہر لحہ ایک دوسرے کی گھات میں ہیں۔

☆...... محبوبوں کا راز کھل کر بیان کرنا چاہئے۔ (اور وہ راز یہ ہے کہ) ہم تو مال ومتاع ہیں۔ اور یہ سب سوداگر ہیں۔

☆...... سونے چاندی (مال ودولت) کی محبت نے ان کی آنکھوں سے نمی غائب کر دی ہے۔ ہمدردی چھین لی ہے۔ یہاں تک کہ ماؤں کے لئے اولاد گویا کندھوں کا بوجھ بن رہی ہے۔ (ماما بھی ختم ہوگئی ہے) افسوس اس قوم پر جو پھل کے خوف سے درخت کے تنے کے اندر سے نمی کھینچ لیتی ہے۔

☆...... تا کہ اس کی مضراب، ساز سے کوئی سُر پیدا نہ کرے۔ وہ نہ پیدا ہونے والے بچوں کو وجود کے اندر ختم کر دیتے ہیں۔

☆...... اگر چہ افرنگ (یورپ) رنگ رنگ کے انداز رکھتا ہے لیکن میں انہیں دیکھ کر صرف عبرت حاصل کرتا ہوں۔

☆...... اے (وہ شخص) تو جو افرنگی کی بے جا قسم کی پیروی کا غلام بنا ہوا ہے۔ اس سے آزاد ہو جا۔ قرآن کریم کا دامن تھام اور صحیح معنوں میں آزاد ہو جا۔

(۳) ارض ملک خدا است

(زمین خدا کی ملکیت ہے)

سرگزشت آدم اندر شرق و غرب — بہر خاکے فتنہ ہائے حرب و ضرب!
یک عروس و شہر اوما ہمہ — آں فسونگر بے ہمہ ہم باہمہ!
عشوہ ہائے اوہمہ مکروفن است — نے ازان تو نہ آزان من است!
در نسازد باتو ایں سنگ و حجر — ایں ز اسباب حضر تو در سفر!
اختلاط خفتہ و بیدار چیست؟ — ثابتے را کار باسیار چیست؟
حق زمیں راجز متاع مانگفت — ایں متاع بے بہا مفت است مفت
دہ خدایا! نکتہ زمن پذیر — رزق و گو راز وے بگیر او رامگیر
صحبتش تاکے تو بود و او نبود — تو وجود و او نمود بے وجود
توعقابی طائب افلاک شو — بال و پر بکشاو پاک از خاک شو
باطن الارض للہ ظاہر است — ہر کہ ایں ظاہر نہ بیند کافر است

معانی :...... حرب وضرب: لڑائی جھگڑا، جنگ۔ عروس: دلہن۔ فسوں گر: جادوگر۔ سرگذشت: واقعات وحالات۔ عشوہ ہائے: ناز نخرے۔ در نسازد: موافقت نہیں کرتے۔ حجر: پتھر روڑا۔ حضر: سفر کی ضد، وطن میں قیام۔ اختلاط: میل جو۔

خفتہ: سویا ہوا۔ سیار: بہت چلنے والا۔ بے بہا: قیمتی۔ پذیر: قبول کر۔ مگیر: مت پکڑ۔ تو عقابی: تو عقاب ہے۔
طائف: طواف کرنے والا۔ الارض للہ: زمین اللہ کی ہے۔

ترجمہ وتشریح :...... مشرق ومغرب کے حالات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان میں زمین کی خاطر لڑائی جھگڑوں کے فتنے پیدا ہوئے ہیں۔

☆...... یہ ایک دلہن ہے اور ہم سب اس کے شوہر ہیں۔ یہ ایک ساحرہ اجادوگر ہے جو ہم سب کے ساتھ بھی ہے اور ہم سب کے بغیر بھی۔
☆...... اس کے سارے ناز نخرے مکروفریب ہیں' نہ یہ تیری ہے اور نہ میری ہے۔
☆...... یہ روڑے اور پتھر تجھ سے موافقت نہیں رکھتے' اس لئے کہ یہ تو آبادی کے اسباب ہیں' ایک جگہ ٹکے ہوئے ہیں اور تو سفر میں ہے۔
☆......سوئے ہوئے اور بیدار میں باہمی میل جول کیسا؟ کسی ساکن کو حرکت وگردش میں رہنے والے سے کیا سروکار؟ (مقیم کا مسافر سے کیا کام؟)
☆...... اللہ تعالیٰ نے زمین کو صرف ہماری متاع فرمایا ہے۔ یہ بے بہا (قیمتی) زمین مفت ہے مفت۔
☆...... اے جاگیردار از میندار! تو مجھ سے ایک گہری بات (نکتہ) سمجھ۔ تو اس (زمین) سے رزق اور قبر حاصل کر اس پر قبضہ نہ کر۔
☆...... تیری اس کی محت کب تک۔ تو تو بود (وجود) ہے اور وہ نبود (نابود' مردہ) ہے۔
☆...... تو تو ایک عقاب ہے' تو آسمانوں کا طواف کرنے والا بن۔ بال وپر کھول یعنی اُڑ اور خاک سے پاک (آزاد) ہو جا۔
☆...... "الارض للہ" (زمین اللہ کی ہے) کا باطن ظاہر ہے۔ معنی بالکل واضح ہیں) جو کوئی یہ ظاہر نہیں دیکھتا وہ کافر ہے۔

من نگویم در گزر از کاخ و کوے ——— دولت تست ایں جہان رنگ و بوے
دانہ دانہ گوہر از خاکش بگیر ——— صید چوں شاہیں ز افلاکش بگیر
تیشہ خود را بکہسارش بزن ——— نورے از خود گیرو وبرنارش بزن
از طریق آزاری بیگانہ باش ——— برمراد خود جہان نو تراش !
دل برنگ و بوے و کاخ و کومدہ ——— دل حریم اوست جزبا اومدہ !
مردن بے برگ و بے گور و کفن ؟ ——— گم شدن در نقرہ و فرزند و زن !
ہر کہ حرفے لا اللہ از برکند ——— عالمے را گم بخویش اندر کند
فقر جوع و رقص و عریانی کجاست ——— فقر سلطانی است رہبانی کجاست

معانی :...... درگذر: چھوڑ دے۔ صید: شکار۔ بزن: مار۔ طریق آزری: آزر کا طریقہ۔ بت تراشی کا طریقہ' آزر حضرت ابراہیمؑ کے دور کا مشہور بت تراش مدہ: مت دے۔ حریم: گھر۔ بے برگ: ساز وسامان کے بغیر۔ مردن: مرنا۔ گم شدن: گم ہو جانا۔ نقرہ: چاندی' دولت۔ از برکند: حفظ ایاد کر لیتا ہے۔ جوع: بھوک۔ رہبانی: ترک دنیا کرنا۔

ترجمہ وتشریح:...... میں تجھے یہ تو نہیں کہتا کہ تو مکان اور آبادی کو چھوڑ دے' یہ جہانِ رنگ وبو (دنیا) تو تیری دولت ہے۔
☆...... تو زمین سے دانوں کے موتی حاصل کر (اس کی کاشت سے زیادہ پیداوار حاصل کر) تو اس کے آسمانوں سے شاہین کی طرح شکار حاصل کر۔
☆...... تو اپنی کلہاڑی اس کے کوہسار پر چلا۔ اپنے اندر سے نور حاصل کر کے اس کی آگ پر لگا۔
☆...... آزری طریقے سے بیگانہ ہو جا (چھوڑ دے) اور اپنی خواہش کے مطابق ایک نیا جہان تراش (وجود میں لا)۔

☆...... تو دنیا کی دل کشیوں اور دلچسپیوں اور محل اور آبادی سے دل نہ لگا۔ اس لئے کہ دل تو اس ذاتِ اقدس کا گھر ہے' اسے تو اس ذات کے سوا اور کسی کو نہ دے۔

☆...... بے سروسامانی کی حالت میں اور گور و کفن کے بغیر مرنا کیا ہے؟ سونے چاندی اور فرزندوں میں خود کو کھونا یا محو کرنا ہے۔

☆...... جو کوئی ''لا الہ'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے) کے الفاظ حفظ کر لیتا ہے وہ سارے جہان (دنیا) کو اپنے اندر سمو لیتا ہے۔

☆...... بھوک اور رقص/ناچ اور عریانی یہ فقر کہاں ہے۔ (یہ کہاں کا فقر ہے) فقر تو بادشاہت ہے اس میں ترکِ دنیا کہاں ہے (نہیں ہے)۔

(۴) حکمت خیر کثیر است

''گفت حکمت را خدا خیر کثیر — ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر'

علم حرف و صوت را شہپر دہد — پاکی گوہر بہ ناگوہر دہد

علم را بر اوج افلاک است رہ — تا ز چشم مہر برکند نگہ

نسخہ او نسخہ تفسیر کل — بستہ تدبیر او تقدیر کل

دشت را گوید حبابے دہ، دہد — بحر را گوید سرابے دہ، دہد !

چشم او بر واردات کائنات — تا بہ بیند محکمات کائنات

دل اگر بندد بہ حق، پیغمبری است — ور ز حق بیگانہ گردد کافری است !

علم را بے سوز دل خوانی شر است — نور او تاریکی بحر و بر است !

عالم از غاز او کور و کبود — فرودینش برگ ریز ہست و بود

بحر و دشت و کوہسار و باغ و راغ — از بم طیارہ او داغ داغ !

سینہ افرنگ را نارے ازوست — لذت شبخون و یلغارے ازوست

سیر واژونے دہد ایام را — می برد سرمایہ اقوام را !

قوتش ابلیس را یارے شود — نور نار از صحبت نارے شود

کشتن ابلیس کارے مشکل است — زانکہ او گم اندر اعماق دل است

خوشتر آں باشد مسلمانش کنی — کشتہ شمشیر قرآنش کنی

از جلال بے جمالے الاماں — از فراق بے وصالے الاماں !

علم بے عشق است از طاغوتیاں — علم با عشق است از لاہوتیاں !

بے محبت علم و حکمت مردہ — عقل تیرے بر ہدف ناخوردہ

کور را بینندہ از دیدار کن — بو لہب را حیدر کرار کن !

معانی :...... حکمت: حکمت سے مراد دو قسمیں ہیں: حکمت نظری جس میں منطق' فلسفہ' علم کلام' معاشیات و اخلاقیات وغیرہ شامل ہیں۔ حکمت عملی جس میں طبعیات' ریاضی' حساب' صنعت و حرفت شامل ہیں۔ خیرِ کثیر: بڑی نعمت (قرآنی آیت کا حوالہ سورۃ البقرہ'

آیت ۲۶۹) صوت: آواز۔ ناگوہر: چمک سے محروم موتی۔ اوج: بلندی۔ برکند: چھین لے۔ تفسیر کل: تمام کائنات کی تفسیر۔ حبابے: ایک یا کوئی بلبلا۔ سرابے: ایک سراب' وہ ریت جو دور سے پانی دکھائی دیتی ہے۔ واردات: واقعات و کیفیات۔ بندد: لگائے۔ ور: اور اگر (واگر کا مخفف) خوانی: تو پڑھے' تو پڑھے گا۔ غاز: گیس کا دھواں۔ کور و کبود: اندھیرے والا۔ فرودینش: اس کا فرودیں افروردیں' اس کی بہار۔ برگ ریز: پتے گرانے والی' خزاں۔ راغ: سبزہ زار۔ داغ داغ: تباہ و برباد۔ یلغارے: حملہ کرنا۔ نارے: ایک آگ' دوزخ۔ سیرواژونے: الٹی گردش/رفتار۔ کشتن: مارنا۔ اعماق: جمع عمق' گہرائیاں۔ کشتہ: مارا ہوا۔ الاماں: خدا کی پناہ' پناہ ہے۔ طاغوتیاں: طاغوتی کی جمع' شیطان' شیاطین۔ لاہوتیاں: جمع لاہوتی' اللہ کے جہان سے تعلق رکھنے والے۔ ہدف: نشانہ۔ ناخوردہ: نہ لگا ہوا۔ بینندہ: دیکھنے والا۔ بولہب: حضور اکرمؐ کا چچا جو ایمان نہ لایا۔ حیدر کرار: حضرت علیؓ کا لقب۔

ترجمہ وتشریح:...... اللہ تعالیٰ نے حکمت کو خیر کثیر کہا ہے۔ یہ نعمت جہاں کہیں بھی تجھے نظر آئے' اپنا لے (حاصل کر)۔

☆...... علم حرف اور آواز کو بڑی پرواز کرنے والے پر عطا کرتا ہے اور اپنی چمک سے محروم ہو جانے والے موتیوں کو چمک کی پا کی عطا کرتا ہے۔

☆...... علم کا راستہ آسمانوں کی بلندی پر ہے' اور اس میں وہ قوت ہے کہ وہ سورج کی آنکھ سے نگاہ چھین لیتا ہے۔

☆...... علم کا نسخہ کائنات کی ساری موجودات کے نسخہ کی تفسیر ہے اور تمام موجودات کی تقدیر اس سے وابستہ ہے۔

☆...... اگر علم بیابان سے یہ کہے کہ پانی کا بلبلا دے تو وہ دے دیتا ہے اور اگر وہ سمندر سے کہے کہ سراب دے تو وہ دے دیتا ہے۔

☆...... اس کی آنکھ کائنات کی واردات پر ہوتی ہے تا کہ وہ کائنات کی محکمات (بنیادی اصول) دیکھ سکے۔

☆...... اگر علم حق (خدا) سے دل لگائے تو یہ پیغمبری ہے اور اگر وہ حق سے بیگانہ رہے تو یہ گویا کافری ہے۔

☆...... اگر تو علم کو سوزِ دل (عشق) کے بغیر پڑھے تو یہ شر ہے اور اس (علم) کا نور بحر و بر کی تاریکی کا ہے۔

☆...... اس کی (علم کی) گیس کے دھوئیں سے دنیا میں تاریکی پھیل جاتی ہے اور اس کا موسم بہار کائنات کے پتے اور پھل گرا دیتا ہے۔

☆...... سمندر اور دشت و کوہسار اور باغ و سبزہ زار سب اس کے جہاز کے بم سے داغ داغ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

☆...... اسی علم نے افرنگ/اہل یورپ کے سینے میں آگ بھری ہے اور اسی علم سے انہیں دوسری قوموں پر شب خون مارنے اور ان پر حملے کرنے کی لذت حاصل ہوئی ہے۔

☆...... ایسا علم' زمانے کو پیچھے لے جاتا ہے اور اقوام سے ان کا سرمایہ چھین لیتا ہے۔

☆...... اس علم کی قوت شیطان کی مددگار بن جاتی ہے۔ آگ یعنی ابلیس کی دوستی (صحبت) سے اس کا علم اپنا نور بھی نار بن جاتا ہے۔

☆...... شیطانکو مارنا مشکل کام ہے' کیونکہ وہ دل کی گہرائیوں میں گم ہے۔

☆...... بہتر یہی ہے کہ تو اسے مسلمان کر لے اور اسے قرآن کریم کی تلوار سے قتل کر دے۔

☆...... ایسا جلال جو جمال سے عاری ہے' اس سے خدا کی پناہ ہے۔ وصال کے بغیر جو فراق ہے' اس سے خدا کی پناہ۔

☆...... جو علم عشق سے خالی ہے وہ شیطانوں کا علم ہے اور عشق والا علم لاہوتیوں کا علم ہے۔ (عارفانِ الٰہی سے ہے)۔

☆...... محبت کے بغیر جو علم و حکمت ہے وہ مردہ ہے اور عقل ایک ایسا تیر ہے جو نشانے پر نہیں لگتا۔ (نشانے سے دور)۔

☆...... تو اندھے (علم) کو دیدار الٰہی سے بینا کر دے اور بولہب کو حیدر کرارؓ بنا دے۔ یعنی سوزِ دل سے خالی عشق بولہب کی سی خصلت والا اور عشق کا حامل دل حضرت علیؓ حیدر کرار کی مانند ہے۔

زندہ رود

محکماتش و انمودی از کتاب — ہست آں عالم ہنوز اندر حجاب !
پردہ را از چہرہ نکشاید چرا — از ضمیر مابروں ناید چرا
پیش مایک عالم فرسودہ ایست — ملت اندر خاک او آسودہ ایست
رفت سوز سینہ تاتارو کرد — یا مسلماں مرد یا قرآں بمرد !

معانی:...... وانمودی: ظاہر کردیا' واضح کردیا۔ نکشاید: نہیں ہٹاتا۔ چرا: کیوں نہیں۔ ناید: نہیں آتا۔ عالم فرسودہ: ناکارہ دنیا۔ تاتاروکرد: تاتاری اور کردنسل (کرد: ایران کے شمال مغرب میں صحرانشینوں کا گروہ) کے مسلمان جنہوں نے ماضی میں اسلام کی خاطر بڑی کوشش کی۔

ترجمہ وتشریح:...... آپ نے قرآن کریم سے اس کی بنیادی تعلیمات کوتو ظاہر کردیا ہے لیکن ابھی تک آپ کا بیان کردہ جہان پردے میں ہے۔

☆...... یہ جہان اپنے چہرے سے پردہ کیوں نہیں اٹھاتا اور ہمارے ضمیر سے باہر کیوں نہیں آتا؟
☆...... ہمارے سامنے تو ایک فرسودہ جہان ہے' اور ملت اس کی خاک آسودہ ہے۔
☆...... تاتاریوں اور کردوں کے سینوں کا سوز ختم ہوگیا ہے۔ کیا مسلمان مرگیا ہے یا پھر قرآن مرگیا ہے۔

سعید حلیم پاشا

دین حق از کافری رسوا تر است — زانکہ ملا مومن کافر گر است !
شبنم مادر نگاہ مایم است — از نگاہ اویم ماشبنم است !
از شگرفیہائے آں قرآں فروش — دیدہ ام رو الامیں ر اور خروش !
زانسوے گردوں دلش بیگانہ — نزد و ام الکتاب افسانہ
بے نصیب از حکمت دین نبیؐ — آسمانش تیرہ از بے کوکبی !
کم نگاہ و کور ذوق و ہرزہ گرد — ملت از قال و اقولش فرد فرد !
مکتب و ملا واسرار کتاب — کور مادر زاد و نور آفتاب !
دین کافر فکر و تدبیر ، جہاد — دین ملا فی سبیل اللہ فساد !

معانی:...... کافرگر: کافربنانے والا۔ یم: سمندر۔ شگرفی ہا: عجیب عجیب باتیں۔ قرآں فروش: قرآن بیچنے والا' قرآنی آیات کی تفسیر حاکم وقت کی مرضی کے مطابق کرنا۔ درخروش: واویلا کرتے ہوئے۔ ام الکتاب: قرآن کریم۔ تیرہ: تاریک' اندھیرا۔ بے کوکبی: ستاروں کا نہ ہونا' ستاروں کے بغیر۔ کم نگاہ: بصیرت سے عاری۔ ہرزہ گرد: فضول باتیں کرنے والا۔ قال واقولش: اس کا بحث ومناظرہ۔ کور مادرزاد: پیدائشی اندھا۔

ترجمہ وتشریح:...... آج دین حق کافری سے بھی زیادہ رسوا ہو چکا ہے۔ کیونکہ ہمارا مُلّا کافر گر مومن ہے۔

☆...... ہماری شبنم ہماری نگاہ میں سمندر ہے جبکہ اس کی نگاہ سے ہمارا سمندر شبنم ہے۔

☆...... اس قرآن فروش کی عجیب وغریب باتوں سے میں نے روح الامین جبرئیل کو واویلا کرتے دیکھا ہے۔

☆...... آج کے مُلّا کا دل آسمان سے دوسری طرف کی دنیا سے بیگانہ (ناآشنا) ہے۔ اسکے نزدیک قرآن پاک محض ایک افسانہ ہے۔

☆...... آج کا مُلّا نبی کریم کے دین کی حکمت سے بے بہرہ ہے۔ اس کا آسمان ستارے نہ ہونے کی وجہ سے تاریک ہے۔

☆...... وہ کم نگاہ اور کور ذوق اور بیہودہ گو ہے۔ اس کی بحثوں اور مناظروں سے ملت پارہ پارہ ہوگئی ہے۔ (ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ہے)۔

☆...... مدرسہ اور ملا اور قرآن کے اسرار کچھ اس طرح ہیں جیسے کوئی مادر زاد اندھا اور سورج کی روشنی ہو۔

☆...... کافر کا دین تو غور وفکر اور تدبیر جہاد ہے اور ملا کا دین خدا واسطے کا فساد ہے۔

مرد حق جان جہان چار سوے | آں بخلوت رفتہ را ازمن بگوے
اے زافکار تو مومن را حیات | از نفسہاے تو ملت را ثبات
حفظ قرآں عظیم آئین تست | حرف حق را فاش گفتن دین تست
تو کلیمی چند باشی سرنگوں | دست خویش از آستیں آور بروں
سر گزشت ملت بیضا بگوے | با غزال از وسعت صحرا بگوے
فطرت تو مستنیر از مصطفیٰ است | باز گو آخر مقام ما کجاست؟

معانی:...... بخلوت رفتہ: جس نے تنہائی اختیار کی۔ ثبات: پختگی، مضبوطی، پائیداری۔ فاش گفتن: کھل کر بیان کرنا۔ سرنگوں: سر جھکائے ہوئے۔ مستنیر: روشن۔ باز گوے: تو پھر سے کہہ۔

ترجمہ وتشریح:...... مرد حق طرفوں میں گھرے ہوئے اس جہان (دنیا) کی جان ہے۔ تو اس خلوت اختیار کرنے والے کو میری طرف سے کہو۔

☆...... تیرے افکار سے مومن کی زندگی وابستہ ہے اور تیری سانسوں ہی سے ملت ثبات پاتی ہے۔

☆...... قرآن کریم کی حفاظت تیرا آئین (دستور) ہے اور حق بات کو واضح طور پر بیان کرنا تیرا دین ہے۔

☆...... تو تو کلیم ہے آخر تو کب تک سر جھکائے بیٹھا رہے گا۔ اپنا ہاتھ اپنی آستین سے باہر نکال۔

☆...... تو روشن ملت (ملت اسلامیہ) کی سرگزشت بیان کر اور ہرن کو صحرا کی وسعت سے آگاہ کر، یعنی بات کر۔

☆...... تیری (مرد حق کی) فطرت حضور نبی کریم محمد مصطفیٰ کے نور سے روشن ہے۔ تو پھر یہ بتا کہ آخر ہمارا (مسلمانوں کا) مقام کہاں ہے؟

مرد حق از کس نگیرد رنگ و بو | مرد حق از حق پذیرد رنگ و بو
ہر زماں اندر تنش جانے دگر | ہر زماں اور اچوحق شانے دگر
راز ہا با مرد مومن بازگوے | شرح رمز کل یوم بازگوے
جز حرم منزل ندارد کارواں | غیر حق در دل ندارد کارواں
من نمی گویم کہ راہش دیگر است | کارواں دیگر نگاہش دیگر است!

معانی :...... نگیرد:نہیں لیتا' حاصل نہیں کرتا۔ پذیرد:قبول کرتا ہے۔ تنش:اس کا جسم۔ کل یوم:قرآنی آیت کا اقتباس' خدا ہر لحہ ایک نئی شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔''کل یوم ھو فی شان'' سورۂ رحمٰن' آیت ۲۹ کارواں: قافلہ' (ملت اسلامیہ) راہش:اس کا راستہ۔

ترجمہ وتشریح:...... مردِ حق کسی اور سے رنگ و بو حاصل نہیں کرتا یعنی وہ صرف اللہ تعالیٰ اور حضور اکرمؐ کے رنگ میں اپنی زندگی ڈھالتا ہے۔

☆...... ہر لحہ اس (مردِ حق) کے بدن میں ایک نئی جان ہوتی ہے اور ہر لحظہ حق کی طرح اس کی ایک نئی شان ہوتی ہے۔

☆...... تو (اے مردِ حق) مردِ مومن یعنی مسلمانوں کو ان کے بھولے ہوئے راز سے پھر آگاہ کر اور ان سے ''کل یوم'' کی رمز کی شرح بھی بیان کر۔

☆...... ملت اسلامیہ کے قافلے کی منزل کعبہ کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور اس قافلے کے دل میں حق کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

☆...... میں یہ نہیں کہتا کہ ملت کا راستہ کوئی اور ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اب قافلہ وہ نہیں رہا اور اس کی نگاہ بھی اور ہو گئی ہے۔ (وہ نہیں رہی)

افغانی

از حدیث مصطفیٰؐ داری نصیب ؟ دین حق اندر جہاں آمد 'غریب'
باتو گویم معنی ایں حرف بکر غربت دیں نیست فقر اہل ذکر
بہر آں مردے کہ صاحب جستجو است غریب دیں ندرت آیات اوست
غربت دیں ہر زماں نوع دگر نکتہ را در یاب اگر داری نظر
دل بآیات مبیں دیگر بہ بند تا بگیری عصر نو را در کمند !
کس نمی داند ز اسرار کتاب شرقیاں ہم غربیاں در پیچ و تاب
روسیاں نقش نوی انداختند آب و ناں بردند و دیں در باختند !
حق بہ بیں حق گوے و غیر از حق مجوے یک دو حرف از من بآں ملت بگوے

معانی :...... غریب:اجنبی۔ حرف بکر:اچھوتا لفظ۔ غربت دیں:دین کی اجنبیت۔ صاحب جستجو:تحقیق وتلاش کرنے والا۔ ندرت:انوکھا پن' خوبی۔ دریاب:پالے۔ آیاتِ مبیں:روشن اور واضح آیات۔ شرقیاں:جمع شرقی' اہلِ مشرق۔ غربیاں:جمع غربی' اہل مغرب۔ در پیچ و تاب:بے قرار و گمراہ۔ روسیاں:جمع روسی' اہلِ روس۔ بردند:لے گئے۔ در باختند: ہار گئے۔ مجوے:مت تلاش کر۔

ترجمہ وتشریح:...... کیا تجھے حضور اکرم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی یہ حدیث معلوم ہے کہ دین حق دنیا میں اجنبی (غریب) صورت میں آیا تھا۔

☆...... میں تیرے سامنے سے اس اچھوتے لفظ (''غریب'') کے معنی بیان کرتا ہوں۔ دین کی غربت (اجنبیت) سے مراد اہل ذکر کا فقر (مفلسی) نہیں ہے۔

☆...... وہ شخص جو تحقیق وتلاش کرنے والا ہے اس کے لئے غربت دین سے مراد اس کی آیات کی ندرت ہے۔
☆...... غربت دیں ہر دور میں ایک نئے انداز کی ہوتی ہے۔ اگر تو عقل رکھتا ہے تو اس گہری بات کو سمجھ۔
☆...... تو قرآن کریم کی روشن آیات سے دوبارہ دل لگا تا کہ تو عصرِ حاضر کو کمند میں گرفتار کر سکے۔
☆...... کوئی بھی کتاب (قرآن کریم) کے رازوں سے آگاہ نہیں ہے۔ اسی لئے کیا اہل مشرق اور کیا اہل مغرب سبھی الجھاؤ میں پڑے ہوئے ہیں، گمراہ ہیں۔
☆...... اہل روس نیا انقلاب لائے ہیں۔ انہوں نے روٹی اور پانی تو پالیا ہے لیکن دین ہاتھ سے دے بیٹھے یا ہار گئے ہیں۔
☆...... تو حق کو دیکھ، حق کہہ اور حق کے سوا اور کسی چیز کی جستجو نہ کر تو میری (افغانی کی) طرف سے روسی قوم کو یہ دو ایک باتیں سنا دے، ان تک پہنچا دے۔

پیغام افغانی با ملت روسیہ

(روسی قوم کے نام افغانی کا پیغام)

منزل و مقصود قرآں دیگر است ۔۔۔ رسم و آئین مسلماں دیگر است
در دل او آتش سوزندہ نیست ۔۔۔ مصطفیؐ در سینہ او زندہ نیست
بندہ مومن زقرآں بر نخورد ۔۔۔ در ایاغ او نہ مے دیدم، نہ درد
خود طلسم قیصر و کسریٰ شکست ۔۔۔ خود سر تخت ملوکیت نشست!
تا نہال سلطنت قوت گرفت ۔۔۔ دین او نقش از ملوکیت گرفت
از ملوکیت نگہ گردد دگر! ۔۔۔ عقل و ہوش و رسم و رہ گردد دگر!

معانی :...... (ملت روسیہ: روسی قوم، اہل روس) آتش سوزندہ: جلا دینے والی آگ۔ برنخورد: پھل نہیں کھایا یعنی فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایاغ: پیالہ۔ درد: تلچھٹ۔ ملوکیت: بادشاہت۔ نہال: درخت۔

ترجمہ وتشریح :...... قرآن کی منزل اور اس کا مقصود اور ہے۔ مسلمان کے رسم و آئین اور ہیں۔ (آج کا مسلمان قرآن کریم اور اس کی تعلیمات سے دور ہوتا جا رہا ہے)۔
☆...... اس کے دل میں جلا دینے والی آگ نہیں ہے۔ (جو باطل کو جلا دے) اور حضرت محمد مصطفیؐ اس کے سینے میں زندہ نہیں ہیں۔ اس کے دل میں حضور اکرمؐ کی محبت نہیں رہی۔
☆...... بندۂ مومن نے قرآن سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ میں نے اس کے پیالے میں نہ تو شراب ہی دیکھی ہے اور نہ تلچھٹ ہی دیکھی ہے۔
☆...... اس نے خود ہی قیصر و کسریٰ کا طلسم توڑا اور اب خود ہی شاہی تخت پر بیٹھ گیا۔
☆...... جوں جوں مسلمانوں کی سلطنت کا درخت قوت پکڑتا گیا، اس کے دین نے ملوکیت کا نقش اپنا لیا۔
☆...... ملوکیت سے نگاہ کا انداز ہی بدل جاتا ہے، جس کے نتیجے میں عقل و ہوش اور رسم و رہ سب بدل جاتے ہیں۔

تو کہ طرح دیگرے انداختی ۔۔۔ دل زدستور کہن پرداختی
ہمچو ما اسلامیاں اندر جہاں ۔۔۔ قیصریت را شکستی استخواں

تابر افروزی چراغے در ضمیر عبرتے از سرگزشت ما بگیر
پائے خود محکم گزار اندر نبرد گرد ایں لات و ہبل دیگر مگرد
ملتے می خواہد ایں دنیائے پیر آنکہ باشد ہم بشیر و ہم نذیر!
بازمی آئی سوے اقوام شرق بستہ ایام تو با ایام شرق
تو بجاں افگندہ سوزے دگر در ضمیر تو سب و روزے دگر!
کہنہ شدا فرنگ را آئین و دیں سوے آں دیر کہن دیگر مبیں
کردہ کار خداونداں تمام بگور از لا جانب الا خرام
در گزر از لا اگر جویندہ تارہ اثبات گیری زندہ
اے کہ می خواہی نظام عالمے جستہ اور اساس محکمے؟

معانی :...... طرحِ دیگرے: نئے نظام کی بنیاد۔ دستورِ کہن: پرانا آئین۔ دل پرداختی: تونے دل اٹھالیا ہے۔ قیصریت: ملوکیت، بادشاہت۔ استخواں: ہڈی۔ برافروزی: تو روشن کرے۔ نبرد: جنگ۔ لات و ہبل: کعبہ کے پرانے بتوں کے نام۔ مگرد: مت گھوم۔ بشیر: خوشخبری دینے والی۔ نذیر: ڈرانے والی۔ بستہ: وابستہ، باہم ملے ہوئے۔ افگندہ ای: تونے ڈالا ہے۔ کہنہ شد: پرانے ہوگئے۔ دیرِ کہن: پرانا مندر۔ خداونداں: جمع خداوند، آقا، مالک۔ خرام: چل۔ جویندہ ای: تو تلاش کرنے والا ہے، جستجو کرنے والا ہے۔ جستہ ای: تونے تلاش کر لی ہے۔

ترجمہ وتشریح :...... اے روسی قوم! تونے جو ایک نئے نظام کی بنیاد رکھی ہے اور پرانے حیات وسلطنت کے دستور سے دل ہٹا لیا ہے۔ (کمیونزم کی بنیاد رکھ کر شاہی نظام کو ختم کر دیا)۔

☆...... تونے بھی دنیا میں ہم مسلمانوں کی طرح قیصریت (ملوکیت) کی ہڈی توڑ ڈالی ہے۔ (شاہی نظام ختم کر دیا ہے)۔

☆...... تو اپنے ضمیر میں کوئی چراغ روشن کر لے یا کر سکے تو ہم مسلمانوں کی سرگذشت (داستان) سے عبرت حاصل کر۔

☆...... تو اس جنگ میں مضبوطی سے اپنے پاؤں جما لے۔ اور لات وہبل کے گرد پھر طواف نہ کر۔

☆...... اس پرانی دنیا کو اب ایک ایسی ملت کی آرزو ہے جو بشیر بھی ہو اور نذیر بھی ہو۔

☆...... تو پھر سے مشرقی قوموں کی طرف واپس آ جا۔ اس لئے کہ تیرے زمانے مشرق کے زمانوں سے وابستہ ہیں۔

☆...... اب تو نے اپنی جان میں ایک نیا سوز پیدا کیا ہے۔ تیرے ضمیر میں روز وشب بھی اب نئے ہیں۔

☆...... افرنگ / یورپ کے دین وآئین اب پرانے ہو چکے ہیں تو اس پرانے مندر (بتکدے) کی طرف مت دیکھ۔

☆...... تونے پرانے آقاؤں کا کام تمام کر دیا ہے، اب تو ''لا'' کی منزل سے گذر کر ''الا'' کی جانب چل۔

☆...... اگر تجھ میں تلاش وجستجو کا مادہ ہے تو ''لا'' کی منزل سے گزر جا (آگے نکل جا) کیونکہ جب تو اثبات کی راہ اختیار کرے گا تو تو زندہ وجاوید ہو جائے گا۔ (اثبات سے مراد ہے خدا تعالیٰ اور اس کے ابدی نظام کا اقرار اور اس پر ایمان)۔

☆...... اے ملت روسیہ تو جو ایک عالم گیر نظام قائم کرنے کی آرزومند ہے کیا تو نے اس کے لئے کوئی مضبوط بنیاد تلاش کر لی ہے؟

داستان کہنہ شستی باب باب　　فکر را روشن کن از ام الکتاب
باسیہ فاماں ید بیضا کہ داد ؟　　مژدہ لا قیصر و کسریٰ ' کہ داد ؟
در گزر از جلوہ ہائے رنگ رنگ　　خویش را دریاب از ترک فرنگ !
گرز مکر غربیاں باشی خبیر　　روبہی گزار وشیری پیشہ گیر
چیست رو باہی تلاش ساز و برگ　　شیر مولا جوید آزادی و مرگ
جز بقرآں ضیغمی رو باہی است　　فقر قرآں اصل شاہنشاہی است
فقر قرآں اختلاط ذکر و فکر　　فکر را کامل ندیدم جز بذکر
ذکر ؟ ذوق و شوق را دادن ادب　　کار جان است ایں نہ کار کام و لب
خیزد ازوے شعلہ ہائے سینہ سوز　　بازمزاج تو نمی ساز ہنوز
اے شہید شاہد رعنائے فکر　　باتو گویم از تجلی ہائے فکر

معانی:...... شستی: تونے دھوڈالی۔ ام الکتاب: کتابوں کی ماں' (قرآن کریم) سیہ فاماں: جمع سیہ فام' کالے رنگ والے' حبشی۔ ید بیضا: روشن ہاتھ (بحوالہ معجزہ حضرت موسیٰ)۔ کہ داد: کس نے دیا۔ مژدہ: خوشخبری۔ دریاب: پالے۔ خبیر: باخبر' آگاہ' جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ کا نام۔ روبہی بگذار: لومڑی پن (مکر و فریب) چھوڑ۔ شیری: شیر ہونا' بیباک انداز۔ شیر مولا: اللہ کا شیر۔ جوید: تلاش کرتا ہے۔ ضیغمی: شیر ہونا۔ اختلاط: باہم ملنا۔ کام: حلق۔ خیزد: اٹھتے ہیں۔ نمی سازد: موافقت نہیں کرتے۔ شاہد رعنا: خوب صورت محبوب۔

ترجمہ وتشریح:...... تو (روسی قوم) نے پرانی داستان کا ایک ایک باب دھوڈالا ہے۔ تو اب قرآن کریم سے اپنی فکر کو روشن کر۔

☆...... سیاہ فاموں کو کس نے ید بیضا دیا؟ قیصر و کسریٰ کی نفی کی خوشخبری کس نے دی؟

☆...... فرنگیوں کے رنگارنگ جلوے ہیں ان پر توجہ نہ دے' ان سے دور رہ اور فرنگ کے دیئے ہوئے ان جلووں کو ترک کر کے خود کو پالے۔

☆...... اگر تو اہلِ مغرب کے مکروفریب سے باخبر ہے تو پھر لومڑی پن چھوڑ دے اور شیر کی سی خصلت پیدا کر لے۔ (شیری کا پیشہ اختیار کر)۔

☆...... یہ لومڑی پن کیا ہے؟ یہ محض دنیاوی ساز و سامان کی تلاش ہے' جبکہ اللہ کا شیر آزادی یا موت کی تلاش کرتا ہے۔

☆...... قرآن کے بغیر شیری بھی لومڑی پن ہے اور قرآن کا فقر اصل شہنشاہی ہے۔

☆...... قرآن کا فقر ذکر اور فکر کا اختلاط ہے' میں نے ذکر کے بغیر فکر کو کامل (مکمل) نہیں دیکھا۔

☆...... ذکر کیا ہے؟ ذکر کو ادب سکھانا ہے اور یہ جان (روح) کا کام ہے نہ کہ زبان و لب کا۔

☆...... (اللہ کے) ذکر سے سینے کو جلا دینے والے شعلے پیدا ہوتے ہیں اور یہ ابھی تک تیرے مزاج کے ساتھ موافقت نہیں رکھتے۔

☆...... تو اے فکر کے حسین و جمیل محبوب پر مر مٹنے والے (روسی) میں تجھے فکر کی تجلیوں سے آگاہ کرتا ہوں۔

چیست قرآں ؟ خواجہ را پیغام مرگ　　دستگیر بندہ بے ساز و برگ !
ہیچ خیر از مردک زرکش مجو　　لن تنالوا البر حتی تنفقوا
از ربا آخر چہ می زاید ؟ فتن !　　کس نداند لذت قرض حسن !

ماز ربا جاں تیرہ دل چوں خشت و سنگ — آدمی درندہ بے دندان و چنگ !
رزق خود را از زمیں بردن رواست — ایں متاع ' بندہ و ملک خداست
بندہ مومن امیں، حق مالک است — غیر حق ہر شے کہ بینی ہالک است
رایت حق از ملوک آمد نگوں — قریہ ہا از دخل شاں خوار و زبوں
آب و نان ماست از یک مائدہ — دودہ آدم "کنفس واحدہ"

معانی :...... خواجہ: آقا۔ دستگیر: ہاتھ پکڑنے والا'مدد کرنے والا۔ مردک زرکش: دولت کا پجاری انسان۔ مجو: مت تلاش کر۔ لن تنا: تم نیکی اخیر نہیں پا سکتے جب تک کہ تم اللہ کی راہ میں اپنی محبوب ترین چیز خرچ نہ کرو' قرآن کریم کے چوتھے پارے کی پہلی آیت۔ ربا: سود۔ می زاید: پیدا ہوتا ہے۔ فتن: فتنے' فساد (فتنہ کی جمع) قرض حسن: قرضِ حسنہ' ایسا قرض جو کسی کو دیا جائے اور اس پر سود نہ لیا جائے اور اگر مقروض واپس کرنے کے لائق نہ ہو تو معاف بھی کر دیا جائے۔ تیرہ: تاریک۔ درندہ: پھاڑنے والا۔ چنگ: پنجہ۔ بردن: لے جانا۔ ملک: ملکیت۔ ہالک: ہلاکت۔ رایت: جھنڈا' پرچم۔ نگوں: نیچے۔ مائدہ: دستر خوان۔ دودۂ آدم: آدم کا خاندان۔ کنفس واحدہ: ایک نفس ہے' مراد نسل انسانی ایک ہے' آیت قرآنی' (ترجمہ) "تمہارا پیدا کرنا اور تمہارے مرنے کے بعد تمہیں زندہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے ایک آدمی کا پیدا کرنا"۔ (سورۂ لقمان' آیت: ۲۸)

ترجمہ وتشریح :...... قرآں کیا ہے؟ قرآن آقا کے لئے موت کا پیغام ہے اور بے ساز و سامان یا مفلس غلام کا مددگار ہے۔

☆...... تو دولت کے پجاری آدمی سے کسی خیر (بھلائی) کی توقع نہ رکھ قرآن پاک کا ارشاد ہے کہ "تم نیکی نہیں پا سکتے جب تک کہ تم اللہ کی راہ میں اپنی محبوب ترین چیز خرچ نہ کرو۔"

☆...... سود سے آخر کیا پیدا ہوتا ہے؟ فتنے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ کوئی بھی قرضِ حسنہ کی لذت سے آشنا نہیں ہے۔

☆...... ربا (سود) سے جان سیاہ ہو جاتی ہے اور دل اینٹ پتھر کی مانند ہو جاتا ہے' اور انسان دانتوں اور پنجوں کے بغیر درندہ بن جاتا ہے۔

☆...... اپنا رزق زمین سے حاصل کرنا جائز ہے' یہ (زمین) بندے کی متاع تو ہے لیکن حقیقی ملکیت اللہ ہی کی ہے۔

☆...... بندۂ مومن اللہ کی زمین کا امین ہے جبکہ مالک اللہ ہی ہے حق کے سوا جو کچھ بھی تجھے نظر آتا ہے وہ ہلاک / فنا ہونے والا ہے۔ قرآنی آیت کا حوالہ "اللہ تعالیٰ کے چہرے کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے"۔ سورۂ القصص آیت ۸۸۔

☆...... پرچم حق بادشاہوں نے سرنگوں کر دیا۔ یوں ان کی مداخلت سے بستیاں تباہ و برباد ہو گئیں۔ قرآنی تلمیح "بے شک جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور اس کے معزز لوگوں کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔" سورۂ النمل۔ آیت ۳۴

☆...... ہمارا رزق ایک دستر خوان سے ہے۔ آدم کا خاندان (نسل آدم) گویا ایک نفس ہے۔

نقش قرآں تا دریں عالم نشست — نقشہائے کاہن و پاپا شکست
فاش گویم آنچہ در دل مضمر است — ایں کتابے نیست چیزے دیگر است !
چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود — جاں چو دیگر شد جہاں دیگر شود
مثل حق پنہاں و ہم پیدا است ایں — زندہ و پایندہ و گویاست ایں
اندر و تقدیر ہائے غرب و شرق — سرعت اندیشہ پیدا کن چو برق

با مسلماں گفت جاں برکف بنہ ہرچہ از حاجت فزوں داری بدہ
آفریدی شرع و آئینے دگر اندکے بانور قرآنش نگر
از بم وزیر حیات آگہ شوی ہم زتقدیر حیات آگہ شوی

معانی:...... کاہن: برہمن، (ہندوؤں کا مذہبی رہنما) پاپا: پادری، (عیسائیوں کا مذہبی پیشوا) مضمر: پوشیدہ، چھپا ہوا۔ گویا: بولنے والی۔ سرعت اندیشہ: فکر کی تیزی۔ بنہ: رکھ۔ حاجت: ضرورت۔ فزوں: زیادہ۔ آفریدی: تو نے پیدا کیا۔ بم وزیر: اونچ نیچ/اچھائی برائی۔

ترجمہ وتشریح:...... جب قرآن کا نقش اس جہان پر ثبت ہوا تو برہمنوں اور پادریوں کے نقش مٹ گئے۔

☆...... میرے دل میں جو کچھ پوشیدہ ہے وہ میں واضح طور پر بیان کرتا ہوں، اور وہ یہ کہ یہ (قرآن) کوئی کتاب نہیں ہے، کچھ اور ہی چیز ہے۔

☆...... جب یہ (قرآن) روح میں سما جاتا ہے تو جان اروح کچھ اور ہی ہو جاتی ہے اور جب جان کچھ اور ہو جاتی ہے تو دنیا بھی کچھ اور ہو جاتی ہے۔ یعنی جان بدل جائے تو جہان بدل جاتا ہے۔

☆...... حق کی مانند یہ (قرآن کریم) مخفی /چھپا ہوا بھی ہے اور ظاہر بھی ہے۔ یہ زندہ، ہمیشہ رہنے والا یعنی لافانی اور بولنے والا ہے۔

☆...... اس کے اندر مشرق اور مغرب کی تقدیریں پنہاں ہیں۔ تو انہیں بھی سمجھنے کے لئے خود میں بجلی کی سی تیزی فکر پیدا کر۔

☆...... قرآن کریم مسلمانوں سے یہ کہتا ہے کہ تم اپنی جان ہتھیلی پر رکھ لو اور جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہے، اسے دوسروں یعنی مفلسوں کو دے دو (خرچ کردو)

☆...... تو (روسی قوم) نے اور طرح کا شرع اور آئین بنالیا ہے۔ تو ان قوانین کو ذرا قرآن کی روشنی میں دیکھ۔

☆...... تاکہ تو زندگی کی اونچ نیچ (اچھائی برائی) سے آگاہ ہو جائے اور زندگی کی تقدیر بھی تجھ پر واضح ہو جائے۔

محفل ما بے مے و بے ساقی است ساز قرآں رانواہا باقی است
زخمہ ما بے اثر افتد اگر آسماں دارد ہزاراں زخمہ ور
ذکر حق از امتاں غنی از زمان و از مکان آمد غنی !
ذکر حق از ذکر ہر ذاکر جد است احتیاج روم و شام اور اکجاست
حق اگر از پیش ما بردار دش پیش قومے دیگرے بگذار دش
از مسلماں دیدہ ام تقلید وظن ہر زماں جانم بلرزد در بدن !
ترسم از روزے کہ محرومش کنند آتش خود بردل دیگرز نند !

معانی:...... زخمہ: مضراب، ساز بجانے کی چیز، حرکت۔ زخمہ ور: مضراب چلانے والا، ساز بجانے والا، سازندہ۔ غنی: بے نیاز۔ ذاکر: ذکر کرنے والا۔ احتیاج: ضرورت۔ بردار دش: اسے اٹھالیتا ہے۔ بگذار دش: اسے رکھ دے گا۔ بلرزد: کانپتی ہے۔ ترسم: میں ڈرتا ہوں۔

ترجمہ وتشریح:...... ہماری محفل شراب اور ساقی کے بغیر ہے، مگر قرآن کے ساز کے نغمے اپنی جگہ برقرار ہیں۔

☆...... اگر ہماری مضراب میں کوئی اثر نہیں رہا تو آسمان کے پاس ہزاروں اور سازندے موجود ہیں۔

☆ ...... خدا تعالیٰ کا ذکر قوموں سے بے نیاز ہے۔ وہ زمان اور مکان دونوں سے بے نیاز ہے۔
☆ ...... ذکرِ حق ہر ذاکر کے ذکر کرنے سے الگ (اسکی اپنی الگ حیثیت ہے) اسے روم اور شام کی کیا حاجت ہے یعنی کوئی ضرورت نہیں۔
☆ ......اگر اللہ تعالیٰ اسے (قرآن کو) ہمارے سامنے سے اٹھالے تو وہ اسے کسی اور قوم کے سامنے رکھ دے گا۔
☆ ...... میں نے مسلمانوں میں دوسروں کی بلاوجہ کی پیروی اور قیاس کو دیکھا ہے اس سے میری جان ہر لحظہ جسم میں لرزتی رہتی ہے۔
☆ ...... میں اس دن سے ڈرتا ہوں کہ مسلمان کو قرآن سے محروم نہ کر دیا جائے۔ اور مولا کریم اپنے عشق کی آگ کسی اور کے دل پر نہ ڈال دے۔

پیر رومی بہ زندہ رودمی گوید کہ شعرے بیار

(پیر رومی زندہ رود سے کہتے ہیں کہ کوئی شعر سنا)

پیر رومی آں سراپا جذب و درد	ایں سخن دانم کہ باجانش چہ کرد
از دروں آہے جگر دوزے کشید	اشک او رنگیں تر از خون شہید
آنکہ تیرش جز دل مرداں نہ سفت	سوے افغانی نگاہے کرد و گفت
دل بخوں مثل شفق باید زدن	دست در فتراک حق باید زدن
جاں زامید است چوں جوئے رواں	ترک امید است مرگ جاوداں،
باز درمن دید و گفت "اے زندہ رود	یاد و بیئے آتش افگن در وجود
ناقہ ماختہ و محمل گراں	تلخ تر باید نوا اے سارباں
امتحاں پاک مرداں از بلاست	تشنگاں را تشنہ تر کردن رواست
در گزر مثل کلیم از رود نیل	سوے آتش گام زن مثل خلیل !
نغمۂ مردے کہ دارد بوے دوست	ملتے رامی بردتا کوے دوست" !

معانی : ...... (شعرے بیار: کوئی شعر لا یعنی کوئی شعر سنا)...... جگر دوزے: جگر کو چیرنے والی۔ نہ سفت: نہیں چھیدا۔ باید زدن: لگانا چاہئے۔ فتراک: وہ تھیلا وغیرہ جو شکاری اپنے گھوڑے کے ساتھ باندھ لیتے ہیں تاکہ اس میں شکار ڈال لیں۔ آتش افگن: آگ ڈال، آگ لگا۔ خستہ: تھکی ہوئی۔ گراں: بوجھل، بھاری۔ سارباں: اونٹ کو ہانکنے والا، شتربان، اونٹوں کا محافظ۔ تشنگاں: تشنہ کی جمع، پیاسے۔ کلیم: حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ خلیل: حضرت ابراہیم خلیل اللہ، جو نمرود کی طرف سے جلائی گئی آگ میں ڈالے گئے تھے۔ (قرآنی تلمیح) می برد: لے جاتا ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... پیر رومی جو سراپا سوز و درد ہیں ان کی جان پر افغانی کی بات نے کیا اثر کیا۔ میں ہی جانتا ہوں۔
☆ ...... ان (رومیؒ) کے دل (اندر) سے ایک جگر دوز آہ نکلی۔ ان کی آنکھوں سے آنسو نکلے جو شہید کے خون سے بھی زیادہ رنگین تھے۔
☆ ...... وہ شخصیت (رومیؒ) جس کی نگاہ کے تیر نے بندگانِ حق کے دلوں کے سوا اور کسی کو نہیں چھیدا اس نے افغانیؒ کی طرف دیکھا اور کہا۔
☆ ...... دل کو شفق کی مانند خون میں رنگ لینا چاہئے اور اپنا ہاتھ اللہ کی فتراک میں دینا چاہئے۔
☆ ...... جان امید سے ہی بہتی ہوئی ندی کی مانند بنتی ہے۔ امید ترک کر دینا جان کی ہمیشہ کی موت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اللہ کی

رحمت سے مایوس نہ ہو"۔ (لاتقنطوا من رحمۃ اللہ)

☆...... پھر رومیؒ نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگے کہ اے زندہ رود! دو ایک شعروں سے وجود کے اندر آگ لگا یعنی ایسے اشعار سُنا' جن کو سُن کر دل میں سوز وجذبہ پیدا ہو جائے۔

☆...... ہماری اونٹنی تھک چکی یا بیمار ہے اور محمل / کجاوہ بوجھل ہے' (اب) ضروری ہے کہ ساربان کا نغمہ زیادہ تلخ ہو (تاکہ نغمے سے مست ہو کر وہ بوجھ محسوس کئے بغیر منزل کی طرف رواں رہے)۔

☆...... اللہ کے پاک بندوں کی آزمائش مصائب سے ہوتی ہے' پیاسوں کو زیادہ پیاسا کرنا جائز ہے۔

☆...... حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی طرح تو دریائے نیل سے گزر جا' اور خلیلؑ کی طرح آگ کی طرف قدم بڑھا۔

☆...... ایسا مردانہ نغمہ سنا جس سے دوست (محبوب حقیقی) کی خوشبو آئے تاکہ ملت کو دوست کے کوچے میں لے جائے۔

غزل زندہ رود

ایں گل و لالہ تو گوئی کہ مقیم اندہمہ	راہ پیما صفت موج نسیم اندہمہ
معنی تازہ کہ جوئیم و نیابیم کجاست	مسجد و مکتب و میخانہ عقیم اندہمہ
حرفے از خویشتن آموز و دراں حرف بسوز	کہ دریں خانقہ بے سوز کلیم اندہمہ
از صفا کوشی ایں تکیہ نشیناں کم گوے	موئے ژولیدہ و ناشستہ گلیم اندہمہ
چہ حرمہا کہ درون حرمے ساختہ اند	اہل توحید یک اندیش و دونیم اندہمہ
مشکل ایں نیست کہ بزم از سر ہنگامہ گزشت	مشکل ایں است کہ بے نقل و ندیم اندہمہ

معانی :...... مقیم: قائم' باقی' غیر فانی' ثابت و ساکن' نہ مٹنے والا۔ راہ پیما: راستہ چلنے والے۔ جوئیم: ہم تلاش کر رہے ہیں۔ نیابیم: ہم نہیں پا رہے۔ عقیم اند: بانجھ ہیں۔ آموز: سیکھ' تعلیم۔ بسوز: جل جا۔ صفا کوشی: (باطن کی صفائی)۔ تکیہ نشیناں: تکیہ نشین کی جمع' تکیوں میں بیٹھنے والے۔ (تکیہ: درویشوں کی جائے رہائش) کم گوی: مت کہہ۔ موئے ژولیدہ: الجھے ہوئے بال' پراگندہ بال۔ ناشستہ گلیم: اَن دُھلی یعنی گندی گدڑی والے۔ یک اندیش: ایک سوچ اور فکر والے۔ دونیم: دو ٹکڑے۔ نقل: شیرینی' مٹھاس۔ ندیم: دوست' ساتھی' مصاحب۔

ترجمہ وتشریح:...... تیرا یہ کہنا کہ یہ گل و لالہ غیر فانی ہیں (درست نہیں اس لئے کہ) یہ سارے کے سارے تو موجِ نسیم کی طرح راستہ چلنے والے ہیں۔

☆...... وہ نئے معنی جو ہم ڈھونڈتے ہیں وہ ہمیں مل نہیں رہے (نجانے وہ) کہاں ہیں؟ کیا مسجد اور کیا مکتب اور کیا مے خانے سب بانجھ پڑے ہیں۔

☆...... اپنے آپ سے ایک حرف (اللہ) سیکھ اور پھر اس حرف میں جل جا' کیونکہ اس خانقاہ میں سارے کلیم سوز سے خالی ہیں۔

☆...... تو ان تکیہ نشین (نام نہاد درویشوں) کی پاک باطنی کی بات نہ کر۔ ان کے بال اُلجھے ہوئے ہیں اور ان کی گدڑی اَن دُھلی / ناصاف ہے۔

☆ ...... انہوں نے حرم کے اندر کتنے اور حرم بنا رکھے ہیں۔ اہل توحید کی سوچ (فکر) تو واحد (ایک) ہے لیکن وہ ٹکڑوں / گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

☆ ...... مشکل یہ نہیں کہ بزم یعنی ملت نے ہنگامہ آرائی (جوش و جذبہ) کا خیال چھوڑ دیا ہے بلکہ مشکل یہ ہے کہ تمام اہل محفل شیرینی (کھانے کی عمدہ چیز) اور احباب (دوستوں) کے بغیر ہیں۔

فلک زہرہ

درمیان ماہ و نور آفتاب	از فضائے تو بتو چندیں حجاب !
پیش ماصد پردہ را آویختند	جلوہ ہائے آتشیں را ہیختند
تاز کم سوزی شود دل سوز تر	سازگار آید بشاخ و برگ و بر
از تب او در عروق لالہ خوں	آبجو از رقص او سیماب گوں
ہم چناں از خاک خیزد جان پاک	سوے بے سوئی گریزد جان پاک
در رہ او مرگ و حشر و حشر و مرگ	جز تب و تابے ندارد سازو برگ
در فضائے صد سپہر نیلگوں	غوطہ پیہم خوردہ باز آید بروں
خود حریم خویش و ابراہیم خویش	چوں ذبیح اللہ در سلیم خویش !
پیش او نہ آسماں نہ خیبر است	ضربت او از مقام حیدرؓ است
ایں ستیزد مبدم پاکش کند	محکم و سیارہ چالاکش کند !
می کند پرواز در پہنائے نور	مخلبش گیرندہ جبریل وحور !
تاز "ما زاغ البصر" گیرد نصیب	برمقام "عبدہ" گردد رقیب !

معانی :...... فضائے تو بتو: تہ بہ تہ (کئی تہوں والی) فضا۔ چندیں: کئی، بہت سے۔ آویختند: انہوں نے لٹکا دیئے۔ ہیختند: لپیٹ دیا گیا۔ عروق: جمع عرق، رگیں۔ سیماب گوں: پارے کی طرح۔ خیزد: اٹھتی ہے۔ سوئے بے سوئی: یعنی لامکاں کی طرف۔ گریزد: دوڑتی ہے۔ ساز و برگ: ساز و سامان۔ سپہر نیلگوں: نیلے آسمان۔ نُہ: نو، ۹۔ خیبر: قلعہ خیبر، یہودیوں کا قلعہ جسے حضرت علیؓ نے فتح کیا تھا۔ ستیز: جنگ۔ سیار: متحرک، بہت چلنے والی۔ مخلبش: اس کا چنگل۔ مازاغ البصر: نہ تو (آپؐ) کی نگاہ میں کجی پیدا ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی، قرآنی تلمیح سورۂ النجم آیت ۱۷ (تلمیح آیہ شریفہ "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی) عبدہٗ: اس (خدا) کا بندہ، بحوالہ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۱۔

ترجمہ وتشریح:...... چاند اور سورج کی روشنی کے درمیان کئی تہ بہ تہ پردے ہیں۔

☆ ...... ہمارے سامنے کارکنانِ قضا و قدر نے سینکڑوں پردے لٹکا دیئے ہیں اور ان میں آتشیں جلوے لپیٹ دیئے ہیں۔ یعنی جلوؤں کو پیچ در پیچ بنا دیا گیا۔

☆ ...... تا کہ کم سوزی سے دل زیادہ سوز والا بن جائے اور یہ سوز شاخ اور پتوں اور پھل کے لئے سازگار ٹھہرے۔ (مفید ثابت ہو)۔

☆...... اسکی تپش سے لالہ کے پھول کی رگوں میں خون ہے (یعنی وہ سرخ ہے) ندی اسکے رقص گردش) سے پارے کی مانند بیقرار رہتی ہے۔

☆...... اسی طرح جان پاک بھی مٹی سپید اہوتی ہے اور جانِ پاک لامکاں کی طرف دوڑتی ہے۔

☆...... اس (روح) کے راستے میں موت اور بعد از موت دوبارہ زندہ ہونے کے مقامات آتے ہیں (اور اس سفر میں) اس کے پاس عشق کی تڑپ کے سوا اور کوئی سامان نہیں ہوتا۔

☆...... وہ (جانِ پاک) سینکڑوں نیلے آسمانوں کی فضا میں پیہم غوطے لگا کر باہر آتی رہتی ہے۔

☆...... یہ (جانِ پاک) آپ ہی اپنا کعبہ اور آپ ہی اپنا ابراہیمؑ (معمارِ حرم) ہے اور ذبیح اللہ (حضرت اسمٰعیلؑ) کی طرح خود ہی اپنے سامنے سرِ تسلیم خم کرتی ہے۔ (حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کے بت گرا کر کعبہ تعمیر کیا تھا اور انکے فرزند اسمٰعیلؑ نے قربانی کیلئے اپنی جان پیش کی تھی)

☆...... اس کے سامنے یہ نو آسمان نو خیبر ہیں۔ اس کا وار حیدر کے مقام سے ہے۔

☆...... یہ ہر لحظہ کی جنگ / کشمکش اسے پاک کر دیتی ہے اور اسے مضبوط و متحرک اور مستعد بناتی ہے۔

☆...... وہ نور کی وسعتوں میں پرواز کرتی ہے۔ اسکا پنجہ جبرئیل اور حور کو اپنی گرفت میں لینے والا بن جاتا ہے۔ (جبرئیل و حور کا شکار کرتا ہے)۔

☆...... یہاں تک کہ وہ "مازاغ البصر" سے حصہ پا لیتی ہے اور "عبدہ" کے مقام کی نگران (ہمسر) بن جاتی ہے۔ (جنابِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج کی طرف اشارہ ہے)۔

از مقام خود نمید انم کجاست | ایں قدر دانم کہ از یاراں جد است
اندرونم جنگ بے خیل و سپہ | بیند آں کو ہمچو من دارد نگہ
بے خبر مردان زرزم کفرو دیں | جان من تنہا چو زین العابدینؓ!
از مقام و راہ کس آگاہ نیست | جز تو اے من چراغ راہ نیست!
غرق دریا طفلک و برنا و پیر | جاں بساحل بردہ یک مرد فقیر!
برکشیدم پردہ ہائے این و ثاق | ترسم از وصل و بنالم از فراق!
وصل اگر پایان شوق است الحذر | اے خنک آہ و فغان بے اثر!
راہ رواز جادہ کم گیرد سراغ | گر بجانش ساز گار آید فراغ
آں دلے دارم کہ از ذوق نظر | ہر زماں خواہد جہانے تازہ تر!
رومی از احوال جان من خبیر | گفت "می خواہی دگر عالم؟ بگیر!
عشق شاطر مابدستش مہرہ ایم | پیش بنگر در سوا زہرہ ایم
عالمے از آب و خاک اور اقوام | چوں حرام اندر غلاف مشک فام
بانگاہ پردہ سوز و پردہ در | از درون میغ و ماغ او گزر
اندر و بینی خدایان کہن | می شناسم من ہمہ راتن بہ تن
بعل و مردوخ و یعوق و نسر و فسر | رم خن ولات و منات و عسر و غسر
برقیام خویش می آرد دلیل | از مزاج ایں زمان بے خلیل"

معانی :...... آں کو: وہ جو۔ رزم: جنگ۔ زین العابدینؒ: حضرت امام حسینؓ کا وہ بیٹا جو کربلا میں بچ گیا تھا۔ نوائے من: میری شاعری۔ طفلک: چھوٹا بچہ۔ برنا: جوان۔ پیر: بوڑھا۔ برکشیدم: میں نے اُٹھا/ہٹا دیئے۔ وثاق: مکان، گھر۔ ترسم: میں ڈرتا ہوں۔ الحذر: بچو۔ خنک: مبارک۔ فراغ: فرصت سکون آرام۔ خبیر: باخبر، خبر رکھنے والا۔ اللہ تعالیٰ کا نام۔ شاطر: شطرنج کا کھلاڑی۔ مہرہ: شطرنج کی گوٹ، پانسا۔ سواد: حدود، علاقہ۔ قوام: خمیر۔ مشک فام: سیاہ رنگ والا۔ پردہ در: پردہ پھاڑنے والی۔ میغ: بادل۔ ماغ: دھند۔ خدایان کہن: پرانے بت جنہیں لوگ بطور پوجتے تھے۔ تن بہ تن: ایک ایک کر کے۔ بعل...... حسر: یہ سب پرانے بتوں کے نام ہیں۔

ترجمہ وتشریح:...... میں نہیں جانتا کہ میرا مقام کہاں ہے۔ اتنا جانتا ہوں کہ وہ دوستوں (عام لوگوں) سے جدا/الگ ہے۔

☆...... میرے اندر فوج اور لشکر کے بغیر جنگ جاری رہتی ہے۔ اسے وہی دیکھ سکتا ہے جو میری طرح صاحب نگاہ (صاحب بصیرت) ہو۔

☆...... لوگ کفر اور دین کے درمیان اس جنگ سے بے خبر ہیں۔ میری جان زین العابدینؒ کی طرح تنہا ہے۔

☆...... (اس دور میں) منزل اور راستے سے کوئی بھی شخص آگاہ نہیں۔ میری شاعری کے سوا راستے کا اور کوئی چراغ نہیں ہے۔

☆...... جوان اور بوڑھے (سب چھوٹے بڑے) غفلت کے سمندر میں غرق ہیں، صرف ایک فقیر مرد (اقبالؒ) جان بچا کر ساحل تک پہنچا ہے۔ یعنی پوری قوم بری طرح غفلت کا شکار ہے)۔

☆...... میں (زندہ رود، علامہ) نے اس حریم (کائنات) کے غفلت کے مکان کے پردے ہٹا دیئے ہیں۔ میں وصل سے ڈرتا ہوں۔ جبکہ ہجر میں آہ وزاری کرتا ہوں۔

☆...... اگر وصل سے شوق ختم ہو جائے تو خدا اس سے بچائے۔ (اس سے بچو) وہ آہ وفغاں مبارک (بہتر) ہے۔ جس کا کوئی اثر نہیں ہے۔

☆...... راستہ چلنے والے کی جان کو اگر فراغت راس آ جائے تو وہ پھر راستے کا سراغ ہی نہیں لگاتا۔

☆...... میں وہ دل رکھتا ہوں یا میرے سینے میں ایک ایسا دل ہے جو ذوقِ نظر کے سبب ہر پل ایک نئی دنیا کی آرزو میں رہتا ہے۔

☆...... رومیؒ نے جو میری جان کی کیفیات سے باخبر ہے، کہا ''کیا تم کوئی اور جہان چاہتے ہو؟ تو یہ لو۔

☆...... عشق شطرنج کا کھلاڑی ہے اور ہم اس کے ہاتھ میں شطرنج کی گوٹ/پانسا ہیں۔ سامنے دیکھ، اب ہم زہرہ کی حدود میں ہیں۔

☆...... یہ ایسا جہان ہے جس کا خمیر پانی اور مٹی سے ہے۔ کعبہ کی طرح یہ سیاہ رنگ کے غلاف میں ہے۔ یعنی اس کی فضا تاریک ہے۔ پانی اور مٹی کے خمیر سے مراد شاید زہرہ کی طرف اشارہ ہے جو دنیا میں ایک رقاصہ تھی، ہاروت و ماروت دو فرشتے دنیا میں آئے اور اس پر عاشق ہو گئے۔ اور قدرت نے انہیں چاہ بابل میں اُلٹا لٹکا دیا۔

☆...... پردے کو جلا دینے والی اور پردہ ہٹا دینے والی نگاہ سے اس کے بادلوں اور دھند میں سے گزر جا۔

☆...... وہاں تو پرانے خدایانِ باطل پائے گا۔ میں ان میں سے ایک ایک کو خوب پہچانتا ہوں۔

☆...... یہ پرانے خدا (یا بت) ان ناموں سے مشہور تھے: بعل۔ مردوخ۔ یعوق۔ نسر۔ فسر۔ رم۔ خن۔ لاتغ۔ منات۔ عسر اور خسرود۔

☆...... یہ پرانے خدا اپنے زندہ ہونے پر آج کے دَور کے مزاج کی دلیل لاتے ہیں جو ابراہیمؑ جیسے بت شکن سے خالی ہے۔

مجلس خدایان اقوام قدیم

(پرانے زمانے کی قوموں کے خداؤں کی مجلس)

آں ہوائے تند و آں شبگوں سحاب
برق اندر ظلمتش گم کردہ تاب

قلزمے اندر ہوا آویختہ
چاک داماں و گہر کم ریختہ!

ساحلش ناپید و موجش گرم خیز
گرم خیز و باہو اہاکم ستیز!

رومی و من اندر آں دریائے قیر
چوں خیال اندر شبستان ضمیر!

او فرہا دیدہ و من نوسفر
درد و چشم ناصبور آمد نظر

ہر زماں گفتم نگاہم نارساست
آں دگر عالم نمی بینم کجاست

تانشان کوہسار آمد پدید
جوئبار و مرغزار آمد پدید!

کوہ و صحرا صد بہار اندر کنار
مشکبار آمد نسیم از کوہسار!

نغمہ ہائے طائران ہم نفس
چشمہ زار و سبزہ ہائے نیم رس

تن زفیض آں ہوا پایندہ تر
جان پاک اندر بدن بنیندہ تر

از سر کہ پارہ کردم نظر
خرم آں کوہ و کمر آں دشت و در!

وادی خوش بے نشیب و بے فراز
آب خضر آرد بخاک او نیاز

اندریں وادی خدایان کہن
آں خدائے مصر و ایں رب الیمن

آں زار باب عرب ایں از عراق
ایں اللہ الوصل و آں رب الفراق

ایں زنسل مہر و داماد قمر
آں بہ زوج مشتری دارد نظر

آں یکے در دست او تیغ دورو
واں دگر پیچیدہ مارے در گلو

ہر یکے ترسندہ از ذکر جمیل
ہر یکے آزردہ از ضرب خلیل

گفت مردوخ "آدم از یزداں گریخت
از کلیسا و حرم نالاں گریخت

تا بیفزاید بادراک و نظر
سوئے عہد رفتہ باز آید نگر!

می برد لذت زآثار کہن
از تجلی ہائے مادارد سخن!

روزگار افسانہ دیگر کشاد
می وزد زاں خاکداں باد مراد!"

بعل از فرط طرب خوش می سرود
بر خدایاں راز ہائے ماکشود!

معانی :....... (اقوام: جمع قوم، قومیں۔ قدیم: پرانا، ہمیشہ پرانی)....... شب گوں سحاب: رات کی مانند سیاہ بادل۔ ظلمتش: اس کی تاریکی، اندھیرا۔ تاب: چمک۔ قلزمے: ایک ایسا سمندر۔ ہوا: فضا۔ آویختہ: لٹکا ہوا۔ کم ریختہ: نہیں گرتے تھے۔

کم ستیز: نہ ٹکرانے والی۔ دریائے قیر: سیاہ سمندر۔ نوسفر: نیا نیا سفر کرنے والا۔ ناصبور: بیقرار، بے چین۔ آمد پدید: ظاہر ہوا، آیا۔ مشکبار: خوشبو پھیلانے والی۔ ہم نفس: ایک دوسرے کے ساتھی، ہمدم۔ نیم رس: تازہ تازہ اُگا ہوا۔ از سرِ گہ پارہ ے: ایک پہاڑی پر سے۔ خرم: مبارک، اچھا۔ کمر: پہاڑ کی وادی۔ در: درّہ، گھاٹی۔ نشیب: پست، نیچا، نیچ۔ فراز: اونچا۔ رب الیمن: اہل یمن کا خدا۔ ارباب: جمع رب، خدا۔ دھاری: تلوار۔ پیچیدہ: لٹکا ہوا۔ ترسندہ: ڈرانے والا۔ گریخت: دوڑ گیا، بھاگ گیا۔ بیفزاید: اضافہ کرے۔ ادراک: فہم، سمجھ۔ می وزد: چل رہی ہے۔ فرطِ طرب: بہت خوش۔ کشود: کھولے۔

ترجمہ وتشریح:......تیز ہوا تھی، بادل رات کی طرح سیاہ جسکی تاریکی (سیاہی) میں بجلی اپنی چمک بھی کھو چکی تھی۔ (تاریک ماحول تھا)

☆...... وہ ہوا میں لٹکا ہوا ایک سمندر تھا جس کا دامن تو پھٹا ہوا تھا لیکن اس میں سے موتی نہیں گرتے تھے۔

☆...... اس کا ساحل ناپید تھا۔ جبکہ اس کی موجیں گرم خیز تھیں۔ یہ موجیں تیزی سے اُٹھ رہی تھیں لیکن ہوا سے نہیں ٹکرا رہی تھیں۔

☆...... رومی اور میں اس سیاہ سمندر میں کچھ اس طرح تھے جیسے ضمیر کے شبستان میں خیال ہو۔

☆...... انہوں (رومیؒ) نے تو بہت سے سفر دیکھے ہوئے تھے۔ جبکہ میں نیا نیا مسافر بنا تھا۔ اس صورت حال میں میری دونوں آنکھوں میں نظر بیقرار ہوگئی۔

☆...... میں ہر لحہ یہ کہتا تھا کہ میری نگاہ وہاں تک نہیں پہنچ رہی۔ وہ دوسرا جہاں جس کا ذکر آپ (رومی) نے کیا تھا وہ کہاں ہے مجھے نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ کوہسار کا نشان ظاہر ہوا۔ ندی اور سبزہ زار نظر آ گئے۔

☆...... یہاں کے پہاڑ اور صحرا ایسے تھے جن میں سینکڑوں بہاریں تھیں۔ ان پہاڑوں سے آنے والی بادِ نسیم میں خوشبو رچی بسی تھی۔

☆...... وہاں ایک طرح کے راگ الاپنے (یعنی چہچہانے) والے پرندوں کے نغمے تھے، اور چشموں کا سلسلہ اور تازہ اگا سبزہ تھا۔

☆...... اس فضا کے فیض سے جسم اور زیادہ پائیدار ہو گیا جبکہ بدن میں پاک جان خوب دیکھنے والی بن گئی۔

☆...... میں نے ایک پہاڑی پر سے نظر ڈالی۔ وہ پہاڑ اور وادی اور وہ دشت و در کا نظارہ بھی مبارک یا دلکش تھے، بہت پیارا تھا۔

☆...... وہ ایک ایسی خوبصورت وادی تھی جس میں کوئی نشیب و فراز تھا، جسکی خاک کے سامنے آبِ خضر (آبِ حیات) سراپا انکسار تھا۔

☆...... اس وادی کے اندر پرانے زمانے کے باطل خدا تھے۔ ان میں کوئی تو اہل مصر کا خدا تھا اور کوئی اہل یمن کا رب تھا۔

☆......کوئی عرب کے خداؤں میں سے تھا تو کوئی عراق والوں کا۔ ایک وصل کا دیوتا تھا تو دوسرا فراق کا رب تھا۔

☆...... یہ معبود ا دیوتا اگر سورج کی نسل سے اور چاند کا داماد تھا تو وہ ا کوئی مشتری (سیارہ) کی زوج پر نظر رکھے ہوئے یعنی مشتری کو چاہنے والا تھا۔ (مشتری کا تعلق نظام شمسی سے ہے)۔

☆...... وہ ا کوئی ایسا تھا جس کے ہاتھ میں دو دھاری تلوار تھی اور دوسرے کے گلے میں سانپ لپٹا ہوا تھا۔

☆...... یہ سب اللہ پاک کے ذکر جمیل سے خوفزدہ تھے، اور حضرت ابراہیمؑ (خلیل اللہ) ضرب سے ملول تھے۔

☆...... مردوخ نے کہا کہ آج کا انسان خدائے واحد سے بھاگ گیا (دور ہو گیا) ہے۔ وہ کلیسا اور حرم (گرجا اور مسجد) سے نالہ و فریاد کرتے ہوئے دوڑ گیا ہے (مذہب سے بیگانہ ہو گیا ہے)۔

☆...... ذرا دیکھو کہ آج کا انسان اس خاطر کہ وہ اپنی سمجھ اور نظر میں اضافہ کرے، گزرے ہوئے عہد (پرانے دور) کی طرف واپس آ رہا ہے۔

☆......آج وہ (انسان) پرانے آثار سے لذت حاصل کر رہا ہے۔ وہ ہماری تجلیوں کی بات کر رہا ہے۔

☆...... اس نے ایک اور افسانے کا باب کھولا۔ اور خاکدان (دنیا) سے ہمارے لئے موافق ہوا آ رہی ہے۔

☆...... (یہ سن کر) بعل دیوتا نے خوشی میں ایک گیت گایا اور ان خدایان باطل (دیوتاؤں) پر ہمارے راز کھولے۔

نغمہ لعل

آدم ایں نیلی تتق رابر درید ‏ ‏ آسوے گردوں خداے راندید
در دل آدم بجز افکار چیست ‏ ‏ ہمچو موج ایں سرکشید و آں رمید !
جانش از محسوس می گیرد قرار ‏ ‏ بوکہ عہد رفتہ باز آید پدید
زندہ باد افرنگی مشرق شناس ‏ ‏ آنکہ مارا از لحد بیروں کشید !
اے خدایان کہن وقت است وقت !

معانی :...... نیلی تتق: نیلا سرا' پردہ' نیلا آسمان۔ بردرید: پھاڑ ڈالا۔ رمید: دوڑ گیا' بھاگ گیا۔ بوکہ: (بودکہ) ہو سکتا ہے۔ مشرق شناس: اہل مشرق کے مزاج سے واقف۔ لحد: قبر۔

ترجمہ وتشریح :...... انسان نے اس نیلے آسمان کو پھاڑ ڈالا (یعنی وہ ستاروں تک پہنچ گیا) لیکن آسمان کے اس پار (لامکاں میں) خدا کو نہ دیکھا۔

☆...... انسان کے دل میں افکار (خیالات) کے سوا اور کیا ہے؟ (کچھ بھی نہیں ہے) موج کی طرح ایک فکر اس میں سر اٹھاتا اور دوسرا بھاگ جاتا ہے۔ (آج کا انسان صرف عقل کا بندہ ہے' سوزِ عشق اس کے نزدیک بھی نہیں آیا)۔

☆...... اس کی جان محسوس (حواس خمسہ) سے قرار پاتی ہے۔ ممکن ہے کہ گزرا ہوا زمانہ (دورِ بت پرستی پھر واپس آجائے۔ (وہ روحانیت کی بجائے مادہ پرستی سے دل لگائے ہوئے ہے)۔

☆...... مشرق کا مزاج شناس افرنگی سلامت رہے۔ اسی نے ہمیں قبر سے باہر نکالا ہے۔

☆...... (مصرع) اے پرانے خداؤ! یہ وقت ہے فائدہ اٹھانے کا وقت۔ (اس وقت سے فائدہ اٹھاؤ)۔

در نگر آں حلقہ وحدت شکست ‏ ‏ آل ابراہیم بے ذوق الست !
صحبتش پاشیدہ، جامش ریز ریز ‏ ‏ آنکہ بود از بادہ جبریل مست !
مرد حر افتادہ در بند جہات ‏ ‏ باوطن پیوست و از یزداں گسست !
خون او سرد از شکوہ دیریاں ‏ ‏ لاجرم پیر حرم زنار بست !
اے خدایان کہن وقت است وقت !

معانی :...... الست: قرآنی آیت' اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں روحوں سے فرمایا' کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ روحوں نے جواب میں کہا کہ ہاں تو ہی ہمارا رب (پالنے والا) ہے۔ پاشیدہ: منتشر' پراگندہ' بکھر گئی۔ صحبتش: اس کی محفل۔ مردِ حر: آزاد مرد۔ پیوست: مل گیا' جڑ گیا۔ گسست: جدا ہو گیا۔ دیریاں: جمع دیری' مندر والے' بت پرست۔

ترجمہ وتشریح :...... دیکھو وہ توحید کا حلقہ ٹوٹ چکا ہے۔ اولادِ ابراہیم "الست" (عشق الٰہی) کے ذوق سے محروم ہے۔ (خدا پر ایمان رکھنے والے مسلمان بھی روحوں کی اس "ہاں" کو بھول گئے ہیں۔)

☆...... وہ مسلمان جو کبھی جبرئیل کی شراب سے مست تھے' ان کی محفل منتشر پراگندہ ہو چکی ہے اور ان کا جام ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے۔ (ملی

وحدت انتشار وافتراق کا شکار ہو چکی ہے)۔

☆...... آزاد مرد اب اطراف کی بندشوں میں گرفتار ہے۔ وہ وطن سے وابستہ ہو کر خدا کو چھوڑ رہا ہے۔

☆...... ان کا خون بت پرستوں (مشرکوں) کے دبدبہ سے سرد ہو چکا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پیر حرم نے زنار (جینو) باندھ لیا ہے۔ (جینو برہموں کا مقدس دھاگہ ہے) وہ غیر اسلامی عقیدوں کا شیدائی بن گیا ہے۔

☆...... (مصرع) اے پرانے خداؤ! یہ وقت ہے فائدہ اٹھانے کا 'وقت۔

در جہاں باز آمد ایام طرب — دیں ہزیمت خوردہ از ملک و نسب' !

از چراغ مصطفیٰ اندیشہ چیست ؟ — زانکہ اور اپف زند صد بولہب !

گرچہ می آید صدائے لا الہ — آنچہ از دل رفت کے ماند بہ لب !

اہرمن را زندہ کرد افسون غرب — روز یزداں زرد رو از بیم شب !

اے خدایان کہن وقت است وقت !

معانی :...... ہزیمت خوردہ: شکست کھایا ہوا۔ اندیشہ: خوف 'ڈر۔ پف زند: پھونک / پھونکیں مار رہے ہیں۔ بولہب: حضور اکرم کا ایک چچا جو اسلام کا بہت مخالف اور آپ کا دشمن تھا۔ کے ماند: کیسے رہتا ہے یا رہ سکے گا۔ اہرمن: برائیوں کا خدا' شیطان' ابلیس۔

ترجمہ وتشریح :...... دنیا میں پھر ہماری خوشی کا دور واپس آ گیا ہے۔ دین (اسلام) 'ملک اور نسب سے شکست کھا گیا ہے۔ (مذہب کی بجائے ان کا سارا زور فرقہ بندی اور حسب نسب وغیرہ پر ہے)۔

☆...... (حضور اکرم محمدؐ) کے چراغ سے اب ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی' اس لئے کہ اب سینکڑوں بولہب اسے بجھانے کے لئے پھونکیں مار رہے ہیں۔

☆...... اگرچہ لاالہٰ (توحید ایزدی) کی آواز آ رہی ہے جب توحید دل سے نکل گئی ہو وہ بھلا ہونٹوں پر کب تک رہے گی۔

☆...... مغرب کے جادو نے شیطان کو زندہ کر دیا ہے۔ خدا کا دن' رات کے خوف سے زرد رو ہو گیا ہے۔

☆...... (مصرع) اے پرانے خداؤ! یہ وقت ہے فائدہ اٹھانے کا وقت (وقت سے فائدہ اٹھاؤ)۔

بند دیں از گردنش باید کشود — بندہ ما بندہ آزاد بود

تا صلوات او براگراں آید ہے — رکعتے خواہیم واں ہم بے سجود

جذبہ ہا از نغمہ می گردد بلند — پس چہ لذت در نماز بے سرود !

از خداوندے کہ غیب او را سزد — خوشتر آں دیوے کہ آید در شہود !

اے خدایان کہن وقت است وقت !

معانی :...... باید کشود: کھول دینا چاہئے۔ بے سرود: بغیر نغمہ یا راگ کے۔ سزد: شایاں / قابل / لائق ہے۔ دیو: وہ دیوتا۔ آید در شہود: جو سامنے نظر آتا ہے' ظاہر ہوتا ہے۔

ترجمہ وتشریح :...... اس کی گردن کو دین کے پھندے سے رہائی دلانی چاہئے۔ ہمارا بندہ تو آزاد بندہ تھا۔ (جو چاہتا تھا وہ کر

لیتا تھا لیکن اسلام نے اسے کئی پابندیوں میں جکڑا ہوا ہے)۔

☆...... چونکہ نماز مسلمان کیلئے ایک بوجھ بن چکی ہے اس لئے ہم اس سے صرف ایک رکعت چاہتے ہیں اور وہ بھی سجدے کے بغیر ہو۔

☆...... انسانی جذبات تو نغمے (موسیقی) سے بلند ہوتے ہیں' اس نماز کا کیا لطف جس میں کوئی راگ / نغمہ نہ ہو۔

☆...... وہ خدا جسے غیب میں رہنا ہی پسند ہے اس سے وہ دیوتا (شیطان) کہیں اچھا ہے جو سامنے نظر آئے (ظاہر تو ہے)۔

☆...... (مصرع) اے پرانے خداؤ! یہ وقت ہے فائدہ اٹھانے کا وقت۔ فائدہ اٹھاؤ۔

فرورفتن بدریاے زہرہ و دیدن ارواحِ فرعونؔ و کشنرؔ را

(دریائے زہرہ میں اترنا اور فرعون اور کچنر کی روحوں کو دیکھنا)

پیر روم آں صاحب 'ذکر جمیل' ضرب او را سطوت ضرب خلیل
ایں غزل در عالم مستی سرود ہر خداے کہنہ آمد در سجود!

معانی :...... (دیدن: دیکھنا)...... ارواح: جمع روح' روحیں۔ فرعون: حضرت موسیٰ کے زمانے کا شاہ مصر جو خدا ہونے کا دعویدار تھا۔ اس نے اسرائیل قوم پر بڑے ظلم کئے تھے۔ حضرت موسیٰ قوم کو بچانے کے لئے دریائے نیل سے گزر گئے۔ فرعون اور اس کے لشکر نے ان کا تعاقب کیا اور دریا میں غرق ہو گئے۔ کشنر: لارڈ کچنر' ولادت برطانیہ ۱۸۵۰ء۔ وہ ۱۸۸۵ء میں مصر آیا اور وہاں کا سپہ سالار بنایا گیا۔ ۱۸۹۶ء میں مصریوں کو غلام بنانے کے بدلے میں اسے میجر جنرل کا عہدہ دیا گیا۔ ۱۸۹۸ء میں اس نے خرطوم فتح کیا اس پر اسے ''لارڈ'' کا خطاب دیا گیا۔ اسلامی مجاہدین کو تباہ کرنے کے بدلے میں پارلیمنٹ نے اسے تیس ہزار پونڈ نقد عنایت کئے۔ اس نے سوڈان کے مسلمانوں کو آزادی سے محروم کیا اور مہدی سوڈانی کی قبر کھود کر اس کی لاش کو بے حرمت کرنے کے صلے میں انگلستان کے عالموں نے اسے ''ڈاکٹر آف سول لا'' کی ڈگری دی۔ ۱۹۰۰ء میں اس نے جنوبی افریقہ کو برطانیہ کا غلام بنایا' اس پر اسے پارلیمنٹ نے پچاس ہزار پونڈ نقد ادا کئے۔ ۱۹۰۲ء میں اسے جنرل بنا کر ہندوستان کی فوجوں کا سپہ سالار بنایا گیا۔ ۱۹۱۰ء میں اسے ''فیلڈ مارشل'' کا عہدہ دیا گیا۔ ۱۹۱۴ء میں اسے جنگی کونسل کا کارکن بنایا گیا اور مغربی محاذ کا سپہ سالار بنایا گیا' ۵ جولائی ۱۹۱۶ء کو ہمپ شائر نامی جہاز کے غرقاب ہونے سے وہ جہنم رسید ہوا۔ اس نے خرطوم فتح کیا تھا۔ اس لئے اسے ''ذوالخرطوم'' کہا جاتا ہے' ان واقعات سے اہلِ برطانیہ کے نام نہاد مہذب ہونے کا علم ہوتا ہے۔

صاحبِ ذکر جمیل: خدا کا ذکر کرنے والا' رومی کی مثنوی معنوی کو فارسی کا قرآن کہا جاتا ہے۔ غالباً مولانا جامی کا شعر ہے:

مثنوی مولوی معنوی
ہست قرآن در زبانِ پہلوی

معانی:...... سطوت: دبدبہ' رعب۔

ترجمہ وتشریح:...... پیر روم نے جو صاحبِ ذکر جمیل ہیں اور ان کی ضرب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ضرب کا سا دبدبہ ہے۔

☆...... انہوں نے یہ غزل مستی کی حالت میں یا عالم مستی میں گائی' جسے سن کر ہر پرانا خدا (دیوتا) سجدے میں گر گیا۔

غزل

"باز بر رفتہ و آیندہ نظر باید کرد
ہلہ برخیز کہ اندیشہ دگر باید کرد
عشق برناقہ ایام کشد محمل خویش
عاشقی ؟ راحلہ از شام و سحر باید کرد
پیر ماگفت جہاں بر روشے محکم نیست
از خوش و ناخوش او قطع نظر باید کرد
تو اگر ترک جہاں کردہ سرا و داری
پس نخستیں زسر خویش گزر باید کرد
گفتمش دردل من لات ومنات است بسے
گفت ایں بتکدہ را زیر و زبر باید کرد"

معانی :...... باز: پھر۔ باید کرد: کرنی (کرنا) چاہئے۔ ہلہ: ہاں، ہوشیار۔ برخیز: اٹھ۔ راحلہ: سواری۔ سرِاو داری: تو اس کا آرزو مند ہے۔ نخستین: پہلے۔ گفتمش: میں نے اس سے کہا۔ زیروزبر باید کرد: تباہ و برباد کر دینا چاہئے۔

ترجمہ وتشریح :...... گذشتہ اور آئندہ پر پھر سے نظر دوڑانی چاہئے۔ ہاں! اٹھ کہ ایسے سب امور کے بارے میں دوبارہ سوچنے کی ضرورت ہے۔

☆...... عشق نے زمانے کی اونٹنی پر اپنا کجاوہ باندھ لیا ہے۔ کیا تو عاشق ہے؟ اگر تو واقعی عاشق ہے تو پھر تجھے چاہئے کہ تو صبح اور شام کو اپنی سواری بنائے۔

☆...... ہمارے پیارے نے کہا جہان کسی ایک روش پر مستقل طور پر قائم نہیں رہتا' اس کے اچھے اور برے سے چشم پوشی کرنی چاہئے۔ اس کی پسند اور ناپسند کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ فانی بدایونی نے یہ بات ذرا بدل کر کی ہے۔

غم بھی گذشتنی ہے' خوشی بھی گذشتنی
کر غم کو اختیار کہ گذرے تو غم نہ ہو

☆...... اگر تو ترکِ دنیا کر کے اس (خدا) کا خواہش مند ہے تو پھر (اس کے لئے) تجھے پہلے اپنے سر سے گزر جانا چاہئے یعنی اپنے سر کی خیر منانا چاہئے۔ (یعنی نفس امارہ کی خواہشات کو ترک کرنا چاہئے)۔

☆...... میں نے اپنے پیر سے کہا کہ میرے دل میں تو بہت سے لات و منات جیسے بت بسے ہوئے ہیں (مختلف مادی خواہشات وغیرہ) اس پر اس نے کہا کہ اس بت کدے کو تباہ کر دینا چاہئے۔ (ایسے دل کو ان خواہشات سے پاک کر دینا چاہئے)۔

باز بامن گفت "برخیز اے پسر
جزبد امانم میاویز اے پسر
آں کہستاں، آں جبال بے کلیم
آنکہ از برف است چوں انبار سیم !
در پس او قلزم الماس گوں
آشکارا تردرونش از بروں!
نے بموج و نے بسیل اور اخلل
در مزاج او سکون لم یزل
ایں مقام سرکشان زور مست
منکران غائب و حاضر پرست !
آں یکے از شرق واں دیر زعرب
ہر دو بامردان حق در حرب و ضرب !
آں یکے برگردنش چوب کلیم
واں دگرا زتیغ درویشے دونیم !

ہر دو فرعون ایں صغیر وآں کبیر	ہر دو در آغوش دریا تشنہ میر !
ہر کسے با تلخی مرگ آشناست	مرگ جباراں زآیات خداست !
در پئے من پا بنہ از کس مترس	دست در دستم بدہ از کس مترس
سینہ دریا چو موسیٰ بر درم	من ترا اندر ضمیر او برم"

معانی :...... میاویز: مت لٹک، پکڑ۔ جبال: جمع، جبل، پہاڑ۔ انبارِ سیم: چاندی کا ڈھیر۔ الماس گوں: ہیرے کے رنگ والا۔ سکونِ لم یزل: مسلسل سکون، وہ سکون جسے زوال نہیں ہے۔ سرکشاں: جمع سرکش، یعنی باغی، حکم نہ ماننے والے۔ زورمست: اپنی طاقت میں مست۔ حاضر پرست: جو کچھ سامنے ہو اس کے پرستار۔ دو نیم: دو ٹکڑے۔ صغیر: چھوٹا۔ کبیر: بڑا۔ تشنہ میر: پیاسے مرنے والے۔ جباراں: جبار کی جمع، اللہ کے بندوں پر بہت ظلم کرنے والے۔ آیات: جمع آیت، نشانیاں۔ پا بنہ: پاؤں رکھ، چل۔ مترس: مت ڈر۔ بردرم: میں پھاڑ دوں گا۔ برم: میں لے جاؤں گا۔

ترجمہ وتشریح:...... پھر وہ مجھ سے کہنے لگے کہ اے بیٹے اٹھ تاکہ ہم اپنا سفر جاری رکھیں، تو اے بیٹے میرے دامن کے سوا کسی اور کا دامن نہ تھام۔

☆...... (جب آگے بڑھے تو) ایک ایسا کوہستان نظر آیا، جو کلیم (حضرت موسیٰ) کے بغیر تھا (جس پر کوئی کلیم نہ تھا) اور جو برف کی وجہ سے یوں لگ رہا تھا جیسے چاندی کا ڈھیر لگا ہو۔ (برف سے چاندی کے انبار کی مانند تھا)۔

☆...... اس کے پیچھے ہیرے کے سے رنگ کا ایک سمندر تھا جس کا اندر اس کے باہر سے زیادہ ظاہر تھا۔

☆...... نہ تو کسی موج کے باعث اور نہ سیلاب سے اس میں کوئی خلل واقع ہو رہا تھا۔ اس کے مزاج میں لافانی (مستقل) سکون تھا۔

☆...... یہ زورمست سرکشوں کا مقام ہے۔ وہ جو غائب کے منکر تھے۔ اور صرف حاضر کے پرستار تھے۔

☆...... ان میں ایک کا تعلق مشرق سے ہے، یعنی فرعون اور دوسرے کا تعلق مغرب اور یورپ سے ہے، یعنی لارڈ کچنر، یہ دونوں اپنی زندگی میں مردانِ حق سے برسرِ پیکار رہے۔

☆...... ان میں سے ایک کی گردن پر حضرت موسیٰ کی لکڑی یعنی عصا نے ضرب لگائی۔ (مراد فرعون) اور دوسرا وہ جو ایک درویش کی تلوار سے دو ٹکڑے ہوا یعنی لارڈ کچنر۔ (درویش سے مرادی مہدی سوڈانی ہے)۔

☆...... یہ دونوں فرعون تھے۔ ایک بڑا ایک چھوٹا۔ یہ دونوں دریا کی آغوش میں پیاسے مرے۔

☆...... ہر کسی کو موت کی تلخی سے آشنا ہونا پڑتا ہے، ہر کسی کو ایک روز مرنا ہے۔ لیکن جابر لوگوں کی موت خدا کی نشانیوں میں سے ہوتی ہے۔

☆...... تو میرے پیچھے چلتا آ اور کسی سے خوف نہ کھا۔ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے اور کسی سے نہ ڈر۔

☆...... میں موسیٰ کی طرح دریا کا سینہ چیر دوں گا اور تجھے دریا کی تہ تک لے جاؤں گا۔

بحر بر ما سینہ خود را کشود	یا ہوا بود و چو آبے وا نمود
قعر او یک وادی بے رنگ و بو	وادی تاریکی او تو بتو
پیر رومی سورہ طٰہٰ سرود	زیر دریا ماہتاب آمد فرود !
کوہ ہائے شستہ و عریان و سرد	اندراں سرگشتہ و حیراں دو مرد !
سوئے رومی یک نظر نگریستند	باز سوے یک دگر نگریستند

گفت فرعون ایں سحر! ایں جوے نور! از کجا ایں صبح واین نور و ظہور!

معانی ..... کشود: کھول دیا۔ وانمود: دکھائی دیتی (ظاہر) تھی۔ قعر: گہرائی۔ تو بتو: تہ بتہ، بہت سی تہوں والی۔ سورۂ طٰہٰ: قرآن کریم کی بیسویں سورت جو آنحضرتؐ کے اسم (نام) مبارک طٰہٰ (طاہر) سے شروع ہوتی ہے۔ آمد فرود: طلوع ہو گیا۔ شستہ: دھلے ہوئے، صاف۔ عریاں: ننگا یعنی سبزے کے بغیر۔ سرگشتہ: حیران و پریشان۔ نگریستند: انہوں نے دیکھا۔

ترجمہ وتشریح: ...... سمندر نے ہمارے لئے اپنا سینہ کھول دیا یا پھر وہ کوئی ہوا تھی جو پانی دکھائی دے رہی تھی۔

☆...... اس سمندر کی گہرائی میں ایک رنگ و بو سے عاری وادی تھی، ایسی وادی جس کی تاریکی تہ بہ تہ تھی۔ (جس کے اندر تاریکی کے پردے پڑے ہوئے تھے)۔

☆...... پیر رومیؒ نے سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کی اور سمندر کی تہ سے چاند اُبھر آیا۔ (چاندنی پھیل گئی)۔

☆...... اس روشنی میں جو کچھ نظر آیا وہ دھلے ہوئے، سبزہ سے خالی اور ٹھنڈے پہاڑ تھے، انکے اندر دو حیران اور پریشان آدمی پھر رہے تھے۔

☆...... پہلے انہوں نے رومیؒ کی طرف ایک نظر دیکھا، پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

☆...... فرعون نے کہا، یہ صبح یعنی صبح کی روشنی اور یہ نور کی ندی؟ یہ صبح اور یہ نور و ظہور کہاں سے آیا ہے؟

رومی

ہر چہ پنہاں است ازو پیداستے اصل ایں نور از ید بیضاستے!

معانی :...... پیداستے: ظاہر ہے۔ ید بیضا: روشن ہاتھ، حضرت موسیٰؑ کا معجزہ، جب وہ اپنا ہاتھ آستین سے باہر نکالتے تھے تو وہ روشن ہو جاتا تھا۔

ترجمہ وتشریح :...... جو کچھ بھی چھپا ہوا ہے، وہ اس نور سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس نور کی بنیاد/اصل ید بیضا سے ہے۔ (یہ نور سورۂ طٰہٰ کی تلاوت بابرکت کے طفیل سے ہے)۔

فرعون

آہ نقد عقل و دیں درباختم دیدم و ایں نور راشناختم!
اے جہاں داراں سوے من بنگرید اے زیاں کاراں سوے من بنگرید!
وائے قومے از ہوس گردیدہ کور می برد لعل و گہر از خاک گور!
پیکرے کو در عجائب خانہ ایست برلب اموش او افسانہ ایست!
از ملوکیت خبر ہای دہد کور چشماں را نظر ہای دہد
چسیت تقدیر ملوکیت؟ شقاق محکمی جستن زتدبیر نفاق!
از بد آموزی زبوں تقدیر ملک باطل و آشفتہ تر تدبیر ملک!
باز اگر بینم کلیم اللہ را خواہم از وے یک دل آگاہ را

معانی :...... درباختم: ہاردی۔ نشناختم: میں نے نہ پہچانا۔ بنگرید: تم دیکھو۔ زیاں کاراں: زیاں کار کی جمع، نقصان اٹھانے والے۔ گردیدہ کور: اندھی ہوگئی۔ کورچشماں: کورچشم کی جمع، اندھی آنکھ والے، اندھے، نابینے۔ شقاق: نفاق یا اختلاف پیدا کرنا۔ جستن: تلاش کرنا۔ بدآموزی: براطور طریقہ، برائی سیکھنا۔

ترجمہ وتشریح:...... افسوس میں نے عقل اور دین کی نقدی ہار دی۔ میں نے اس نور کو دیکھا بھی لیکن میں اسے پہچان نہ سکا۔

☆...... اے دنیادارو (دنیا کے حکمرانو) میری طرف دیکھو اور اے نقصان اٹھانے والو میری طرف دیکھو (میرے عبرتناک انجام سے سبق حاصل کرو)۔

☆...... افسوس اس قوم پر جو حرص و ہوس سے اندھی ہوگئی ہے۔ وہ قبر کی مٹی سے بھی لعل و گہر لے جاتی ہے۔ (انگریزوں نے فرعون کا مقبرہ کھود کر اس سے زر و جواہر اور قیمتی اشیاء غائب کر لی تھیں)۔

☆...... وہ مجسمے جو ان کے عجائب خانہ میں پڑے ہیں اس کے خاموش ہونٹوں پر ایک افسانہ ہے۔

☆...... وہ بادشاہت کے انجام کی خبر دیتے ہیں۔ وہ اندھوں کو آنکھیں عطا کرتے ہیں۔

☆...... بادشاہت کی تقدیر کیا ہے؟ وہ ہے پھوٹ ڈالنا اور نفاق کی تدبیر سے اپنی حکومت کا استحکام تلاش کرنا۔ (انگریز نے یہی ابلیسی پالیسی اپنائی ہے)۔

☆...... ایسا براطرزِ عمل سکھانے کے سبب ملک کی تقدیر بری ہو جاتی ہے اور ملک کی تقدیر زیادہ باطل اور انتشار کا شکار ہو جاتی ہے۔ ملک تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور رعایا پریشان ہو جاتی ہے)۔

☆...... اگر میں (فرعون) حضرت موسیٰ کو پھر دیکھ لوں تو میں ان سے ایک آگاہ دل کی خواہش (فرمائش)۔

رومی

حاکمی بے نور جاں خام است خام ‌ ‌ ‌ ‌ بے ید بیضا ملوکیت حرام

حاکمی از ضعف محکوماں قوی است ‌ ‌ ‌ ‌ بیخش از حرمان محروماں قوی است!

تاج از باج است و از تسلیم باج ‌ ‌ ‌ ‌ مرد اگر سنگ است میگرد دزجاج!

فوج و زندان و سلاسل رہزنی است ‌ ‌ ‌ ‌ اوست حاکم کزچنیں ساماں غنی است

معانی :...... ضعفِ محکوماں: مطیع یا محکوموں کی کمزوری۔ بیخش: اس کی جڑ (بنیاد) حرماں: محروم یا ناکام ہونا۔ باج: خراج، ٹیکس، تسلیم۔ باج: خراج دینا۔ زجاج: شیشہ۔ سلاسل: جمع سلسلہ، زنجیریں۔ غنی: بے نیاز، دولت مند۔

ترجمہ وتشریح:...... نورِ جاں کے بغیر حکمرانی خام ہے، خام اور یدِ بیضا کے بغیر ملوکیت (بادشاہت) حرام ہے۔

☆...... حاکمیت محکوموں (رعایا) کی کمزوری کے باعث قوت پکڑتی ہے۔ اس کی جڑ محروموں کی محرومی سے قوی ہوتی ہے۔

☆...... تاج (بادشاہت کا وجود) خراج لینے اور رعایا کے خراج دینے پر مبنی ہے۔ اس سے پتھر جیسا قوی انسان بھی شیشے کی طرح نازک یا کمزور ہو جاتا ہے۔

☆...... فوج، قید خانہ اور زنجیریں سب رہزنی ہیں۔ حقیقی حاکم وہی ہے جو ان اشیاء سے بے نیاز ہے۔

ذوالخرطوم

مقصد قوم فرنگ آمد بلند | از پئے لعل و گہر گورے نکند
سرگزشت مصر و فرعون و کلیم | می تواں دیدن زآثار قدیم!
علم و حکمت کشف اسرار است وبس | حکمت بے جستجو خوار است و بس

معانی: ...... گورے نکند: اس نے کوئی قبر نہ کھودی۔ می تواں دیدن: دیکھی جا سکتی ہے۔ اسرار: جمع سر بمعنی بھید۔ کشف: کھولنا' ظاہر کرنا' پردہ اٹھانا۔ بے جستجو: تحقیق کے بغیر۔ جستجو: تلاش۔

ترجمہ وتشریح: ...... انگریزوں کا مقصد بلند ہے۔ انہوں نے لعل و گہر کی خاطر (فرعونوں) کوئی قبر نہیں کھودی۔ (لارڈ کچنر نے چونکہ خرطوم فتح کیا تھا اس لئے حکومت انگلستان نے اسے لارڈ آف خرطوم کا خطاب دیا تھا جسے عربی میں ذوالخرطوم کہا جاتا ہے)

☆...... مصر اور فرعون اور (حضرت موسیٰ) کلیم کی سرگذشت آثارِ قدیمہ سے دیکھی جا سکتی ہے۔

☆...... علم و حکمت تو صرف رازوں کے ظاہر کرنے کا نام ہے۔ بغیر جستجو کے جو حکمت ہے وہ تو بس ذلیل و رسوا ہے۔

فرعون

قبر مارا علم و حکمت برکشود
لیکن اندر تربت مہدی چہ بود!

معانی: ...... مہدی: مہدی سوڈانی کی طرف اشارہ ہے' جس کی قبر کھود کر کچنر بد بخت نے اس کی لاش کو بے عزت کیا۔

ترجمہ وتشریح: ...... ہماری قبر کو تو علم و حکمت نے کھولا (کھودا) تھا (یعنی آثارِ قدیمہ نے ہماری قبریں کھودی تھیں) لیکن مہدی سوڈانی کی قبر کے اندر کیا تھا؟ (فرعون کی یہ بات ایک لحاظ سے خبیث کچنر کے منہ پر تھپڑ ہے)۔

نمودار شدن درویش سودانی

(سوڈانی درویش کا نمودار ہونا)

برق بے تابانہ رخشید اندر آب | موجہا بالید و غلطید اندر آب
بوے خوش از گلشن جنت رسید | روح آں درویش مصر آمد پدید
در صدف از سوز او گوہر گداخت | سنگ اندر سینہ کشنر گداخت
گفت "اے کشنر اگر داری نظر | انتقام خاک درویشے نگر!
آسماں خاک ترا گورے نداد | مرقدے جز دریم شورے نداد"
باز حرف اندر گلوے او شکست | از لبش آہے جگر تابے گسست!

گفت "اے روح عرب بیدار شو | چوں نیاگاں خالق اعصار شو !
اے فواد اے فیصل اے ابن سعود | تا کجا برخویش پیچیدن چودود !
زندہ کن در سینہ آں سوزے کہ رفت | در جہاں باز آور آں روزے کہ رفت !
خاک بطحا خالدے دیگر بزاے | نغمہ توحید را دیگر سرائے
اے نخیلی دشت تو بالندہ تر | برنخیزد از تو فاروقے دگر ؟
اے جہان مومناں مشک فام | از تو می آید مرا بوے دوام !
زندگانی تا کجا بے ذوق سیر | تا کجا تقدیر تو در دست غیر !
برمقام خود نیائی تا بکے | استخوانم در یمے نالد چونے !
از بلا ترسی؟ حدیث مصطفیٰ است | 'مرد را روز بلا روز صفاست'

معانی :...... (نمودارشدن: ظاہر ہونا۔ درویشِ سودانی: مہدی سوڈانی)...... رخشید: چمکی، چمکا۔ بالید: ابھریں، اٹھیں، بڑھیں۔ غلتید: باہم ٹکرائیں۔ رسید: پہنچی۔ گداخت: پگھل گیا۔ صدف: سیپی۔ درویشِ مصر: مراد مہدی سوڈانی جن کا نام محمد احمد بن عبداللہ تھا۔ ۱۸۶۱ء میں انہوں نے انگریزوں اور ان کے حمایتی شاہِ مصر کے خلاف جہاد شروع کیا تھا اور اپنی موت ۱۸۸۵ء تک جاری رکھا، ۱۸۹۸ء میں کچنر نے ان کی لاش کو قبر سے نکال کر سرِ عام نذر آتش کیا تھا۔ مرقدے: کوئی یا ایک قبر۔ حرف شکست: آواز اٹک گئی۔ جگرتابے: جگر کو پگھلا دینے والی۔ گسست: ٹوٹی۔ نیاگاں: جمع نیا، باپ دادا، اسلاف۔ اعصار: جمع عصر، زمانے۔ فواد: مصر کا بادشاہ۔ فیصل: عراق کا شاہ۔ ابنِ سعود: عرب کا بادشاہ۔ پیچیدن: بل کھانا۔ چودود: دھوئیں کی طرح۔ خاکِ بطحا: مکہ کی سر زمین۔ خالدے: کوئی خالد، اشارہ ہے خالدؓ بن ولید کی طرف جو رسولِ کریمؐ کے دور کے عظیم سپہ سالار اور فاتح تھے۔ دیگر سرائے: پھر سے گا۔ نخیل: کھجور کا درخت۔ بالندہ تر: زیادہ بلند ہوں۔ فاروقے دگر: کوئی دوسرا فاروق، مراد حضرت عمر فاروقؓ۔ استخوانم: میری ہڈی ہڈیاں۔ یمے: ایک یا کوئی سمندر۔ ترسی؟ کیا تو ڈرتا ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... پانی کے اندر بجلی بے قراری کی حالت میں چمکی، پانی کے اندر موجیں اٹھیں اور آپس میں ٹکرا کر پانی میں مل گئیں۔

☆...... جنت کی طرف سے ایک خوشبو آئی اور اس مصری درویش کی روح ظاہر ہوئی۔

☆...... اس کے سوز سے سیپی میں موتی پگھل کر رہ گیا۔ کچنر کے سینے میں پتھر پگھل گیا۔ (اس کے سوز سے کچنر کے سینے کے اندر جو پتھر کا دل تھا وہ بھی یوں پگھل گیا جیسے صدف کے اندر گوہر پگھل جائے)۔

☆...... مہدی نے کہا: اے کچنر! اگر تو نظر رکھتا (صاحب بصیرت) ہے تو ایک درویش کی خاک کا انتقام دیکھ۔ (تو نے میری قبر کھود کر میری لاش کو رسوا کیا)۔

☆...... آسمان نے تیری لاش کو قبر بھی نہ دی۔ تیری قبر شور سمندر ہی میں بنی۔ (تو سمندر میں مرا اور تیری لاش کو زمین بھی نصیب نہ ہوئی)۔

☆...... پھر اس کی آواز گلے میں اٹک گئی اور اس کے ہونٹوں سے جگر کو پگھلا دینے والی ایک آہ نکلی۔

☆...... وہ (مہدی) پھر بولا کہ اے روحِ عرب بیدار ہو اور اپنے بزرگوں کی طرح نئے نئے زمانے تخلیق کر۔

☆...... اے فواد (مصر) اے فیصل (عراق) اور اے ابنِ سعود تم کب تک دھوئیں کی طرح خود میں بل (پیچ) کھاتے رہو گے۔

☆...... اپنے سینے میں وہ سوز دوبارہ پیدا کرو جو کبھی پہلے تھا اب جا چکا ہے۔ گیا ہوا زمانہ دنیا میں پھر واپس لاؤ۔

☆...... اے سر زمین مکہ تو پھر کوئی خالدؓ پیدا کر اور ایک بار پھر توحید کا راگ گا (چھیڑ)۔

☆...... تیرے صحرا کے کھجور کے درخت اور بلند ہوں۔ کیا تیرے اندر سے کوئی اور یا دوسرا (عمر) فاروقؓ پیدا نہیں ہو سکتا؟

☆...... اے سیاہ فام مومنوں کی دنیا (افریقہ) مجھے تجھ سے ہمیشہ قائم رہنے والی خوشبو آ رہی ہے۔

☆...... تم (اہل مصر و سوڈان) کب تک جہد و عمل کے ذوق کے بغیر زندگی (بسر کرو گے)۔ اور کب تک اپنی تقدیر غیروں کے ہاتھ میں دیئے رہو گے۔

☆...... تم کب تک اپنے مقام حاصل نہ کرو گے؟ (تمہارے ان حالات سے) میری ہڈیاں سمندر میں بانسری کی طرح نالہ کناں ہیں۔

☆...... کیا تم مصیبتوں سے ڈرتے ہو؟ حضور اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث مبارکہ نہیں سنی ہے کہ "مرد کے لئے مصیبت کا دن روز صفا ہے"۔ (مومن کے لئے جہاد کا دن پاکیٔ نفس کا دن ہوتا ہے، وہ ہر گناہ سے پاک ہو جاتا ہے)۔

سار باں یاراں بہ یثرب ما بہ نجد	آں حدی کو ناقہ را آرد بوجد !
ابر بارید از زمیں ہا سبزہ رست	می شود شاید کہ پائے ناقہ ست !
جانم از درد جدائی در نفیر	آں رہے کو سبزہ کم دارد بگیر !
ناقہ مست سبزہ و من مست دوست	او بدست تست و من در دست دوست !
آب را کردند برصحرا سبیل	برجبل ہاشستہ اوراق نخیل !
آں دو آہو درقفائے یک دگر	از فراز تل فرود آید نگر !
یک دم آب از چشمہ صحرا خورد	باز سوے راہ پیما بنگرد !
ریگ دشت ازنم مثال پرنیاں	جادہ براشتر نمی آید گراں
حلقہ حلقہ چوں پرتیہو غمام	ترسم از باراں کہ دوریم از مقام !
سارباں یاراں بہ یثرب ما بہ نجد	آں حدی کو ناقہ را آرد بہ وجد" !

معانی :...... یثرب: مدینہ۔ حدی: وہ گانا یا گیت جو ساربان اونٹ کو چلاتے وقت گاتے ہیں، جسے سن کر اونٹ تازہ دم ہو جاتا ہے۔ بارید: برسا۔ رُست: اگا۔ در نفیر: فریاد کر رہی ہے۔ سبیل: سب کے استعمال کے لئے وقف، راستہ، سڑک۔ اوراق: جمع ورق، پتے۔ فرازِ تل: ٹیلے کی چوٹی۔ پرنیاں: ریشم، ریشمی کپڑا۔ تیہو: تیتر۔ غمام: بادل۔

ترجمہ وتشریح :...... ساربان دوست تو مدینہ منورہ میں پہنچے ہوئے ہیں اور ہم نجد میں ہیں۔ وہ حدی کہاں ہے جو ہماری اونٹنی کو وجد میں لائے۔ (جلد وہاں پہنچا دے)۔

☆...... بادل برسا اور زمین سے سبزہ اگ آیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اونٹنی کی رفتار سست ہو جائے۔

☆...... دردِ جدائی سے میری جان فریاد کر رہی ہے۔ تو (ساربان) وہ راستہ اختیار کر جہاں سبزہ کم ہو۔

☆...... اونٹنی تو سبزے میں مست ہے جبکہ میں اپنے دوست (حضور اکرمؐ) کے خیال میں مست ہوں۔ اونٹنی کی باگ ڈور (مہار) تیرے ہاتھ میں ہے اور میری مہار محبوب کے ہاتھ میں ہے۔ (میں اپنے محبوب کے ہاتھ میں ہوں)۔

☆...... (بارش کے) پانی نے صحرا میں راستے بنا لئے ہیں۔ اور پہاڑوں پر کھجور کے درختوں کے پتے دھل گئے ہیں۔

☆...... دیکھو وہ سامنے ٹیلے کی چوٹی پر دو ہرن ایک دوسرے کے پیچھے ٹیلے کی چوٹی سے نیچے آ رہے ہیں۔

☆...... ان ہرنوں نے کچھ دیر صحرا کے چشمے سے پانی پیا پھر راستہ چلنے والے مسافر کی طرف دیکھا۔

☆...... نمی کی وجہ سے صحرا کی ریت ریشمی کپڑے کی طرح نرم ہو گئی ہے۔اس اونٹنی کے لئے راستہ دشوار نہیں رہا۔

☆...... آسمان پر بادل تیتر کے پروں کی طرح رنگ رنگ کے بدلیوں کے حلقے بنائے ہوئے ہیں۔(یہ بارش کی آمد کا پتہ دے رہا ہے اور) میں بارش سے ڈرتا ہوں کہ ہم ابھی منزل سے دور ہیں۔(بارش کہیں رکاوٹ نہ بن جائے)۔

☆...... اے ساربان دوست تو مدینہ منورہ میں ہے اور ہم نجد میں ہیں۔وہ حدی کہاں ہے جو ہماری اونٹنی کو وجد میں لے آئے (تاکہ ہم جلد مدینہ پہنچ کر محبوبؐ کا دیدار کریں)۔(یہ مطلب بھی بن سکتا ہے کہ اہل نجد نے غیر اسلامی شعائر اپنا رکھے ہیں' ہمیں اسلامی شعائر اپنانے چاہئیں)۔

فلک مریخ

اہلِ مریخ (مریخ کے لوگ)

چشم رایک لحظہ بستم اندر آب	اندکے از خود گسستم اندر آب !
رخت بردم زی جہانے دیگرے	بازمان و بامکانے دیگرے !
آفتاب ما بآفاقش رسید	روز و شب را نوع دیگر آفرید !
تن زرسم و راہ جاں بیگانہ ایست	در زمان و از زماں بیگانہ ایست !
جان ما سازد بہر سوزے کہ ہست	وقت او خرم بہر روزے کہ ہست !
می نگردد کہنہ از پرواز روز	روزہا از نور او عالم فروز !
روز و شب را گردش پیہم ازوست	سیر او کن زانکہ ہر عالم ازوست !

معانی :...... بستم: میں نے بند کی۔ ازخود گسستم: اپنے آپ سے کٹ گیا' دور ہو گیا۔ بردم: میں لے گیا۔ زی: طرف' جانب۔ آفرید: پیدا یا تخلیق کئے۔ آفاقش: اس کے آفاق' آفاق جمع افق' آسمان کے کنارے' کل کائنات۔ سازد: موافقت کرتی ہے۔ خرم: خوش' خوشی۔ عالم فروز: دنیا کو روشن کرنے والے۔ ازدست: از او است کا مخفف' اس سے ہے اس کی وجہ سے۔

ترجمہ وتشریح:...... میں (زندہ رود) نے کچھ دیر کیلئے پانی میں اپنی آنکھ بند کی اور کچھ دیر کیلئے اپنے آپ سے دور ہو گیا۔

☆...... پھر میں اس جہان (فلک زہرہ) سے دوسرے جہان کی طرف اپنا سامانِ سفر لے گیا۔

☆...... اس جہان کا زمان اور مکان کچھ اور طرح کا تھا۔

☆...... ہمارا سورج اس (نئے جہان) کے آفاق تک پہنچا اور وہاں اس نے نئی قسم کے دن رات پیدا کئے۔(وہاں کے دن رات مختلف تھے)۔

☆...... یہاں (فلک مریخ میں) بدن' روح کے طور طریقوں سے بیگانہ ہے۔وہ زمان میں رہتے ہوئے بھی زمان سے بیگانہ (ناآشنا) ہے۔(بدن کچھ اور ڈھنگ کا اور جان اور ڈھنگ کی ہے)۔

☆...... ہماری جان ہر طرح کے سوز سے موافقت اختیار کر لیتی ہے اور جو بھی دن آئے اس کا وقت خوشی میں گزر جاتا ہے۔

☆...... وہ (ہماری جان) وقت گزرنے سے پرانی نہیں ہو جاتی' بلکہ دن اس کے نور سے دنیا کو چمکا دیتے ہیں۔
☆...... دن اور رات کی مسلسل گردش اسی طرح ہے تو اس کی سیر کر کیونکہ ہر جہان اسی سے ہے۔

مرغزارے بار صد گاہ بلند — دوربین او ثریا درکمند!
خلوت نہ گنبد خضر است ایں — یا سواد خاکدان ماست ایں؟
گاہ جستم وسعت اورا کراں — گاہ دیدم در فضاے آسماں!
پیر روم آں مرشد اہل نظر — گفت "مریخ است ایں عالم نگر!
چوں جہان ما طلسم رنگ و بوست — صاب شہر و دیار و کاخ و کوست!
ساکنانش چوں فرنگاں ذوفنوں — در علوم جان و تن ازما فزوں!
بر زمان و برمکاں قاہر ترانند — زانکہ در علم فضا ماہر ترانند
برو جودش آں چناں پیچیدہ اند — ہر 'خم و پیچ' فضا را دیدہ اند
خاکیاں رادل بہ بند آب و گل — اندریں عالم بدن در بندِدل!
چوں دلے در آب و گل منزل کند — ہرچہ می خواہد بآب و گل کند
مستی و ذوق و سرد راز حکم جاں — جسم را غیب و حضور از حکم جاں!
در جہان ما دوتا آمد وجود — جان و تن، آں بے نمود آں بانمود!
خاکیاں را جان و تن مرغ و قفس — فکر مریخی یک اندیش است و بس!
چوں کسے رامی رسد روز فراق — چست تر می گردد از سوز فراق!
یک دو روزے پیشتر از آن مرگ — می کند پیش کساں اعلان مرگ!
جان شاں پروردہ اندام نیست — لا جرم خوکردہ اندام نیست!
تن بخویش اندر کشیدن مردن است — از جہاں دزر خو درمیدن مردن است!
برتر از فکر تو آمد ایں سخن — زاں کہ جان تست محکوم بدن!
رخت ایں جایک دو دم باید کشاد — ایں چنیں فرصت خدا کس رانداد!"

معانی:...... مرغزارے: سبزہ زار۔ رصدگاہ: وہ جگہ جہاں ستارہ شناس یا نجومی ستاروں کا حال دیکھتے ہیں۔ دوربین: وہ آلہ جس سے دور کی چیز بھی نظر آتی ہیں۔ ثریا: وہ چھ ستارے آسمان پر وہ ستاروں کا مجموعہ جن کو سہیلیوں کا جھمکا بھی کہتے ہیں، انہیں پروین بھی کہتے ہیں۔ گنبد خضرا: سبز آسمان، عمارت۔ سودا: گرد و پیش۔ خاکدان: زمین۔ گاہ: کبھی۔ جستم: میں نے تلاش کیا، کرتا ہوں۔ ساکنانش: اس کے رہنے والے۔ ساکنان: جمع ساکن، باشندے۔ فرنگاں: جمع فرنگ، اہل یورپ، انگریز۔ ذو: والا، والے۔ ذوفنون: کئی فن، ہنر جاننے والے۔ فزوں: زیادہ، بڑھ کر۔ قاہر ترند: زیادہ قاہر ہیں، قوت والے، غلبہ پانے والے۔ پیچیدہ اند: وہ لپٹے ہوئے ہیں، ایسی قدرت رکھتے ہیں۔ دوتا: دو عدد، دوہرا۔ یک اندیش: ایک سوچ، فکر۔ اندام: جسم۔ لاجرم: یقیناً، بے شک۔ کشیدن: کھینچنا۔ رمیدن: دوڑنا، جانا۔

ترجمہ وتشریح :...... وہاں ایک سبزہ زار تھا، جس میں اونچی رصد گاہ تھی، جس کی دور بین ثریا کو کمند لئے ہوئے تھی۔ (گرفت میں لئے ہوئے تھی)۔

☆...... میں سوچنے لگا کہ یہ جگہ نو سبز آسمانوں کی خلوت گاہ ہے یا پھر یہ ہماری زمین کا ماحول ہے۔

☆...... کبھی تو میں اس کی وسعت کا کنارہ تلاش کرتا اور کبھی میں آسمان کی فضا کی طرف دیکھتا۔

☆...... پیر رومؒ جو اہل نظر کے مرشد ہیں، کہنے لگے کہ (حیران ہونے کی کوئی ضرورت نہیں) یہ مریخ ہے۔ اس کا عالم (جہان) دیکھ۔

☆...... یہ بھی ہماری دنیا ہی کی طرح رنگ و بو کا طلسم ہے اور اس میں بھی شہر، آبادی اور مکان و محل موجود ہیں۔

☆...... اس کے باشندے اہل یورپ کی طرح ذوفنون (ہنر مند) اور جسم و جان سے متعلق علوم میں ہم سے بڑھے ہوئے ہیں۔

☆...... یہ لوگ زمان و مکاں پر قوت و قدرت رکھنے والے ہیں، اس لئے کہ وہ فضا کے علم میں ہم سے زیادہ ماہر ہیں۔

☆...... یہ لوگ فضا کے وجود پر کچھ اس طرح لپٹے ہوئے ہیں کہ وہ اس کے ہر پیچ وخم سے باخبر ہو چکے ہیں۔

☆...... اہل زمین کا دل تو بدن کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے لیکن اس جہان میں بدن دل کے زیر اثر ہے۔ (یہاں کے باشندوں کے بدن دل کی قید میں ہیں)۔

☆...... جب کوئی دل بدن کو اپنی منزل بنالیتا ہے تو وہ جو چاہتا ہے بدن کے ساتھ کرتا ہے۔

☆...... مستی اور ذوق و سرور جان کے حکم (نسبت) سے ہے، جسم کے لئے غیب اور حضور بھی جان ہی کے حکم سے ہے۔

☆...... ہمارے جہان میں وجود کے دو حصے (ایک جان اور دوسرا تن ہے۔ ایک نظر نہیں آتا اور دوسرا نظر آتا ہے۔ روح نظر نہیں آتی جسم نظر آتا ہے۔

☆...... اہل زمین خاکیوں کے لئے جان اور جسم کا تعلق پرندے اور پنجرے کی طرح ہے (پرندہ پنجرے میں قید ہو) روح جسم میں قید ہے جب کہ اہل مریخ کی فکر صرف ایک ہے اور بس یک اندیشی ہے۔

☆...... جب وہاں کسی کا روز فراق (موت) آجاتا ہے تو وہ سوز فراق سے اور زیادہ چست ہو جاتا ہے۔

☆...... موت سے ایک دو روز پہلے ہی وہ دوسروں، لوگوں کے سامنے موت کا اعلان کر دیتا ہے۔

☆...... ان کی جان، جسم کی پروردہ (پالی ہوئی) نہیں ہے، اس لئے وہ بدن (جسم) کی اتنی عادی نہیں ہے۔

☆...... جسم کو اپنے اندر گھسیٹ لینا ہی ان کے نزدیک موت ہے۔

☆...... اے زندہ رود! یہ بات تیری فکر (سمجھ) سے کہیں بلند (بالاتر) ہے، کیونکہ تیری (اہل زمین کی) جان تو بدن کی محکوم ہے۔

☆...... یہاں دو ایک لمحوں کے لئے اپنا سامان سفر کھول لینا چاہیے، یعنی ٹھہرنا چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے اس قسم کا موقع کسی اور کو نہیں دیا۔

برآمدن انجم شناس مریخی از رصدگاہ

(مریخی ستارہ شناس (عالم فلکیات) کا رصد گاہ سے باہر آنا)

پیر مردے ریش او مانند برف | سالہا در علم و حکمت کردہ صرف
تیز بیں مانند دانایان غرب | کوشش چوں پیر ترسایان غرب
دیر سال و قامتش بالا چو سرو | طلعتش تابندہ چوں ترکان مرو

آشنائے رسم و راہ ہر طریق ۔۔۔ آشکار از چشم او فکر عمیق

آدمی را دید و چوں گل برشگفت ۔۔۔ در زبان طوسی و خیام گفت

''پیکر گل آں اسیر چند و چوں ۔۔۔ از مقام تحت و **فوق** آمد بروں!

خاک را پرواز بے طیارہ داد ۔۔۔ ثابتاں را جوہر سیارہ داد!''

نطق و ادراکش رواں چو آبجو ۔۔۔ محو حیرت بودم از گفتار او

ایں ہمہ خواب است یا افسونگری ۔۔۔ برلب مریخیاں حرف دری!

گفت ''بود اندر زمان مصطفیٰ' ۔۔۔ مردے از مریخیاں باصفا

برجہاں چشم جہاں بیں راکشاد ۔۔۔ دل بہ سیر خطہ آدم نہاد

پرکشود اندر فضاہاے وجود ۔۔۔ تابصحر اے حجاز آمد فرود

آنچہ دید از مشرق و مغرب نوشت ۔۔۔ نقش او رنگیں تراز باغ بہشت!

بودہ ام من ہم بایران و فرنگ ۔۔۔ گشتہ ام در ملک نیل و رود گنگ

دیدہ ام امریک و ہم ژاپون و چیں ۔۔۔ بہر تحقیق فلزات زمیں

از شب و روز زمیں دارم خبر ۔۔۔ کردہ ام اندر بر و بحرش سفر

پیش ماہنگامہ ہاے آدم است ۔۔۔ گرچہ او ازکار مانا محرم است''!

معانی :...... (برآمدن: باہر آنا انجم شناس: ستاروں کے علم کا ماہر، علم ہیئت کا عالم)...... ریش: ڈاڑھی کردہ صرف: خرچ کیے۔ تیز بیں: دور تک دیکھنے والا۔ کسوتش: اس کا لباس۔ پیر ترسایاں: گرجے کے پادری۔ دیر سال: زیادہ عمر والا، بوڑھا۔ طلعتش: اس کا خوبصورت چہرہ۔ تابندہ: چمکتا ہوا۔ مرو: ترکستان کا وہ شہر جو وادی مرغاب میں واقع ہے۔ فکر عمیق: گہری فکر، سوچ۔ برشگفت: کھل اٹھا۔ طیارہ: ہوائی جہاز۔ طوسی: مراد ملا نصیر الدین طوسی، ولادت طوس ۱۲۰۰ء، وفات ۱۲۷۳ء، بہت بڑا ایرانی عالم اور حکیم، علم حکمت و ریاضی اور نجوم و ہیئت میں بڑا ماہر۔ خیام: عمر خیام مشہور ایرانی رباعی گو، اصلاً خیمہ دوز تھا، اسی لیے تخلص خیام رکھا، وہ شاعر کے علاوہ حکیم، ماہر الجبرا اور عالم ہیئت بھی تھا، اس کی رباعیات کا بہت شہرہ ہے، ولادت نیشاپور ۱۰۵۰ء، وفات بعض کے مطابق ۱۱۲۳ء اور بعض کے مطابق ۱۱۲۱ء ہے۔ چندہ چوں: کتنا اور کیسا، کیف و کم، ظاہری اسباب، دنیاوی مسائل، دلائل اور مقدار۔ مقام تحت وفوق: نیچے اور اوپر کا مقام۔ ثابتاں: ثابت کی جمع، ساکن۔ ادراکش: اس کا ادراک، اس کا فہم، عقل سوچ۔ حرف دری: فارسی الفاظ، گفتار۔ نہاد: رکھا آمد فرود: نیچے اتر آیا۔ نوشت: اس نے لکھا۔ رود گنگ: دریائے گنگا جسے ہندوستان میں ہندوؤں کا مقدس دریا تسلیم کیا جاتا ہے۔ امریک: امریکا ژاپون: جاپان فلزات زمیں: زمین کی دھاتیں، جمع فلز۔ نامحرم: ناواقف۔

ترجمہ وتشریح :...... ایک بوڑھا آدمی جس کی داڑھی برف کی مانند سفید تھی اور جس نے برسوں حصول علم و حکمت میں گزارے تھے۔

☆...... وہ مغرب (یورپ) کے داناؤں کی طرح تیز فہم تھا اور اس کا لباس یورپ کے عیسائی پادریوں جیسا تھا۔

☆...... وہ خاصی عمر کا تھا اور اس کا قد سرو کی مانند بلند تھا اور اس کا چہرہ مرد شہر کے ترکوں کی طرح چمک رہا تھا۔
☆...... وہ ہر علم کے رسم و راہ سے واقف تھا۔ اس کی آنکھوں سے اس کی گہری فکر نمایاں تھی۔
☆...... اس نے ہمیں (رومی و زندہ رود) دیکھا تو وہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔ (بہت خوش ہوا) اس نے نصیر الدین طوسی اور عمر خیام کی زبان (فارسی) میں بات کی۔
☆...... (وہ بولا) مٹی کا مجسمہ جو دلائل و مقدار کا اسیر ہے، وہ نچلے اور اونچے مقام سے باہر آ گیا ہے۔
☆...... اس نے اپنی مٹی / خاک کو ہوائی جہاز کے بغیر ہی پرواز دی ہے۔ زمینی آدمی نے ساکن کو حرکت کرنیوالے کی خوبی (وصف) عطا کی ہے۔
☆...... اس کی زبان اور اس کی سوجھ بوجھ (فہم) ندی کے پانی کی طرح رواں تھی۔ میں (زندہ رود) تو اس کی گفتار (گفتگو) سے حیرت میں ڈوب گیا۔ (حیران رہ گیا)۔
☆...... اور سوچنے لگا، کہ یہ خواب ہے یا جادوگری کہ ایک مریخی کے لبوں پر فارسی زبان ہے۔
☆...... اس نے کہا کہ (حضرت محمدؐ) مصطفیٰ کے دور میں اہل مریخ میں سے ایک مرد باصفا تھا۔
☆...... اس نے جہان پر اپنی جہاں بیں آنکھ کھولی اور خطۂ آدم (زمین) کی سیر پر اپنے دل کو تیار کیا۔
☆...... اس نے وجود (کائنات) کی فضاؤں میں پر کھولے، یہاں تک کہ وہ حجاز (مکہ و مدینہ کا علاقہ) کے صحرا میں جا اترا۔
☆...... اس نے مشرق و مغرب میں جو کچھ دیکھا اسے لکھ لیا۔ اس کا نقش (تحریر) باغ بہشت سے بھی زیادہ رنگین تھا۔
☆...... میں بھی ایران اور یورپ میں گیا ہوں۔ میں ملکِ دریائے نیل یعنی مصر اور دریائے گنگا (ہندوستان) میں پھرا ہوں۔ میں نے امریکہ، جاپان اور چین کے ملک بھی دیکھے ہیں میں نے یہ سفر زمین کی دھاتوں کی تحقیق کے لئے کیا تھا۔
☆...... میں زمین کے شب و روز کی خبر رکھتا ہوں، (آگاہ ہوں)۔ میں نے اس (زمین) یعنی دنیا کے بحر و بر کا سفر کیا ہے۔
☆...... آدم کے ہنگامے میری نگاہوں کے سامنے ہیں، اگرچہ انسان ہمارے کام سے ناواقف (بے خبر) ہیں۔

رومیؔ

من زافلاکم، رفیق من زخاک	سرخوش و ناخوردہ از رگہائے تاک !
مرد بے پروا و نامش زندہ رود	مستی او از تماشائے وجود !
ما کہ در شہر شما افتادہ ایم	درجہان و از جہاں آزادہ ایم
درتلاشِ جلوہ ہائے نوبنو	یک زماں مارا رفیق راہ شو

معانی:...... زافلاکم: میں آسمانوں سے ہوں۔ تاک: زمین۔ رگہائے تاک: انگور کی بیل کے ریشے، مراد شراب۔ ناخوردہ: نہیں پی۔ سرخوش: بہت خوش، مست۔ افتادہ ایم: ہم وارد ہوئے ہیں۔ نوبنو: نئے نئے۔

ترجمہ وتشریح :...... میں افلاک سے ہوں یعنی میرا تعلق آسمان سے ہے جبکہ میرا ساتھی زمین سے ہے، اگرچہ وہ انگور کی شراب تو نہیں پیتا پھر بھی وہ بہت خوش / مست رہتا ہے۔
☆...... وہ ایک بے پروا یا آزاد انسان ہے۔ اس کا نام زندہ رود ہے، اس کی مستی کائنات کے نظارے کی وجہ سے ہے۔
☆...... ہم جو تمہارے شہر میں اترے ہیں، اگرچہ ہمارا تعلق جہان سے ہے لیکن ہم جہان سے آزاد ہیں۔

☆...... ہم نئے نئے جلووں کی تلاش میں نکلے ہیں...... تم تھوڑی دیر کیلئے ہمارے راستے کے ساتھی بن جاؤ۔ یعنی ہماری رہنمائی کرو۔

حکیمِ مریخی

ایں نواحِ مرغدین برخیاست — برخیا نام ابو الآبائے ماست
فرز مرز ، آں آمرِ کردار زشت — رفت پیشِ او اندر بہشت
گفت "تو ایں جا چساں آسودہ ؟ — عمر ہا محکومِ یزداں بودہ !
از مقامِ تو نکو تر عالمے است — پیشِ او جنت بہارِ یکدمے است
آں جہاں از ہر جہاں بالا تراست — آں جہاں از لامکاں بالا تراست
نیست یزداں را ازاں عالم خبر — من ندیدم عالمے آزاد تر !
نے خدائے در نظام او دخیل — نے کتاب و نے رسول و جبرئیل !
نے طوافے نے سجودے اندرو — نے دعائے نے درودے اندرو ! "
برخیا گفت "اے فسوں پرداز خیز — نقشِ خود را اندراں عالم بریز"
تا ابو الآبا فریبِ او نخورد — حق جہانے دیگرے ما را سپرد
اندریں ملکِ خداداد ے گزر — مرغدین و رسم و آئینش نگر !

معانی :...... ابوالآ: باپوں کے باپ، مورثِ اول۔ فرزمرز: یا فرامرز، رستم کا بیٹا اور ایران کا داستانی پہلوان، مرد شیطان۔ آمر: حکم کرنے والا۔ کردار زشت: برے یا برائی کے کام۔ چساں: کس لئے۔ آسودہ ئی: یا آسودہ ای، تو آرام کر رہا ہے۔ دخیل: دخل دینے والا۔ اندرو: اندر او اس کے اندر۔ فسوں پرداز: جادوگر۔ خیز: اٹھ جا۔ بریز: ڈال، جما۔ سپرد: حوالے کر دیا۔

ترجمہ وتشریح :...... یہ مرغدین برخیا کا گردو نواح ہے۔ برخیا ہمارے مورثِ اعلیٰ کا نام ہے۔

☆...... فرزمرز، وہ جو برائی کا حکم دینے والا ہے، وہ (ایک روز) برخیا کے پاس بہشت میں گیا (تاکہ شیطان کی طرح ہمارے برخیا کو بہکائے)

☆...... (فرزمرزان سے) کہنے لگا: تو یہاں کس لئے آرام کر رہا ہے؟ تو ساری عمر خدا کا محکوم رہا ہے۔

☆...... تیرے اس مقام سے بڑھ کر (بہتر) ایک اور مقام ہے جس کے سامنے یہ جنت (تیرا مقام) ایک لمحہ کی بہار ہے۔

☆...... وہ جہاں ہر جہان سے کہیں اونچا اور بلند ہے۔ وہ جہاں تو لامکاں سے بھی بڑھ کر (بالاتر) ہے۔

☆...... اس جہان کی تو یزداں (خدا) کو بھی خبر نہیں ہے۔ میں نے تو اس سے زیادہ آزاد جہان کہیں اور نہیں دیکھا۔

☆...... اس جہان کے نظام میں خدا کا کوئی دخل نہ ہے اور نہ وہاں کوئی (آسمانی کتاب ہے اور نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی جبریل۔

☆...... نہ اس کے اندر کوئی طواف ہے اور نہ کسی کو سجدہ کرنا ہے۔ نہ کوئی دعا ہے اور نہ کوئی درود ہی ہے۔

☆...... برخیا نے کہا: اے جادوگر! یہاں سے اُٹھ جا اور اس جہان میں جا کر اپنا نقش جما۔

☆...... چونکہ ہمارے ابوالآبا برخیا اس (شیطان) فرزمرز کے دھوکے میں نہیں آئے۔ اس لئے حق تعالیٰ نے ایک اور قسم کا جہان ہمارے سپرد کر دیا۔

☆...... اب تم خدا کے اس عطا کردہ ملک کی سیر کرو اور شہر مرغدین اور اس کے رہ ورسم دیکھو۔

گردش درشہر مرغدین

(مرغدینِ شہر کی سیر)

مرغدین و آں عمارات بلند	من چہ گویم زاں مقام ارجمند
ساکنانش درسخن شیریں چونوش	خوب روے و نرم خوے و سادہ پوش!
فکر شاں بے درد و سوز اکتساب	راز دان کیمیاے آفتاب!
ہر کہ خواہد سیم و زور گیرد زنور	چوں نمک گیریم ماز آب شور!
خدمت آمد مقصد علم و ہنر	کار ہاراکس نمی سنجد بزر!
کس زدینار و درم آگاہ نیست	ایں بتاں را درحرم ماراہ نیست
برطبیعت دیو ماشیں چیرہ نیست	آسمانہا از دخانہا تیرہ نیست!
سخت کش دہقاں، چراغش روشن است	از نہاب دہ خدایاں ایمن است!
کشت و کارش بے نزاع آبجوست	حاصلش بے شرکت غیرے ازوست!
اندراں عالم نہ لشکر، نے قشوں	نے کسے روزی خور داز کشت و خوں!
نے قلم در مرغدیں گیرد فروغ	از فن تحریر و تشہیر دروغ
نے ببازاراں زبے کاراں خروش	نے صداہاے گدایاں درد گوش!

معانی:...... گردش: سیر...... مقامِ ارجمند: قابلِ قدر مقام۔ نوش: شربت۔ اکتساب: حاصل کرنا۔ نمی سنجد: نہیں تولتا۔ دیو ماشین: مشینوں کا بھوت۔ چیرہ: غالب، بہادر۔ دخانہا: جمع دخان، دھوئیں۔ سخت کش: بہت محنتی۔ نہاب: جمع نہب، لوٹ مار۔ دہ خدایاں: جمع دہ خدا، گاؤں کے چودھری، زمیندار۔ بے نزاع: بغیر جھگڑے کے۔ قشون: ملکی فوج، پولیس۔ دردِ گوش: کانوں کیلئے تکلیف کا باعث۔

ترجمہ وتشریح:...... مرغدین اور اسکی اونچی عمارتیں (واہ وا) ہیں، میں اس عظیم مقام کے بارے میں کیا کہوں۔ (کیا بات کروں)۔

☆...... اس کے رہنے والے شیریں گفتار ایسے جیسے ان کی باتیں شربت کی طرح میٹھی ہوں۔ وہ لوگ حسین وجمیل، نرم خصلت والے اور سادہ لباس پہننے والے تھے/ہیں۔

☆...... ان کی سوچ حصولِ اشیاء کے سلسلے میں کسی دکھ درد کی حامل نہیں۔ وہ سورج کے کیمیا کے رازوں سے واقف ہیں۔

☆...... جس کسی کو سونے چاندی کی خواہش ہوتی ہے وہ سورج کی روشنی سے حاصل کر لیتا ہے جیسے ہم شور پانی سے نمک حاصل کرتے ہیں۔

☆...... یہاں علم وہنر کا مقصد دوسروں کی خدمت کرنا ہے۔ لوگ کام کو زر (دولت) میں نہیں تولتے۔

☆...... یہاں کوئی شخص دینار اور درہم (کرنسی کے نظام) سے واقف نہیں ہے۔ وہاں کے حرم (کعبہ) میں ان بتوں (دینار و درہم) کا کوئی دخل نہیں ہے۔

☆...... ان کی طبیعت پر مشینوں کا دیو یعنی بھوت غالب (سوار) نہیں ہے۔ یہاں کے آسمان مشینوں کے دھوؤں سے تاریک نہیں ہیں۔

☆...... یہاں کا کسان جفاکش ہے اور اس کے گھر میں چراغ روشن ہے۔ وہ زمینداروں کی لوٹ کھسوٹ اور ان کے ظلم سے محفوظ ہے۔

☆...... ان کی کاشتکاری میں ندی کے پانی کے جھگڑے نہیں ہوتے اور فصل کسی کی شرکت کے بغیر اس کی اپنی ہے۔ پیداوار میں کوئی اور حصے دار نہیں۔

☆...... اس جہان میں ں ہ تو کوئی لشکر ہے اور نہ کوئی فوج ہے اور نہ یہاں کوئی دوسروں کا خون بہا کر روزی کماتا ہے۔

☆...... مرغدین میں فن تحریر اور جھوٹی شہرت کی کاطر قلم کو کوئی فروغ حاصل نہیں ہے۔

☆...... نہ تو یہاں کے بازاروں میں بے کاروں کی نعرہ بازی ہے اور نہ بھکاریوں کی کانوں کو دکھ پہنچانے والی آوازیں ہیں۔

حکیمِ مریخی

کس دریں جا سائل و محروم نیست
عبد و مولا حاکم و محکوم نیست !

معانی:...... سائل: سوال کرنے والا' بھکاری۔ عبد: غلام۔ مولا: آقا۔

ترجمہ وتشریح:...... یہاں نہ تو کوئی سائل ہے اور نہ کوئی محروم ہے۔ یہاں نہ کوئی غلام ہے' نہ کوئی آقا ہے' نہ کوئی حاکم ہے اور نہ کوئی محکوم ہے۔

زندہ رود

سائل و محروم تقدیرِ حق است — حاکم و محکوم تقدیرِ حق است
جز خدا کس خالقِ تقدیر نیست — چارہ تقدیر از تدبیر نیست !

معانی:...... محروم: جسے کوئی چیز نہ مل سکے' باز رکھا گیا' خالی۔ تقدیرِ حق: خدا کی مرضی۔ چارہ: علاج۔

ترجمہ وتشریح:...... سائل اور محروم ہونا تو اللہ کی تقدیر ہے اور حاکم یا محکوم ہونا بھی اللہ کی تقدیر ہے۔

☆...... خدا کے سوا تقدیر کا کوئی اور خالق نہیں ہے' اور تقدیر کا علاج تدبیر سے ممکن نہیں ہے۔

بقول علامہ:......
عبث ہے شیوۂ تقدیرِ یزداں
تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے

حکیمِ مریخی

گر زیک تقدیر خوں گردد جگر — خواہ از حق حکمِ تقدیرِ دگر
تو اگر تقدیرِ نو خواہی رواست — زانکہ تقدیراتِ حق لا انتہاست
ارضیاں نقدِ خودی درباختند — نکتۂ تقدیر را نشاختند
رمز باریکش بحرفے مضمر است — تو اگر دیگر شوی، او دیگر است !

خاک شو نذر ہوا سازد ترا　　سنگ شو بر شیشہ اندازد ترا !

شبنمی ؟ افتندگی تقدیر تست　　قلزمی ؟ پایندگی تقدیر تست !

ہر زماں سازی ہماں لات و منات　　از بتاں جوئی ثبات اے بے ثبات ؟

تا بخود ناساختن ایمان تست　　عالم افکار تو زندان تست

رنج بے گنج است، تقدیر ایں چنیں　　گنج بے رنج است، تقدیر ایں چنیں!

اصل دیں این است اگر اے بے خبر　　می شود محتاج ازو محتاج ترا!

وائے آں دینے کہ خوب آرد ترا　　باز در خواب گراں دارد ترا !

سحر و افسون است یا دین است ایں ؟　　حب افیون است یا دین است ایں ؟

معانی :...... خواہ: چاہ، مانگ، چاہنے والا۔ رواست: مناسب (جائز) ہے۔ زاں کہ: از آں کہ کا مخفف، اس لئے کہ۔ ارضیاں: جمع ارضی، زمین پر رہنے والے، اہل زمین۔ در باختند: ہار بیٹھے۔ نشناختند: انہوں نے نہ پہچانا۔ رمزِ باریکش: اس کی گہری بات۔ مضمر: پوشیدہ، چھپی ہوئی۔ شوی: تو ہو جائے۔ اندازد: مارے گی۔ افتندگی: گرنا، اوپر سے نیچے گرنا۔ قلزمی؟ کیا تو سمندر ہے؟ پایندگی: بقا، دوام، ہمیشہ رہنا۔ سازی: تو بناتا ہے۔ ہماں: وہی، ویسے ہی۔ جوئی: تو ڈھونڈتا ہے، تو چاہتا ہے۔ ثبات: بقا، دوام، پائیداری۔ ناساختن: موافقت نہ کرنا۔ زندان: قید خانہ۔ خواب آرد ترا: تجھ پر نیند لاتا ہے، سلاتا ہے۔ حب افیون: افیم کی گولی۔

ترجمہ وتشریح:...... اگر ایک تقدیر سے تیرا جگر خون ہو جاتا تو تو اللہ تعالیٰ سے ایک اور تقدیر کی خواہش کر (مانگ لے)۔

☆...... اگر تو ایک نئی تقدیر چاہتا ہے تو یہ جائز ہے، کیونکہ حق تعالیٰ کی تقدیروں کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

☆...... اہل زمین نے تو اپنی خودی کی نقدی ہار دی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ تقدیر کے نکتہ کو نہ سمجھ سکے۔

☆...... اس (تقدیر) کی گہری رمز ایک بات میں پوشیدہ ہے وہ یہ کہ اگر تو بدل جائے تو تقدیر بھی بدل جاتی ہے۔

☆...... تو اگر خاک ہو جائے تو تجھے ہوا کی نذر کر دیا جائے گا۔ (تو اُڑ جائے گا) اگر تو پتھر بن جائے گا تو تجھے وہ شیشے پر مارے گی۔ (شیشہ توڑنے کا کام لیا جائے گا)۔

☆...... کیا تو شبنم ہے؟ تو تیری تقدیر میں نیچے گرنا ہے۔ اگر تو سمندر ہے؟ تو بقا (ہمیشہ رہنا) تیری تقدیر ہے۔

☆...... تو ہر لحہ وہی لات و منات (بت) بناتا رہتا ہے۔ اے فانی (انسان) تو بتوں سے بقا (ثبات) کی خواہش رکھتا ہے۔

☆...... جب تک خود سے موافقت نہ کر تیرا ایمان رہے گا، تیرے افکار تیرا قید خانہ بنے رہیں گے۔

☆...... تیرا یہ نظریہ کہ تقدیر کچھ ایسی ہے کہ محنت کرنے سے خزانہ ہاتھ نہیں آتا، یعنی بغیر محنت کے خزانہ ہاتھ آ جاتا ہے، یہ تقدیر ہے۔ تیرا یہ نظریہ غلط اور نقصان دہ ہے۔

☆...... اے بے خبر انسان اگر دین کی اصل یہی ہے تو اس سے ایک محتاج دن بدن محتاج تر ہوتا جائے گا۔

☆...... اس دین پر افسوس ہے جو تجھے سلائے رکھتا ہے، بلکہ تجھے گہری نیند میں مسلسل سلائے رکھتا ہے۔

☆...... کیا یہ سحر اور جادو ہے یا یہ دین ہے؟ کیا یہ افیون کی گولی ہے یا دین ہے؟

می شناسی طبع دراک از کجاست ؟　　حورے اندر بنگہ خاک از کجاست ؟

قوت فکر حکیماں از کجاست ؟ طاقت ذکر کلیماں از کجاست؟
ایں دل و ایں واردات وا زکیست ؟ ایں فنون و معجزات او زکیست ؟
گرمی گفتار داری ؟ از تو نیست شعلہ کردار داری ؟ از تو نیست
ایں ہمہ فیض از بہار فطرت است فطرت از پروردگار فطرت است !
زندگانی چیست ؟ کان گوہر است تو امینی صاحب او دیگر است !
طبع روشن مرد حق را آبروست خدمت خلق خدا مقصود اوست !
خدمت از رسم و رہ پیغمبری است مزد خدمت خواستن سوداگری است

معانی :...... طبع دراک: بہت ذہین اور مقصد کو پالینے والی۔ بنگۂ خاک: مٹی کا حجرہ‘انسانی جسم۔ زکیست: کس سے ہے۔ چیست: کیا ہے۔ توامینی: تو امانت دار ہے۔ صاحب او: اس کا مالک۔ مزد: اجرت‘معاوضہ۔

ترجمہ وتشریح:...... کیا تو پہچانتا ہے کہ طبع نقطہ رس کہاں سے ہے؟ مٹی کے حجرے یعنی انسانی بدن میں یہ حور کہاں سے آ گئی ہے؟

☆...... حکیموں‘فلسفیوں کی فکر کی قوت کہاں ہے اور کلیموں کے ذکر کی طاقت کہاں سے ہے؟

☆...... یہ دل اور اس کی واردات کس کی طرف سے ہیں؟ اس کے یہ فنون اور معجزے کہاں سے ہیں؟

☆...... کیا تجھ میں گرمی گفتار ہے؟ تو یہ تجھ سے نہیں ہے۔ کیا تجھ میں کردار کا شعلہ ہے؟ تو یہ بھی تجھ سے نہیں۔

☆...... یہ سب فطرت کی بہار کا فیض ہے اور فطرت کی اصل پروردگار فطرت سے ہے۔

☆...... زندگانی کیا ہے؟ یہ موتیوں کی کان ہے تو تو اس کا صرف امانت دار ہے اور اس کا مالک کوئی اور ہے۔

☆...... ایک مرد حق کیلئے طبع روشن اس کی آبرو ہے اور خلق خدا کی خدمت اس کا مقصد ہے۔ (یہ سب کیفیات خدا کی عطا کردہ ہیں)۔

☆...... خدمتِ خلق پیغمبری کا طور طریقہ ہے۔ خدمت کی اجرت یا اس کا صلہ مانگنا یا طلب کرنا سوداگری ہے۔

ہمچناں ایں بادو خاک و ابروکشت باغ و راغ و کاخ و کوے و سنگ و خشت
اے کہ می گوئی متاع ماز ماست مرد ناداں ایں ہمہ ملک خداست
ارض حق را ارض خود دانی بگو چیست شرح آیہ لا تفسدوا ؟
ابن آدم دل بابلیسی نہاد من بابلیسی ندیدم جز فساد !
کس امانت را بکار خود نبرد اے خوش آں کو ملک حق با حق سپرد
بردہ چیزے کہ از آن تو نیست داغم از کارے کہ شایان تو نیست !
گرتو باشی صاحب شے، می سزد درنباشی، خود بگو کے می سزد
ملک یزداں را بیزداں بازدہ تاز کار خویش بکشائی گرہ
زیر گردوں فقر و مسکینی چراست ؟ آنچہ از مولاست، می گوئی زماست !
بندہ کز آب و گل بیروں نجست شیشہ خود رابسنگ خود شکست !
اے کہ منزل رانمی دانی زرہ قیمت ہر شے زاند از نگہ !

تامتاع تست گوہر گوہر است | ورنہ سنگ است از پشیزے کمتراست !
نوع دیگر بیں جہاں دیگر شود | ایں زمین و آسماں دیگر شود

معانی :...... ملک: ملکیت۔ ''لاتفسدوا'': قرآنی آیت لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا۔ کا ترجمہ ''زمین میں اس کی اصلاح کے بعد اس میں فساد پھیلاؤ''۔ ابلیسی: شیطنت' شیطانی کام کرنے۔ کو: کہ او کا مخفف' کہ جو۔ از آنِ تو: تیری ملکیت۔ کے: کب' کیونکر۔ نجست: نہیں کودا' نہیں نکلا۔ پشیزے: ایک کوڑی۔

ترجمہ وتشریح :...... اسی طرح یہ ہوا اور مٹی اور بادل' یہ باغ اور سبزہ زار اور محل اور گلی کوچے اور سنگ وخشت' جن کے بارے میں تو کہتا ہے کہ ''یہ سب کچھ ہماری متاع ہے''۔ تو اے نادان انسان' یہ سب خدا کی ملکیت ہے۔
علامہ نے اردو میں یہی بات یوں کہی ہے......

وہ خدایا یہ زمیں تیری نہیں میری نہیں
تیرے آبا کی نہیں تیری نہیں میری نہیں

☆...... تو خدا کی زمین کو اپنی زمین سمجھتا ہے تو پھر ذرا یہ تو بتا کہ آیہ 'لاتفسدوا' کی تفسیر (شرح) کیا ہے۔ ''الارض للہ'' (زمین خدا کی ہے)
☆...... آدم کی اولاد (انسان) نے شیطنت سے دل لگالیا ہے میں نے تو شیطنت ابلیسی میں فساد کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔
☆...... کوئی شخص کسی دوسرے کی امانت کو اپنی ذات کے لئے استعمال نہیں لاتا۔ وہ انسان بڑا خوش بخت ہے جو خدا کی ملکیت کو خدا کے سپرد کرتا ہے۔
☆...... تو نے وہ چیز اڑا لی ہے جو تیری اپنی نہیں ہے۔ مجھے تیرے اس کام کا دکھ ہے کہ یہ تیری شان کے شایان نہیں ہے۔ (تیرے لائق نہیں)
☆...... اگر تو کسی چیز کا مالک ہے تو اس پر تیرا حق جتانا مناسب ہے لیکن اگر تو نہیں ہے تو خود بتا کہ یہ کیسے مناسب ہے۔
☆...... تو اللہ تعالیٰ کی ملکیت اللہ تعالیٰ کو واپس کردے تاکہ تیرے کام کی الجھنیں دور ہو جائیں۔
☆...... آسمان کے نیچے (زمین پر) یہ محتاجی اور مسکینی کیوں ہے؟ اسکی وجہ یہی ہے کہ اس مولا کا جو کچھ ہے' اسے تو اپنی ملکیت قرار دیتا ہے۔
☆...... وہ بندہ جو اپنے مادی اور جسمانی فائدوں سے باہر نہیں وہ خود ہی اپنے شیشے کو اپنے پتھر سے توڑ دیتا ہے۔
☆...... تو جو منزل اور راستے میں فرق سے بے خبر ہے۔ (سمجھ لے کہ) ہر شے کی قیمت نگاہ یعنی خریدار سے ہوتی ہے۔
☆...... گوہر جب تک تیری متاع ہے تو وہ گوہر ہے ورنہ وہ ایسا پتھر ہے جس کی قیمت ایک دمڑی (کوڑی) بھی نہیں۔
☆...... تو اسے ایک نئے انداز سے دیکھ۔ جب تو ایسا کرے گا تو یہ جہان ہی بدل جائے گا۔ یہ زمین اور آسمان بدل جائیں گے۔

احوال دوشیزہ مریخ کہ دعوائے رسالت کردہ

(مریخ کی اس دوشیزہ کے حالات جس نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا)

در گزشتم از ہزاراں کوے و کاخ | برکنار شہر میدان فراخ !
اندراں میداں ہجوم مرد و زن | درمیاں یک زن قدش چوناروں
چہرہ اش روشن ولے بے نور جاں | معنی او بربیان اوگراں !

حرف او بے سوز و چشمش بے نمے ۔ از سرور آرزو نامحرمے !
فارغ از جوش جوانی سینہ اش ۔ کور و صورت ناپذیر آئینہ اش !
بے خبر از عشق و از آئین عشق ۔ صعوہ رد کردہ شاہین عشق !
گفت باما آں حکیم نکتہ داں ۔ ''نیست ایں دوشیزہ از مریخیاں
سادہ و آزادہ و بے ریو و رنگ ۔ فرز مرز اور ابدز دید از فرنگ
پختہ درکار نبوت ساختش ۔ اندریں عالم فرو انداختش !
گفت نازل گشتہ ام از آسماں ۔ دعوت من دعوت آخر زماں !
از مقام مرد و زن دارد سخن ۔ فاش تری گوید اسرار بدن !
نزد ایں آخر زماں تقدیر زیست ۔ در زبان ارضیاں گویم کہ چیست ''

معانی :...... دوشیزہ: کنواری لڑکی۔ دعوائے رسالت: رسول ہونے کا دعویٰ۔ میدانِ فراخ: وسیع میدان۔ نارون: شاخوں اور پتوں سے بھرا ہوا ایک پودا جس کے پتے گول اور دندانہ دار ہوتے ہیں' سے عموماً کیاریوں کے کنارے لگایا جاتا ہے......اسے ناروان یا ناروند بھی کہا جاتا ہے۔ صورت ناپذیر: (آئینے میں کسی) شکل کا عکس نہ آنا۔ صعوہ: ممولا۔ بے ریو ورنگ: مکروفریب کے بغیر۔ بدزدید: چرالایا۔ فرزمرز: شیطان۔ شاختش: اسے بنادیا۔ فروانداختش: اسے لاڈالا۔ نازل گشتہ ام: نازل ہوئی ہوں۔ دعوت: دینِ خدا کا پیغام سنانا۔ آخرزماں: آخری زمانے میں آنے والا نبی' مہدی آخرزماں۔ زیست: زندگی۔

ترجمہ وتشریح:...... ہم ہزاروں گلی کوچوں اور محلوں اعمارتوں سے گزر کر شہر کے کنارے وسیع میدان میں پہنچے۔

☆...... اس میدان میں مردوں اور عورتوں کا ایک ہجوم تھا۔ ان کے درمیان ایک عورت تھی جس کا قد نارون کی طرح بلند تھا۔
☆...... اس کا چہرہ تو روشن تھا لیکن روحانی نور سے خالی تھا۔ اس کے بیان پر اس کے معنی گراں (بوجھل) تھے۔ (بے معنی تھے)۔
☆...... اس کے الفاظ بے سوز تھے اور اس کی آنکھ بے نم تھی۔ وہ آرزو کے سرور سے ناواقف تھی۔
☆...... اس کا سینہ جوانی کے جوش سے خالی تھا۔ وہ اندھی تھی اور اس کی صورت آئینہ کے لئے ناقابل قبول تھی۔ (بدصورت تھی)۔
☆...... وہ عشق اور آئین عشق سے بے خبر تھی۔ وہ ایسے ممولے کی مانند تھی جسے عشق کے شاہین نے رد کر دیا ہو۔
☆...... اس نکتہ داں مریخی حکیم جو ہمارا رہنما تھا' نے ہمیں بتایا کہ یہ دوشیزہ اہلِ مریخ میں سے نہیں ہے۔
☆...... وہ سادہ آزاد اور مکروفریب کے بغیر تھی۔ فرزمرز (شیطان) نے اسے یورپ سے اغوا کیا تھا۔
☆...... اس (شیطان) نے نبوت کے معاملے میں اسے پختہ کر کے اسے (مریخ میں) یہاں چھوڑ دیا۔ (لاڈالا)۔
☆...... وہ دوشیزہ کہنے لگی۔ ''میں آسمان سے نازل ہوئی ہوں اور میری دعوت آخری زماں ہے۔''
☆...... (میں نے دیکھا کہ) وہ مرد اور عورت کے مقام کی بات کرتی ہے' اور بدن کے راز خوب کھل کر بیان کرتی ہے۔
☆...... اس آخرزماں کے نزدیک زندگی کی تقدیر کیا ہے' میں اسے اہل زمین کی زبان میں بیان کرتا ہوں۔

تذکیر نبیہ مریخ

(مریخ کی نبیہ کا وعظ)

اے زناں ! اے مادراں ! اے خواہراں ! | زیستن تا کے مثال دلبراں ، ؟
دلبری اندر جہاں مظلومی است | دلبری محکومی و محرومی است
در دو گیسو شانہ گردانیم ما | مرد را نخچیر خود دانیم ما
مرد صفادی بہ نخچیری کند | گرد تو گردد کہ زنجیری کند !
خود گرازیہائے او مکر و فریب | در دو داغ و آرزو مکر و فریب !
گرچہ آں کافر حرم سازد ترا | مبتلاے درد و غم سازد ترا
ہمبرا وبودن آزار حیات | وصل او زہر و فراق او نبات
مار پیچاں ! از خم و پیچش گریز | زہر ہایش رانجون خود مریز !
از اُمومت زرد روے مادراں ! | اے خنک آزادی بے شوہراں !

معانی :...... (تذکیر: وعظ۔ نبیہ: عورت نبی)...... خواہراں: خواہر کی جمع' بہنیں۔ زیست: جینا۔ شانہ گردانیم ما: ہم کنگھی کرتی ہیں۔ دانیم ما: ہم سمجھتی ہیں۔ صیادی: شکار کرنا۔ نخچیری: شکار ہونا۔ زنجیری کند: غلام بنالے۔ ہمبر: ہم پہلو ہونا۔ نبات: مصری کی ڈلی۔ مارِ پیچاں: بل کھاتا ہوا سانپ۔ گریز: بچ' بھاگ۔ مریز: مت گرا۔ اُمومت: ماں بننا۔

ترجمہ وتشریح:...... اے عورتو! اے ماؤں اے بہنو! یہ دلبروں کی سی زندگی کب تک گذاروگی؟ (بسر کروگی)۔

☆...... دلبری دنیا میں مظلومی ہے۔ دلبری محکومی اور محرومی (کا نام) ہے۔

☆...... ہم اپنی دو زلفوں میں کنگھی کرتی ہیں اور اس طرح مرد کو اپنا شکار سمجھتی ہیں۔

مانگے ہے پھر کسی کو لب بام پر ہوس | زلفِ سیاہ رُخ پہ پریشاں کئے ہوئے

☆...... مگر مرد (ظالم) تو ہمارا شکار بن کر اُلٹا ہمیں اپنا شکار بناتا (کرتا) ہے۔ وہ تو تیرے (عورت کے) گرد اس لئے پھرتا ہے تاکہ تجھے وہ فریب دے کر اپنا غلام (قیدی) بنالے۔

☆...... اس (مرد) کی خودگدازیاں مکروفریب ہیں۔ اس کا درد وداغ اور آرزو سب مکروفریب ہیں۔

☆...... اگرچہ وہ کافر (مرد) تجھے اپنا حرم (یعنی بیوی) بناتا ہے لیکن درحقیقت وہ تجھے درد وغم میں مبتلا کرتا ہے۔

☆...... اس کا ہم پہلو ہونا زندگی کا بڑا دکھ ہے۔ اس کا وصل زہر اور اس کا فرق مصری کی ڈلی ہے۔

☆...... وہ (مرد) ایک بل کھاتا ہوا سانپ ہے۔ اس کے پیچ وخم سے بچو۔ اس کے زہر کو اپنے خون میں نہ ڈالو۔

☆...... ماں بننے سے ماؤں کا چہرہ زرد ہوجاتا ہے۔ شوہروں کے بغیر آزادی (آزاد زندگی) کتنی اچھی ہے۔ (کیا خوب ہے)

وحی یزداں پے بہ پے آید مرا | لذت ایماں بیفزاید مرا
آمد آں وقتے کہ از اعجاز فن | می تواں دیدن جنین اندر بدن !

حاصلے برداری از کشت حیات | ہر چہ خواہی از بنین و از بنات !
گر نباشد بر مراد ما جنین | بے محابا کشتن او عین دیں !
در پس ایں عصر اعصار دگر | آشکار اگردد اسرار دگر
پرورش گیرد جنیں نوع دگر | بے شب ارحام دریا بدسحر !
تا بمیرد آں سراپا اہرمن | ہمچو حیوانات ایام کہن !
لالہ ہاے بے داغ و بادامان پاک | بے نیاز از شبنمے خیز در زخاک !
خود بخود بیروں فتد اسرار زیست | نغمہ بے مضراب بخشد تار زیست !
آنچہ از نیساں فرو ریزد مگیر | اے صدف در زیرِ دریا تشنہ میر !
خیزو باقطرت بیا اندر ستیز | تاز پیکار تو حر گردد کنیز !
رستن از ربط دوتن توحید زن | حافظ خود باش و بر مرداں متن !

معانی:...... پے بہ پے: لگاتار مسلسل۔ بیفزاید: بڑھاتی ہے۔ جنین: ماں کے رحم میں جو بچہ ہو۔ بنین: جمع بن، بیٹے۔ بنات: جمع بنت، بیٹیاں۔ بے محابا: بے خوف ہو کر۔ کشتن: مار ڈالنا۔ اعصار: جمع عصر، زمانے۔ ارحام: جمع رحم۔ ایامِ کہن: پرانا زمانہ۔ نیساں: موسم بہار کے مہینے کی پہلی بارش جس کے پہلے قطرے سیپی اصدف کے اندر موتی بنتے ہیں۔ فرو ریزد: نیچے گرے۔ مگیر: مت پکڑ۔ تشنہ میر: پیاسی مرجا۔ پیکار: جنگ، لڑائی۔ حر گردد: آزاد ہو جائے۔ کنیز: لونڈی، باندی۔ رستن: نجات پانا۔ ربطِ دوتن: دو جسموں کا ملاپ۔ متن: ناز نہ کر۔

ترجمہ وتشریح:...... مجھ پر خدا کی طرف سے لگاتار وحی نازل ہو رہی ہے اور یہ میرے ایمان کی لذت میں اضافہ کرتی ہے۔

☆...... اب وہ وقت آ رہا ہے کہ سائنس کے معجزے سے عورت کے بدن کے اندر جنین کو رحم کے اندر دیکھا جا سکے گا۔

☆...... وہ وقت قریب ہے جب تم زندگی کی کھیتی سے اپنے حسب خواہش پیداوار حاصل کر سکو گی۔ (اپنی مرضی کے مطابق بیٹے یا بیٹیاں حاصل کر سکو گے)۔ یورپ نے علامہ کی ان باتوں کو سو فیصد درست ثابت کر دیا ہے۔

☆...... اگر پیٹ میں بچہ ہماری خواہش کے مطابق نہ ہوگا تو بے خوف ہو کر اسے مار ڈالنا بھی ہمارا عین دین ہوگا۔ یعنی دین کے عین مطابق ہے۔

☆...... اس زمانے کے بعد اور بھی کئی زمانے آئیں گے جن میں اور نئے نئے راز بھید ظاہر ہوں گے۔

☆...... ماں کے پیٹ میں بننے والا بچہ کچھ اور ہی ڈھب سے پرورش پائے گا، ماں کے پیٹ یعنی رحم میں رات بغیر صبح ہو جائے گی۔ (ٹیسٹ ٹیوب بچے پیدا ہوں گے)۔

☆...... تا کہ مرد جو سراپا شیطان ہے وہ پرانے زمانے کے ان حیوانات کی طرح مر جائے جن کا دنیا میں اب کوئی وجود نہیں ہے۔

☆...... لالہ کے پھول داغ کے بغیر اور پاک دامنی کے ساتھ شبنم کا احسان اٹھائے بغیر مٹی سے اُگا کریں گے۔ (مرد کے بغیر بچے پیدا کرو گی)

☆...... زندگی کے راز خود بخود ظاہر ہو جائیں گے اور زندگی کا ساز مضراب کے بغیر ہی نغمہ پیدا کرے گا یعنی جنسی فعل کے بغیر بھی بچے پیدا ہو جایا کریں گے۔

☆...... ابر نیساں سے جو قطرہ نیچے گرتا ہے اے سیپی (عورت) تو سمندر کی تہ میں پیاسی مرجا۔

☆...... اُٹھ اور فطرت کے ساتھ نبرد آزما ہو جا تا کہ تیری جنگ سے عورت (کنز) مرد کی غلامی سے آزاد ہو جائے۔
☆...... دو جسموں کے ربط سے آزاد ہونا ہی عورت کی توحید ہے' تو اپنی خود محافظ بن جا اور مرد پر کسی قسم کا ناز نہ کر۔

رومی

مذہب عصر نو آئینے نگر — حاصل تہذیب لادینے نگر!
زندگی را شرع و آئین است عشق — اصل تہذیب است دیں، دین است عشق!
ظاہر او سوز ناک و آتشیں — باطن او نور رب العالمیں!
از تب و تاب درونش علم و فن — از جنون ذو فنونش علم و فن!
دیں نگردد پختہ بے آداب عشق — دیں بگیر از صحبت ارباب عشق!

معانی :...... رب العالمین: سب جہانوں کا رب۔ جنونِ ذوفنونش: اس کا کئی ہنروں سے آگاہ جنون۔ بگیر: حاصل کر۔ ارباب عشق: اہل عشق۔

ترجمہ وتشریح :...... تو (زندہ رود) ذرا نئے آئین والے زمانے کے مذہب کو دیکھ اور ایک لادین تہذیب کے اثرات یا نتائج کا حاصل دیکھ لے۔ (یہ بات اس نبیہ کے وعظ کے حوالے سے کہی ہے)۔
☆...... (حقیقت یہ ہے کہ) زندگی کا آئین و شرع عشق ہے۔ تہذیب کی اصل دین ہے اور دین عشق ہے۔
☆...... عشق کا ظاہر سوزناک اور آتشیں ہے اور اس کا باطن رب العالمین کا نور ہے۔
☆...... اس (عشق) کے اندرونی تب و تاب سے علم و فن وجود میں آتے ہیں اسکے بے شمار ہنروں سے آگاہ جنوں سے علم و فن پیدا ہوتے ہیں۔
☆...... آدابِ عشق کے بغیر دین پختہ / مضبوط نہیں ہوتا۔ تو (زندہ رود) اہل عشق کی صحت و نگاہ سے دین حاصل کر۔

فلک مشتری

ارواح جلیلہ حلاج وغالب وقرۃ العین طاہرہ کہ بہ نشیمن بہشتی نگرویدند وبگردش جاوداں گرائیدند

(حلاج اور غالب اور قرۃ العین طاہرہ کی عظیم روحیں جو بہشتی نشیمن / گھر کی طرف مائل نہ ہوئیں اور مسلسل وجاوداں گردش کی طرف راغب رہیں)

من فدائے ایں دل دیوانہ — ہر زماں بخشدد گر ویرانہ
چوں بگیرم منزلے گوید کہ خیز! — مرد خود رس بحر را داند قفیز
زانکہ آیات خدا لا انتہاست — اے مسافر جادہ راپایاں کجاست؟
کار حکمت دیدن و فرسودن است — کار عرفاں دیدن و افزودن است!
آں بسنجد در ترازوے ہنر — ایں بسنجد در ترازوے نظر!
آں بدست آورد آب و خاک را — ایں بدست آورد جان پاک را!
آں نگہ را بر تجلی می زند — ایں تجلی را بخود گم می کند!

معانی :...... ارواح: جمع روح، روحیں۔ جلیلہ: عظیم، بڑی۔ حلاج: حسین بن منصور حلاج، ولادت ایران کے ایک قصبہ میں ۸۵۸ء کے قریب ہوئی۔ ۸۷۳ء تا ۸۹۷ء زندگی گوشہ نشینی میں بسر کی، عوام سے تعلق ختم کر کے خراسان اور ایران وغیرہ کا سفر کیا۔ ۹۰۸ء میں وطن واپس آیا۔ ۹۱۰ء میں حج کیا تھا۔ بغداد میں وحدت الوجود کی تعلیم حاصل کی تھی۔ صوفیاء کے مطابق وحدت الوجود کے قائل تھے۔ اور ''انا الحق'' کہا کرتے تھے اور یہی نعرہ بھی لگاتے تھے۔ ان کے اس قول اور ان کی بعض تصانیف پر علمائے وقت نے سزائے موت کا فتوٰی دیا، چنانچہ خلیفہ بغداد کے حکم پر انہیں گرفتار کر کے چھ سات ماہ مقدمہ چلایا گیا۔ آخر عدالت نے موت کی سزا سنادی، ۹۲۲ء میں پہلے ان کے جسم کے اعضاء کاٹے گئے، پھر سولی پر چڑھا دیا گیا اور لاش کو جلا دیا گیا۔ غالب: مشہور فارسی اردو شاعر میرزا اسد اللہ خاں غالب، ولادت ۱۷۹۷ء بمقام اکبرآباد (آگرہ) غالب کے علاوہ اسد بھی تخلص تھا۔ ۱۳ برس کی عمر میں دہلی آئے، جہاں آخر دم تک رہے ۱۸۶۹ء میں دہلی ہی فوت ہوئے، قبر حضرت نظام الدین اولیاؒ کے مزار کے احاطے میں ہے۔ قرۃ العین طاہرہ: پیدائشی نام زریں تاج، ولادت قزوین (ایران) انیسویں صدی عیسوی، شاعری کے علاوہ خطابت میں بھی ماہر تھیں، اس زمانے میں علی محمد شیرازی نے اپنے ''باب اللہ'' (اللہ کا دروازہ) یا نبی ہونے کا دعوٰی کیا تو طاہرہ اپنے شوہر اور عزیزوں کی مخالفت کے باوجود اس کی بہت معتقد ہوگئی، بابی فرقہ کے لوگوں نے اس کے باپ کو قتل کر دیا، وہ خراسان بھاگ گئی اور باب کے پاس آگئی اس نے اسے قرۃ العین (آنکھوں کی ٹھنڈک) کا لقب دیا، ۱۸۵۰ء میں وقت کے بادشاہ ناصر الدین قاچار نے باب کو قتل کرا دیا، دو سال بعد طاہرہ کو پکڑ کر بادشاہ کے سامنے لایا گیا تو قاچار اس کے حسن و جمال سے اس قدر متاثر ہوا کہ علما سے کہا کہ اسے چھوڑ دیا جائے لیکن علماء نے اس کے قتل کا فتوٰی جاری کر دیا، درباریوں نے طاہرہ کی بہت منت کی کہ وہ بابی مذہب کو چھوڑ دے تاکہ قتل سے بچ سکے۔ لیکن وہ نہ مانی اور اپنے مذہب سے وفا کی وجہ سے قتل کر دی گئی، علامہ نے اس کی اپنے مسلک سے اس قدر پختہ وابستگی کی وجہ سے اس کا ذکر کیا ہے جبکہ ان کے مطابق مسلمان اپنے مذہب اسلام اور حضور صلعمؐ سے دور ہو چکے ہیں۔ نگروید ند: مائل (راغب) نہ ہوئیں۔ گرائیدند: راغب رہیں۔

ترجمہ وتشریح:...... میں اپنے اس دیوانے دل کے قربان جاؤں جو ہر لمحہ مجھے ایک نیا ویرانہ عطا کرتا ہے۔

☆...... جب میں ایک منزل پر ٹھہرتا ہوں تو وہ (دل) مجھے کہتا ہے، اٹھ کہ جو شخص اپنے آپ کو پہچانتا ہے وہ تو سمندر کو پیالہ (معمولی چیز) سمجھتا ہے۔

☆...... چونکہ خدا کی نشانیوں کی کوئی حد نہیں ہے، اس لئے اے مسافر راستے کی انتہا کہاں ہے۔ (یعنی کوئی نہیں)۔

☆...... حکمت (فلسفہ) کا کام دیکھنا اور گھسنا (پیچھے ہٹنا) ہے جبکہ عرفان و معرفت کا کام دیکھنا اور بڑھنا یعنی آگے بڑھنا ہے۔

☆...... وہ (حکمت) ہر شئے کو ہنر کے ترازو میں تولتی ہے جبکہ یہ (معرفت) ہر شے کو نظر کے ترازو میں تولتی ہے۔

☆...... وہ (حکمت) جہان آب و خاک کو اپنی گرفت میں لائی جبکہ یہ (معرفت) جانِ پاک کو گرفت میں لائی۔

☆...... وہ (حکمت) نگاہ کو تجلی کو سمجھنے میں صرف کرتی ہے جبکہ یہ (معرفت) تجلی کو خود اپنے اندر سمو لیتی ہے، جذب کر لیتی ہے۔

در تلاش جلوہ ہائے پے بہ پے ۔۔۔ طے کنم افلاک و می نالم چو نے !

ایں ہمہ از فیض مردے پاک زاد ۔۔۔ آنکہ سوز و بجان من فتاد !

کاروان ایں دو بینائے وجود ۔۔۔ بر کنار مشتری آمد فرود !

آں جہاں آں، خاکدانے ناتمام ۔۔۔ در طواف او قمر ہا تیزگام

خالی از مے شیشہ تاکش ہنوز ۔۔۔ آرزو نارستہ از خاکش ہنوز

نیم شب ! از تاب ماہاں نیم روز — نے برودت در ہوائے او، نہ سوز
من چو سوئے آسماں کردم نظر — کوکبش دیدم بخود نزدیک تر
ہیبت نظارہ از ہوشم ربود — شد دگرگوں نزد و دور و دیر و زود !
پیش خود دیدم سہ روح پاکباز — آتش اندر سینہ شاں گیتی گداز !
در برشاں حلہ ہائے لالہ گوں — چہرہ ہا رخشندہ از سوز دروں !
در تب و تابے زہنگام الست — از شراب نغمہ ہائے خویش مست !
گفت رومی "ایں قدر از خود مرو — از دم آتش نوایاں زندہ شو !
شوق بے پروا ندیدستی نگر ! — زور ایں صہبا ندیدستی نگر !
غالب و حلاج و خاتون عجم — شورہا افگندہ درجان حرم !
ایں نواہا روح را بخشد ثبات — گرمی او از درون کائنات!"

معانی:...... مردے پاک زاد: ایک پاک فطرت (سرشت) آدمی۔ بینائے وجود: کائنات کو دیکھنے والے۔ فتاد: پڑا' آیا۔ آمد فرود: اترا۔ خاکدانے ناتمام: ایک نامکمل یا ناقص سرزمین۔ تیز گا: تیز چلنے والے۔ نارستہ: پیدا نہیں ہوئی۔ تاب ماہاں: چاندوں کی روشنی (ماہان جمع ماہ' چاند) نیم روز: دوپہر۔ برودت: ٹھنڈک۔ از ہوشم ربود: میرے ہوش اُڑا دیئے۔ گیتی گداز: زمانے / کائنات کو پگھلانے والی۔ حلہ ہالالہ گوں: لالہ کے سرخ رنگ کی یعنی سرخ چادریں۔ رخشندہ: روشن۔ ہنگام الست: الست کے وقت / موقع پر' قرآنی تلمیح' اللہ تعالیٰ نے جب عالمِ ارواح میں روحوں سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو تمام روحوں نے جواب دیا کہ ہاں تو ہی ہمارا رب ہے۔ از خود مرو: اپنے آپ سے نہ جا' بے خود نہ ہو۔ ندیدستی: تو نے نہیں دیکھا ہے۔ خاتون عجم: ایرانی عورت' قرۃ العین طاہرہ۔ آتش نوایاں: جن کے نغمے یا جن کے کلام میں آگ کا سوز ہو۔

ترجمہ وتشریح:...... میں نت نئے جلوے کی تلاش میں' میں افلاک کو طے کر رہا اور بانسری کی طرح نالہ وفریاد کرتا ہوا چلا جا رہا ہوں۔

☆...... یہ سب اس پاک زاد مرد یعنی رومی کا فیض ہے' یہ وہ ہستی ہے جس نے اپنا سوز عشق میری جان میں ڈال دیا ہے۔

☆...... کائنات کو دیکھنے والے ان دو مسافروں کا قافلہ اب مشتری کے کنارے پر آ اترا۔

☆...... یہ جہاں (فلک مشتری) ایک نامکمل دنیا تھی جس کے گرد کئی چاند تیزی سے چکر لگا رہے تھے۔

☆...... اس کی انگور کی بیل کا شیشہ ابھی تک خالی تھا اور آرزو ابھی تک اس کی خاک سے پیدا نہیں ہوئی تھی۔

☆...... اس کے چاندوں کی روشنی سے اس کی آدھی رات دوپہر کی مانند روشن تھی۔ اس کی ہوا میں نہ تو ٹھنڈک تھی اور نہ کوئی گرمی ہی تھی۔

☆...... جب میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو اس کے ایک ستارے (مشتری) کو اپنے بہت قریب پایا۔

☆...... اس نظارے کی ہیبت نے تو میرے ہوش اُڑا دیئے' اور دور اور دیر اور جلدی کا تصور بدل گیا۔

☆...... وہاں میں نے اپنے سامنے تین پاکباز روحیں دیکھیں' ان کے سینوں میں ایسی آگ تھی (یعنی آتش عشق) جو کائنات کو پگھلا دینے والی تھی۔

☆...... انکے پہلوؤں میں لالہ کے سے رنگ کی سرخ چادریں تھیں اور ان کے چہرے ان کے سوز دروں کے باعث چمک رہے تھے۔

☆......وہ ہنگام الست سے تب وتاب میں تھے۔ وہ اپنے نغموں کی شراب سے مست تھے۔
☆...... رومی نے کہا: اس قدر بے خود نہ ہو جا۔ ان آتش نواؤں کے دم (کلام) سے زندہ ہو جا۔
☆...... تو نے اب تک بے پروا عشق نہیں دیکھا' اب دیکھ لے تو نے اس شراب کا زور نہیں دیکھا اب دیکھ لے۔
☆...... غالب اور حلاج اور ایرانی خاتون (قرۃ العین طاہرہ) جنہوں نے حرم (کعبہ) کی جان میں شور برپا کر رکھا ہے (انہیں دیکھ اور ان کی نوائیں (کلام) سن)۔
☆......ان کا کلام روح کو ثبات بخشتا ہے اس لئے کہ ان کی گرمی کائنات کے اندر سے ہے۔ (گرمی سرچشمہ ضمیر کائنات ہے)۔

نوائے حلاج

(حلاج کی باتیں)

زخاک خویش طلب آتشے کہ پیدا نیست	تجلی دگرے در خور تقاضا نیست !
نظر بخویش چناں بستہ ام کہ جلوہ دوست	جہاں گرفت و مرا فرصت تماشا نیست !
بملک جم ندہم مصرع نظیری را	"کسے کہ کشتہ نشد از قبیلہ ما نیست"
اگرچہ عقل فسوں پیشہ لشکرے انگیخت	تو دل گرفتہ نباشی کہ عشق تنہا نیست
تو رہ شناس نہ وز مقام بیخبری	چہ نغمہ ایست کہ در بربط سلیمی نیست
زقید و صید نہنگاں حکایتے آور	مگو کہ زورق مارو شناس دریا نیست
مرید ہمت آں رہروم کہ پانگذاشت	بہ جادہ کہ در و کوہ و دشت و دریا نیست
شریک حلقہ رندان بادہ پیما باش	خذر زبیعت پیرے کہ مرد غوغا نیست !

معانی :...... درخورِ تقاضا: طلب اور خواہش کے مطابق۔ ملک جم: قدیم ایرانی بادشاہ جمشید کا ملک' عظیم سلطنت۔ نظیری: فارسی کا مشہور شاعر محمد حسین' نظیری تخلص' ولادت ۱۵۵۲ء نیشاپور (ایران) خراسان اور کاشان میں شہرت حاصل کی' ۱۵۸۳ء میں ہندوستان آیا اور عبدالرحیم خاں خان خاناں کے دربار سے وابستہ ہوگیا' آخری عمر گوشہ نشینی میں گزاری' وفات ۱۶۱۲ء' مزار احمد آباد (گجرات بھارت) میں ہے۔ لشکرے انگیخت: ایک لشکر اکٹھا کر رکھا ہے۔ وز: واز' اور سے۔ بربطِ سلیمی: سلیمی کا باجا (جو بطخ کی شکل کا ہوتا ہے' عود) سلیمی عرب کی ایک مشہور حسینہ کا نام' مراد شریعت اسلامیہ' اسلامی زندگی کا حسن۔ نہنگاں: جمع نہنگ' مگرمچھ۔ زورق: چھوٹی کشتی۔ مردِ غوغا: ہنگامہ خیز مرد۔

ترجمہ وتشریح:......تو اپنی خاک سے وہ آگ طلب کر جو پیدا نہیں ہوئی ہے۔ کسی اور کی تجلی اس قابل نہیں کہ اسکا تقاضا کیا جائے۔
☆......میں نے اپنے آپ پر نظر کچھ اس طرح جما رکھی ہے کہ محبوبِ حقیقی کے جلوے نے تو کائنات کو احاطہ کر رکھا ہے جبکہ مجھے اس کے نظارے کی دیکھنے کی فرصت ہی نہیں ہے۔
☆...... میں نظیری کے اس مصرعے کو ملک جم کے عوض بھی نہ دوں۔ "جو کوئی مارا نہیں گیا وہ ہمارے قبیلے سے نہیں ہے"......(حقیقی عاشق وہی ہے جو محبوب پر جان نثار کر دے' ورنہ وہ عاشق نہیں ہے)۔

☆...... اگر چہ جادوگر عقل نے ایک لشکر اکٹھا کر رکھا ہے' مگر تو غمگین نہ ہو' کہ عشق بھی تنہا نہیں ہے۔

☆...... تو راستے سے واقف نہیں ہے اور مقام امنزل سے بے خبر ہے' ورنہ وہ کونسا نغمہ ہے جو سلیمیٰ کے ساز میں نہیں ہے۔

☆...... تو مگرمچھوں کو شکار اور ان کو قید کرنے کی بات کر' یہ مت کہہ کہ ہماری کشتی سمندری سے آشنا نہیں ہے۔

☆...... میں اس مسافر کی ہمت کا مرید ہوں جس نے کسی ایسے راستے پر قدم نہ رکھا جس میں کوئی وادی اور پہاڑ اور دشت و دریا نہیں ہیں۔اسی سلسلے میں غالب کا یہ شعر ملاحظہ ہو......

ان آبلوں سے پاؤں کے گھبرا گیا تھا میں   جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر

☆...... تو شراب پینے والے رندوں کے حلقے میں شریک ہو جا۔مگر اس پیر کی بیعت سے بچ (پرہیز کر) جو جوش و جذبہ کی زندگی سے ناآشنا ہے۔(جس کی صحبت ہنگامہ خیز نہیں)۔

نوائے غالب

(غالب کا کلام یا غالب کا نغمہ)

"بیا کہ قاعدہ آسماں بگردانیم   قضا بگردش رطل گراں بگردانیم
اگر زشحنہ بود گیرد دار نندیشیم   وگرز شاہ رسد ارمغاں بگردانیم
اگر کلیم شود ہمزباں سخن نکلیم   وگر خلیل شود میہماں بگردانیم
بجنگ باج ستانان شاخساری را   تہی سبد زد رگلستاں بگردانیم
بصلح بال فشاناں صبحگاہی را   رشاخسار سوئے آشیاں بگردانیم
زحیدریم من و توز ماعجب نبود   گر آفتاب سوئے خاوراں بگردانیم"

معانی:...... قاعدۂ آسمان: آسمان کا دستور' طریقہ۔ بگردانیم: گھمادیں۔ رطل گراں: شراب کا بڑا پیالہ۔ تمتع اندوزیم: ہم فائدہ اٹھائیں۔ مدارا: صلح' رعایت' خاطر تواضع۔ زیاں: نقصان۔ فراز کلیم: ہم بند کریں۔ پاسبان: محافظ' چوکیدار۔ بگردانیم: ہم مقرر کردیں۔ شحنہ: کوتوال۔ گیرودار: پکڑ دھکڑ۔ نندیشیم: نہ اندیشیم' ہم خوف نہ کھائیں۔ ارمغاں: تحفہ۔ باج ستانان شاخسار: باج ستان کی جمع شاخوں سے خراج لینے والے (باغبان)۔ تہی سبد: خالی ٹوکری۔ بال فشانان: بال فشاں کی جمع' پر پھڑ پھڑانے والے یعنی پرندے۔ زحیدریم: ہم دونوں حیدر (حضرت علیؓ) سے متعلق ہیں' ان کے پیروکار ہیں۔ خاوراں: مشرق۔

ترجمہ وتشریح:...... (یہ ساری غزل غالب کی اپنی اور موضوع کے لحاظ سے مسلسل اور خاصی مشہور غزل ہے) اے محبوب! تو آ کہ ہم آسمان کے دستور میں تبدیلی لائیں (بدل ڈالیں) اور قضاوقدر کے دستور کو رطل گراں کی گردش سے بدل ڈالیں۔معلوم ہوتا ہے کہ غالب نے حافظ شیرازی سے استفادہ کیا ہے۔حافظ کی غزل کا مشہور مطلع ہے:

بیا تا گل برافشانیم و مے در ساغر اندازیم   فلک راسقف بشگافیم وطرحِ نو در اندازیم

☆...... اگر کوتوال کی طرف سے کوئی گرفت یا باز پرس ہو تو ہم کوئی فکر نہ کریں' بے خوف رہیں اور اگر بادشاہ کی طرف سے بھی کوئی تحفہ آئے تو ہم واپس کردیں۔

☆...... اگر حضرت موسیٰ کلیم اللہ بھی ہم سے باتیں کرنا چاہیں تو ہم ان سے بات نہ کریں' اگر حضرت ابراہیم خلیل اللہ بھی ہمارے مہمان

بن کے آئیں تو انہیں ہم واپس بھیج دیں۔

☆...... ہم صبح کے وقت پودوں کی ٹہنیوں سے پھول چننے والے باغبانوں کو سختی سے روک دیں اور یوں انہیں خالی ٹوکری کے ساتھ گلستان کے دروازے ہی سے واپس بھیج دیں۔

☆...... صبح سویرے جو پرندے اپنے گھونسلوں (آشیانوں) سے نکل کر شاخوں پر آ بیٹھے ہوں انہیں پیار و محبت کے ساتھ واپس ان کے گھونسلوں کی طرف بھیج دیں۔

☆...... ہم اور تم دونوں حیدرؓ سے وابستہ یا ان کے پیروکار ہیں' اس لئے اگر ہم سورج کو مشرق کی طرف لوٹا دیں تو یہ تعجب کی بات نہ ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک روز جناب رسولِ اکرمؐ، حضرت علیؓ کی ران پر سر رکھ کر سو رہے تھے' سورج غروب ہونے کے قریب تھا' حضورؐ نے ہاتھ کا اشارہ کر کے سورج کو مغرب سے مشرق کی طرف لوٹا دیا تھا۔ بعض اس معجزے کی تفصیل کچھ یوں بتاتے ہیں کہ ایک موقع پر حضرت علیؓ جناب رسول اکرمؐ کی معیت میں تھے' سورج غروب ہونے والا تھا جس سے حضرت علیؓ کی نمازِ عصر قضا ہو رہی تھی' حضورؐ نے اپنے معجزاتی ہاتھ سے سورج کو کچھ دیر کے لئے مشرق کی طرف واپس لوٹا دیا اور اس طرح انہیں (حضرت علیؓ) کو نمازِ عصر پڑھنے کا موقع مل گیا۔

نوائے طاہرہ

(قرۃ العین طاہرہ کی نوا / کلام)

"گر بتو افتدم نظر چہرہ بہ چہرہ، رو برو — شرح دہم غم ترا نکتہ بہ نکتہ، مو بمو!

از پے دیدن رخت، ہمچو صبا فتادہ ام — خانہ بخانہ، در بدر، کوچہ بکوچہ، کو بکو!

می رود از فراق تو خون دل از دو دیدہ ام — دجلہ بدجلہ، یم بہ یم، چشمہ بہ چشمہ، جو بجو!

مہر ترا دل حزیں بافتہ بر قماش جاں — رشتہ بہ رشتہ، نخ بہ نخ، تار بہ تار، پو بہ پو!

در دل خویش طاہرہ گشت و ندید جز ترا — صفحہ بہ صفحہ، لا بہ لا، پردہ بہ پردہ، تو بہ تو"!

معانی:...... بتو افتدم نظر: تجھ پر میری نظر پڑے۔ چہرہ بہ چہرہ: چہرہ کے سامنے چہرہ آمنے سامنے۔ مو بمو: بال برابر فرق کے بغیر' ہو بہو۔ دیدن رخت: تیرا چہرہ دیکھنا۔ فتادم ام: میں پھری ہوں۔ دربدر: ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر' در در۔ دجلہ: عراق کا مشہور دریا۔ دجلہ بہ جلہ: دریا کے دریا' یعنی بکثرت۔ قماش: ریشمی کپڑا۔ بافتہ: بن لیا ہے۔ رشتہ بہ رشتہ: دھاگے میں دھاگا پیوست کر کے' تانے بانے کو خوب ملا کر۔ نخ بہ نخ: باریک تار کو اچھی طرح ایک دوسرے سے ملا کر۔ گشت: پھری۔ صفحہ بہ صفحہ: مراد ہر جانب۔ لا بہ لا: ہر گوشے میں' ہر طرف۔ تو بتو: تہ بہ تہ۔

ترجمہ وتشریح:...... اگر تجھ پر میری نظر کچھ اس طرح پڑے کہ تو میرے بالکل سامنے ہو اور تیرا چہرہ میرے چہرے کے سامنے ہو تو پھر میں تیرے غم عشق کی شرح ایک ایک گہری بات اور رمز (وضاحت) کے ساتھ بیان کروں۔

☆...... تیرا چہرہ دیکھنے کے لئے میں صبح کی نرم و لطیف ہوا کی مانند چلی پھری ہوں اور میں گھر گھر' در در اور کوچہ کوچہ اور گلی گلی پھری ہوں۔ تیری تلاش میں کوئی کونہ نہیں چھوڑا......

☆...... تیرے فراق میں میرا خون دل میری دونوں آنکھوں سے رواں ہے / بہہ رہا ہے' اور وہ دریا دریا' سمندر سمندر' چشمہ چشمہ اور ندی

ندی بہہ رہا ہے۔

☆...... میرے غمزدہ دل نے تیری محبت کو جان کے قماش پر بن لیا ہے، دھاگا دھاگا، نخ نخ، تار تار اور تانا بانا خوب ملا کر بن لیا ہے۔

☆...... طاہرہ نے اپنے دل کے اندر نظر ڈالی مگر اسے دل کے صفحہ صفحہ، گوشہ گوشہ پردہ پردہ اور تہ بہ تہ میں تیرے سوا کوئی نظر نہ آیا۔

سوز و ساز عاشقان درد مند ... شور ہائے تازہ در جانم فگند
مشکلات کہنہ سر بیروں زدند ... باز بر اندیشہ ام شبخوں زدند!
قلزم فکرم سراپا اضطراب ... ساحلش از زور طوفانے خراب!
گفت رومی وقت را ازکف مدہ ... اے کہ می خواہی کشود ہر گرہ!
چند در افکار خود باشی اسیر ... ایں قیامت رابروں ریز از ضمیر!

معانی:...... فگند: افگند، ڈالا۔ سر بیروں زدند: سر باہر نکالا (اٹھایا)۔ ازکف مدہ: ہاتھ سے مت جانے دے۔ بروں ریز: باہر گرا۔

ترجمہ وتشریح:......(مذکورہ) اہل درد عاشقوں (حلاج وغیرہ) کے پرسوز جذبوں نے میری جان میں نئے ہنگامے برپا کر دیئے۔

☆...... پرانی مشکلات نے (پھر) اپنا سر اٹھایا اور ایک مرتبہ پھر میری فکر (سوچ) پر شب خون مارا۔

☆...... میری فکر کا سمندر پوری طرح طوفان خیز بن گیا اور طوفان کی شدت سے اس کا ساحل خراب ہو گیا۔ (ٹوٹ پھوٹ گیا)۔

☆...... رومی نے کہا جو اپنی ہر مشکل کے حل کا خواہاں ہے، تو وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ (وقت نہ گنوا)۔

☆...... تو (زندہ رود) کب تک اپنے افکار میں اسیر رہے گا۔

زندہ رود مشکلات خود را پیش ارواح بزرگ میگوید

(زندہ رود اپنی مشکلات ان ارواحِ جلیلہ کے سامنے پیش کرتا ہے)

از مقام مومناں دوری چرا؟ ... یعنی از فردوس مہجوری چرا؟

معانی:...... چرا: کیوں، کس لئے۔ مہجوری: دوری یا باہر رہنا۔

ترجمہ وتشریح:...... مومنوں کے مقام سے دور رہنا کیوں، کس لئے؟ یعنی فردوس سے باہر رہنا کس لئے؟ (گویا یہ حلاج سے کہا جا رہا ہے، اب حلاج کی روح جواب دیتی ہے)۔

حلاج

مرد آزا دے کہ داند خوب و زشت ... می نگنجد روح او اندر بہشت!
جنت ملاے و حور و غلام ... جنت آزاد گاں سیر دوام!
جنت ملا خور و خواب و سرود ... جنت عاشق تماشائے وجود!
حشر ملا شق قبر و بانگ صور ... عشق شور انگیز خود صبح نشور!

علم بر بیم و رجا دارد اساس — عاشقاں را نے امیدو نے ہراس!
علم ترساں از جلال کائنات — عشق غرق اندر جمال کائنات
علم را بر رفتہ و حاضر نظر — عشق گوید آنچہ می آید نگر!
علم پیماں بستہ با آئین جبر — چارہ او چیست غیر از جبر و صبر!
عشق آزاد و غیور و ناصبور — در تماشائے وجود آمد جسور!
عشق ما از شکوہ ہا بیگانہ ایست — گرچہ اورا گریہ مستانہ ایست
ایں دل مجبور ما مجبور نیست — ناوک ما از نگاہ حور نیست!
آتش مارا بیفزاید فراق — جان مارا سازگار آید فراق!
بے خلشہا زیستن نازیستن — باید آتش در تہ پازیستن!
زیستن ایں گونہ تقدیر خودی است — از ہمیں تقدیر تعمیر خودی است!
ذرہ از شوق بے حد رشک مہر — گنجد اندر سینہ او نہ سپہر!
شوق چوں برعالمے شبخوں زند — آنیاں را جاودانی می کند!

معانی :...... می نگنجد: نہیں سماتا۔ غلام: غلمان' جنت کے خوبرو حسین لڑکے۔ سیرِ دوام: ہمیشہ کی سیر۔ خورو خواب: کھانا پینا اور سونا۔ سرود: راگ سننا۔ حشر ملا: ملا کی قیامت' نظریۂ قیامت۔ شق قبر: قبر کا پھٹنا' کھلنا۔ بانگ صور: صور کی آواز' وہ سنکھ جو اسرافیل فرشتہ قیامت کے روز بجائے گا جس سے تمام مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ صبح نشور: قیامت کی صبح۔ بیم و رجا: خوف اور امید۔ اساس: بنیاد' جڑ۔ ہراس: خوف' ڈر۔ ترساں: خوفزدہ۔ رفتہ و حاضر: ماضی اور حال۔ می آید: آئے گا۔ پیماں بستہ: عہد باندھ رکھا ہے۔ ناصبور: صبر نہ کرنے والا۔ جسور: دلیر' بیباک۔ ناوک: تیر۔ بیفزاید: اضافہ کرتا' بڑھاتا ہے۔ سازگار: موافق' درست۔ بے خلشہا: کانٹوں کی چبھن کے بغیر' کلشہا' خلش کی جمع۔ زیست: جینا۔ نازیستن: نہ جینا' مرنا۔ نہ سپہر: نو آسمان۔ آنیان: جمع آنی' فانی لوگ۔ جاودانی: ہمیشہ کی زندگی والے۔

ترجمہ وتشریح:...... ایک آزاد مرد جو اچھے اور برے کو خوب پہچانتا ہے۔ اس کی روح بہشت کے اندر نہیں سما سکتی۔

☆...... ملا کی جنت تو شراب (شرابِ طہور) حور اور غلماں والی جنت ہے لیکن آزاد لوگوں کی جنت مسلسل سیر اگردش کرنا ہے۔
☆...... ملا کی جنت میں کھانا پینا اور سونا اور موسیقی سننا ہے اور ایک عاشق کی جنت وجود یعنی محبوب حقیقی کے دیدار کی خواہش ہے۔
☆...... ملا کا حشر' قبر کے کھلنے اور بانگ صور پر مردوں کے اٹھنے کا نام ہے جبکہ ہنگامہ برپا کرنے والا عشق خود قیامت کی صبح ہے۔
☆...... علم کا دارومدار خوف اور اُمید پر ہے۔ عاشق کے لئے نہ تو امید کی کوئی کیفیت ہوتی ہے اور نہ خوف و ہراس کی۔
☆...... علم کائنات کے جلال سے خوفزدہ رہتا ہے جبکہ عاشق کائنات کے حسن میں محو ہوتا ہے۔
☆...... علم کی نظر ماضی اور حال پر ہے جبکہ عشق جو دیکھتا ہے وہی کہتا ہے۔
☆...... علم نے جبر کے آئین سے عہد و پیان کر رکھا ہے' لہٰذا جبر اور صبر کے سوا اس کا اور کوئی چارہ کار نہیں۔
☆...... عشق آزاد اور غیر مند و ربے صبر ہے۔ وہ وجود (محبوب حقیقی) کے دیدار کے معاملے میں بیباک اور دلیر ہے۔

☆...... ہمارا عشق شکووں شکایتوں سے نا آشنا ہے' اس کی گریہ وزاری مستی کی گریہ وزاری ہے۔
☆...... ہمارا یہ مجبور دل مجبور نہیں ہے۔ ہم پر چلنے والا تیر حور کی نگاہ سے نکلا ہوا نہیں ہے۔ (عاشق حقیقی حور و غلماں کی خواہش و تمنا نہیں رکھتے)۔
☆...... ہجر و فراق ہم عاشقوں کی آگ کو تیز کرتا ہے اور فراق ہی ہماری جان کے موافق ہے۔
☆...... دل میں عشق کے کانٹوں کی چبھن کے بغیر جینا کوئی جینا نہیں۔ ضروری ہے کہ عاشق پاؤں کے نیچے آگ کے ساتھ جیئے۔ آتش زیر پا رہنا ہی زندگی ہے۔
☆...... اس طرح جینا خودی کی تقدیر ہے' اور اسی تقدیر سے خودی کی تعمیر ہوتی ہے۔
☆......ایک ذرہ اپنے اندر بے حد شوق کے سبب سورج کیلئے باعث رشک بن جاتا ہے اور یوں اس کے سینے میں نو آسمان سما جاتے ہیں۔
☆......جب شوق' عشق کسی جہان پر شب خون مارتا ہے تو فانی زندگی والوں کو جاودانی (ہمیشہ کی زندگی) بنا دیتا ہے۔

زندہ رود

گردش تقدیر، مرگ و زندگی است   کس نداند گردش تقدیر چیست !

معانی:...... کس نداند: کوئی نہیں جانتا۔ چیست: کیا ہے۔
ترجمہ وتشریح:...... تقدیر کی گردش موت اور زندگی ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ تقدیر کی گردش کیا ہے؟

حلاج

ہر کہ از تقدیر دارد ساز و برگ   لرزد از نیروئے او ابلیس و مرگ !
جبر دین مرد صاحب ہمت است   جبر مرداں از کمال قوت است !
پختہ مردے پختہ تر گردد ز جبر   جبر مرد خام را آغوش قبر !
جبر خالد عالمے برہم زند   جبر ما بیخ و بن ما برکند !
کار مردان است تسلیم و رضا   بر ضعیفاں راست ناید ایں قبا !
تو کہ دانی از مقام پیر روم   می ندانی از کلام پیر روم !
"بود گبرے در زمان بایزید   گفت اور ایک ، مسلمان سعید
خوشتر آں باشد کہ ایماں آوری   تا بدست آید نجات و سروری
گفت ایں ایماں اگر ہست اے مرید   آں کہ دارد شیخ عالم بایزید
من ندارم طاقت آں، تاب آں   کاں فزوں آمد زکوششہاے جاں"!

(رومی)

کار ما غیر از امید و بیم نیست   ہر کسے راہمت تسلیم نیست !

اے کہ گوئی بودنی ایں بود، شد کار ہا پابند آئیں بود، شد
معنی تقدیر کم فہمیدہ نے خودی را، نے خدارا دیدہ
مرد مومن باخدا دارد نیاز باتو ماسازیم تو باماسساز،
عزم او خلاق تقدیر حق است روز ہیجا تیر او تیر حق است!

معانی :...... سازو برگ: سازوسامان۔ لرزد: لرزتا (کانپتا) ہے۔ نیروئے او: اس کی طاقت۔ پختہ: مضبوط، تجربہ کار، ہشیار یعنی کامل۔ مردِ خام: ناکمل آدمی، ناقص آدمی۔ خالد: حضرت خالد بن ولیدؓ، حضور اکرمؐ کے ایک صحابی جو بہت دلیر جرنیل تھے۔ بیخ و بن: جڑ اور بنیاد۔ برکند: اکھاڑ ڈالتا ہے۔ راست ناید: صحیح نہیں آتی۔ گبرے: ایک گبر، آتش پرست۔ بایزیدؒ: بایزید بسطامی دوسری اور تیسری صدی ہجری کے مشہور صوفی، نام طیفور بن عیسٰی بن سروشان، مقامِ ولادت بسطام، ان کے دادا نے مجوسی مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا، حضرت جنید بغدادیؒ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بایزید کی ذاتِ بابرکات ہم میں ایسی ہے جیسے فرشتوں میں جبرئیل کی۔ سعید: نیک بخت، مبارک۔ بودنی: جو کچھ ہونے والا (ہے) شد: ہوگیا، ہوگئے۔ کم فہمیدہ ای: تو نے کم یا نہیں سمجھے ہیں۔ نیاز: عجز و انکساری، عاجزی۔ خلاق: تخلیق کرنے والا۔ روز ہیجا: جنگ کے دن۔

ترجمہ وتشریح:...... جو کوئی تقدیر کا سازوسامان رکھتا ہے اس کی طاقت سے ابلیس اور موت دونوں پر کپکپی طاری رہتی ہے۔

☆...... جبر، صاحب ہمت مرد کا دین ہے اور مردوں، دلیروں کا جبر قوت کے کمال کے سبب سے ہے۔

☆...... ایک پختہ یعنی کامل مرد جبر سے اور بھی زیادہ پختہ تر ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس ایک مردِ خام ناپختہ کیلئے جبر قبر کی آغوش (موت) بنتا ہے۔ اور یوں وہ موت سے بھی ڈرتا رہے گا۔

☆...... (حضرت) خالدؓ کا جبر ایک دنیا کو تہ و بالا کر دیتا ہے۔ ہمارا جبر خود ہماری جڑ اکھیڑ ڈالتا ہے۔

☆...... تسلیم و رضا مردوں، دلیروں کا کام ہے جبکہ ضعیفوں، کمزوروں پر یہ قبا درست، پوری نہیں آتی۔

☆...... (اے زندہ رود) تو جو پیرِ رومؒ (مولانا رومیؒ) کے مقام سے باخبر (آگاہ) ہے، کیا تجھے پیر رومؒ کے اس کلام کا علم نہیں؟ (اگلے چار شعر رومیؒ کے ہیں)

☆...... حضرت بایزیدؒ کے زمانے میں ایک آتش پرست تھا۔ اس سے ایک نیک بخت مسلمان نے کہا کہ اچھی بات تو یہ ہے کہ تو ایمان لے آئے، (اسلام قبول کرلے) تا کہ آخرت میں نجات پائے۔

☆...... اس پر اس آتش پرست نے کہا کہ اے (بایزید کے) مرید اگر ایمان یہی ہے جو شیخِ عالم بایزیدؒ کا (ایمان) ہے تو مجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے۔

☆...... ہمارا کام امید اور ڈر کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ہر کسی میں تسلیم و رضا کی ہمت نہیں ہے۔

☆...... اے وہ انسان تو جو یہ کہتا تھا کہ جو کچھ ہونے والا تھا وہ یہی تھا اور ہوگیا۔ کام ایک آئین کے پابند تھے اس لئے ایسا ہوا۔

☆...... تو تقدیر کے معنی نہیں سمجھا۔ اور یوں تو نے نہ تو خودی کو دیکھا ہے اور نہ خدا ہی کو دیکھا ہے۔

☆...... مردِ مومن خدا کے ساتھ راز و نیاز رکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہم تجھ (خدا) سے موافقت کرتے ہیں۔

☆...... اس (مردِ مومن) کا ارادہ حق کی تقدیر کا خالق ہے۔ جنگ کے دن اس کا تیر حق (اللہ تعالیٰ) کا تیر بن جاتا ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت میں رسول کریمؐ سے خطاب ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ "اے رسولؐ یہ کنکریاں تو نے نہیں ہم نے پھینکی تھیں"۔ علامہ نے اسی پس منظر میں یہ کہا ہے ("ومارمیت اذرمیت" کی طرف اشارہ ہے۔)

زندہ رود

کم نگاہاں فتنہ ہا انگیختند ‏ بندہ حق را بدار آویختند !
آشکار ابر تو پنہان وجود ‏ باز گو آخر گناہ تو چہ بود ؟

معانی :...... کم نگاہاں: کم نگاہ کی جمع' بصیرت سے عاری لوگ۔ بدار آویختند: انہوں نے پھانسی پر لٹکا دیا۔ باز گو: پھر کہہ۔ چہ بود: کیا تھا۔

ترجمہ وتشریح :...... بصیرت سے عاری لوگوں نے فتنے برپا کر دیئے' انہوں نے ایک بندۂ حق (حلاج) کو پھانسی کے تختے پر چڑھا دیا' سولی پر لٹکا دیا۔

☆...... تجھ پر وجود کے بھید ظاہر ہیں' پھر یہ تو بتا کہ آخر تیرا گناہ کیا تھا (جو تجھے سولی پر لٹکایا گیا)۔

حلاج

بود اندر سینہ من بانگ صور ‏ ملتے دیدم کہ دارد قصد گور !
مومناں باخوے و بوے کافراں ‏ لا الہ گویان و از خود منکراں !
امر حق، گفتند نقش باطل است ‏ زانکہ او وابستہ آب و گل است
من بخود افروختم نار حیات ‏ مردہ را گفتم زاسرار حیات !
از خودی طرح جہانے ریختند ‏ دلبری قاہری آمیختند !
ہر کجا پیداو ناپیدا خودی ‏ برنمے تابد نگاہ ما خودی !
نارہا پوشیدہ اندر نور اوست ‏ جلوہ ہائے کائنات از طور اوست
ہر زماں ہر دل دریں دیر کہن ‏ از خودی در پردہ میگوید سخن
ہر کہ ازنارش نصیب خود نبرد ‏ در جہاں از خویشتن بیگانہ مرد
ہندو ہم ایراں زنورش محرم است ‏ آنکہ نارش ہم شنا سدآں کم است !
من زنور و نار او دادم خبر ‏ بندہ محرم! گناہ من نگر!
آنچہ من کردم تو ہم کردی، بترس! ‏ محشرے برمردہ آوردی، بترس!

معانی :...... قصدِ گور: قبر یا مرنے کا ارادہ۔ خوے وبوئے کافراں: کافروں کی سی عادت' خصلت۔ گویاں: کہتے ہوئے۔ امرحق: خدا کا حکم' روحِ انسانی' قرآنی تلمیح' کہہ دے کہ روح میرے رب کا امر ہے۔ افروختم: میں نے جلائی' روشن کی۔ طرح ریختند: قضاوقدر نے بنیاد رکھی۔ آمیختند: انہوں نے ملایا۔ دلبری: محبوب' مراد جمال۔ قاہری: غالب مراد جلال۔ برنمی تابد: تاب نہیں لاتی۔ طور: کوہ طور' جہاں حضرت موسیٰ کو خدا کا جلوہ نظر آیا تھا۔ دیرِ کہن: پرانی دنیا۔ نارش: اس کی آگ۔ بندۂ محرم: اسرار سے آگاہ بندے' زندہ رود۔ بترس: ڈر۔

ترجمہ وتشریح:...... میرے سینے میں بانگِ صور تھی۔ میں نے ایک ملت کو دیکھا کہ وہ قبر کا ارادہ کر رہی ہے۔

☆...... ان مومنوں کی خو بو کافروں جیسی تھی۔ زبان سے تو وہ "لا الہٰ" (توحید کا کلمہ) کہتے تھے لیکن اپنے آپ سے منکر تھے۔

☆...... وہ کہتے تھے کہ "امرِ حق" ایک باطل نقش ہے' کیونکہ وہ بدن کے ساتھ وابستہ ہے (اس کا تعلق بدن سے ہے)۔

☆...... میں نے اپنے اندر زندگی کی آگ روشن کی' مردوں لوگوں کو زندگی کے راز بتا دیئے۔

☆...... میں (حلاج) نے ان سے کہا کہ جہان کی بنیاد خودی پر رکھی گئی ہے' یہاں دلبری (جمال) کو قاہری (جلال) سے ملا دیا گیا ہے۔

☆...... خودی جہان میں ہر جگہ ہے۔ کہیں ظاہر ہے اور کہیں پوشیدہ۔ ہماری نگاہیں خودی کے جلوے کی تاب نہیں لا سکتیں۔

☆...... اس (خودی) کے نور کے اندر نار (آگ) چھپی ہوئی ہے۔ کائنات کے سارے جلوے اسی طور کی تجلیات کے ہیں۔

☆...... اس پرانی دنیا میں ہر دل ہر لحہ خودی سے پوشیدہ طور پر گفتگو کرتا ہے۔

☆...... جس کسی نے بھی اس (خودی) کی آگ سے اپنا حصہ نہ لیا یعنی استفادہ نہ کیا وہ جہان میں خود سے بیگانہ ہو کر یا خودی سے محروم ہو کر مر گیا۔

☆...... ہندوستان اور ایران کے لوگ خودی کے نور سے تو واقف ہیں لیکن ان میں...... جو کوئی اسکی نار کو بھی پہچانے' نہیں ہے (کم ہیں)۔

☆...... میں نے خود کے نور اور نار کی خبر دی۔ اے اسرار سے آگاہ بندے یعنی زندہ رود تو ہی بتا کہ اس میں میرا کیا گناہ تھا۔ (بندۂ محرم اس لئے کہا ہے کہ علامہ کا عقیدہ یہ ہے کہ "انا الحق" سے مراد یہ نہیں ہے کہ "میں حق ہوں" بلکہ اس سے مراد ہے "انا' حق" یعنی خودی برحق ہے یا خود کو پہچاننا برحق ہے' یہ کوئی گناہ نہیں ہے)۔

☆...... (اے زندہ رود) جو کچھ میں نے کیا اب وہی کچھ تو بھی کر رہا ہے۔ (خودی پہچاننے کی تلقین کر رہا ہے) تو ڈر کے رہ' کہیں تجھ سے بھی میرے جیسا سلوک نہ ہو۔ تو نے بھی مردہ قوم کو جگانے کے لئے محشر برپا کیا ہے۔ اس لئے ڈر کر رہ۔ کہیں نامحرم لوگ تجھے بھی میرے والی سزا نہ دیں۔

طاہرہ

از گناہ بندہ صاحب جنوں	کائنات تازہ آید بروں !
شوق بے حد پردہ ہا را بردرد	کہنگی را از تماشای برد !
آخر از دار و رسن گیرد نصیب	برنگردد زندہ از کوے حبیب !
جلوہ او بنگر اندر شہر و دشت	تا نہ پنداری کہ از عالم گزشت !
در ضمیر عصر خود پوشیدہ است	اندریں خلوت چساں گنجیدہ است ؟

معانی :...... صاحب جنوں: عشق کے جذبوں سے سرشار۔ بردرد: پھاڑ ڈالتا ہے۔ کہنگی: قدامت پسندی' پرانا پن۔ می برد: لے جاتا ہے۔ دار و رسن: پھانسی اور رسی' سولی۔ برنگردد: واپس نہیں آتا۔ نہ پنداری: تو یہ نہ سمجھ لے۔ چساں: کس طرح۔ گنجیدہ است: سمایا ہوا ہے۔

ترجمہ وتشریح :...... (طاہرہ کو بھی حلاج کی طرح قتل کیا گیا تھا) عشق کے جذبوں سے سرشار ایک بندے کے گناہ سے ایک نئی کائنات وجود میں آتی ہے۔ (طاہرہ نے حلاج کی حمایت میں بات کی ہے)۔

☆...... حد سے بڑھے ہوئے عشق سارے پردے پھاڑ (ہٹا) دیتا ہے اور اس کے تماشا سے قدامت پرستی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔
☆...... ایک عاشق کے نصیب میں آخر کار دار و رسن ہوتی ہے۔ وہ (عاشق) محبوبِ حقیقی کے کوچے سے زندہ واپس نہیں آتا۔
☆...... تو (زندہ رود) اس (حلاج جیسے سچے عاشق) کا جلوہ آج بھی شہر اور بیابان میں دیکھ تاکہ تو یہ نہ سمجھ لے کہ وہ تو دنیا ہی سے رخصت ہو گیا ہے۔
☆...... وہ (منصور) اپنے زمانے کے ضمیر میں پوشیدہ (چھپا ہوا) ہے وہ اس ضمیر کی خلوت میں کیسے سما گیا ہے؟ (وہ تو کائنات میں بھی نہیں سما سکتا)۔

زندہ رود

(زندہ رود غالب کی روح سے مخاطب ہے)

اے ترا دادند درد جستجوے   معنی یک شعر خود با من بگوے
''قمری کف خاکستر و بلبل قفس رنگ   اے نالہ نشان جگر سوختہ چیست''؟

معانی:......دادند: انہوں نے دی، قدرت نے دی ہے۔ کف خاکستر: خاک کی مٹھی، خاکی رنگ والی۔ قفسِ رنگ: رنگ کا پنجرہ۔

ترجمہ وتشریح:...... اے (غالب) تجھے تلاش و جستجو کا درد عطا ہوا ہے۔ مجھے اپنے ایک شعر کے معنی تو بتایئے۔
☆...... قمری تو کف خاکستر ہے، اور بلبل رنگ کا ایک پنجرہ ہے۔ بلبل کے سیاہ رنگ سے بھی اس کے باطن میں جلی ہوئی آگ ظاہر ہو رہی ہے۔ ''اے نالہ نشانِ جگر سوختہ کیا ہے''۔ اے نالہ، انسان جگر سوختہ کا نشان کیا ہے؟ غالب کا یہ شعر اردو میں ہے اور ''چیست'' کی بجائے ''کیا ہے'' ہے۔ اس کی غزل کا مطلع ہے:

شبنم بہ گلِ لالہ نہ خالی ز ادا ہے
داغ دل بے درد نظرگاہِ حیا ہے

غالب

نالہ کو خیزد از سوز جگر   ہر کجا تاثیر او دیدم دگر!
قمری از تاثیر او وا سوختہ   بلبل ازوے رنگہا اندوختہ!
اندرو مرگے باغوش حیات   یک نفس اینجا حیات، آنجا ممات!
آنچناں رنگے کہ ارژنگی ازوست   آنچناں رنگے کہ بیرنگی ازوست
تو ندانی ایں مقام رنگ و بوست   قسمت ہر دل بقدر ہاے و ہوست!
یا برنگ آیا بہ بے رنگی گزر   تا نشانے گیری از سوز جگر!

معانی:...... کو خیزد: کہ جو اٹھتا ہے۔ واسوختہ: مکمل طور پر جل جاتی ہے۔ اندوختہ: اختیار کر لیتی ہے۔ ممات: موت۔ ارژنگی: مختلف (کئی) رنگ ہونا۔

ترجمہ وتشریح:...... وہ نالہ جو جگر کے سوز سے اٹھتا ہے، میں نے ہر جگہ اس کی تاثیر مختلف دیکھی ہے۔

☆...... قمری اس کی تاثیر سے مکمل طور پر جل جاتی ہے' لیکن بلبل اس کی تاثیر سے کئی رنگ اختیار کر لیتی ہے۔
☆...... اسی نالے کے اندر موت' زندگی کی گود میں ہے۔ (یعنی وہ مر جاتی ہے لیکن اسی نالہ کی بدولت بلبل زندہ رہتی ہے)۔ ایک ہی دم یہاں (بلبل کو) زندگی دیتا ہے اور وہاں (قمری کو) موت دیتا ہے۔ (یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ سانس کا لمحہ ایک ہی ہے جو یہاں موت کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور وہاں زندگی کی)۔
☆...... یہ ایک ایسا رنگ ہے کہ اس سے کئی قسم کے رنگ پیدا ہوتے ہیں' یہ ایک ایسا بھی رنگ ہے جس سے بے رنگی پیدا ہوتی ہے۔
☆...... تو نہیں جانتا کہ یہ رنگ و بو کا مقام ہے۔ یہاں ہر دل کی قسمت اس کی "ہائے و ہو" کے مطابق حصہ پاتا ہے۔
☆...... تو یا تو رنگ میں آ جا یا پھر بے رنگی میں گزر جا۔ (بے رنگی اختیار کر لے) تا کہ تجھے سوزِ جگر سے کوئی نشان حاصل ہو سکے۔

زندہ رود

صد جہاں پیدا دریں نیلی فضاست　　　ہر جہاں را اولیا و انبیاست ؟

معانی:...... نیلی فضا: آسمانی فضا۔ پیدا: ظاہر' نمودار ہیں۔
ترجمہ وتشریح:...... اس نیلی فضا میں سینکڑوں جہاں موجود ہیں۔ کیا ہر جہان میں اولیا اور انبیا ہوتے ہیں؟

غالب

نیک بنگر اندریں بود و نبود　　　پے بہ پے آید جہانہا در وجود !
ہر کجا ہنگامہ عالم بود　　　رحمۃ اللعالمینے ہم بوذ !

معانی:...... نیک بنگر: اچھی طرح (غور) سے دیکھ۔ بود و نبود: کسی چیز کا ہونا اور نہ ہونا۔ رحمۃ للعالمینے: کوئی یا ایک رحمۃ اللعالمین' جہانوں کے لئے رحمت جو صرف حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔
ترجمہ وتشریح:...... اس ہستی و عدم کو غور سے دیکھ۔ یہاں مسلسل جہان وجود میں آ رہے ہیں۔
☆...... جہاں کہیں بھی دنیا کا ہنگامہ ہے۔ وہاں ایک رحمت للعالمین (حضور اکرمؐ) بھی ہیں۔ (سب جہانوں کے لئے رحمت تو صرف حضور اکرمؐ ہی کی ذاتِ مبارک ہے)۔

زندہ رود

فاش تر گوز انکہ فہم نارساست

معانی:...... فہم نارسات: فہم بات کو نہ سمجھنے والا ہے' یعنی میں تیری بات نہیں سمجھا۔
ترجمہ وتشریح:...... وضاحت سے کہیے کیونکہ میرا فہم نارسا ہے (سمجھنے والا نہیں ہے)۔

غالب

ایں سخن را فاش تر گفتن خطاست !

ترجمہ وتشریح:...... ایسی بات کھل کر کرنا خطا ہے۔

زندہ رود

گفتگوے اہل دل بے حاصل است ؟

ترجمہ وتشریح:...... کیا اہلِ دل کی بات بے نتیجہ ہے؟

غالب

نکتہ را برلب رسیدن مشکل است !

ترجمہ وتشریح:...... اس گہری بات کا میرے لب پر آنا یعنی الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔

زندہ رود

تو سراپا آتش از سوز طلب ! بر سخن غالب نیائی اے عجب !

معانی:...... غالب نیائی: غالب نہیں آ رہا۔

ترجمہ وتشریح:...... تو (غالب) تو سوزِ طلب کے سبب سراپا آگ ہے۔ پھر بھلا تو بات / سخن پر غالب نہیں آ رہا یہ تو تعجب کی بات ہے۔

غالب

خلق و تقدیر و ہدایت ابتداست رحمۃ للعالمینی انتہاست !

معانی:...... خلق: تخلیق، پیدا کرنا۔ (قرآنی آیت کا حوالہ ہے)۔

ترجمہ وتشریح:...... (خدا کے تکوینی نظام) کی ابتدا (آغاز) تخلیق اور تقدیر اور ہدایت سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا رحمۃ للعالمینی پر ہوتی ہے۔

زندہ رود

من ندیدم چہرہ معنی ہنوز آتشے داری اگر ما را بسوز !

معانی:...... چہرۂ معنی: معنی کا چہرہ۔ من ندیدم: میں نے نہیں دیکھا۔

ترجمہ وتشریح:...... میں نے ابھی تک معنی کا چہرہ نہیں دیکھا یعنی تیری بات کو سمجھ نہیں سکا۔ اگر تو کوئی آگ رکھتا ہے تو مجھے یعنی میرے افکارِ پریشاں کو جلا دے۔

غالب

اے چو من بینندہ اسرار شعر ایں سخن افزوں تر است از تار شعر

شاعر اں بزم سخن آراستند ایں کلیماں بے ید بیضاستند

آنچہ تو از من بخواہی کافری است　　کافری کوما ورائے شاعری است

معانی:...... بینندہ: دیکھنے والا۔ افزوں تر: بڑھ کر، زیادہ۔ آراستند: سجائی۔ ید بیضا: حضرت موسیٰ کا معجزہ۔ بخواہی: تو چاہتا ہے۔ ماورائے شاعری: شاعری سے دور۔ کافری: انکار۔

ترجمہ وتشریح:...... اے (زندہ رود) کہ تو بھی میری طرح شعر کے اسرار سے آگاہ (جاننے والا) ہے۔ (جان لے کہ) یہاں بات شعر کے تار سے بڑھ کر ہے۔ گویا شعر میں یہ بات بیان نہیں کی جاسکتی۔

☆...... شاعروں نے بزم سخن تو سجائی (شاعری کی محفلیں آراستہ کیں) لیکن یہ وہ کلیم ہیں جن کے پاس ید بیضا نہیں ہے۔

☆...... تو جو کچھ مجھ سے (کہلوانا) چاہتا ہے تو وہ کافری (کی بات) ہے اور شاعری سے ماورا ہے۔

حلاج

ہر کجا بینی جہان رنگ وبو　　آں کہ از خاکش بروید آرزو
یا ز نور مصطفیٰؐ او را بہاست　　یا ہنوز اندر تلاش مصطفیٰؐ است

معانی:...... بروید: پیدا ہوتی ہے۔ بہاست: قیمت ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... (اے زندہ رود) تو جہاں کہیں رنگ و بو کی دنیا دیکھتا ہے اور ہر وہ جہان جس کی خاک سے آرزو پھوٹتی ہے یعنی پیدا ہوتی ہے۔

☆...... یا تو اس کی قدر و قیمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہے یا پھر ابھی تک وہ مصطفیٰؐ کی تلاش میں ہے۔ یعنی اس فضا میں جتنے بھی اور جہان ہیں وہ یا تو حضور اکرمؐ کے نور سے منور ہو چکے ہیں یا اگر ابھی تک کوئی جہان اس نعمت سے محروم ہے تو وہ اس نور مبارک کی تلاش میں ہے تاکہ وہ مکمل اور با مقصد ہو جائے۔

زندہ رود

از تو پرسم، گرچہ پرسیدن خطاست　　سر آں جوہر کہ نامش مصطفیٰؐ است!
آدمے یا جوہرے اندر وجود　　آں کہ آید گاہے گاہے در وجود؟

معانی:...... پرسم: میں پوچھتا ہوں۔ پرسیدن: پوچھنا۔ عبدہٗ: اس (خدا کا بندہ)

ترجمہ وتشریح:...... اے حلاج! میں تجھ سے پوچھتا ہوں اگرچہ ایسی بات پوچھنا خطا ہے کہ وہ جوہر جس کا نام مصطفیٰؐ ہے اس کا بھید (راز) کیا ہے؟

☆...... کیا وہ آدم ہے یا وجود کے اندر کوئی ایسا جوہر ہے جو کبھی کبھار وجود میں آتا ہے؟ کیا رسول اکرمؐ اپنی حقیقت کے اعتبار سے نسل انسانی میں سے ہیں یا وہ خدا کے ایسے جوہر ہیں جو کبھی کبھار وجود میں آتا ہے اور حضورؐ کے سوا کسی اور انسان کے وجود میں وہ جوہر نہیں ہے؟ (جوہر سے مراد جوہر خدا ہے جو حضورؐ کے ظاہری پیکر میں ہے۔ انبیاء کی ارواح کا درجہ باقی ارواح سے افضل ہے اور حضور اکرمؐ کی روح اخص الخصواص ہے جو سب سے پہلے تخلیق کی گئی)۔

حلاج

پیش او گیتی جبیں فرسودہ است
خویش را خود عبدہ، فرمودہ است !

عبدہ، از فہم تو بالا تراست
زانکہ اوہم آدم و ہم جوہر است

جوہر اونے عرب نے اعجم است
آدم است و ہم زآدم اقدام است !

عبدہ، صورت گر تقدیر ہا
اندر و ویرانہ ہا تعمیر ہا !

عبدہ، ہم جانفزاہم جانستاں
عبدہ، ہم شیشہ ہم سنگ گراں !

عبد دیگر عبدہ، چیزے دگر
ما سراپا انتظار او منتظر،

عبدہ، دہر است و دہر از عبدہ، ست
ماہمہ رنگیم او بے رنگ و بوست !

عبدہ، ابتدا بے انتہا ست
عبدہ، را صبح و شام ماکجاست !

کس زسر عبدہ، آگاہ نیست
عبدہ، جز سر الا اللہ نیست !

لا الہ تیغ و دم او عبدہ،
فاش تر خواہی بگو ہو عبدہ،

عبدہ، چند و چگون کائنات
عبدہ، راز درون کائنات !

مدعا پیدانگر دد زین دوبیت
تانہ بنی از مقام مارمیت

بگور از گفت و شنود اے زندہ رود
غرق شو اندر وجود اے زندہ. رود !

معانی:...... جبیں فرسودہ است: پیشانی جھکائے ہوئے ہے۔ اعجم: عجم، غیر عرب ملک۔ اقدم: پہلے، سب سے پہلے۔ صورت گر: بنانے والا۔ جاں ستاں: جان لینے والا۔ رنگیم: ہم رنگ ہیں۔ الا اللہ: اللہ کے سوا۔ لاالہ: نہیں کوئی معبود (کلمہ توحید، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)۔ دم: تلوار کی دھار۔ ہو: وہ (ذاتِ حق) چندو چگون: مراد حقیقت۔ مارمیت: قرآن کریم کی آیت ''جب تو (حضورؐ) نے کفار کی جانب کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تو نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔ غرق شو اندر وجود: مراد جذبۂ عشق سے سرشار ہو کر اپنی معرفت حاصل کر۔

ترجمہ وتشریح :...... (حلاج کا جواب) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے زمانہ پیشانی جھکائے ہوئے ہے۔ (آپؐ کے سامنے زمانہ سربسجود ہے)۔ حضورؐ نے خود اپنے آپ کو عبدہٗ کہا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمدیؐ پیدا کیا' کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ **''لولاک لما خلقت الافلاک''** (اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو یہ افلاک بھی پیدا نہ کرتا)۔ اس لحاظ سے یہی وہ جوہر نورِ مصطفیٰؐ ہے جو کائنات اور اس کی ہر شے کی تخلیق کا سبب بنا۔

☆...... ''عبدہٗ'' تیرے فہم سے بالاتر ہے (تو اس لفظ کی حقیقت کو نہیں پا سکتا) اس لئے کہ وہ (حضورؐ) آدم یعنی انسان بھی ہیں اور جوہر بھی ہیں۔ (حضور اکرمؐ جوہر بھی ہیں اور نور بھی اور یہ ایک ایسا مقام ہے جسے عام فہم انسان سمجھنے سے عاجز ہے)۔

☆...... حضورؐ کا جوہر نہ تو عرب سے ہے (عربی نہیں ہے) اور نہ عجم ہی سے۔ حضور اکرمؐ ہیں تو آدم (انسان) لیکن آدم سے بہت پہلے کے ہیں۔ گویا حضور اکرمؐ کا جوہر ہر طرح کی جغرافیائی حدود سے آزاد اور زمان و مکاں اور رنگ و بو سے مبرا ہے۔ (حضورؐ نے فرمایا میں

اس وقت بھی موجود تھا جب آدمؑ ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھا)۔

☆...... عبدۂ تقدیروں کو بنانے والا ہے۔ اس کے اندر ویرانے بھی ہیں اور تعمیرات بھی ہیں۔

☆...... عبدۂ مومنوں کی جان میں افزونی کا باعث بنتا ہے۔ یعنی بشیر (خوشخبری دینے والا) بھی ہے۔ (خوشخبری مومنوں کے لئے ہے) اور جان لینے والا یعنی نذیر (کافروں کو عذاب سے ڈرانے والا) بھی ہے۔ قرآن کریم میں حضورؐ کو بشیر و نذیر کہا گیا ہے۔

☆...... عبد (بندہ) کچھ اور ہے اور عبدۂ کچھ اور شے ہے۔ ہم سراپا انتظار ہیں اور وہ منتظر۔ (جس کا انتظار کیا جاتا ہے)۔ یعنی ہم تو اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کسی صورت خدا کے جلوے سے فیضیاب ہوں جبکہ خدا اپنے اس عبد (حضور اکرمؐ) کا جلوہ دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے۔ (واقعہ معراج کی طرف اشارہ ہے)۔

☆...... عبدۂ زمانہ ہے اور زمانہ عبدہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم سب مختلف تعصاب کے رنگ ہیں اور وہ رنگ و بو کے بغیر ہے۔

☆...... عبدۂ (جوہر نور) کی ابتدا تو ہے لیکن اس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ عبدۂ کے لئے ہماری طرح کی صبحیں اور شامیں کہاں ہیں، نہیں ہیں۔ (وہ نورِ حق کی طرح لاانتہا ہے اور اس کے زمان و مکان اور ہیں)۔

☆...... کوئی بھی عبدۂ کے راز سے آگاہ نہیں ہے۔ عبدہ اِلا اللہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ گویا عبدہ کلمۂ توحید (لا الٰہ اِلاّ اللہ) کی عملی تصویر یا حقیقت ہے۔ گویا وہ ذاتِ حق سے الگ اور کوئی شے نہیں ہے، ذاتِ حق کا نور اور حضور اکرمؐ کا نور ایک ہی شئے ہے۔

☆...... لا الٰہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) تلوار ہے تو اس کی دھار عبدہ ہے۔ اگر تو (زندہ رود) واضح طور پر سننا چاہتا ہے تو کہہ دے کہ ھو (ذاتِ حق) عبدہ ہے۔ یعنی حلاج یہ کہتا ہے کہ ذاتِ حق اور عبدہ یا نور محمدیؐ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ چونکہ خدا کا نور یعنی جوہر بشریتِ محمدیؐ میں موجود ہے۔ اسی لئے ذات حق اور ذات محمدؐ کو ایک کہنے میں کوئی حرج نہیں، جس طرح دھار تلوار سے الگ نہیں کی جا سکتی ہے اسی طرح ذات حق اور ذات محمدؐ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔

☆...... عبدۂ کائنات کی حقیقت (معیار) ہے۔ عبدۂ کائنات کے اندر کا راز ہے۔ عبدۂ نہ ہوتا تو کائنات کا بھی وجود نہ ہوتا۔

☆...... ان دو شعروں سے یہ بات واضح نہیں ہوتی۔ جب تک تو مقامِ ''مارمیت'' کو نہ دیکھے (سمجھے)۔

☆...... اے زندہ رود تو بات چیت کو ختم کر اور اے زندہ رود! تو عبدۂ کے اندر غرق ہو جا یعنی جذبۂ عشق سے سرشار ہو کر معرفت حاصل کر پھر تجھ پر عبدۂ سے متعلق میری بات سمجھ آ سکے گی۔

زندہ رود

کم شناسم عشق رایں کار چیست ؟ ذوق دیدار است ؟ پس دیدار چیست ؟

ترجمہ وتشریح :...... میں نہیں سمجھ سکا کہ عشق کا کیا کام ہے؟ کیا یہ کسی کے دیدار کا ذوق ہے؟ (اگر ایسا ہے تو پھر) دیدار کیا شے ہے؟

حلاج

معنی دیدار آں آخر زماںؐ حکم او بر خویشتن کردن رواں

در جہاں زی چوں رسولؐ انس و جاں تا چو او باشی قبول انس و جاں

باز خود رابیں، ہمیں دیدار اوست سنت اوسرے از اسرار اوست

معانی :...... آخرزماں: آخری زمانے کے نبی حضور اکرمؐ جوخاتم النبیین ہیں۔ برخویشتن: خود پر۔ زی: زندگی بسر کی؛ جی۔ اِنس وجان: انسان اور جن۔

ترجمہ وتشریح :...... اس آخر زماںؐ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دیدار کے معنی آپ (حضورؐ) کے حکم کو خود پر جاری کرنا ہے۔(حضورؐ کی پیروی میں زندگی بسر کرنا ہے)۔

☆...... (اے زندہ رود) تو انس وجاں کے رسول (حضورؐ) کی مانند دنیا میں زندگی بسر کرتا کہ تو بھی حضورؐ کی طرح انس وجاں کا محبوب بن جائے۔

☆...... پھر تو خود کو دیکھ یہی حضورؐ کا دیدار ہے۔حضورؐ کی سنت حضورؐ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔

زندہ رود

چیست دیدار خدائے نہ سپہر   آں کہ بے حکمش نہ گردد ماہ و مہر؟

معانی :...... خدائے نہ سپہر: نو آسمانوں کا خدا' کائنات کا خدا۔ نہ گردد: گردش نہیں کرتا/کرتے۔

ترجمہ وتشریح :...... نہ آسمانوں (تمام کائنات) کے خدا کا دیدار کیا ہے؟ وہ ذات کہ جس کے حکم کے بغیر چاند اور سورج گردش نہیں ہوتے۔

حلاج

نقش حق اول بجاں انداختن   باز اورا در جہاں انداختن!
نقش جاں تا در جہاں گردد تمام   می شود دیدار حق دیدار عام!
اے خنک مردے کہ از یک ہوے او   نہ فلک دارد طواف کوے او!
وائے درویشے کہ ہوے آفرید   باز لب بربست ودم درخود کشید
حکم حق را درجہاں جاری نکرد   نانے از جو خورد وکراری نکرد
خانقاہے جست و از خیبر رمید   راہبی ورزید و سلطانی ندید!
نق حق داری؟ جہاں نخچیر تست   ہم عناں تقدیر باتدبیر تست
عصر حاضر باتو می جوید ستیز   نقش حق برلوح ایں کافر بریز!

معانی :...... انداختن: ڈالنا۔ گردد تمام: مکمل ہو جائے۔ خنک: مبارک۔ ہوئے او: اس کا نعرہ ''اللہ ھو'' (اللہ صرف وہی ہے)۔ آفرید: پیدا کیا۔ بربست: بند کر لئے۔ کراری: بار بار حملہ کرنے کا عمل' حضرت علیؓ کا دلیرانہ طریقہ۔ جست: تلاش کی۔ رمید: دوڑ گیا۔ خیبر: قلعہ خیبر جسے حضرت علیؓ نے فتح کیا تھا۔ راہبی ورزید: اس نے رہبانیت (ترکِ دنیا) اختیار کر لی۔ نخچیر: شکار۔ می جوید ستیز: یعنی لڑنے کے بہانے ڈھونڈتا ہے۔ لبریز: ڈال۔

ترجمہ وتشریح :...... سب سے پہلے تو حق کا نقش اپنی جان میں ڈالنا ہے (اللہ تعالیٰ کے احکام اپنے اوپر نافذ کرنا) پھر اسے ساری دنیا میں ڈالنا ہے۔(نافذ کرنا)۔

☆...... جب یہ نقشِ جاں جہان میں مکمل ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ یعنی حق کا دیدارِ عام دیدار ہو جاتا ہے۔

☆...... مبارک ہے وہ شخص جس کی ایک "اللہ ھو" سے تو آسمان اس کے کوچے کا طواف کرنے لگتے ہیں۔

☆...... افسوس ہے اس درویش پر جس نے ایک بار "ھو" کا نعرہ تو لگایا لیکن پھر لب بند کر لئے اور اپنی سانس روک لی۔

☆...... اس (درویش) نے خدا کا حکم جہان میں جاری نہ کیا۔ اس نے جو کی روٹی تو کھالی (سادہ زندگی بسر کر لی) لیکن حیدرِ کرار یعنی حضرت علیؓ کا سا عمل اختیار نہ کیا۔

☆...... اس (درویش) نے خانقاہ ڈھونڈ لی اور خیبر سے دور بھاگ گیا۔ اس نے رہبانیت اختیار کر لی مگر سلطانی نہ دیکھی۔ (وہ خانقاہ میں بیٹھ گیا اور مجاہدانہ زندگی سے کنارہ کشی کر لی۔

☆...... کیا تجھ (زندہ رود) میں نقشِ حق ہے؟ اگر ہے تو پھر یہ کائنات تیری شکار ہے اور تقدیر بھی تیری تدبیر کے ساتھ چلے گی۔

☆...... آج کا دور تجھ سے برسرِ پیکار ہونا چاہتا ہے تو اس کافر کی تختی پر اللہ تعالیٰ کا نقش ڈال۔ (ثبت کر دے)۔

زندہ رود

نقش حق را در جہاں انداختند من نمی دانم چساں انداختند ؟

معانی:...... انداختند: انہوں نے ڈالا۔ چساں: کس طرح۔

ترجمہ وتشریح:...... جہان پر اللہ تعالیٰ کا نقش ڈالا گیا ہے۔ مگر میں نہیں جانتا کہ اسے کیسے ثبت کیا گیا ہے۔

حلاج

یا بزور دلبری انداختند یا بزور قاہری انداختند !

زانکہ حق در دلبری پیدا تراست دلبری از قاہری اولیٰ تر است !

معانی:...... دلبری: یعنی جمال، اُنس ومحبت۔ قاہری: جلال، دبدبہ۔ اولیٰ تر: زیادہ اچھی، بہتر۔

ترجمہ وتشریح:...... یا تو دلبری (جمال) کے زور سے یہ نقش ڈالا گیا یا پھر قاہری (جلال ودبدبہ) کے زور سے۔

☆...... چونکہ حق دلبری میں زیادہ واضح ہوتا ہے، اس لئے دلبری، قاہری سے بہتر ہے (اونچا درجہ رکھتی ہے)۔

زندہ رود

باز گو اے صاحب اسرار شرق در میان زاہد و عاشق چہ فرق ؟

معانی:...... باز گو: ایک بار پھر کہہ۔ صاحب اسرارِ شرق: مشرق اور اہلِ مشرق کے رازوں سے آگاہ، واقف۔

ترجمہ وتشریح:...... اے اہلِ مشرق کے رازدان، ایک بار پھر بیان کر کہ زاہد اور عاشق کے درمیان کیا فرق ہے؟

حلاج

زاہد اندر عالم دنیا غریب عاشق اندر عالم عقبیٰ ! غریب !

معانی:...... غریب: اجنبی۔ عالم عقبیٰ: آخرت کی دنیا۔
ترجمہ وتشریح:...... زاہد دنیا میں اجنبی ہے اور عاشق عالم عقبیٰ (جنت) میں اجنبی ہے۔

زندہ رود

معرفت را انتہا نابودن است زندگی اندر فنا آسودن است ؟

معانی:...... نابودن: فنا فنا ہونا۔ آسودن: آرام وسکون سے رہنا۔
ترجمہ وتشریح:...... معرفت کی انتہا اپنی فنا (ہستی مٹانا) ہے۔کیا زندگی فنا میں آرام وسکون حاصل کرنا ہے؟

حلاج

سکریاراں از تہی پیمانگی است نیستی از معرفت بیگانگی است
اے کہ جوئی در فنا مقصود را در نمی یابد عدم موجود را !

معانی:...... سکریاراں: یاروں کی مستی۔ تہی پیمانگی: خالی پیالہ ہونا۔ جوئی: تو تلاش کرتا ہے۔ در نمی یابد: نہیں پاتا۔
ترجمہ وتشریح:...... دوستوں کی مستی ان کے خالی پیالے کے باعث ہے۔فنا (اپنے آپ کو مٹا دینا) معرفت سے بیگانگی (نا آشنا ہونے) کا نام ہے۔
☆...... تو جو فنا میں اپنے مقصود کو تلاش کر رہا ہے (یہ جان لے کہ) عدم موجود کو نہیں پا سکتا۔(عدم موجود کی ضد ہے)۔

زندہ رود

آنکہ خود را بہتر از آدم شمرد در خم و جامش نہ مے باقی، نہ درد
مشت خاک ما بگردوں آشناست آتش آں بے سرو ساماں کجاست ؟

معانی:...... شمرد: سمجھا۔ خم: مٹکا۔ درد: تلچھٹ، پیالے کی تہ میں بچی ہوئی میلی شراب۔
ترجمہ وتشریح:...... وہ کہ جس نے خود کو آدم سے بہتر شمار کیا یعنی ابلیس اس کے مٹکے اور پیالے میں نہ تو شراب باقی ہے اور نہ تلچھٹ۔
☆...... ہم انسانوں کی مٹی کی مٹھی تو آسمان سے آشنا ہے۔اس بے سروسامان (ابلیس) کی آگ (جس پر اسے ناز تھا) آج کہاں ہے۔ (حضور اکرمؐ کا واقعہ معراج پیش نظر ہے)۔

حلاج

کم بگوزاں خواجہ اہل فراق　　تشنہ کام و از ازل خونیں ایاق !
ماجہول، او عارف بود و نبود　　کفرا وایں راز رابر ماکشود !
از فتادن لذت برخاستن　　عیش افزودن ز درد کاستن !
عاشقی در نار اووا سوختن　　سوختن بے نارا و ناسوختن !
زانکہ او در عشق و خدمت اقدم است　　آدم زسارار او نامحرم است !
چاک کن پیراہن تقلیدرا　　تابیا موزی از و توحیدرا

معانی:...... خواجہ: سردار۔ خواجہ اہل فراق: جولوگ محبوب حقیقی کے فراق کا شکار ہیں، مراد ابلیس۔ تشنہ کام: پیاسا۔ خونیں ایاق: خون سے بھرا ہوا۔ جہول: جاہل۔ عارف: جاننے والا۔ بود و نبود: ہستی اور نیستی۔ کشود: ظاہر کیا، کھولا۔ فتادن: افتادن، گرنا۔ برخاستن: اٹھنا۔ افزودن: بڑھنا۔ کاستن: گھٹنا، کم ہونا۔ واسوختن: جل جانا۔ ناسوختن: نہ جلنا۔ چاک کن: پھاڑ دے۔ پیراہن تقلید: کسی کی پیروی کا لباس۔ بیاموزی: تو سیکھے۔

ترجمہ وتشریح:...... تو اس خواجہ اہل فراق کی بات نہ کر، وہ جو پیاسا ہے اور ازل سے اس جس کا پیالہ خون سے بھرا ہوا ہے۔ (وہ اہل فراق کا سردار اس لحاظ سے ہے کہ وہ درگاہِ ایزدی سے راندہ ہو گیا ہے، جو کوئی اس کی پیروی کرے گا، خدا سے دور ہو جائے گا)۔

☆...... ہم جہول ہیں جبکہ وہ (ابلیس) ہستی اور نیستی کا عارف (واقف) ہے۔ اس کے اس کفر یعنی آدم کو سجدہ کرنے سے انکار نے ہم پر یہ راز کھولا ہے۔

☆...... اٹھنے کی لذت گرنے ہی سے ہے اور درد سے گھٹ جانے میں عش کا اضافہ ہے۔ بقول غالب

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

☆...... عاشقی اس (ابلیس) کی آگ میں جل جانے کا نام ہے۔ اس کی آگ کے بغیر جلنا نہ جلنے کے برابر ہے۔ (ابلیس نے اپنے خالق کے سوا اور کسی کو سجدہ نہ کیا، گویا یہ پختہ عشق کی علامت ہے)۔

☆...... چونکہ وہ (ابلیس) عشق اور خدمت میں سب سے پہلے (قدیم تر) ہے، یعنی آدم سے پہلے کا ہے، اس لئے آدم اس کے رازوں سے بے خبر ہے۔

☆...... (اے زندہ رود!) تو کسی کی بے جا پیروی کے لباس کو پھاڑ ڈال (مت پیروی کر) تاکہ تو اس (ابلیس) سے توحید سیکھ سکے۔ (اگرچہ اس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا لیکن یہ اس کے توحید پر کامل ایمان کی علامت ہے۔ تجھے یا انسانوں کو بھی غیر اللہ کے آگے نہیں جھکنا چاہئے)۔

زندہ رود

اے ترا اقلیم جاں زیر نگیں　　یک نفس با ما دگر صحبت گزیں

معانی:...... اقلیم: سلطنت۔ زیر نگیں: قبضے میں۔ صحبت گزیں: صحبت اختیار کر۔

ترجمہ وتشریح:...... اے (حلاج) کہ روح کی سلطنت تیرے قبضے میں ہے (تو روح کے رموز و اسرار سے آگاہ ہے) کچھ دیر کے لئے ہمیں اپنی صحبت سے مزید نوازیئے۔

حلاج

بامقامے در نمی سازیم و بس	ما سراپا ذوق پروازیم و بس
ہر زماں دیدن تپیدن کار ماست	بے پر و بالے پریدن کار ماست !

معانی:...... درنمی سازیم: ہم موافقت نہیں کرتے۔ تپیدن: تڑپنا۔ پریدن: اڑنا۔

ترجمہ وتشریح:...... ہم ایک منزل سے موافقت نہیں کرتے یعنی رکتے اور بس' اس لئے کہ ہم سراسر ذوقِ پرواز ہیں اور بس۔ (ہم ہر لحظہ نئی منزل کی تلاش میں رواں دواں رہتے ہیں)۔

☆...... ہر لحہ دیکھنا اور تڑپنا ہمارا کام ہے۔ بال و پر کے بغیر اُڑنا ہمارا کام ہے۔

نمودار شدن خواجہ اہل فراق ابلیس

(اہلِ فراق کے سردار ابلیس کا ظاہر ہونا)

صحبت روشندلاں یک دم، دودم	آں دودم سرمایہ بود و عدم !
عشق را شوریدہ تر کرد و گزشت	عقل ار صاحب نظر کردد گزشت
چشم بربستم باخود دارمش	از مقام دیدہ دردل آرمش
ناگہاں دیدم جہاں تاریک شد	از مکاں تا لامکاں تاریک شد
اندراں شب شعلہ آمد پدید	از درونش پیر مردے برجہید
یک قبائے سرمئی اندر برش	غرق اندر دود پیچاں پیکرش
گفت رومی خواجہ اہل فراق !	آں سراپا سوز وآں خونیں ایاق !

معانی:...... نمودار شدن: ظاہر ہونا۔ اہل فراق: جو لوگ محبوب حقیقی کے فراق کا شکار ہیں' ابلیس کو سردار اس لئے کہا ہے کہ سب سے پہلے اسے خدا نے فرشتوں کا سردار بنایا۔ آدم کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے 'راندۂ درگاہ ہوا۔ ......شوریدہ تر: زیادہ آشفتہ دیوانہ۔ بربستم: میں نے بند کرلی۔ دارمش: اسے رکھوں۔ آرمش: اسے لاؤں۔ آمد پدید: ظاہر ہوا۔ برجہید: باہر نکلا۔ قبائے سرمئی: یعنی سیاہ رنگ کی قبا۔ دودِ پیچاں: بل کھاتا ہوا دھواں۔ خونیں ایاق: خون بھرے پیالے/دل والا۔

ترجمہ وتشریح:...... ان روشن دل حضرات کی صحبت بس دو ایک پل ہی رہی۔ اور یہ دو ایک پل میرے لئے میری ساری زندگی کا سرمایہ بنے۔

☆...... اس صحبت نے میرے عشق کو کچھ اور شوریدہ کردیا اور ختم ہوگئی۔ اس نے میری عقل کو صاحب نظر بنادیا اور ختم ہوگئی۔

☆...... میں نے اپنی آنکھیں بند کرلیں تاکہ میں (اس عظیم صحبت کی یاد کو) اپنے ساتھ رکھوں' کبھی نہ بھولوں اور آنکھوں کی راہ سے اسے دل میں لے آؤ' دل میں بسالوں۔

☆...... اچانک میں نے دیکھا کہ جہان (فضا) تاریک ہوگیا۔ مکاں سے لامکاں تک تاریکی چھا گئی۔
☆...... اس رات (تاریکی) میں ایک شعلہ ظاہر ہوا' جس کے اندر سے ایک بوڑھا آدمی باہر نکلا۔ (ابلیس کی تخلیق آگ سے ہوئی' اسی لئے شعلے کی بات کی گئی ہے)۔
☆...... وہ ایک سرمئی رنگ کی (کالی) قبا میں ملبوس تھا۔ اس کا جسم یا پیکر بل کھاتے ہوئے دھوئیں میں ڈوبا ہوا تھا۔
☆...... رومیؒ نے کہا کہ یہ اہل فراق کا سردار (ابلیس) ہے' جو سرتاپا سوز ہے اور جسکے پیالے (دل) میں خون بھرا ہوا ہے۔ (سراپا سوز اسلئے کہ وہ آگ سے بنایا گیا ہے۔ خونیں ایاق اس حوالے سے کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرکے راندہ درگاہ ٹھہرا' یہ امر اسکی آرزوؤں کا خون تھا)۔

کہنہ کم خندہ اندک سخن — چشم او بینندہ جاں در بدن !
رند و ملا و حکیم و خرقہ پوش — در عمل چوں زاہدان سخت کوش
فطرتش بیگانہ ذوق وصال — زہد او ترک جمال لایزال !
تا گسستن از جمال آساں نبود — کار پیش افگند از ترک سجود
اند کے در واردات او نگر — مشکلات او ثبات او نگر !
غرق اندر رزم خیر و شر ہنوز — صد پیمبر دیدہ کافر ہنوز !

معانی:...... کہنہ ے: ایک پرانا' بوڑھا۔ کم خندہ ے: ایک نہ ہنسنے والا۔ اندک سخن: کم باتیں کرنے والا۔ بینندہ: دیکھنے والی۔ خرقہ پوش: گدڑی پہننے والا' صوفی۔ جمالِ لایزال: یعنی خدا کا جمال جسے زوال نہیں ہے۔ گسستن: ٹوٹنا' علیحدہ رکھنا۔ ثبات: ثابت قدمی۔ رزم: لڑائی' جنگ۔

ترجمہ وتشریح:...... یہ ایک ایسا بوڑھا ہے جو نہ ہنسنے والا ہے (سنجیدہ ہے) اور کم باتیں کرنے والا یعنی کم گو ہے۔ اس کی نظر آدمی کے جسم میں جان کو دیکھ لیتی ہے۔
☆...... وہ رند بھی ہے' ملا بھی ہے اور فلسفی و خرقہ پوش بھی۔ عمل میں وہ سخت ریاضت کرنے والے زاہدوں کی مانند ہے۔
☆...... اس کی فطرت ذوق وصال سے ناآشنا ہے۔ اس کا زہد اس حسنِ ابدی کو ترک کرنا ہے۔ (اسے خدا سے دوری پسند ہے)۔
☆...... چونکہ اس محبوبِ حقیقی کے جمال سے خود کو الگ یا دور رکھنا آسان نہ تھا۔ اس نے یہ کام آدم کو سجدہ نہ کرنے سے انجام دیا۔
☆...... ذرا اس کی واردات پر نظر ڈال۔ اس کی مشکلات اور اس کا ثبات دیکھ۔
☆...... وہ ابھی تک رزم خیر و شر میں غرق ہے۔ اس نے سینکڑوں پیغمبر دیکھے ہیں مگر ابھی تک وہ کافر کا کافر ہی ہے۔

جانم اندر تن زسوز او تپید — بر لبش آہے غم آلودے رسید
گفت و چشم نیم و ابرمن کشود — "در عمل جز ما کہ برخوردار بود ؟
آنچناں برکار ہا پیچیدہ ام — فرصت آدینہ را کم دیدہ ام !
نے مرا فرشتہ، نے چاکرے — وحی من بے منت پیغمبرے !
نے حدیث و نے کتاب آوردہ ام — جان شیریں. از فقیہاں بردہ ام
رشتہ دیں چوں فقیہاں کس نہ رشت — کعبہ را کردند آخر خشت خشت !

کیش مارا ایں چنیں تاسیس نیست — فرقہ اندر مذہب ابلیس نیست !
در گزشتم از سجود اے بے خبر — ساز کردم ارغنون خیر و شر
از وجود حق مرا منکر مگیر — دیدہ برباطن کشا، ظاہر مگیر
گر بگویم نیست، ایں از ابلہی است — زانکہ بعد از دید نتواں گفت نیست !
من 'بلیٰ' در پردہ 'لا'، گفتہ ام — گفتہ من خوشتر از ناگفتہ ام !
تا نصیب از درد آدم داشتم — قہر یار از بہر او نگزاشتم !
شعلہ ہا از کشت زار من دمید — اوز مجبوری بہ مختاری رسید !
زشتی خود را نمودم آشکار — باتو دادم ذوق ترک و اختیار
تو نجاتے دہ مراز نار من — واکن اے آدم گرہ از کار من !
اے کہ اندر بند من افتادہ — رخصت عصیاں بشیطاں دادہ
در جہاں باہمت مردانہ زی — غم گسار من ! زمن بیگانہ زی !
بے نیاز از نیش و نوش من گزر — تانہ گردد نامہ ام تاریک تر !
در جہاں صیاد با نخچیر ہاست — تاتو نخچیری بکیشم تر ہاست !
صاحب پرواز را فائدہ نیست — صید اگر زیرک شود صیاد نیست "!

معانی :...... تپید: تڑپی۔ رسید: پہنچی۔ نیم وا: ادھ کھلی۔ کشود: کھولی۔ برخوردار: فائدہ اٹھانے والا۔ پیچیدہ ام: میں الجھا ہوا ہوں۔ آدینہ: جمعہ' چھٹی کا دن۔ زشت: نہیں بنا۔ کیش: مذہب۔ تاسیس: بنیاد۔ ارغنون: باجا۔ ابلہی: بیوقوفی' حماقت۔ بلے: ہاں۔ لا: نہیں۔ نگذاشتم: میں نے نہیں چھوڑا۔ کشتزار: کھیتی۔ دمید: اگے ہوئے۔ زشتی: برائی۔ نمودم: میں نے ظاہر کی۔ واکن: کھول۔ زی: جی' زندگی بسر کی۔ غم گسار: دوسروں کا غم بٹانے والا' شریک غم۔ زیرک: دانا' چالاک' ہوشیار۔

ترجمہ وتشریح :...... اس (ابلیس) کی آگ (سوز) سے میرے جسم میں میری جان تڑپنے لگی۔ اس کے ہونٹوں سے ایک غم آلودہ آہ غم نکلی۔ (اس نے غم بھری آہ کھینچی)۔

☆...... اس نے اپنی ادھ کھلی آنکھوں سے مجھے دیکھا اور کہا: عمل میں ہمارے سوا اور کون فائدہ اٹھانے والا ہوا ہے۔

☆...... میں اپنے کام میں اس حد تک الجھا ہوا ہوں کہ مجھے جمعہ کے روز (چھٹی کے دن) بھی فرصت میسر نہیں ہے۔

☆...... نہ تو میرا کوئی فرشتہ ہی ہے اور نہ کوئی نوکر چاکر ہی' اور میری وحی کسی پیغام بر (وحی لانے والا فرشتہ) کے بغیر ہے۔ یعنی اگر چہ مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی لیکن لوگ میرے پیغام کو اہمیت دے کر اس پر خوشی سے عمل کرتے ہیں۔

☆...... میں نہ تو کوئی حدیث لایا ہوں اور نہ کوئی آسمانی کتاب ہی مگر میں نے فقیہوں کی میٹھی جان نکال لی ہے۔ (میں نے انہیں پیٹ کا غلام بنا کر ان کے روحانی جذبے ختم کر دیئے ہیں)۔

☆...... دین کا دھاگہ فقیہوں کی طرح کسی نے نہیں کاتا (یا نہیں پرویا)۔ انہوں نے آخر کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ (فرقہ بندی

سے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کردیا)۔

☆...... ہمارے مذہب کی بنیاد اس قسم کی نہیں ہے۔ ابلیس کے مذہب میں کوئی فرقہ نہیں ہے۔

☆...... اے بے خبر میں نے (آدم کو) سجدے سے انکار کرکے خیر و شر کے ساز کو نغمہ نکالنے کے لائق بنادیا۔ (اگر میں آدم کو گمراہ نہ کرتا تو وہ بھی فرشتوں کی طرح خیر ہی خیر ہوتا جس سے دنیا اس رونق سے محروم رہتی جو آج اس خیر و شر کی باہمی تکرار سے پیدا ہورہی ہے۔)

☆...... تو مجھے خدا کے وجود سے انکار کرنے والا نہ سمجھ تو میرے باطن پر نظر ڈال میرا ظاہر نہ دیکھ۔

☆...... اگر میں یہ کہتا ہوں کہ خدا نہیں ہے تو یہ میری حماقت ہوگی کیونکہ اس ذات کو دیکھنے کے بعد یہ نہیں کہا جاسکتا (کہ وہ نہیں ہے)۔

☆...... میں نے ''نہیں'' کے پردے میں ''ہاں'' کہا ہے۔ میرا یہ کہنا میرے نہ کہنے سے بہتر ہے۔

☆...... چونکہ میں آدم کا درد کا حصہ دار ہوں یعنی درد سے آگاہ ہوں اسلئے میں نے یار (خدا) کا غضب آدم کیلئے نہ چھوڑا خود پر لے لیا۔

☆...... میری کھیتی سے انکار اور شر کے شعلے پیدا ہوئے جس کے باعث آدم مجبوری سے مختاری تک پہنچا۔

☆...... میں نے اپنی بدی کو واضح طور پر ظاہر کرکے تمہیں اختیار اور ترک کا ذوق دے دیا۔

☆...... تو مجھے میری آگ سے رہائی دلا۔ اے آدم تو میری گتھی سلجھادے (میری مشکل حل کردے)

☆...... اے وہ انسان تو جو میری قید میں پڑا ہوا ہے اور گناہ کی اجازت تو نے مجھ شیطان کو دے رکھی ہے۔

☆...... میرے غمگسار! تو مجھ سے بیگانہ ہوکر زندگی گزار اور جہان میں ہمت مردانہ سے زندگی بسر کر۔

☆...... تو میرے نیش (تلخی) اور شیرینی سے بے نیاز ہوکر گزر جاتا کہ میرا نامۂ اعمال اور زیادہ سیاہ نہ ہو۔

☆...... دنیا میں شکاری اس لئے ہے (یا ہیں) کہ شکار موجود ہیں۔ جب تک تو میرا شکار بنا رہے گا میرے ترکش میں تیر رہیں گے۔

☆...... پرواز جاننے والا کبھی نہیں گرتا۔ اگر شکار ہوشیار ہو جائے تو شکاری کا وجود بھی نہیں رہتا۔

گفتمش ''بگور ز آئین فراق ابغض الاشیاء عندی الطلاق''

گفت ''ساز زندگی، سوز فراق اے خوشا سرمستی روز فراق!

بر لبم از وصل می ناید سخن وصل اگر خواہم نہ او ماند نہ من''

حرف وصل اور از خود بیگانہ کرد تازہ شد اندر دل او سوز و درد!

اند کے غلطیہ اندر دود خویش باز گم گردید اندر دود خویش

نالہ زاں دود پیچاں شد بلند اے خنک جانے کہ گردد دردمند!

معانی :...... ابغض الاشیاء...... حضور اکرمؐ کا ارشادِ گرامی ہے کہ میرے نزدیک جدائی سب سے زیادہ مبغوض ہے۔ می ناید: نہیں آرہا۔ ماند: رہتا ہے۔ غلطید: لڑھکا۔

ترجمہ وتشریح :...... میں (زندہ رود) نے اس سے کہا کہ تو (ابلیس) فراق کا دستور چھوڑ دے (یعنی خدا سے معافی مانگ لے) اس سلسلے میں تو اس حدیث کو پیش نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق سب سے ناپسندیدہ عمل ہے۔

☆...... وہ بولا کہ ہجر و فراق کے سوز ہی میں زندگی کا لطف ہے۔ واہ روزِ فراق کی سرمستی کے کیا کہنے ہیں۔ (روز فراق یعنی سجدہ سے انکار کا دن۔ گویا ابلیس کو اس فراق ہی سے اپنی انفرادیت قائم کرنے کا موقع ملا ہے)۔

☆...... میرے (ابلیس کے) ہونٹوں پر وصل کا لفظ ہی نہیں آتا۔ اگر میں وصل کی خواہش کرتا ہوں تو نہ تو وہ رہے گا اور نہ میں رہوں گا۔ یعنی خدا کی اور میری شناخت خیر اور شر سے ہے۔ وہ سراپا خیر اور میں سراپا شر ہوں۔ اگر خیر و شر کا فرق ختم ہوگیا تو خدا کو کوئی نہیں پہچانے گا۔

☆...... وصل کے لفظ نے اسے (ابلیس کو) خود سے بیگانہ کر دیا بے خود ہوگیا۔ اور اس کے دل میں سوز و درداز سرِ نو تازہ ہوگیا۔ اسے پرانی یادوں نے بے قرار کر دیا۔

☆...... وہ کچھ دیر تک اپنے دھوئیں میں تڑپا اور پھر اپنے اسی دھوئیں میں غائب ہوگیا۔

☆...... اس بل کھاتے ہوئے دھوئیں میں سے ایک فریاد بلند ہوئی (اٹھی)۔ اس جان کے کیا ہی کہنے (کیا خوب ہے وہ جان) جس میں درد ہو۔

نالہ ابلیس

اے خداوند صواب و ناصواب — من شدم از صحبت آدم خراب !
ہیچ گہ از حکم من سر برنتافت — چشم از خود بست و خود را در نیافت !
خاکش از ذوق، ابا، بیگانہ — از شرار کبریا بیگانہ !
صید خودڈ صیاد را گوید بگیر — الاماں از بندہ فرماں پذیر !
از چنیں صیدے مرا آزاد کن — طاعت دیرینہ من یاد کن
پست از وآں ہمت و الائے من — وائے من، اے وائے من، اے وائے من!
فطرت او خام و عزم او ضعیف — تاب یک ضربم نیارد ایں حریف
بندہ صاحب نظر باید مرا — یک حریف پختہ تر باید مرا !
لعبت آب و گل ازمن بازگیر — می نیاید کود کی از مرد پیر !
ابن آدم چیست؟ یک مشت خس است — مشت خس را یک شرار ازمن بس است !
اندریں عالم اگر جز خس نبود — ایں قدر آتش مرا دادن چہ سود ؟
شیشہ را بگداختن عارے بود — سنگ را بگداختن کارے بود !
آنچناں تنگ از فتوحات آمدم — پیش تو بہر مکافات آمدم
منکر خود از تو می خواہم بدہ — سوے آں مرد خدارا ہم بدہ
بندہ باید کہ پیچید گردنم — لرزہ انداز دنگاہش در تنم
آں کہ گوید، از حضور من برو، — آں کہ پیش او نیرزم بادوجو
اے خدا یک زندہ مرد حق پرست — لذتے شاید کہ یابم در شکست !

معانی :...... صواب: درست، راست، حق، نیکی۔ ناصواب: مراد بدی۔ سر برنتافت: سرتابی نہیں کی (حکم مانا) در نیافت: نہ پایا۔ اِبا: انکار۔ شرارِ کبریا: عظمت یا بڑائی کی چنگاری۔ فرماں پذیر: اطاعت کرنے والا، حکم ماننے والا۔ حریف: مدمقابل۔ لعبت: گڑیا۔ لعبتِ آب و گل: مٹی اور پانی کی گڑیا یعنی انسان جس کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے، کمزور انسان۔

دادن: دینا۔ چہ سود: کیا فائدہ۔ بگداختن: پگھلانا۔ عارے بود: شرمندگی کا سبب ہے۔ بہرِ مکافات: انصاف کی خاطر، اپنے برابر طاقت اور ارادے کے حریف کیلئے۔ بپیچد گردنم: میری گردن مروڑ دے۔ لرزہ اندازد: کپکپی طاری کردے۔ نیرزم بادو جو: میری قیمت دو جو کے بھی برابر نہ ہو، معمولی سی بھی قدر نہ ہو۔

ترجمہ وتشریح:...... اے نیکی اور بدی کے خدا آدم کی صحبت نے خراب کردیا ہے۔

☆...... اس نے کبھی میرے حکم سے سر نہیں موڑا (یہ میری حکم عدولی نہیں کرتا) اس نے اپنے آپ سے آنکھیں بند کرلی ہیں۔اور خود کو نہ پایا یعنی اپنی عظمت کو نہیں پا سکا۔

☆...... اس کی خاک انکار کے ذوق سے نا آشنا ہے، اور عظمت (بڑائی) چنگاری سے بے خبر ہے۔اور (اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے بھی اس عظمت کو بھلائے بیٹھا ہے)۔

☆...... یہ ایک ایسا شکار ہے جو خود شکاری سے کہتا ہے کہ مجھے پکڑ لے۔ایسے فرمانبردار بندے سے اللہ کی پناہ ہے۔

☆...... (اے خدا) مجھے تو اس قسم کے شکار (انسان) سے نجات دلا تو میری گذشتہ یا پرانی اطاعت (عبادت) یاد کر۔

☆...... افسوس صد افسوس اس کے اس رویئے نے میری بلند ہمت کو پست کردیا ہے۔(میری اس حالت پر افسوس ہے، مجھ پر افسوس ہے، مجھ پر افسوس ہے)۔

☆...... اس (انسان) کی سرشت خام ہے اور اس کا عزم (ارادہ) کمزور ہے۔یہ مدمقابل میری ایک چوٹ کو بھی برداشت نہیں کرسکتا۔

☆...... مجھے ایسے بندے کی ضرورت ہے جو صاحب نظر ہو، (جو برے اور بھلے کی پہچان رکھتا ہو)۔مجھے تو ایسا مدِ مقابل چاہئے جو بڑا مضبوط ہو (جو میرا حکم نہ مانے بلکہ میرا مقابلہ کرے)۔

☆...... تو یہ پانی اور مٹی کی گڑیا (کمزور انسان) مجھ سے واپس لے لے۔ایک بوڑھا آدمی (شیطان) بچوں کی سی حرکتیں نہیں کرسکتا۔ (انسان کو گڑیا اور خود کو مردِ پیر کہا ہے)۔

☆...... ابنِ آدم (انسان) کیا ہے؟ وہ محض تنکوں کی ایک مٹھی ہے۔اس کے لئے تو میری ایک چنگاری ہی کافی ہے۔

☆...... (اے خالق) اگر اس جہان میں تنکوں کے سوا اور کچھ نہ تھا تو پھر مجھے اس قدر آگ دینے کا کیا فائدہ؟

☆...... شیشے کو پگھلانا آگ کے لئے شرم کی بات ہے۔(البتہ) پتھر کو پگھلانا تو کچھ کام ہے۔

☆...... میں تو انسان پر اپنی فتوحات سے اتنا تنگ آگیا ہوں کہ اب میں آپ کے سامنے انصاف کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

☆...... میری تو آپ سے یہ درخواست ہے کہ تو مجھے ایسے بندہ خدا (انسان) دے جو میرا منکر ہو۔

☆...... مجھے ایسا بندہ چاہئے جو میری گردن مروڑ دے اور اس کی نگاہ سے ہی میرے جسم (بدن) پر کپکپی طاری ہو جائے۔

☆...... جو مجھ سے کہے کہ "تو میرے سامنے سے دور (دفع) ہو جا"۔اس کے نزدیک میری قدر و قیمت دو جو کے بھی برابر نہ ہو۔

☆...... اے خدا! میرا مدمقابل ایک زندہ حق پرست مرد ہو۔شاید اس سے شکست کھا کر لذت پاسکوں۔

فلک زحل

ارواح رذیلہ کہ با ملک و ملت غداری کردہ و دوزخ ایشاں را قبول نکردہ

(رذیل روحیں جنہوں نے ملک و ملت سے غداری کی اور انہیں دوزخ نے بھی قبول نہ کیا)

پیر رومی آں امام راستاں — آشنائے ہر مقام راستاں
گفت "اے گردوں نورد سخت کوش — دیدہ آں عالم زنار پوش؟
آنچہ برگرد کمر پیچیدہ است — ازدم استارہ دزدیدہ است!
از گراں سیری خرام او سکوں — ہر نکواز حکم اوزشت و زبوں!
پیکر او گرچہ از آب و گل است — برزمینش پانہادن مشکل است
صد ہزار افرشتہ تندر بدست — قہر حق را قاسم ازروز الست!
درہ پیہم می زند سیارہ را — از مدارش بر کند سیارہ را
عالمے مطرود و مردود سپہر — صبح او مانند شام از بخل مہر!
منزل ارواح بے یوم النشور — دوزخ از احراق شاں آمد نفور
اندرون او دو طاغوت کہن — روح قومے کشتہ از بہر دوتن!
جعفر از بنگال و صادق از دکن — ننگ آدم، ننگ دیں، ننگ وطن!
ناقبول و ناامید و نامراد — ملتے از کارشاں اندر فساد!
ملتے کو بند ہر ملت کشاد — ملک و دینش از مقام خود فتاد!
می ندانی خطہ ہندوستاں — آں عزیز خاطر صاحب دلاں
خطہ ہر جلوہو اش گیتی فروز — درمیان خاک و خوں غلطد ہنوز
در گلش تخم غلامی راکہ کشت؟ — ایں ہمہ کردار آں ارواح زشت!
در فضائے نیلگوں یک دم بایست — تامکافات عمل بینی کہ چیست"!

معانی: ...... (ارواحِ رذیلہ: کمینی روحیں۔ قبول نکردہ: قبول نہیں کیا ہے)...... راستاں: جمع راست، مراد راہِ ہدایت کے (سیدھے راستے) پر چلنے والے۔ گردوں نورد: آسمان کو طے کرنے والا، آسمان کی سیر کرنے والا۔ پیچیدہ است: لپیٹا ہوا ہے۔ دزدیدہ است: چرایا ہے۔ گراں سیری: سست رفتاری۔ نکو: اچھا۔ زبوں: حقیر و ذلیل۔ پانہادن: پاؤں رکھنا۔ تندر بدست: ہاتھوں میں بادل کی گرج (رعد) کا کوڑا لئے ہوئے۔ قاسم: تقسیم کرنے والا۔ روزِ الست: روزِ آفرینش، جب سے دنیا وجود پذیر ہوئی ہے۔ مدارش: اس کی گردش کی جگہ۔ برکند: اکھیڑ دیتا ہے۔ مطرود: نکالا ہوا۔ یوم النشور: روزِ قیامت۔

احراقِشاں: احراقِ شاں، انہیں جلانا۔ نفور: نفرت کرنے والی۔ طاغوتِ کہن: پرانے شیطان، مراد غدار۔ جعفر: اٹھارھویں صدی عیسوی کے وسط میں بنگال کے حکمران نواب سراج الدولہ کے خلاف اس کی فوج کے سپہ سالار میر جعفر نے اس وقت کے انگریز لارڈ کلائیو سے (جو انگریز کمپنی کا حاکم تھا) ساز باز کر کے نہ صرف بنگالہ پر انگریزوں کا حملہ کروایا بلکہ میدانِ جنگ میں غداری کر کے نواب کو شکست بھی دلائی، انگریزوں نے سراج الدولہ کو قتل کر دیا اور جعفر کو نواب بنا دیا۔ یہ واقعہ (۱۷۵۷ء) برصغیر میں مسلمانوں کی سلطنت ختم کرنے کا باعث بنا۔ بعد میں جعفر کو بھی انگریزوں نے تخت سے محروم کر دیا۔ صادق: میر صادق جنوبی ہند کے شہر ارکاٹ کا رہنے والا تھا، حیدر علی نواب میسور کے دور میں میسور آیا اور چھوٹے عہدے سے ترقی کرتا ہوا حیدر علی کے بیٹے سلطان ٹیپو کے عہد میں وزیر بن گیا، اس نے اپنے فائدے کیلئے انگریز سے ساز باز کر کے ۱۷۹۹ء کی جنگ میں غداری کر کے سلطان ٹیپو کو مروا دیا اور خود کٹھ پتلی حکمران بن کر انگریزوں کو دکن پر قابض کرانے کا سبب بن گیا۔ اس طرح ان دو غداروں (جعفر و صادق) کی غداری سے خبیث انگریز لٹیرے اور ڈاکو مشرقی اور جنوبی ہند کے علاقوں پر قابض ہو گئے۔ بعد میں انگریزوں نے صادق کو بھی ذلیل و خوار کر کے نکال دیا تھا۔ فتاد: گر گیا۔ گیتی فروش: دنیا کو روشن کرنے والا۔ غلتد: لوٹ پوٹ ہو رہا ہے۔ کہ کشت: کس نے بویا؟ بایست: ٹھہر، رک جا۔ مکافات عمل: عمل کا بدلہ۔

ترجمہ وتشریح:...... پیر رومیؒ جو راہِ راست پر چلنے والوں کے پیشوا اور جوان کے ہر مقام سے آگاہ ہیں۔

☆...... مجھ (زندہ رود) سے کہنے لگے کہ ''اے آسمانوں کی سیر کرنے والے سخت جان مسافر' کیا تو وہ زنار پوش جہان (جو سامنے ہے) کو دیکھ رہا ہے؟ (یہ غداروں کی روح) کا ٹھکانا ہے اس لئے زنار پوش کہا، زنار ہندوؤں کا مقدس دھاگا)۔

☆...... اس نے اپنی کمر کے گرد جو جنیو (زنار) لپیٹ رکھا ہے وہ اس نے ایک (دم دار) ستارے کی دم سے چرایا ہے۔

☆...... اس سیارہ کا سست رفتاری کی وجہ سے چلنا بھی اس کے ٹھہراؤ ہی کی صورت نظر آتا ہے۔ اس کے حکم سے ہر نیکی، برائی اور رذالت بن جاتی ہے۔

☆...... اگر چہ اس جہان کا ڈھانچہ (پیکر) پانی اور مٹی سے ہے لیکن اس کی زمین پر پاؤں رکھنا مشکل ہے۔

☆...... ہزاروں فرشتے روزِ آفرینش ہی سے ہاتھوں میں بجلی کے کوڑے لئے خدا کا قہر نازل کر رہے ہیں۔

☆...... (یہ فرشتے) سیارے پر مسلسل (پیہم) درے مارتے رہتے ہیں، اور سیارہ کو اس کے مدار سے اکھاڑ ڈالتے ہیں۔

☆...... وہ (فلک زحل) آسمان کا ایک دھتکارا ہوا اور رد کیا ہوا جہان تھا۔ سورج کی کنجوسی (یعنی روشنی نہ دینے) کے باعث وہاں کی صبح بھی شام کی مانند تھی۔

☆...... یہ ان روحوں کا ٹھکانا تھا جن کے لئے روزِ قیامت بھی نہیں ہے۔ ان کی اسی غداری کے باعث دوزخ بھی انہیں جلانے کے لئے قبول نہیں کر رہی۔ یہ روحیں انتہائی قابل نفرت تھیں۔

☆...... ان روحوں میں دو پرانے شیطان (غدار) تھے جنہوں نے اپنے دو جسموں کی خاطر ایک قوم کی روح مار ڈالی تھی۔ (قتل کر دی تھی)۔

☆...... بنگال کا میر جعفر اور دکن کا صادق، یہ دونوں (غدار شیطان) انسانیت، دین (مذہب) اور وطن کیلئے باعث شرم تھے۔

☆...... یہ دونوں نا قبول اور نا امید اور نامراد ہے۔ ان کی غداری سے ملت (قوم) فساد کی نذر ہو گئی۔

☆...... وہ ملت اسلامیہ جس نے ہر محکوم قوم کی غلامی کی زنجیر کھولی تھی، اس کا اپنا ملک اور دین اپنے بلند مقام و مرتبہ سے نیچے گر گیا۔

☆...... کیا تو نہیں جانتا کہ ہندوستان کا خطہ اہل دل حضرات کو دلی طور پر عزیز، محبوب، پیارا ہے۔

☆...... جس کا ہر پہلو دنیا کو روشن کرنے والا ہے۔ اب یہ خاک و خون میں لتھڑا پڑا ہے۔

☆...... اس کی مٹی میں غلامی کا بیج کس نے بویا؟ یہ سب انہی خبیث روحوں کا کام ہے۔
☆...... (اے زندہ رود) تو اس سیارے کی نیلی فضا میں کچھ دیر کے لئے رُک جا تا کہ تو دیکھ لے کہ مکافاتِ عمل کیا ہے۔

قلزم خونیں

(خون کا سمندر)

آنچہ دیدم می نگنجد در بیاں
تن ز بیمش بے خبر گردد زجاں !

من چہ دیدم؟ قلزمے دیدم زخوں !
قلزمے، طوفاں بروں، طوفاں دروں !

درہوا ماراں چودر قلزم نہنگ
کفچہ شب گوں بال و پر سیماب رنگ !

موجہا درندہ مانند پلنگ !
از نہیبش مردہ بر ساحل نہنگ !

بحر ساحل را اماں یک دم نداد
ہر زماں کہ پارہ درخوں فتاد

موج خوں با موج خوں اندر ستیز
در میانش زورقے در افت و خیز !

اندراں زورق دو مرد زرد روے
زرد رو، عریاں بدن، آشفتہ موے !

معانی:...... می نگنجد: نہیں سماتا۔ بیمش: اس کا خوف ڈر۔ ماراں: جمع مار، سانپ۔ نہنگ: مگرمچھ۔ کفچہ: پھن۔ شب گوں: رات کی طرح سیاہ۔ درندہ: چیر پھاڑ کھانے والی۔ پلنگ: چیتا۔ نہیبش: اس کا خوف۔ کہ پارہ: پہاڑ کی ایک یا کوئی چٹان (چٹانیں) زورقے: ایک چھوٹی کشتی۔ درافت وخیز: کبھی ڈوبتی اور کبھی تیرتی تھی۔ آشفتہ موے: بکھرے ہوئے بالوں والے۔

ترجمہ وتشریح:...... میں نے جو کچھ وہاں دیکھا وہ بیان میں نہیں سما (آ) سکتا۔ جسم اس کے خوف سے جان ہی سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ (بیہوشی طاری ہو جاتی ہے)۔

☆...... میں نے وہاں دیکھا؟ ایک خون سے بھرا ہوا سمندر تھا۔ جس کے باہر اور اندر طوفان ہی طوفان تھے۔ (طوفان اُٹھ رہے تھے)۔

☆...... اس کی فضا میں ایسے سانپ جس طرح سمندر میں مگرمچھ ہوتے ہیں۔ ان کے پھن (رات کی طرح) سیاہ اور بال و پر پارے کی طرح سفید تھے۔

☆...... اس کی موجیں چیتوں کی طرح چیرنے اور پھاڑنے والی تھیں۔ اس کے خوف سے مگرمچھ ساحل پر مردہ پڑے تھے۔

☆...... یہ سمندر ساحل کو ایک پل کے لئے بھی آرام نہیں لینے دیتا تھا' (وہاں ایک پل بھی سکون نہ تھا)۔ کیونکہ ہر لمحے اس (سمندر) کے اندر پہاڑ کی چٹانیں خون میں گر رہی تھیں۔

☆...... اس سمندر کی خونیں موجیں آپس میں برسرپیکار تھی۔ (متلاطم تھیں) ان کے درمیان ایک کشتی تھی جو کبھی ڈوبتی اور کبھی تیرتی تھی۔

☆...... اس کشتی میں زرد چہروں والے دو آدمی (خبیث غدار) بیٹھے ہوئے تھے' جن کے چہرے زرد تھے' بدن ننگے تھے اور بال بکھرے ہوئے تھے۔

آشکارا می شود روح ہندوستاں

(ہندوستان کی روح ظاہر ہوتی ہے)

آسماں شق گشت و حورے پاک زاد
پردہ را از چہرہ خود برکشاد

در جبینش نار و نور لایزال
در دو چشم او سرور لایزال !

حلہ در بر سبک تر از سحاب
تار و پودش از رگ برگ گلاب

باچنیں خوبی نصیبش طوق و بند
برلب او نالہ ہائے درد مند !

گفت رومی ''روح ہند است ایں نگر
از فغانش سوز ہا اندر جگر !''

معانی :...... (آشکارا می شود: ظاہر ہوتی ہے)...... شق گشت: پھٹ گیا۔ لایزال: لافانی' جسے فنا نہیں۔ حلہ ے: ہلکا یا لطیف لباس۔

ترجمہ وتشریح:...... آسمان پھٹ گیا اور ایک پاکیزہ حور نے اپنے چہرے سے پردہ اٹھایا (ظاہر ہوئی)۔

☆...... اس کی پیشانی میں لافانی نور اور روشنی تھی اس کی دونوں آنکھوں میں ہمیشہ قائم رہنے والا سرور تھا

☆...... اس کا لباس بادل سے بھی زیادہ ہلکا (لطیف تر) تھا (لباس) کا تانا بانا گلاب کی پتیوں کے ریشے سے بنا ہوا تھا۔

☆...... اس خوبی کے باوجود اس کی قسمت میں قید و بند (غلامی) تھی' اس کے ہونٹوں پر درد بھرے نالے تھے۔

☆...... (اسے دیکھ کر) رومی نے زندہ رود سے کہا کہ دیکھ یہ ہندوستان کی روح ہے۔ اس کی آہ و فغاں سن کر جگر میں کئی سوز پیدا ہو رہے ہیں۔ (جگر پھٹا جا رہا ہے)۔

روح ہندوستاں نالہ وفریاد می کند

(ہندوستان کی روح نالہ وفریاد کرتی ہے)

شمع جاں افسرد در فانوس ہند
ہندیاں بیگانہ از ناموس ہند !

مردک نامحرم از اسرار خویش
زخمہ خود کم زند بر تار خویش !

بر زمان رفتہ می بندد نظر
از تش افسردہ می سوزد جگر

بندہا بردست و پائے من ازوست
نالہ ہائے نارسائے من ازوست

خویشتن را از خودی پرداختہ
از رسوم کہنہ زنداں ساختہ

آدمیت از و جودش درد مند
عصر نواز پاک و ناپاکش نژند

معانی:...... افسرد: بجھ گئی۔ زخمہ: مضراب۔ تش: یعنی آتش آگ۔ ازوست: از و است یعنی اس کی وجہ سے ہیں۔ نارسا: بے اثر۔ پرداختہ: بیگانہ کر رکھا ہے۔ نژند: ذلیل و خوار۔

ترجمہ وتشریح:...... ہندوستان کے فانوس میں جان کی شمع بجھ گئی ہے۔ اہلِ ہند ہندوستان کے عزت و ناموس سے بیگانہ

ہو گئے ہیں۔

☆...... ایک چھوٹا یا حقیر آدمی جو اپنے اسرار سے آگاہ نہیں (بے خبر) ہے وہ اپنے ساز کے تاروں پر مضراب نہیں لگاتا۔

☆...... یہاں کا آدمی ماضی پر نظر رکھے ہوئے ہے' اس کا جگر بجھی ہوئی آگ سے جلتا رہتا ہے۔

☆...... ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے میرے ہاتھوں اور پاؤں میں زنجیریں ہیں اور میرے بے اثر نالے بھی انہیں کی وجہ سے ہیں۔

☆...... وہ اپنی خودی سے بے خبر ہو گیا ہے۔ اس نے اپنے گرد پرانی رسموں کا قید خانہ بنا رکھا ہے۔

☆...... اس کے وجود سے آدمیت دکھ درد میں مبتلا ہے۔ جدید دور اس کے پاک اور ناپاک عقیدوں کی وجہ سے ذلیل و خوار ہے۔

بگذر از فقرے کہ عریانی دہد　　　اے خنک فقرے کہ سلطانی دہد !

الحذر از جبر و ہم از خوئے صبر　　　جابر و مجبور زہر است جبر !

ایں بہ صبر پیہمے خوگر شود　　　آں بہ جبر پیہمے خوگر شود

ہر دو را ذوق ستم گردد فزوں　　　وردِ من یالیت قومی یعلمون

معانی:...... الحذر: ڈر' خدا کی پناہ مانگ۔　خوئے صبر: صبر کی عادت۔　جابر: جبر یا ظلم و ستم کرنے والا۔　مجبور: جس پر جبر ہو۔　خوگر: عادی۔　گردد فزوں: زیادہ ہو جاتا ہے۔　یالیت قومی یعلمون: کاش میری قوم (حقیقت کو) جانتی اور سمجھتی۔

ترجمہ وتشریح:...... تو ایسے فقر سے دور رہ جو عریانی دیتا ہے۔ فقر مبارک وہ فقر ہے جو سلطانی دیتا ہے۔

☆...... تو جبر سے بچ اور صبر کی عادت سے بھی بچ۔ جابر اور مجبور دونوں کے لئے جبر زہر ہے۔

☆...... یہ (صابر) مسلسل صبر کا عادی بن جاتا ہے اور وہ یعنی جابر (ظالم) مسلسل جبر کرنے کا عادی بن جاتا ہے۔

☆...... دونوں میں (جابر اور مجبور میں) ظلم کا ذوق بڑھ جاتا ہے (جابر میں ظلم کرنے کا اور مجبور میں ظلم سہنے کا ذوق بڑھ جاتا ہے)۔ میری زبان پر "یالیت قومی یعلمون" (اے کاش میری قوم (اس نکتے کو) جانتی) کا ورد رہتا ہے۔

کے شب ہندوستاں آید بروز !　　　مرد جعفر، زندہ روح او ہنوز !

تاز قید یک بدن وا می رہد　　　آشیاں اندر تن دیگر نہد !

گاہ او را با کلیسا ساز باز　　　گاہ پیش دیریاں اندر نیاز

دیں او، آئین او سوداگری است　　　عنتری اندر لباس حیدری است

تا جہان رنگ و بو گردد دگر　　　رسم او، آئین او گردد دگر

پیش ازیں چیزے دگر مسجود او　　　در زمان ما وطن معبود او

ظاہر او از غم دیں دردمند　　　باطنش چوں دیریاں زنار بند

جعفر اندر ہر بدن ملت کش است　　　ایں مسلمانے کہن ملت کش است

خند خنداں است و باکس یار نیست　　　مار اگر خنداں شود جز مار نیست !

از نفاقش وحدت قومے دو نیم　　　ملت او از وجود او لئیم !

ملتے را ہر کجا غارت گرے است　　　اصل او از صادقے یا جعفرے است

الاماں از روح جعفر الاماں　　　الاماں از جعفران ایں زماں "!

معانی :...... کے: کب۔ مرد: مرگیا۔ وامی رہد: نکلتی ہے۔ نہد: رکھتی یعنی بنالیتی ہے۔ کلیسا: عیسائیوں کا گرجا۔ دیریاں: دیری کی جمع' بت کدہ والے یعنی ہندو۔ عنتری: عنتر بن حارث ایک کافر تھا جو طبیب بھی تھا اور جنگ جو بھی' جنگِ بدر میں وہ حضرت علیؓ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ حیدری: حضرت علیؓ (حیدر) کا سا کام۔ مسجود: جسے سجدہ کیا جائے۔ ملت کش: ملت کو مارنے والا' غدار۔ خند خنداں: ہنس مکھ۔ لئیم: کمینہ' سفلہ۔

ترجمہ وتشریح :...... ہندوستان کی رات کیسے دن میں بدل سکتی ہے۔ اگرچہ جعفر مرگیا لیکن اس کی روح ابھی تک زندہ ہے (یعنی آج بھی غدار موجود ہیں)۔

☆...... جب یہ غدار روح ایک جسم کی قید سے رہائی پاتی ہے تو پھر کسی دوسرے بدن میں اپنا ٹھکانا بنالیتی ہے۔

☆...... کبھی تو وہ عیسائی یا انگریز حکمرانوں سے سازباز کرتی ہے اور کبھی بت پرستوں (ہندوؤں) سے نیازمندی کا مظاہرہ کرتی ہے۔

☆...... اس کا دین اور آئین سوداگری ہے۔ یہ گویا حیدری لباس میں عنتری ہے۔

☆...... جب رنگ و بو کی دنیا بدل جاتی ہے تو ان غداروں کے رسم و آئین بھی بدل جاتے ہیں۔

☆...... اس سے پہلے ان کا مسجود کوئی اور تھا جبکہ ہمارے زمانے میں وطن اس کا معبود ہے۔ (جب آزادی ہند کی تحریک شروع ہوئی ہے (تو ان ابن الوقتوں نے انگریز کے کہنے پر وطن کو اپنا معبود بنانے لگے۔ گویا اہل ہند خاص طور پر مسلمانوں کو اس غلط رجحان کی طرف لایا جانے لگا۔ اس میں دیوبند کے علما کے نظریئے' خاص طور پر مولانا حسین احمد مدنی کے بیان کی طرف اشارہ ہے۔ علامہ نے اس پر ایک نظم بھی ''ارمغانِ حجاز'' میں بعنوان ''حسین احمد'' لکھی ہے۔ نظم کے تین شعر

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں ورنہ — ز دیوبند حسین احمد! ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است — چہ بے خبر ز مقامِ محمدؐ عربی است
بہ مصطفیؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست — اگر بہ او نرسیدی' تمام بولہبی است

☆...... (عجم ابھی تک دین کی رمزوں کو نہیں جانتا ہے ورنہ دیوبند کے حسین نے کس بوالعجبی (بیوقوفی) کا مظاہرہ کیا ہے۔

☆...... اس منبر پر کھڑے ہو کر اس نے کہا کہ ملت وطن سے ہے وہ حضور محمد عربی کے مقام سے کس قدر بے خبر ہے۔

☆...... تو حضور مصطفیؐ تک خود کو پہنچا کہ حضورؐ ہی مکمل دین ہیں۔ اگر تو وہاں (حضورؐ) تک نہیں پہنچا یعنی حضورؐ کی پیروی نہیں کرتا تو تیرا سارا دن بولہب کا دین ہے)۔

☆...... ان کا ظاہر دین کے غم سے دردمند ہے جبکہ اس کا باطن بت پرستوں کی طرح زنار پہنے ہوئے ہے۔

☆...... جعفر (یعنی غدار) کی روح کسی بھی بدن میں آجائے وہ شخص ملت کش (ملت کو مارنے والا) ہی ہوتا ہے۔ ایسا (نام نہاد) مسلمان پرانا ملت کش ہے۔

☆...... وہ غدار ہر وقت مسکراتا رہتا ہے۔ لیکن وہ کسی کا دوست نہیں ہے' اسلئے کہ سانپ اگر ہنستا مسکراتا ہے تو بھی وہ سانپ ہی رہے گا۔

☆...... اس کے نفاق سے ملت کی وحدت دو ٹکڑوں میں بٹ جاتی ہے اور اس کا وجود ملت کو ذلیل کردیتا ہے۔

☆...... جہاں کہیں بھی کسی ملت کا کوئی غارت گر ہے' اس کی اصل کسی صادق یا کسی جعفر سے ہے۔

☆...... اللہ تعالیٰ جعفر کی روح سے اپنی پناہ میں رکھیں۔ (خدا کی پناہ ہے)۔ آج کے دور کے جعفروں (غداروں) سے خدا کی پناہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ ان سے بچائے)۔

فریاد یکے از زورق نشینان قلزم خونیں

(خون کے سمندر کے کشتی نشینوں میں سے ایک کی فریاد)

"نے عدم مارا پزیرد، نے وجود وائے از بے مہری بود و نبود!
تا گزشتیم از جہان مشرق و غرب بر در دوزخ شدیم از درد و کرب!
یک شرر بر صادق و جعفر نزد بر سرِ ما مشت خاکستر نزد
گفت دوزخ را خس و خاشاک بہ شعلہ من زیں دو کافر پاک بہ!

معانی: ...... (زورق نشیناں: جمع زورق نشین، کشتی میں بیٹھے ہوئے)...... پذیرد: قبول کرتا ہے۔ بود و نبود: ہستی اور نیستی، وجود اور عدم۔ شدیم: ہم پہنچے۔ نزد: نہ ماری۔ بہ: اچھا ہے۔

ترجمہ وتشریح: ...... ہم (غداروں) کو نہ تو عدم قبول کرتا ہے اور نہ وجود ہی، وجود اور عدم کی بے مہری پر افسوس ہے۔

☆...... جب ہم مشرق و مغرب کی دنیا سے گزر گئے (ہم مر گئے) اور بڑے دکھ درد کے ساتھ دوزخ کے دروازے پر پہنچے تو اس (دوزخ) نے بھی جعفر اور صادق (غداروں) پر ایک چنگاری تک نہ پھینکی اور ہمارے سر پر خاک کی مٹھی ڈالنا بھی پسند نہ کیا۔

☆...... دوزخ نے کہا کہ تم سے تو خس و خاشاک بہتر ہیں۔ ان دو کافروں سے میں اپنی چنگاری پاک رکھنا چاہتی ہوں۔

آں سوئے نہ آسماں رفتیم ما پیش مرگ ناگہاں رفتیم ما
گفت، جاں سرے ز اسرارِ من است حفظ جان و ہدم تن کار من است
جان زشتے گرچہ نرزد با دو جو اے کہ از من ہدم جاں خواہی برو!
ایں چنیں کارے نمی آید ز مرگ
جان غدارے نیا ساید ز مرگ!

معانی: ...... نہ: نو۔ ہدمِ تن: بدن کو ہلاک کرنا، جسم کو مٹا دینا۔ جانِ زشتے: کوئی ایک یا بری جان۔ نرزد: نیرزد، قیمت نہیں رکھتی۔ نیا ساید: آرام نہیں پاتی۔

ترجمہ وتشریح: ...... ہم نو آسمانوں کے اس پار گئے اور وہاں اچانک آنے والی موت کے پاس پہنچے۔

☆...... تو اس نے کہا کہ جان میرے رازوں میں سے ایک راز ہے، جان کی حفاظت کرنا اور جسم کو مٹانا میرا کام ہے۔

☆...... اگر چہ ایک بری جان کی قدر و قیمت دو جو کے بھی برابر نہیں ہے، تاہم تو جو (تم غدار جو) مجھ سے جان ختم کرنے کی خواہش کرتا ہے (کرتے ہو) تو یہاں سے دور ہو جاؤ۔

☆...... موت یہ کام نہیں کر سکتی۔ غدار کی جان موت سے سکون نہیں پا سکتی۔

اے ہوائے تند! اے دریائے خوں! اے زمیں! اے آسمان نیلگوں!
اے نجوم! اے ماہتاب! اے آفتاب! اے قلم! اے لوح محفوظ! اے کتاب!
اے بتان ابیض! اے لردان غرب! اے جہانے در بغل بے حرب وضرب!

این جہاں بے ابتدا بے انتہاست ! بندہ غدار امولا کجاست ؟"

معانی :...... لوحِ محفوظ: وہ تختی جس میں ازل سے لے کر ابد تک کے تمام واقعات درج ہیں' مراد علم باری تعالیٰ۔ بتانِ ابیض: سفید بت' مراد یورپ کے لارڈ (Lords) لردان: جمع لرد/لارڈ' امراء' رؤسا۔ مولا: آقا۔

ترجمہ وتشریح:...... اے ستارو! اے چاند اور اے سورج! اے قلم' اے لوحِ محفوظ اور اے کتاب!

☆...... اے سفید بتو یعنی مغرب کے امراء اور رؤسا! اے وہ کہ تم نے ایک دنیا کو کسی جنگ و جدل کے بغیر' اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔

☆...... یہ جہان بے ابتدا بھی ہے اور بے انتہا بھی (بے حد وسیع ہے) اس میں ایک غدار بندے کا آقا و مولا یا سرپرست کہاں ہے؟

ناگہاں آمد صد اے ہولناک سینہ صحرا و دریا چاک چاک !
ربط اقلیم بدن ازہم گسیخت دمبدم کہ پارہ برکہ پارہ ریخت
کوہ باشکل سحاب اندر مرور انہدام عالمے بے بانگ صور !
برق و تندر راز تب و تاب دروں آشیاں جستند اندر بحر خوں !
موجہا پر شور واز خود رفتہ تر! غرق خوں گردید آں کوہ و کمر !
آں چہ برپیدا و ناپیدا گزشت خیل انجم دید و بے پروا گزشت !

معانی :...... چاک چاک: پھٹ کے رہ گیا۔ ازہم گسیخت: ٹوٹ گئے' جوڑ ڈھیلے پڑ گئے۔ کہ پارہ: کوہ پارہ' چٹان۔ ریخت: گری۔ اندر مرور: اڑنے لگے۔ اِنہدام: مسمار ہونا۔ تندر: کڑک جستند: تلاش کرنے لگی۔ خیل: لشکر' ہجوم۔

ترجمہ وتشریح:...... اچانک ایک بھیانک آواز سنائی دی جس سے صحرا اور سمندر کا سینہ پھٹ کے رہ گیا۔

☆...... اس آواز سے جسم کی سلطنت کے باہمی ربط ٹوٹ کر رہ گئے (بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ گئے) اور مسلسل چٹان پر چٹان گرنے لگی۔

☆...... پہاڑ بادلوں کی طرح اڑنے لگے اور صور (وہ صور جو قیامت کے روز اسرافیل پھونکے گا) کی آواز کے بغیر ہی جہان تہ و بالا ہونے لگا۔

☆...... آسمانی بجلی اور کڑک (بادل کی گرج' رعد) اپنی اندرونی چمک دمک کی بنا پر خون کے سمندر میں اپنا آشیانہ (ٹھکانا) تلاش کرنے لگی۔ (اماں ڈھونڈنے لگی)۔

☆...... سمندر کی موجیں پرشور اور بے قابو ہو رہی تھیں' وہاں کے پہاڑ اور گھاٹیاں خون میں ڈوب گئیں۔

☆...... وہاں جو کچھ ظاہر اور باطن پر گزرا اسے ستاروں کے لشکر نے دیکھا اور بے پروا ہو کر وہاں سے گزر گیا۔

آں سوئے افلاک

(آسمانوں کے اس طرف یا آسمانوں کے پار)

مقام حکیم المانوی نطشہ

(جرمن فلسفی نیٹشے کا مقام)

ہر کجا استیزہ بود و نبود کس نداند سرایں چرخ کبود !
ہر کجا مرگ آورد پیغام زیست اے خوش آں مردے کہ داند مرگ چیست !

ہر کجا مانند باد ارزاں حیات — بے ثبات و باتمنائے ثبات!

چشم من صد عالم شش روزہ دید — تا حد ایں کائنات آمد پدید!

ہر جہاں راماہ و پروینے دگر — زندگی را رسم و آئینے دگر!

وقت ہر عالم رواں مانند زو — دیریاز ایں جاو آں جاتندرو!

سال مہا ایں جامہے، آنجادمے! — بیش ایں عالم بآں عالم کمے!

عقل ما اندر جہانے ذو فنوں — در جہانے دیگرے خوار و زبوں!

معانی:....... (حکیم المانوی نطشہ: جرمن فلسفی نیٹشے (ولادت ۱۸۴۴ء۔وفات ۱۹۰۰ء) وہ زندگی کی نفی کی بجائے اس کے اثبات پر یقین رکھتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ زندگی کی حفاظت طاقت سے کرنی چاہیے' وہ کمزوری کو گناہ قرار دیتا تھا اس نے طاقت پیدا کرنے پر زور دیا تا کہ غلبہ حاصل کیا جاسکے۔ اپنی کتاب ''بقول زرتشت'' میں لکھتا ہے کہ انسان کو طاقتور بشر پیدا کرنا چاہیے تا کہ مستقبل کا ہر بچہ اور فرد ''فوق البشر'' ہو' اس نے جرمن قوم کو مسیحیت اور شوپنہار فلسفی کے فلسفہ فنا سے بچنے کی نصیحت کی تھی۔

استیزہ: جنگ۔ چرخ کبود: نیلا آسمان۔ عالم شش روزہ: چھ روزہ جہان قرآنی حوالہ ''فی ستة ایام'' دنیا چھ دن میں بنائی گئی۔

آمد پدید: ظاہر ہوگئی۔ زو: دریا' سمندر۔ دیریاز: ست رو۔ ذوفنون: بہت سے ہنروں والی۔

ترجمہ وتشریح:....... ہر جگہ وجود اور نیستی میں جنگ (جاری) ہے کوئی بھی اس نیلے آسمان کے راز باخبر نہیں ہے۔ (کوئی نہیں جانتا ہے)۔

☆...... ہر کہیں موت زندگی کا پیغام لاتی ہے۔ مبارک ہے وہ شخص جسے یہ علم ہو کہ موت کیا ہے؟

☆...... ہر کہیں زندگی ہوا کی طرح ارزاں ہے' بے ثبات ہے اور اسے ثبات کی تمنا بھی رکھتی ہے۔

☆...... میری آنکھوں نے سینکڑوں چھ روزہ جہان دیکھے' تب کہیں جا کر اس کائنات کی حد ظاہر ہوئی۔

☆...... ہر جہان کے اپنے چاند اور پروین ستارے ہیں اور ہر کسی میں زندگی کے طور طریقے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

☆...... ہر جہاں کا وقت دریا کی مانند رواں ہے جو یہاں اس جہان میں تو ست رفتار ہے اور اس جہان میں وہ تیزی سے چل رہا ہے۔

☆...... ہماری دنیا کے سال مہینے ہیں جبکہ وہاں ایک پل ہیں۔ یہاں کے سال میں تو بارہ ماہ ہیں لیکن وہاں کے سال محض ایک پل ہے۔

☆...... اس جہان میں ہماری عقل ذوفنون ہے لیکن دوسرے جہان میں وہ ذلیل وخوار ہے۔ اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

برثغور ایں جہان چون و چند — بود مردے باصدائے درد مند!

دیدہ او از عقاباں تیز تر — طلعت او شاہد سوز جگر!

دمبدم سوز درون او فزود — برلبش بیتے کہ صد بارش سرود!

''نہ جبریلے، نہ فردوسے، نہ حورے، نہ خداوندے
کف خاکے کہ می سوزد زجان آرزو مندے''!

معانی:...... ثغور: جمع ثغر' سرحد۔ طلعت: چہرہ۔ شاہد: گواہ۔ فزود: بڑھتا گیا۔ سرود: اس نے گایا' پڑھایا۔

صد بارش: اسے سو مرتبہ۔

ترجمہ وتشریح:...... اسباب اور مقدار کے اس جہان (دنیا) کی سرحد پر ایک مرد درد بھری صدائیں بلند کر رہا تھا۔

☆...... اس کی نگاہیں عقابوں سے بھی زیادہ تیز تھیں۔اس کا چہرہ اس کے سوزِ جگر کا گواہ تھا۔

☆...... ہر لحہ اس کے باطنی سوز میں اضافہ ہو رہا تھا۔اس کے ہونٹوں پر ایک شعر تھا جو اس نے سو مرتبہ پڑھا (بار بار پڑھتا تھا)۔

☆...... نہ جبرئیل، نہ جنت، نہ کوئی حور اور نہ خداوند، یہ مٹی کا پتلا آدم ہی ہے جو ایک آرزو مند جان کے باعث سلگ رہا ہے۔

من بہ رومی گفتم ایں دیوانہ کسیت ؟	گفت ''ایں فرزانہ المانوی است
درمیان ایں دو عالم جائے اوست	نغمہ دیرینہ اندر نائے اوست !
باز ایں حلاج بے دار و رسن	نوع دیگر گفتہ آں حرف کہن !
حرف او بے باک و افکارش عظیم	غربیاں از تیغ گفتارش دونیم !
ہم نشیں بر جذبہ او پے نبرد	بندہ مجذوب را مجنوں شمرد !
عاقلاں از عشق و مستی بے نصیب !	نبض او دادند در دست طبیب !
با پزشکاں چیست غیر از ریو رنگ	وائے مجذوبے کہ زاد اندر فرنگ !
ابن سینا بر بیاضے دل نہد	رگ زندیا حب خواب آور دہد
بود حلاجے بشہر خود غریب	جاں زملا برد و کشت اور الطبیب

معانی :...... فرزانۂ المانوی: جرمنی کا دانشمند، حکیم، فلسفی۔ غربیاں: جمع غربی، اہل یورپ امغرب۔ پے نبرد: نہ پا سکے، نہ سمجھ سکے۔ مجذوب: جس پر جذب طاری۔ مجنون: دیوانہ۔ شمرد: سمجھا۔ پزشکاں: جمع پزشک، معالج، علاج کرنے والے ڈاکٹر طبیب۔ زاد: پیدا ہوا۔ ابن سینا: مشہور فلسفی اور طبیب، ابو علی الحسین بن عبداللہ بن سینا، ولادت بخارا ۳۷۰ھ، اس کی کتاب ''الشفاء'' اٹھارہ جلدوں پر مشتمل ہے، وفات ۴۲۸ھ یہاں مراد بہت بڑا معالج۔ دل نہد: توجہ کی۔ رگ زند: فصد کھولتا ہے۔ حب خواب آور: نیند لانے والی گولیاں۔ غریب: اجنبی۔ کشت: مار ڈالا۔

ترجمہ وتشریح :...... میں نے رومی سے پوچھا کہ یہ دیوانہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ ایک جرمن دانشمند (نیٹشے) ہے۔ نیٹشے ایک فلسفی تھا لیکن اس پر مجذوبی کی حالت طاری ہو گئی تھی۔

☆...... اس کا مقام ان دو جہانوں کے درمیان ہے۔اس کی بانسری میں وہی پرانا نغمہ ہے۔

☆...... اس حلاج (یعنی نیٹشے) نے جسے سولی پر نہیں لٹکایا گیا ایک مرتبہ پھر وہی پرانی بات نئے انداز سے کہی ہے۔یعنی ''انا الحق'' کی بات۔

☆...... اس کی باتیں بے باک اور اس کے افکار عظیم ہیں۔اہل مغرب اس کی گفتگو کی تلوار سے دو ٹکڑے ہیں۔اس نے اپنی باتوں یعنی افکار و نظریات سے عیسائی تہذیب و ثقافت کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔

☆...... اس کے ساتھی اس کے جذبے کو نہ پا سکے (نہ سمجھ سکے) انہوں نے اس مجذوب انسان کو دیوانہ سمجھ لیا (قرار دیا)۔

☆...... عقلمندوں نے جو عشق و مستی کے جذبوں سے محروم ہیں، اسکی نبض طبیب کے ہاتھ میں دے دی۔یعنی ڈاکٹروں سے اسکا علاج کروایا۔

☆...... معالجوں کے پاس نمائش اور فریب کے سوا اور ہے ہی کیا۔افسوس اس مجذوب پر جو فرنگ یا یورپ / جرمنی میں پیدا ہوا۔

☆...... ابن سینا (بہت بڑا طبیب) نسخہ جات کی بیاض پر دل لگاتا ہے یعنی جو کچھ کتابوں میں تھا، جو اسی کے مطابق علاج کر جاتا یا پھر اس کی فصد کھولتا یا نیند لانے والی (خواب آور) گولی دیتا ہے۔

☆...... وہ (نیٹشے) ایک ایسا حلاج تھا جو اپنے شہر کے اندر بھی اجنبی تھا۔ ملا یعنی عیسائیوں کے مذہبی پیشواؤں سے تو اس کی جان بچ گئی لیکن طبیبوں نے اسے مار ڈالا۔

مرد رہ دانے نبود اندر فرنگ	پس فزوں شد نغمہ اش از تار چنگ !
راہرو راکس نشاں از رہ نداد	صد خلل در واردات او فتاد !
نقد بود و کس عیار اورا نکرد	کار دانے مرد کار اورا نکرد !
عاشقے در آہ خود گم گشتۂ	سالکے در راہ خود گم گشتۂ !
مستی او ہر زجاجے را شکست	از خدا ببرید وہم از خود گسست !
خواست تا بیند بچشم ظاہری	اختلاط قاہری بادلبری !
خواست تا از آب و گل آید بروں	خوشہ کز کشت دل آید بروں !
آنچہ او جوید مقام کبریاست	ایں مقام از عقل و حکمت ماوراست
زندگی شرح اشارات خودی است	لا و الا از مقامات خودی است !
او بہ لا در ماند و تا الا نرفت	از مقام عبدہ، بیگانہ رفت !
باتجلی ہمکنار و بے خبر	دور ترچوں میوہ از بیخ شجر
چشم او جز رویت آدم نخواست	نعرے بے باکانہ زد، آدم کجاست !
ورنہ او از خاکیاں بیزار بود	مثل موسیٰ طالب دیدار بود !
کاش بودے در زمان احمدے	تارسیدے برسرورے سرمدے
عقل او باخویشتن در گفتگوست	تورہ خود روکہ راہ خود نکوست !

پیش نہ گامے کہ آمد آں مقام
کاندر و بے حرف می روید کلام ، !

معانی:...... مرادرہ دانے: راستہ جاننے والا کوئی آدمی مراد مرشد۔ فزوں شد: بڑھ گیا۔ عیار: پرکھ کسوٹی پر لگانا۔ مرد کار: مرد کامل۔ کاردان: کام یا بات کو سمجھنے والا۔ ہر زجاجے: ہر شیشہ۔ اختلاط: ملاپ۔ جوید: ڈھونڈتا ہے۔ درماند: رہ گیا۔ عبدہٗ: اس (خدا) کا بندہ یہ حضور اکرمؐ کا جوہر ہے۔ بیخ: جڑ۔ روایت: دیکھنا۔ خاکیاں: جمع خاکی مراد انسان۔ احمدے: کوئی احمد مراد شیخ احمد سرہندیؒ حضرت مجدد الف ثانی۔ پیش نہ گامے: قدم آگے رکھ آگے چل۔ کاندرو: کہ اندراو کہ اس میں۔ روید: اگتا ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... یورپ کے اندر کوئی راہ داں آدمی نہ تھا اس لئے اس (نیٹشے) کا نغمہ ساز کے تاروں سے بڑھ گیا۔

☆...... مسافر (مراد نیٹشے) کو کسی نے راستے کا پتہ نہ بتایا اس لئے اس کی واردات (وارداتِ قلبی) میں سینکڑوں خلل پیدا ہو گئے۔

☆...... وہ نقدی (سونا) تھا کسی نے اسے کسوٹی پر نہیں لگایا (نہیں پرکھا) کسی مردِ کار (مردِ کامل) نے اسے مردِ کار (باتیں سمجھنے والا نہ بنایا۔

☆...... وہ ایک ایسا عاشق تھا جو اپنی آہوں میں کھو گیا تھا (گم رہا) وہ ایک ایسا سالک تھا جو اپنے رستے ہی میں گم ہو گیا تھا۔ (منزل تک نہ پہنچ سکا)۔

☆...... اس کی مستی نے ہر شیشے (نظریہ) کو توڑ ڈالا۔ وہ خدا سے تو بے تعلق ہوا ہی تھا اپنے آپ سے بھی بے تعلق ہو گیا۔

☆...... اس نے دلبری اور قاہری کے اختلاط کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنا چاہا۔

☆...... اس نے چاہا کہ آب و گل یعنی آدم سے باہر نکلے۔

☆...... اسے مقام کبریا کی تلاش تھی۔ اور یہ (مقام) عقل و حکمت سے ماورا ہے۔

☆...... زندگی خودی کے اشاروں یا رمزوں کی شرح ہے۔ لا اور الا خودی ہی کے مقامات میں سے ہیں۔

☆...... جو لا ہی میں الجھ کر رہ گیا اور الا تک نہ پہنچا اور ''عبدہ'' کے مقام سے بیگانہ (ناآشنا) رہا۔

☆...... تجلی اس (نیٹشے) کے پہلو میں تھی لیکن وہ اس سے بے خبر رہا۔

☆...... اس کی آنکھوں نے آدم کی رویت (مرد کامل کا نظارہ) کے سوا اور کچھ نہ چاہا۔ اس نے بیباکانہ نعرہ لگایا کہ آدم (فوق البشر) کہاں ہے ورنہ وہ تو خود بھی آدمیوں سے بیزار تھا اور حضرت موسیٰ کی طرح خدا کے دیدار کا طالب (خواہشمند) تھا۔

☆...... کاش وہ کسی احمد یعنی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کے زمانے میں ہوتا تا کہ وہ سرورِ دائم (ہمیشہ رہنے والے سرور) حاصل کر لیتا۔ وہ اسے سرور سرمدی تک پہنچا دیتے۔

☆...... اس (نیٹشے) کی عقل اپنے آپ سے گفتگو میں لگی ہوئی ہے۔ (تو اپنے راستے پر چل تیرا راستہ ہی بہتر (اچھا) ہے۔ آگے بڑھ۔

☆...... اے زندہ رود! تو قدم آگے بڑھا کہ اب وہ مقام آ گیا ہے جہاں الفاظ کے بغیر ہی باتیں ہوتی ہیں۔ (یہ مقام لاہوت (لامکاں) ہے۔ دوسرا مصرع رومیؒ کی مثنوی کا ہے۔ اپنے شعر میں رومیؒ نے یہی کہا ہے کہ یہ وہ مقام ہے جہاں الفاظ کے بغیر کلام کرنا ممکن ہے جبکہ عقل اس کا ادراک نہیں رکھتی۔

حرکت بجنت الفردوس

(جنت الفردوس کی طرف روانگی)

در گزشتم از حد ایں کائنات — پا نہادم در جہان بے جہات!
بے یمین و بے یسار است ایں جہاں — فارغ از لیل و نہار است ایں جہاں
پیش او قندیل ادرا کم فسرد — حرف من از ہیبت معنی بمرد!

بازبان آب و گل گفتار جاں!
درقفس پرواز می آید گراں!

معانی:...... (حرکت: کوچ، روانگی)...... پانہادم: میں نے قدم رکھا۔ بے جہات: جس میں طرفیں (مشرق، مغرب، جنوب، شمال) نہ ہوں۔ لیل و نہار: رات اور دن۔ قندیلِ ادراکم: میری عقل کا چراغ۔ فسرد: بجھ گیا۔ بمرد: مر گئے، مٹ گئے۔

ترجمہ وتشریح:...... میں اس کائنات کی حد سے گزر گیا اور میں نے ایسے جہان میں قدم رکھا جو طرفوں سے بے نیاز تھا (جس میں مشرق و مغرب وغیرہ نہیں تھے)۔

☆...... یہ جہان دائیں اور بائیں کے بغیر ہے، یہ جہان رات اور دن سے بھی فارغ ہے۔ (یہاں نہ رات ہوتی ہے اور نہ دن ہوتا ہے)۔

☆...... اس جہان کو دیکھ کر میرے تو عقل و شعور (سوچ سمجھ) کا چراغ ہی بجھ گیا۔ (مجھے کچھ سمجھ نہ آیا) معنی یا بیان کے دبدبے سے

میرے الفاظ ہی مر گئے۔
☆...... جان کی بات جسم کی زبان سے ادا نہیں کی جا سکتیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح پرندے کیلئے پنجرے میں اڑنا بہت مشکل ہے۔

اند کے اندر جہان دل نگر تاز نور خود شودی روشن بصر
چیست دل؟ یک عالم بے رنگ و بوست عالم احوال و افکار است دل!
از حقائق تا حقائق رفتہ عقل سیر ادبے جادہ و رفتار و نقل!
صد خیال دہر یک از دیگر جد است ایں بگردوں آشنا آں نارساست!
کس نگوید ایں کہ گردوں آشناست بریمین آں خیال نارساست!
یا سرورے کاید از دیدار دوست نیم گامے از ہوائے کوئے اوست!
چشم تو بیدار باشد یا بخواب دل بہ بیند بے شعاع آفتاب!
آں جہاں رابر جہان دل شناس من چہ گویم زانچہ ناید درقیاس!

معانی :...... اند کے: ذرا۔ روشن بصر: مراد گہری نظر والا' صاحب بصیرت۔ بے چارسو: چار طرفوں کے بغیر۔ سیار: بہت چلنے والا' حرکت میں رہنے والا۔ حقائق: جمع حقیقت۔ نقل: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔ یمین: دائیں طرف۔ کاید: کہ آید' جو آتا ہے۔ نیم گامے: آدھا قدم۔ ناید: نہ آید' نہیں آتا۔

ترجمہ وتشریح:...... تو ذرا دل کی دنیا پر نظر ڈال تا کہ تیری بصارت اپنے نور سے روشن ہو جائے۔
☆...... دل کیا ہے؟ رنگ و بو سے خالی ایک جہان ہے۔ یہ جہان (دل) بھی بے رنگ و بو ہے اور اس میں بھی سمتیں / اطراف نہیں ہیں۔
☆...... یہ دل ساکن بھی ہے اور ہر لحظہ حرکت میں بھی رہتا ہے (متضاد کیفیات کا حامل ہے)۔ یہ احوال اور افکار کا جہان ہے۔
☆...... عقل حقیقتوں سے حقیقتوں کی طرف گئی ہے جبکہ دل کی سیر / گردش کسی رفتار اور راستہ اور نقل مکانی کے بغیر ہے۔
☆...... دل کے اندر سینکڑوں قسم کے خیالات آتے ہیں لیکن ہر خیال ایک دوسرے سے جدا / الگ ہوتا ہے۔ کوئی تو آسمان تک پہنچتا ہے اور کوئی نہیں پہنچتا۔
☆...... کوئی یہ نہیں کہتا کہ وہ خیال جو آسمان تک پہنچتا ہے۔ اس کے دائیں طرف آسمان تک نہ پہنچنے والا خیال ہے۔
☆...... یا وہ سرور کہ جو دوست / محبوب کے دیدار سے حاصل ہوتا ہے' وہ محبوب کے کوچے کی آرزو سے نصف قدم کے فاصلے پر ہے۔
☆...... تیری آنکھیں جاگتی ہوں یا سوئی ہوئی ہوں' دل سورج کی روشنی کے بغیر سب کچھ دیکھتا رہتا ہے۔
☆...... تو اس جہان کو دل کے جہان کے حوالے سے پہچان یا جان۔ میں بھلا اس کے بارے میں کیا بیان کروں جو قیاس میں بھی آنا ممکن نہیں۔ (ماوراء ہے)۔

اندر آں عالم جہانے دیگرے اصل او از کن فکانے دیگرے!
لازوال و ہر زماں نوع دگر ناید اندر و ہم و آید در نظر!
ہر زماں اور اکمالے دیگرے ہر زماں اور اجمالے دیگرے!
روزگارش بے نیاز از ماہ و مہر گنجد اندر ساحت او نہ سپہر!

ہرچہ در غیب است آید روبرو — پیش ازاں کز دل بروید آرزو !
در زبان خود چساں گویم کہ چیست — ایں جہاں نور و حضور و زندگی ست
لالہ ہا آسودہ در کہسار ہا — نہرہا گردندہ در گلزار ہا !
غنچہ ہاے سرخ و اسپید و کبود — از دم قدوسیاں او راکشود!
آب یاسمین، ہواہا عنبریں — قصہ ہا باقبہ ہاے زمردیں !
خیمہ ہا یاقوت گوں زریں طناب — شاہداں باطلعت آئینہ تاب !
گفت رومی ''اے گرفتار قیاس — در گزار از اعتبارات حواس
از تجلی کار ہاے خوب و زشت — می شود آں دوزخ ایں گردد بہشت !
ایں کہ بینی قصر ہاے رنگ رنگ — اصلش از اعمال و نے از خشت و سنگ !
آنچہ خوانی کوثر و غلمان و حور — جلوہ ایں عالم جذب و سرور !
زندگی ایں جاز دیدار است وبس — ذوق دیدار است و گفتار است و بس''!

معانی:...... کن فکانے: ایک کن فکاں' تخلیق کائنات سے متعلق ارشادِ ایزدی ہے کہ جب میں نے کُن (ہوجا) کہا تو فیکون (وہ ہوگئی، وجود میں آگئی) گنجد: سماتا ہے۔ ساحت: گوشہ، وسعت۔ بروید: کرے۔ گردندہ: چلنے والی۔ اسپید: سفید کبود: نیلا، نیلی۔ قدوسیاں: قدوسی کی جمع، فرشتے۔ عنبریں: عنبر کی خوشبو والی، عنبر ایک خاکستری رنگ کی خوشبو جو ایک خاص قسم کی مچھلی کے پیٹ سے نکلتی ہے قبہ ہائے زمردیں: زمرد کے گنبد۔ یاقوت گوں: یاقوت کے رنگ (یاقوت ایک قسم کا سرخ قیمتی جواہر) آئینہ تاب: آئینے کی سی چمک والے۔ خوانی: تو کہتا ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... اس جہان کا ایک اور ہی عالم ہے۔ اس کی اصل ایک اور ''کن فکاں'' سے ہے۔

☆...... وہ لازوال ہے (اسے فنا نہیں) اور ہر لحہ نئے (اس کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ وہ وہم میں نہیں آتا اور نظر میں آتا ہے۔ (اسے دیکھا جاسکتا ہے)۔

☆...... ہر لحہ اس کا ایک اور ہی یا نیا کمال ہوتا ہے اور ہر لحظہ اس کا جمال نیا نظر آتا ہے۔

☆...... اس کے دن رات' سورج اور چاند سے بے نیاز ہیں۔ اس کی وسعت کے اندر نو آسمان سما جاتے ہیں۔

☆...... اس سے پہلے کہ دل میں کوئی آرزو پیدا ہو' یہاں جو کچھ بھی غیب میں ہے' وہ سامنے آجاتا ہے (دوسرا مصرع پہلے)

☆...... میں اپنی زبان سے کیا بیان کروں کہ وہ جہان کیا ہے یہ جہان نور و حضور اور زندگی ہے۔

☆...... اس کے پہاڑوں میں لالہ کے پھول آرام کر رہے ہیں۔ اس کے باغات میں نہریں جاری ہیں (رواں ہیں)۔

☆...... یہاں سرخ و سفید اور نیلے غنچے ہیں جو فرشتوں کے دم سے کھلتے ہیں۔

☆...... اس کے پانی چاندی کی طرح سفید ہیں' اس کی ہواؤں میں عنبر کی خوشبو ہے۔ اس کے گنبد اور محل زمرد کے بنے ہوئے ہیں۔

☆...... یہاں کے خیمے یاقوت کے رنگ کے ہیں اور ان خیموں کی طنابیں ارسیاں سنہری یعنی سونے کی ہیں۔ ان خیموں میں ایسے حسین ہیں جن کے چہرے آئینے کی سی چمک رکھتے ہیں۔

☆...... رومی نے کہا کہ تو جو قیاس میں گرفتار ہے' حواس کے اعتبار سے گزر جا۔
☆...... اچھے اور برے کام اعمال خالق کائنات کی تجلی سے متعلق ہیں' جس (تجلی) کی بنا پر وہ (برے اعمال) دوزخ اور یہ (اچھے اعمال) بہشت بن جاتے ہیں۔
☆...... یہ جو تو رنگا رنگ کے محل دیکھ رہا ہے تو اس کی اصل اصل/بنیاد اعمال سے ہے' اینٹ اور پتھر سے نہیں۔
☆...... جنہیں تو کوثر اور غلمان اور حور کہتا ہے' وہ تو اس جذب و سرور کے عالم کے جلوے ہیں۔
☆...... یہاں کی زندگی دیدار (جمال) سے ہے اور بس۔ یہاں دیدار کا ذوق ہے اور اس کے بارے میں باتیں ہیں۔

قصرِ شرف النسا

گفتم ایں کاشانہ از لعل ناب — آنکہ می گیرد خراج از آفتاب!
ایں مقام، ایں منزل، ایں کاخ بلند — حوریاں بر درگہش احرام بند!
اے تو دادی سالکاں را جستجوے — صاحب او کیست؟ بامن باز گوے
گفت "ایں کاشنہ شرف النساست — مرغ بامش با ملائک ہم نواست!
قلزم ما ایں چنیں گوہر نزاد — ہیچ مادر ایں چنیں دختر نزاد!
خاک لاہور از مزارش آسماں — کس نداند راز او را در جہاں!
آں سراپا ذوق و شوق و درد و داغ — حاکم پنجاب را چشم و چراغ
آں فروغ دودہ عبدالصمد — فقر او نقشے کہ ماند تا ابد!
تاز قرآں پاک می سوزد وجود — از تلاوت یک نفس فارغ نبود
در کمر تیغ دو رو قرآں بدست — تن بدن ہوش و حواس اللہ مست!
خلوت و شمشیر و قرآن و نماز — اے خوش آں عمرے کہ رفت اندر نیاز!
برلب او چوں دم آخر رسید — سوے مادر دید و مشتاقانہ دید!
گفت اگر از راز من داری خبر — سوے ایں شمشیر و ایں قرآں نگر
ایں دو قوت حافظ یک دیگر اند — کائنات زندگی را محور اند!
اندریں عالم کہ میرد ہر نفس — دخترت را ایں دو محرم بود و بس!
وقت رخصت با تو دارم ایں سخن — تیغ و قرآں را جدا از من مکن
دل بآں حرفے کہ می گویم بنہ — قبر من بے گنبد و قندیل بہ!
مومناں را تیغ با قرآں بس است — تربت ما را ہمیں ساماں بس است!

معانی :...... (شرف النسا: مغلیہ دور کے پنجاب کے حاکم (۱۷۱۳ء) نواب عبدالصمد خان کی بیٹی اور نواب زکریا خاں کی بہن تھی' اسے قرآن اور تلوار سے محبت تھی۔ اس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ اسے ساری عمر تلاوت قرآن کریم کا شوق رہا۔ اس کی وصیت کے مطابق

اس کی قبر اونچے چبوترے پر بنائی گئی تا کہ کسی اونٹ وغیرہ پر سوار نامحرم کا بھی سایہ اس پر نہ پڑے اور یہ کہ تلوار اور قرآن کریم اس کی وصیت کے مطابق اس کی قبر پر رکھے گئے جنہیں ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے عہد میں ایک سکھ نے یہ سمجھ کر کہ وہاں کوئی خزانہ دفن ہے قبر کے سرہانے سے یہ دونوں چیزیں نکال لیں...... اس کے مقبرے کے اردگرد سرو لگا دیئے گئے تھے جواب تک قائم ہیں اس لئے اسے ''سرو والا مقبرہ'' بھی کہا جاتا ہے اس کا مقبرہ شالیمار باغ لاہور میں مغلوں کا جو قبرستان ہے اس میں آج بھی موجود ہے)...... کاشانہ: گھر مراد مقبرہ۔ لعلِ ناب: خالص لعل۔ احرام بند: یعنی ادب واحترام سے کھڑی ہیں۔ مرغِ بامش: اس کی چھت کا پرندہ۔ نزاد: نہیں جنا۔ دودۂ عبدالصمد: پنجاب کے حاکم عبدالصمد کا خاندان۔ ماند: رہے گا۔ فروغ: رونق وقار۔ تیغ دورو: دو دھاری تلوار۔ حافظ: محافظ حفاظت کرنے والے۔ محور: مرکز جس کے اردگرد گھوما جائے۔ دل بنہ: دل رکھ دل سے توجہ دے۔

ترجمہ وتشریح:...... میں نے (رومی سے) پوچھا کہ خالص لعل سے بنا ہوا یہ کاشانہ کس کا ہے؟ جو سورج سے بھی خراج لے رہا ہے۔ یعنی اس کی چمک دمک کے سامنے سورج کی روشنی بھی کچھ نہیں ہے۔

☆...... یہ مقام یہ منزل اور یہ بلند محل جس کے دروازے پر حوریں بھی مودب سے کھڑی ہیں (کس کا ہے؟)

☆...... آپ (رومیؒ) نے راہِ حق پر چلنے والوں میں جستجو کا جذبہ پیدا کیا ہے بتایئے کہ اس کا مالک کون ہے؟

☆...... رومی نے کہا کہ یہ شرف النساء کا کاشانہ ہے۔ جس کی چھت کا پرندہ فرشتوں سے ہم کلام ہے۔ (یہ بہت بلند و پاک محل ہے)۔

☆...... ہمارے سمندر نے اس قسم کا موتی پیدا نہیں کیا۔ کسی ماں نے ایسی بیٹی کو جنم نہیں دیا۔

☆...... اس کے مزار کی وجہ سے لاہور کی سرزمین نے آسمان کا رتبہ پایا ہے۔ دنیا میں کوئی بھی اس کے راز سے آگاہ نہیں ہے۔

☆...... وہ (شرف النسا) سراپا ذوق وشوق اور درد وداغ تھی۔ وہ پنجاب کے حاکم اصوبے دار کی چشم وچراغ (بیٹی) تھی۔

☆...... وہ عبدالصمد (حاکم پنجاب) کے خاندان کا فروغ تھی۔ اس کا فقر ایک ایسا نقش تھا جو ابد تک قائم رہے گا۔

☆...... چونکہ اس کا وجود قرآن پاک سے سوز حاصل کرتا تھا اس لئے وہ قرآن کی تلاوت سے ایک پل بھی فارغ نہ بیٹھتی تھی۔

☆...... اس کی کمر پر دو دھاری تلوار بندھی ہوتی تھی اور ہاتھ میں قرآن ہوتا تھا۔ اس کا تن بدن اور اس کے ہوش وحواس اللہ کی یاد میں مست رہتے تھے۔

☆...... خلوت اور تلوار اور قرآن ونماز سب اس کی ہر وقت کی ساتھی تھیں۔ وہ زندگی کیسی اچھی ہے جو خدا کے حضور نیازمندی وعاجزی میں گزری ہو۔

☆...... جب اس کے ہونٹوں پر آخری سانس تھا تو اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھا اور مشتاقانہ انداز میں دیکھا۔

☆...... (اور) اس سے کہنے لگی کہ اگر آپ کو میرے راز سے آگاہی ہے (جاننا چاہتی ہیں) تو اس تلوار اور قرآن کو دیکھیں۔

☆...... یہ دونوں قوتیں (تلوار اور قرآن) ایک دوسرے کی محافظ ہیں اور زندگی کی کائنات کا محور ہیں۔ (زندگی انہی دو کے گرد گردش کرتی ہے)۔

☆...... اس دنیا میں جو لحہ فنا کی طرف جا رہا ہے یہی دو چیزیں آپ کی بیٹی کی محرم تھیں (اس نے ساری عمر کسی نامحرم کو نہیں دیکھا تھا)۔

☆...... اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت میں آپ سے یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ تلوار اور قرآن کو مجھ سے جدا نہ کرنا۔

☆...... میں جو کچھ عرض کر رہی ہوں آپ اس پر دلی توجہ دیں۔ میری قبر گنبد اور قندیل کے بغیر ہی اچھی ہے۔

☆...... مومنوں کے لئے قرآن کے ساتھ تلوار کافی ہے لہٰذا میری قبر کے لئے یہی سامان کافی ہے۔

عمر ہا در زیر ایں زریں قباب — بر مزارش بود شمشیر و کتاب
مرقدش اندر جہان بے ثبات — اہل حق را داد پیغام حیات
تا مسلماں کرد با خود آنچہ کرد — گردش دوراں بساطش در نورد
مرد حق از غیر حق اندیشہ کرد — شیر مولا روبہی را پیشہ کرد !
از دلش تاب و تب سیماب رفت — خود بدانی آنچہ بر پنجاب رفت !
خالصہ شمشیر و قرآں را ببرد — اندراں کشور مسلمانی بمرد ''

معانی :...... زریں قباب: سنہری گنبد۔ بساطش درنورد۔ اس کی بساط لپیٹ دی۔ روبہی: لومڑی پن' بزدلی۔ خالصہ۔ سکھ (جو پنجاب پر ۱۸۰۱ء سے ۱۸۴۶ء تک حکمران رہے)۔ اندیشہ کرد: ڈرا' ڈرنے لگا۔

ترجمہ وتشریح :...... اس سنہری گنبد کے نیچے مدتوں اس کے مزار پر تلوار اور قرآن پڑے رہے۔

☆...... اس کے مرقد نے اس فانی دنیا میں اہل حق کو زندگی کا پیغام دیتا رہا۔

☆...... یہاں تک کہ مسلمانوں نے اپنے آپ سے کیا جو کچھ کیا اور زمانے کی گردش نے ان کی بساط لپیٹ دی۔

☆...... اللہ کے یہ بندے غیر اللہ سے ڈرنے لگے۔ مولا کے اس شیر (مسلمان) نے لومڑی کا پیشہ اختیار کر لیا۔ (بزدلی اختیار کر لی)

☆...... اس کے دل میں عشق کی پارے کی طرح کی تڑپ ختم ہوگئی۔ تو (زندہ رود) تو خود جانتا ہے کہ پنجاب پر کیا کچھ گزری۔ (سکھوں نے ۱۸۰۱ء سے ۱۸۴۶ء تک پنجاب پر حکومت کی اور مسلمانوں کا بہت برا حشر کی۔

☆...... سکھ شرف النسا کی قبر سے شمشیر اور قرآن اٹھا کر لے گئے اور اس صوبہ پنجاب میں مسلمانی مرگئی۔ (ختم ہوگئی)۔

زیارت امیر اکبر حضرت سید علی اہمدانی وملا طاہر غنی کشمیری

(امیر کبیر حضرت سید علیؒ ہمدانی اور مُلّا طاہر غنی کشمیری کی زیارت)

حرف رومی در دلم سوزے فگند — آہ پنجاب ! آں زمین ارجمند !
از تپ یاراں تپیدم در بہشت — کہنہ غمہا را خریدم در بہشت !
تا دراں گلشن صدائے درد مند — از کنار حوض کوثر شد بلند !

''جمع کردم مشت خاشاکے کہ سوزم خویش را
گل گماں دارد کہ بندم آشیاں در گلستاں''

(غنی)

معانی :...... (امیر کبیر سید علی ہمدانی: ولادت ۷۱۴ھ بمقام ہمدان (ایران) بچپن میں قرآن مجید حفظ کیا' مروجہ علوم حاصل کر کے کشمیر کے سلطان شہاب الدین کے عہد میں ۷۷۴ھ کے لگ بھگ' بہت سے دوسرے درویشوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کی خاطر آئے۔ یہ اپنے ساتھ صنعت کار بھی لائے تھے۔ سلطان نے ان کی بڑی عزت وقدر کی' سلطان شہاب الدین کے بعد بادشاہ قطب الدین نے بھی انہیں بہت عزت کا مقام دیا۔ ۷۸۶ھ میں ترکستان کے سفر کے دوران راستے میں وفات پائی اور ختلان (روسی تاجکستان) نامی ایک قصبہ میں دفن

کئے گئے۔ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد نے کشمیر میں تبلیغِ اسلام کا سلسلہ جاری رکھا' کشمیر میں اسلام انہی کی بدولت پھیلا۔ان کی اہم تر تصنیف ''ذخیرۃ الملوک'' ہے جو علامہ اقبال کے زیر مطالعہ رہی ہے۔ وہ بلتستان اور گلگت وغیرہ کے علاقوں کے اولین مبلغ اسلام ہیں۔
مُلّا طاہر غنیؔ: نام محمد طاہر' تخلص غنی' گیارھویں صدی ہجری (سترھویں صدی عیسوی) کے فارسی کے مشہور شاعر۔ان کے آباؤ اجداد شاہ ہمدان کے ساتھ ایران سے وادیٔ جموں و کشمیر میں وارد ہوئے۔کشمیر سے تعلق تھا' بڑے خوددار' قناعت پسند اور درویش صفت انسان تھے۔سلطان عالم گیر نے ان کی شہرت سن کر کشمیر کے گورنر کی وساطت سے انہیں اپنے پاس بلوایا' لیکن انہوں نے اپنی بے نیازانہ فطرت کے باعث معذرت کر لی۔تقریباً چالیس برس کی عمر میں (۱۰۷۹ھ میں) وفات پا گئے۔مزار سری نگر میں ہے۔بڑے شاعر اور درویش مشرب شخص تھے)...... فگند: افگند' ڈالا۔ تپیدم: میں تڑپا۔ سوزم: میں جلاؤں۔ بندم آشیاں: میں گھونسلا بنا رہا ہوں۔

ترجمہ وتشریح:...... رومیؒ کی بات نے میرے دل میں سوز پیدا کر دیا۔آہ پنجاب کی وہ قدر و منزلت والی سرزمین۔

☆...... بہشت میں دوستوں کی یاد کی گرمی نے مجھے بہت تڑپایا اور اس طرح میں نے بہشت میں پرانے غم خرید لئے جنہی پرانے غم تازہ ہو گئے۔

☆...... اچانک اس گلشن (بہشت) میں حوضِ کوثر کے کنارے سے ایک درد مند صدا بلند ہوئی۔

☆...... میں نے تنکوں کی ایک مٹھی اکٹھی کی تاکہ اپنے آپ کو جلالوں لیکن پھول یہ گمان (خیال) کر رہا ہے کہ شاید میں گلستان میں آشیانہ بنا رہا ہوں۔(یہ شعر غنی کشمیریؒ کا ہے)۔

گفت رومی ''آنچہ می آید نگر	دل مدہ با آنچہ بگوشت اے پسر !
شاعر رنگیں نوا طاہر غنی	فقر او باطن غنی، ظاہر غنی !
نغمہ می خواند آں مست مدام	در حضور سید والا مقام
سید السادات، سالار عجم	دست او معمار تقدیر امم !
تاغزالی درس اللہ ہو گرفت	ذکر و فکر از دودمان او گرفت !
مرشد آں کشور مینو نظر	میر و درویش و سلاطیں را مشیر !
خطہ را آں شاہ دریا آستیں	داد علم وصنعت و تہذیب و دیں
آفرید آں مرد ایران صغیر	باہنر ہائے غریب و دلپذیر
یک نگاہ او کشاید صد گرہ	خیز و تیرش را بدل راہے بدہ ''

معانی:...... رنگیں نوا: خوبصورت شاعری والا۔ غنی: بے نیاز۔ سیدوالا مقام: سید علی ہمدانیؒ۔ سید السادات: سادات کے سردار۔ امم: جمع امت' امتیں' قومیں۔ غزالی: امام غزالی مشہور مسلمان مفکر' ولادت بمقام طاہران (خراسان) ۴۵۰ھ وفات ۱۴ جمادی الثانی ۵۰۵ھ طاہران ہی میں مدفون ہیں۔ دودمان: خاندان۔ کشور مینو نظیر: جنت جیسی مملکت۔ مشیر: مشورے دینے والا۔ آفرید: پیدا کیا۔ ایرانِ صغیر: چھوٹا ایران۔ کشاید: کھولتی ہے۔ دریا آستین: بہت فیاض اور سخی۔

ترجمہ وتشریح :...... رومیؒ نے کہا: ''جو کچھ نظر آ رہا (سامنے) ہے اس سے دل لگا' اے بیٹے! برخوردار جو کچھ گزر چکا ہے اس سے دل نہ لگا''۔(غم نہ کر)۔

☆...... یہ رنگیں نوا شاعر طاہر غنی ہے جس کا فقر اندر سے بھی غنی (بے نیاز) ہے اور باہر سے بھی غنی۔ (ظاہر اور باطن سے اسم مسمیٰ ہے)

☆...... یہ ہمیشہ مست رہنے والا (غنی) سیدؒ والا مقام کے حضور نغمہ الاپ رہا تھا۔

☆...... وہ یعنی علیؒ ہمدانی سادات کے سردار اور عجم کے سالار ہیں۔ ان کے ہاتھ امتوں کی تقدیر کا معمار (تقدیر بنانے سنوارنے والے) ہیں۔ (ان کی تبلیغ سے اہل کشمیر اسلام میں شامل ہوئے اور ان کی تقدیر سنور گئی)۔

☆...... جب امام غزالیؒ نے ''اللہ ھو'' کا سبق لیا تو انہوں نے ان (ہمدانی) کے خاندان کے بزرگوں سے ذکر و فکر کی تعلیم پائی تھی۔

☆...... اس جنت نظیر کشور (کشمیر) کے وہ مرشد تھے اور امیروں اسرداروں اور درویشوں کے وہ مشیر تھے۔

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

(اگر روئے زمین پر کہیں کوئی فردوس (جنت) ہے تو وہ یہی کشمیر ہے اور یہی ہے اور یہی ہے)۔

☆...... اس خطۂ کشمیر کو اس دریا آستین (فیاض) شاہ (ہمدانیؒ) نے علم اور صنعت اور تہذیب و دین عطا کیا۔ (ان کے ساتھ ایران سے آئے ہوئے صنعت کاروں نے کشمیریوں کو قالین سازی، خطاطی، پارچہ بافی اور نقاشی وغیرہ کے ہنر سکھائے اور اسلامی تہذیب و ثقافت سے آشنا کیا)۔

☆...... انہوں نے (ہمدانیؒ) نے کشمیریوں کو نادر اور دل پذیر ہنر (فنون) سکھا کر کشمیر کو برصغیر میں چھوٹا ایران بنا دیا۔

☆...... ان (ہمدانیؒ) کی ایک نگاہ سو گرہیں کھولتی ہے۔ یعنی (مشکلیں حل کرتی ہے)۔ تو بھی اٹھ اور ان کے تیر کو دل میں راہ (جگہ) دے۔

در حضورِ شاہِ ہمدان

(شاہِ ہمدان کے حضور میں)

زندہ رود

از تو خواہم سر یزدان را کلید — طاعت از ماجست و شیطاں آفرید
زشت و ناخوش راچناں آراستن ! — در عمل از ما نکوئی خواستن !
از تو پرسم ایں فسوں سازی کہ چہ ! — با قمار بدنشیں بازی کہ چہ !
مشت خاک واین سپہر گرد گرد — خود بگوی زیبدش کارے کہ کرد ؟
کارِ ما، افکارِ ما، آزارِ ما — دست با دنداں گزیدن کارِ ما

معانی :...... کلید: چابی، حل، کنجی۔ جست: اس نے چاہی۔ آراستن: سجانا۔ خواستن: چاہنا۔ پرسم: میں پوچھتا ہوں۔ کہ چہ: کیا ہے، کس لئے ہے۔ قمار: جوا۔ سپہر گردگرد: گردش کرنے والا آسمان۔ می زیبدش: (کیا) اسے یہ زیب دیتا ہے؟ گزیدن: (گ پر زبر) کاٹنا۔ کاٹ کھانا۔

ترجمہ وتشریح :...... (اے شاہِ ہمدان) میں آپ سے خدا کے ایک بھید کا حل جاننا چاہتا ہوں۔ خدا نے خود شیطان کو پیدا کیا اور ہم سے اطاعت چاہی۔

☆...... برائی اور گناہ کو اس طرح آراستہ کرنا (دلفریب بنانا) اور ہمارے عمل سے نیکی چاہنا، (عجیب سی بات ہے)۔

☆...... میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جادوگری کیا ہے۔ ایک برے ساتھی کے ساتھ جوا کھیلنے کا کیا مطلب ہے؟

☆...... ایک طرف یہ خاک کی مٹھی یعنی انسان اور دوسری طرف یہ گردش کرنے والا آسمان' آپ ہی فرمایئے کہ کیا اسے (خدا کو) یہ کام زیب دیتا ہے؟

☆...... ہمارے اعمال اور ہمارے افکار ہمارے لئے اذیت کا باعث ہیں۔ چنانچہ دانتوں سے اپنے ہاتھ کاٹنا ہمارا کام ہے۔ (اظہارِ حیرت ہے)۔

شاہِ ہمدان

بندہ کز خویشتن دارد خبر آفریند منفعت را از ضرر !

بزم با دیو است آدم را وبال رزم با دیو است آدم را جمال !

خویش را بر اہرمن باید زدن تو ہمہ تیغ آں ہمہ سنگ فسن !

تیز تر شو تا فتد ضرب تو سخت

ورنہ باشی در دو گیتی تیرہ بخت !

معانی: ...... منفعت: نفع' فائدہ۔ ضرر: نقصان' دکھ۔ دیو: جن بھوت' شیطان۔ باید زدن: ٹکرانا چاہئے' مقابلے میں لانا چاہئے۔ سنگ فن: سان کا پتھر جس پر تلوار وغیرہ کو تیز کیا جاتا ہے۔ تیرہ بخت: سیاہ بخت' بدنصیب۔

ترجمہ وتشریح...... وہ انسان جو اپنے آپ سے باخبر ہے وہ نقصان سے بھی نفع پیدا کر لیتا ہے۔

☆...... شیطان کے ساتھ بزم آرائی (دوستی) آدمی کے لئے جان کا عذاب ہے مگر شیطان کے ساتھ جنگ آدمی کے لئے جمال (حسن نکھرتا) ہے۔

☆...... اپنے آپ کو شیطان کے مقابلے میں لانا چاہئے۔ تو (اے انسان) تو سراپا تلوار ہے جبکہ شیطان سان ہے۔

☆...... تو زیادہ تیز ہو' (تلوار زیادہ تیز کر) تاکہ دشمن (شیطان) پر تیرا وار بڑا سخت پڑے' کاری ہو۔ ورنہ تو دونوں جہانوں (یہ جہان اور آخرت) میں سیاہ بخت رہے گا۔

زندہ رود

زیر گردوں آدم آدم را خورد ملتے بر ملتے دیگر چرد !

جاں زاہلِ خطہ سوزد چوں سپند خیزد از دل نالہ ہائے درد مند !

زیرک و دراک و خوش گل ملتے است در جہاں تر دستی او آیتے است

ساغرش غلطندہ اندر خون اوست در نے من نالہ از مضمون اوست !

از خودی تا بے نصیب افتادہ است در دیار خود غریب افتادہ است !

دست مزد او بدست دیگراں ماہی رودش بہ شست دیگراں!

کارواں ہا سوے منزل گام گام کار او نا خوب و بے اندام و خام !

از غلامی جذبہ ہائے او بمرد آتشے اندر رگ تاکش فسرد !

تانہ پنداری کہ بود است ایں چنیں جبہہ راہموارہ سود است ایں چنیں !

در زمانے صف شکن ہم بودہ است ! | چیرہ و جانباز و پردم بودہ است !

معانی: ...... خورد: کھاتا ہے۔ چرد: چر رہی ہے۔ خطہ: یعنی خطہ کشمیر۔ دراک: بہت فہم و شعور والا' بہت خوب سمجھنے والا۔ خوش گل: خوبصورت' اچھا' حسین۔ تردستی: ہنر مندی' چالاکی۔ آیتے است: ایک دلیل یا نشانی ہے۔ غلتندہ: لت پت ہے۔ دست مزد: ہاتھ کے کام کی مزدوری۔ گام گام: قدم بقدم۔ فسرد: افسرد' بجھ گئی۔ جبہہ: پیشانی' ماتھا۔ چیرہ: زبردست' بہادر' غالب۔ پردم: حوصلہ مند' باہمت۔ تاک: انگور کی بیل۔

ترجمہ وتشریح: ...... آسمان کے نیچے (اس دنیا میں) آدمی' آدمی کو کھا رہا ہے اور ایک قوم دوسری قوم کو لوٹ رہی ہے۔

☆ ...... میری جان خطہ کشمیر کے لوگوں کے حالات دیکھ کر سپند (حرمل) کے دانے کی طرح چیخ (تڑپ) رہی ہے۔ اور میرے دل سے درد بھرے نالے اُٹھتے ہیں۔

☆ ...... کشمیری قوم ایک باریک بیں بہت سوجھ بوجھ والی دانشمند اور خوش شکل ہے۔ دنیا میں اس کی ہنر مندی ایک دلیل (مثال) ہے۔

☆ ...... اس کا پیالہ اس کے اپنے ہی خون میں لت پت (ڈوبا ہوا) ہے۔ میری بانسری سے اسی کے حالات کی فریاد نکل رہی ہے۔

☆ ...... جب سے یہ قوم خودی سے بے نصیب ہو گئی ہے وہ اپنے ہی وطن میں اجنبی بن کے رہ گئی ہے۔

☆ ...... اس کے ہاتھوں کی مزدوری / کمائی دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے دریا کی مچھلی دوسروں کے کانٹے میں پھنسی ہوئی ہے۔

☆ ...... دوسری قوموں کے قافلے (ترقی کی) منزل کی طرف قدم بقدم چلے جا رہے ہیں لیکن اس (بدقسمت قوم) کا کام نا خوب بھی ہے اور ان گھڑت اور ناقص بھی۔

☆ ...... غلامی سے اس کے جذبے مرجھا گئے ہیں اور اس کی تاک (انگور کی رگ) کے اندر آگ بجھ گئی ہے۔ (شراب خشک ہو گئی ہے)

☆ ...... تو کہیں یہ نہ سمجھ کہ یہ قوم ہمیشہ ایسی ہی رہی ہے اور اسی طرح اس نے ہمیشہ دوسروں کے آگے اپنی پیشانی رگڑی ہے۔

☆ ...... وہ کبھی صف شکن بھی رہی ہے اور زبردست (غالب) جانباز اور حوصلہ مند رہی ہے۔

کوہ ہائے خنگ سار او نگر | آتشیں دست چنار او نگر !
در بہاراں لعل می ریزد ز سنگ | خیزد از خاکش یکے طوفان رنگ !
لکہ ہائے ابر در کوہ و دمن | پنبہ پراں از کمان پنبہ زن !
کوہ و دریا و غروب آفتاب ! | من خدا را دیدم آنجا بے حجاب !
با نسیم آوارہ بودم در نشاط | 'بشنو از نے' می سرودم در نشاط
مرغکے می گفت اندر شاخسار | با پشیزے می نیرزد ایں بہار !
لالہ رست و نرگس شہلا دمید | باد نو روزی گریبانش درید !
عمر ہا بالید ازیں کوہ و کمر | نستر از نور قمر پاکیزہ تر !
عمر ہا گل رخت بربست و کشاد | خاک ما دیگر شہاب الدین نزاد !

معانی: ...... خنگ سار: برف پوش' سفید۔ ریزد: گرتے ہیں۔ لکہ ہائے ابر: بادلوں کے ٹکڑے۔ پنبہ پراں: روئی اُڑتی ہے۔ پنبہ زن: روئی دھننے والا۔ دُھنیا۔ نشاط: نشاط باغ' سری نگر (کشمیر) کا باغ۔ بشنو از نے: بانسری سے سن۔

چشیزے: ایک کوڑی۔ رُست: اُگا۔ بادِنوروزی: نوروز یعنی موسم بہار کی ہوا۔ نوروز: ماہ جنوری کا پہلا دن، شمسی سال کا پہلا دن۔ درید: پھاڑ ڈالا۔ بالید: اُگے۔ نستر: نسترن، چنبیلی کا خوشبودار پھول جو سفید ہوتا ہے۔ شہاب الدین: کشمیر کا بادشاہ۔ سلطان شہاب الدین ۷۵۵ھ میں تخت نشین ہوا، وفات ۷۷۵ھ ۱۳۷۶ء بڑا جنگجو اور بہادر تھا، کئی حکمران اس کے جاہ وجلال سے ڈرتے تھے۔ نزاد: نہیں جنا۔

ترجمہ وتشریح :...... اس (کشمیر) کے برف پوش پہاڑ دیکھ اور یہاں کے درختِ چنار کے آتشیں ہاتھ یعنی پتے دیکھ۔ (چنار کے پتے سرخ ہوتے ہیں جنہیں آگ کی طرح کا کہا گیا ہے)۔

☆...... موسم بہار میں یہاں کے پتھروں سے لعل اگتے ہیں۔ (لالہ کے سرخ رنگ کے پھول) یہاں کی مٹی سے رنگ کا ایک طوفان اُٹھتا ہے (جگہ جگہ رنگ برنگے پھول کھلتے ہیں)۔

☆...... پہاڑ اور وادی میں بادلوں کے ٹکڑے اس طرح اُڑتے پھرتے ہیں جیسے روئی دُھنیئے کی کمان سے دُھنکی ہوئی روئی اُڑتی ہے۔ (یہ منظر بھی بڑا دلکش اور دلفریب ہوتا ہے)۔

☆...... وہاں کے پہاڑ، دریا اور سورج کا وقت غروب (اتنا خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں کہ) میں نے وہاں خدا کو بے حجاب دیکھا ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا جمال بے نقاب نظر آتا ہے)۔

☆...... میں وہاں کے نشاط باغ میں بادِ نسیم کے ساتھ اِدھر اُدھر گھومتا رہا اور خوشی سے سرشار ہو کر مولانا رومؔی کی مثنوی کا پہلا شعر ''بشنواز نے'' گاتا رہا۔ (شعر یہ ہے:)

بشنواز نے چوں حکایت می کند وز جدائی ہا شکایت می کند

(بانسری سے سنو کہ وہ کیا حکایت بیان کر رہی ہے اور جدائیوں کے بارے میں شکایت کر رہی ہے)۔

☆...... وہاں شاخوں میں بیٹھے ایک پرندے نے مجھ سے کہا کہ اس بہار کی قیمت تو ایک کوڑی کے برابر بھی نہیں ہے۔

☆...... لالہ کے پھول اگے اور نرگسِ شہلا (اعلیٰ قسم کا سیاہ چشم نرگس کا پھول) پھوٹی۔ بادِ بہار نے اس سرزمین کا گریبان پھاڑ دیا ہے۔ مطلب یہ کہ موسم بہار کی ہوا سے لالہ و نرگسِ شہلا اور کئی پھول کھل اٹھے۔

☆...... اس کے پہاڑوں اور ان کے درمیانی راستوں میں مدتوں سے چنبیلی کے ایسے پھول کھل رہے ہیں جو چاند کی روشنی سے بھی زیادہ پاکیزہ زیادہ یعنی چمکدار اور سفید تھے۔

☆...... اس (وادی کشمیر) میں مدتوں گلاب کے پھول کھلتے اور مرجھاتے رہے لیکن ہماری سرزمین سے کوئی اور شہاب الدین پیدا نہ ہوا۔

نالہ پر سوز آں مرغ سحر داد جانم راتب و تاب دگر !
تا یکے دیوانہ دیدم درخروش آنکہ برداز من متاع صبر و ہوش
''بگور زما و نالہ مستانہ مجوے بگور زشاخ گل کہ طلسمے است رنگ و بوے
گفتی کہ شبنم ازورق لالہ می چکد غافل دلے است ایں کہ بگرید کنار جوے !
ایں مشت پر کجاو سرود ایں چنیں کجا روح غنی است ماتمی مرگ آرزوے !
باد صبا اگر بہ جنیوا گزر کنی حرفے زما بہ مجلس اقوام بازگوے
دہقان وکشت و جوے و خیاباں فروختند قومے فروختند و چہ ارزاں فروختند !''

معانی:...... مجوے: مت تلاش کر، نہ ڈھونڈ۔ ورق: پتی، پتا۔ می چکد: ٹپکتی ہے۔ بگرید: روتا ہے۔ غنی: ملا طاہر غنی کشمیری۔ جنیوا: یورپ کے ملک سوئٹزرلینڈ کا دارالحکومت جہاں جنگِ عظیم اوّل کے بعد جمعیۃ الاقوام بنی تھی۔ مجلس اقوام: League of Nations وہی جمعیۃ الاقوام، علامہ نے ''پیامِ مشرق'' میں اسے ''کفن دزدے چند'' یعنی چند کفن چور کہا ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... صبح کے اس پرندے کے پرسوز نالہ نے میری جان میں نئی اور نیا جوش پیدا کر دیا ہے۔

☆...... وہاں میں نے ایک دیوانے کو خروش یا فریاد کرتے دیکھا اور اس کیفیت نے میرے صبر و جوش کی متاع ہی اُڑا لی (میں بیقرار ہو گیا)۔

☆...... تو ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دے اور ہم سے نالہ مستانہ کی توقع نہ رکھ۔ تو پھول کی شاخ سے گزر جا۔ (کی بات چھوڑ دے) کیونکہ یہ محض رنگ و بو کا جادو ہے۔

☆...... تو کہتا ہے کہ شبنم لالہ کی پتیوں سے ٹپکتی یا ٹپک رہی ہے، اے غافل! (یہ لالہ نہیں) یہ تو ایک دل ہے جو ندی کے کنارے بیٹھا رو رہا ہے۔

☆...... یہ پروں کی مٹھی (پرندہ) کہاں اور اس قسم کا نغمہ کہاں؟ یہ تو غنی کی روح ہے جو آرزو کی موت (ختم ہونے) پر ماتم کر رہی ہے۔

☆...... اے بادِ صبا! اگر جنیوا کی طرف تیرا گزر ہو تو وہاں ہماری طرف سے مجلس اقوام سے ہماری یہ بات کہنا۔ (علامہ نے لیگ آف نیشنز کو ''پیامِ مشرق'' میں ''چند کفن چوروں کی مجلس'' کہا ہے کہ یہ بظاہر تو قوموں کو انصاف دینے کے لئے قائم ہوئی تھی لیکن عملاً اس کے ذریعے کمزور قوموں کو مزید کمزور کرنے اور طاقتور قوموں کو مزید طاقتور بنانے کا یہ ایک ذریعہ تھا۔

☆...... کسان اور کھیت اور ندیاں اور کیاریاں انہوں نے بیچ دیں۔ انہوں نے ایک قوم کو بیچ دیا اور کس قدر سستا بیچ دیا۔ انگریز حکمرانوں نے اپنے لالچ اور مسلمانوں کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے کشمیر کو ایک ہندو ڈوگرہ کے ہاتھ معمولی قیمت پر بیچ دیا تھا۔

شاہ ہمدان

باتو گویم رمز باریک اے پسر	تن ہمہ خاک است و جاں والا گہر
جسم را از بہرِ جاں باید گداخت	پاک را از خاک می باید شناخت
گر ببری پارہ تن راز تن	رفت ازدست تو آں لختِ بدن !
لیکن آں جانے کہ گردد جلوہ مست	گر ز دست اورا دہی ، آید بدست !
جوہرش باہیچ شے مانند نیست	ہست اندر بند و اندر بند نیست !
گرنگہداری تمیرد در بدن	در بیفشانی، فروغ انجمن !
چسیت جان جلوہ مست اے مرد راد ؟	چسیت جاں دادن زدست اے مرد راد ؟
چسیت جاں دادن ؟ بحق پرداختن !	کوہ را با سوز جاں بگداختن !
جلوہ مستی ؟ خویش را دریافتن!	درشباں چوں کوکبے برتافتن !
خویش رانا یافتن نابودن است	یافتن، خود را بخود بخشودن است !
ہر کہ خود را دید و غیر از خود ندید	رخت از زندان خود بیروں کشید !

جلوہ بدمستے کہ بیند خویش را خوشتراز نوشینہ و اندیش را!
در نگاہش جاں چو باد ارزاں شود پیش او زندان او لرزاں شود!
تیشہ او خارہ را بری درد تانصیب خود ز گیتی می برد
تاز جاں بگذشت، جانش جان اوست ورنہ جانش یک دو دم مہمان اوست!

معانی: ...... والا گہر: قیمتی موتی۔ باید گداخت: پگھلا دینا چاہئے۔ ببری: تو کاٹے‘ کاٹ لے۔ لخت: ٹکڑا۔ ور: و اگر‘ اور اگر۔ بفشانی: تو قربان کر دے۔ مرد راد: سخی‘ جواں مرد۔ بحق پرداختن: حق کے سپرد کرنا‘ حوالے کرنا۔ دریافتن: پانا یا پالینا۔ بر تافتن: چمکنا۔ نابودن: دفنا‘ معدوم کر لینا۔ نوشینہ: مٹھاس‘ میٹھی۔ شیرینی: خارہ: سخت پتھر۔ بری درد: پھاڑ دیتا یا چیر دیتا ہے۔

ترجمہ وتشریح: ...... اے بیٹے میں تجھے ایک رمز کی بات بتاتا ہوں‘ وہ یہ کہ جسم (بدن) سراسر مٹی ہے جبکہ جان ایک قیمتی موتی ہے۔

☆ ...... روح کی خاطر بدن کو پگھلا دینا چاہئے۔ پاک (روح) اور خاک (بدن) میں تمیز کرنی چاہئے۔

☆ ...... اگر تو جسم (بدن) سے اس کا کوئی ٹکڑا کاٹ لے تو بدن کا وہ ٹکڑا ہمیشہ کے لئے تیرے ہاتھوں سے نکل گیا۔ (ضائع ہو گیا)۔

☆ ...... لیکن وہ روح جو محبوب حقیقی کے جلوے میں محو و مست ہو جائے اگر تو اسے ہاتھ سے دے دے تو وہ پھر تیرے ہاتھ آ جائے گی۔ (شہید زندہ ہیں)۔

☆ ...... اس (روح) کا جوہر کسی بھی شے کی مانند نہیں ہے‘ وہ اگرچہ (جسم کی) قید میں ہے لیکن قید میں نہیں ہے۔ (آزاد ہے)۔

☆ ...... اگر تو جان کی حفاظت کرے گا (بچا بچا کے رکھے گا) تو یہ بدن میں مر جائے گی اور اگر اسے تو خدا کی راہ میں قربان کر دے تو وہ انجمن کی رونق (نور) بنے گی۔

☆ ...... اے جواں مرد! جلوہ مستِ جان کیا ہے؟ اے جوانمرد! جان کو ہاتھ سے دے دینے (قربان کرنے) سے کیا مراد ہے؟

☆ ...... جان دینا کیا ہے؟ یہ اسے حق کے حوالے کرنا ہے اور پہاڑ کو اس کے سوزِ جاں سے پگھلا دینا ہے۔

☆ ...... جلوہ مستی کیا ہے؟ یہ خود (اپنے آپ) کو پالینا ہے‘ (خودی سے آگاہ ہونا ہے)۔ راتوں میں ستاروں کی طرح چمکنا ہے۔

☆ ...... اپنے آپ کو نہ پانا گویا نابود ہو جانا ہے‘ جبکہ اپنے آپ کو پالینا خود کو اپنے سپرد کر دینا ہے۔ خود کو زندگی عطا کرنا ہے۔

☆ ...... جس نے خود (اپنے آپ) کو دیکھ لیا اور اپنے سوا اور کسی کو نہ دیکھا‘ اس نے اپنے قید خانے سے سامان باہر نکال لیا۔ (قید سے آزاد ہو گیا)۔

☆ ...... وہ جلوہ بدمست جو خود کو دیکھتا ہے‘ وہ ڈنگ یا زہر کو شہد سے بہتر سمجھتا ہے۔

☆ ...... (اپنی معرفت سے آگاہ) انسان کی نگاہوں میں جان ہوا کی طرح سستی ہوتی ہے۔ اس کے سامنے اس کا قید خانہ (جسم) کانپتا ہے۔

☆ ...... اس کا تیشہ پتھر کو بھی توڑ دیتا ہے‘ یہاں تک کہ وہ زمانے سے اپنا حصہ لے لیتا ہے۔ (چھین لیتا ہے)۔

جب وہ جان سے گزر جاتا ہے (اللہ کی راہ میں جان قربان کر دیتا ہے) تو اس کی جان اس کی جان بن جاتی ہے‘ ورنہ اس کی جان اس کی دو ایک پل کی مہمان ہے یعنی عارضی و فانی ہے۔ (وہ شہید ہو کر زندۂ جاوید بن جاتا ہے)۔

زندہ رود

گفتہ از حکمت زشت و نکوے ‏ ‏ پیر دانا نکتہ دیگر بگوے
مرشد معنی نگاہاں بودہ ‏ ‏ محرم اسرار شاہاں بودہ
ما فقیر و حکمراں خواہد خراج ‏ ‏ چیست اصل اعتبار تخت و تاج ؟

معانی :...... زشت ونکوے: برائی اور اچھائی۔ معنی نگاہاں: جمع معنی نگاہ، یعنی صاحبانِ معرفت وعرفان۔ اعتبار: معتبر ہونا، بھروسہ، بھروسہ کرنا۔

ترجمہ وتشریح :...... آپ نے برائی اور اچھائی (بدی اور نیکی) کی حکمت کے بارے میں فرمایا ہے۔ اے پیر دانا! ایک اور گہری بات بھی بیان فرمائیں (سمجھائیں)۔

☆...... آپ صاحبانِ معرفت وعرفان (معانی پر نگاہ رکھنے والے) کے مرشد رہے ہیں اور بادشاہوں کے اسرار سے بھی آگاہ رہے ہیں۔

☆...... ہم غریب ہیں اور حکمران ہم سے خراج مانگتا ہے۔ تخت اور تاج کے اعتبار کی اصل کیا ہے؟ (حیثیت کیا ہے؟)۔

شاہ ہمدان

اصل شاہی چیست اندر شرق و غرب ؟ ‏ ‏ یا رضائے امتاں یا حرب و ضرب
فاش گویم با تو اے والا مقام ‏ ‏ باج را جز بادو کس دادن حرام !
یا اولی الامر، ے کہ 'منکم' شان اوست ‏ ‏ آیہ حق حجت و برہان اوست
یا جواں مردے چو صرصر تند خیز ‏ ‏ شہر گیر و خویش باز اندر ستیز
روز کیں کشور کشا از قاہری ‏ ‏ روز صلح از شیوہ ہاے دلبری
می تواں ایران و ہندوستاں خرید ‏ ‏ پادشاہی راز کس نتواں خرید
جام جم را اے جوان باہنر ‏ ‏ کس نگیرد از دکان شیشہ گر
در بگیرد مال او جز شیشہ نیست ‏ ‏ شیشہ را غیر از شکستن پیشہ نیست

معانی :...... والا مقام: اعلیٰ/بلند مرتبے والا۔ اولی الامر: صاحبانِ اقتدار واختیار، قرآنی تلمیح، سورۃ النساء، آیت ۵۹ پورا ترجمہ یوں ہے: ''اے اہل ایمان تم اللہ کا کہنا مانو اور رسولؐ کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں، ان کا بھی، پھر اگر تم کسی امر میں باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسولؐ کے حوالے کر دیا کرو۔ اگر تم اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو، یہ امور سب بہتر ہیں اور ان کا انجام اچھا ہے''۔ منکم: تم میں سے، مذکورہ آیت۔ حجت: دلیل۔ برہان: دلیل۔ صرصر: آندھی، طوفانی ہوا۔ باج: ٹیکس، خراج۔ تند خیز: تیز اٹھنے والا۔ کشور کشا: ملک فتح کرنے والا۔ جامِ جم: ایران کے مشہور بادشاہ جمشید کا جام جس میں دنیا نظر آتی تھی۔ شیشہ گر: شیشہ بنانے والا۔ شکستن: توڑنا، ٹوٹنا۔

ترجمہ وتشریح :...... مشرق اور مغرب میں بادشاہت کی اصل (حقیقت) کیا ہے؟ یہ قوموں کی مرضی سے یا جنگ وجدل

سے وجود باقی ہے۔

☆...... اے بلند مرتبہ شخص میں تجھے واضح طور پر (صاف صاف) بتاتا ہوں کہ دو آدمیوں کے علاوہ کسی اور کو خراج دینا (جائز نہیں) حرام ہے

☆...... یا تو وہ "اولی الامر منکم"، جس کی شان ہے اور خدا کی یعنی قرآن کریم کی آیت اس سلسلے میں دلیل ہے۔ یعنی صاحب اقتدار اہل ایمان ہو' حضور اکرم کا اطاعت گزار اور حضورؐ کے فرمودہ اصولوں کے مطابق حکمرانی کرتا ہو۔ اور جو حکمران اسلامی نظریات سے بیگانہ ہو' اسے حاکم نہیں ماننا چاہیۓ نہ خراج دینا چاہیۓ۔

☆...... یا خراج کا حقدار وہ جواں مرد ہے جو باطل قوتوں کے خلاف طوفانی ہوا کی طرح اُٹھے' جو شہر (کفار کا ملک) فتح کرنے والا ہو اور جو اپنے نفس امارہ کے خلاف جہاد کرنے والا ہو۔

☆...... دشمنی کے دن (جنگ کے موقع پر) وہ اپنی قاہری (زبردست قوت) سے ملک فتح کرنے والا ہو اور صلح کے دن یعنی امن کے موقع پر وہ اپنے دلبرانہ طور طریقوں سے لوگوں کے دل جیتنے والا ہو' یعنی اس میں جلال اور جمال دونوں صفات ہوں۔ علامہ نے ایک قرآنی آیت (سورۃ المائدہ آیت ۵۴) کے ایک اقتباس کا منظوم ترجمہ یوں کیا ہے:

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم   رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

☆...... ایران اور ہندوستان کو خریدا جا سکتا ہے مگر بادشاہت کسی سے نہیں خریدی جا سکتی۔

☆...... اے ہنرمند نوجوان (زندہ رود) جام جمشید کسی نے شیشہ گر کی دکان سے نہیں خریدا۔

☆...... اور اگر کوئی وہاں سے خرید بھی لیتا ہے تو وہ مال شیشے کے سوا کچھ نہ ہو سکا۔

غنی

ہندرا ایں ذوق آزادی کہ داد ؟   صید را سود اے صیادی کہ داد ؟
آں برہمن زادگان زندہ دل   لالہ احمر روئے شاں خجل !
تیز بین و پختہ کار و سخت کوش   از نگاہ شاں فرنگ اندر خروش !
اصل شاں از خاک دامنگیر ماست !   مطلع ایں اختراں کشمیر ماست !
خاک ما را بے شرر دانی اگر   بردرون خود یک بکشا نظر !
ایں ہمہ سوزے کہ داری از کجاست ؟   ایں دم باد بہاری از کجاست ؟
ایں ہماں باد است کز تاثیر او   کوہسار ماگیرد رنگ و بو !

معانی :...... کہ داد: کس نے دیا۔ صید: شکار۔ صیادی: شکار کرنے کا طریقہ۔ لالۂ احمر: سرخ لالہ کا پھول۔ خجل: شرمندہ۔ تیز بین: تیز نگاہ والے' صاحبانِ بصیرت۔ پختہ کار: تجربہ کار' سخت محنت کرنے والے' مضبوط۔ ایں اختراں: یہ ستارے' اشارہ ہے پنڈت موتی لال نہرو اور اس کے بیٹے پنڈت جواہر لال نہرو کی طرف' دونوں کا تعلق کشمیر سے تھا۔

ترجمہ وتشریح:...... ہندوستان کو آزادی کا یہ ذوق کس نے دیا؟ شکار کو شکاری کا جنون کس نے دیا؟

☆...... (یہ ذوق) ان برہمن زادوں نے دیا جو زندہ دل ہیں' جن کے حسین چہروں کے سامنے لالہ کا سرخ پھول بھی شرمسار ہے۔

☆...... یہ تیز نگاہ اور تجربہ کار اور جفاکش ہیں...... محنتی ہیں اور ان کی نگاہ سے انگریز شور کرتے ہوئے واویلا مچا رہے ہیں۔

☆...... ان کی اصل ہماری دامن گیر مٹی (کشمیر) سے ہے۔ ان ستاروں کا مطلع (طلوع ہونا) ہمارا کشمیر ہے۔ (پنڈت موتی لال نہرو اور پنڈت جواہر لال نہرو کا تعلق خطہ کشمیر سے ہے)۔

☆...... اگر تو (زندہ رود) ہماری خاک کو شعلے سے خالی سمجھتا ہے تو پھر ذرا اپنے اندر ہی نظر ڈال۔ یعنی تو بھی تو کشمیری ہے۔ کیا تو نہیں چاہتا کہ کشمیر آزاد ہو۔

☆...... یہ جو تجھ میں سارا سوز ہے یہ کہاں سے آیا ہے' یہ موسم بہار کی ہوا کے جھونکے کہاں سے اُٹھے ہیں؟

☆...... یہ وہی ہوا ہے جس کی تاثیر سے ہمارے پہاڑ بڑے رنگ و بو پاتے ہیں۔

ہیچ میدانی کہ روزے درولر	موجہ ے می گفت با موج دگر
چند در قلزم بیک دیگر زنیم	خیز تا یاک دم بساحل سر زنیم
زادہ ما یعنی آں جوے کہن	شور اودر وادی و کوہ و دمن !
ہر زماں برسنگ رہ خود رازند	تابنا ے کہہ رابرمی کند
آں جواں کو شہر و دشت و در گرفت	پرورش از شیر صد مادر گرفت
سطوت او خاکیاں را محشرے است	ایں ہمہ از ماست، نے از دیگرے است
زیستن اندر حد ساحل خطاست	ساحل ما سنگے اندر راہ ماست
باکراں در ساختن مرگ دوام	گرچہ اندر بحر غلطی صبح و شام
زندگی جولاں میان کوہ و دشت	اے خنک موجے کہ از ساحل گزشت'!

معانی :...... ولر: کشمیر کی جھیل ڈلر۔ زادہ ما: ہماری پیدا کی ہوئی۔ برمی کند: اکھاڑ ڈالتی ادیتی ہے۔ کو: کہ اُو وہ جو۔ سطوت: شان و دبدبہ۔ آں جواں: وہ جوان' مراد دریائے جہلم جو جھیل ولر سے ایک ندی کی صورت سے ایک دریا کی شکل اختیار کر گیا۔ زیستن: جینا' زندگی بسر کرنا۔ درساختن: موافقت کرنا۔ غلتی: تو لڑھکے' متلاطم ہو۔ جولاں: تیز روانی' دوڑنا۔

ترجمہ وتشریح :...... کیا تجھے کچھ علم ہے کہ ایک روز ولر جھیل میں ایک موج نے دوسری موج سے (کیا) کہا؟ ہم کب تک اس سمندر (جھیل) میں ایک دوسری سے ٹکراتی رہیں گی' تو اُٹھ تا کہ ہم کچھ دیر ساحل سے سر ٹکرائیں۔

☆...... ہماری پیدا کی ہوئی وہ پرانی ندی جس کا شور وادی' پہاڑ اور دمن میں ہے۔

☆...... وہ ہر لحہ خود کو راستے کے پتھروں سے ٹکراتی ہے' یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی بنیاد تک کو کھود دیتی ہے۔ (پہاڑ کے اندر سے بھی راستہ بنا لیتی ہے)

☆...... وہ جوان جس نے شہر و بیابان اور وادی کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے' اس کی پرورش سو ماؤں کے دودھ سے ہوئی ہے۔

☆...... اس کا دبدبہ انسانوں کے لئے ایک قیامت کی حیثیت رکھتا ہے'۔ جب اس میں سیلاب آتا ہے تو وہ بڑی تباہی مچاتا ہے۔) یہ ہمارے اندر سے نکلا ہے کسی اور جگہ سے تو نہیں نکلا۔ تو یہ سب کچھ کشمیر ہی کی بدولت ہے۔ گویا کشمیر نہ ہوتا تو جہلم بھی نہ ہوتا۔

☆...... ساحل کی حدود میں زندگی بسر کرنا غلطی ہے۔ ہمارا ساحل ہمارے راستے کا پتھر بنا ہوا ہے۔

☆...... ساحل سے موافقت کر لینا (کناروں کے اندر رہنا) ہمیشہ کی موت ہے' خواہ اے موج تو سمندر میں صبح و شام کیوں نہ لڑھکتی

رہے طوفان ہی کیوں نہ برپا کرتی رہے۔

☆...... زندگی تو کوہ و دشت میں اپنی جولانیاں دکھاتا ہے۔ مبارک ہے وہ موج جو ساحل سے باہر نکل گئی۔

اے کہ خواندی خط سیمائے حیات	اے بہ خاور دادہ غوغائے حیات
اے ترا آہے کہ می سوزد جگر	تو ازو بے تاب و ما بے تاب تر !
اے زتو مرغ چمن را ہاے و ہو	سبزہ ازا شک توی گیرد وضو !
اے کہ از طبع تو کشت گل دمید	اے زامید تو جانہا پر امید !
کاروا نہارا صدائے تو درا	تو زاہل خطہ نو میدی چرا ؟
دل میان سینہ شاں مردہ نیست	اخگرشاں زیریخ افسردہ نیست !
باش تا بینی کے بہ آواز صور	ملتے برخیزد از خاک قبور !
غم مخور اے بندہ صاحب نظر	برکش آں آہے کہ سوزد خشک و تر
شہر ہا زیر س پہر لاجورد	سوخت از سوز دل درویش مرد
سلطنت نازک تر آمد از حباب	از دمے اورا تواں کردن خراب
از نو آتشکیل تقدیر امم	از نوا تخریب و تعمیر امم
نشتر تو گرچہ درد لہا خلید	مر ترا چونانکہ ہستی کس ندید!
پردہ تو از نو اے شاعری است	آنچہ گوئی ماورا اے شاعری است !
تازہ آشوبے فگن اندر بہشت !	یک نو امستانہ زن اندر بہشت !

معانی :...... خواندی: تونے پڑھی ہیں۔ خط: لکیر، لکیریں۔ خاور: مشرق۔ دمید: پھوٹی، اگی۔ درا: قافلے کی بیداری اور کوچ کی گھنٹی۔ اخگرِ شاں: ان کا شعلہ۔ افسردہ: بجھا ہوا، بجھ گیا۔ برکش: نکال۔ سپہرِ لاجورد: نیلا آسمان۔ حباب: پانی کا بلبلا۔ دمے: ایک پھونک۔ تخریب: بگاڑ، بربادی۔ خلید: چبھا۔ مر: خود اس لفظ کے کوئی معنی نہیں ہیں صرف تاکید یا حسن کلام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چوناں کہ: جیسا کہ (تو) ہے۔ پردۂ تو: تیرا راگ۔ آشوبے فگن: ہنگامہ پیدا کر دے۔

ترجمہ وتشریح :...... اے (زندہ رود) تو نے تو زندگی کی پیشانی کی لکیریں پڑھی ہیں اور اہل مشرق کو زندگی کا ہنگامہ دیا ہے۔ (تجھے قوموں کی تقدیر کی پوری خبر ہے)۔

☆...... اے کہ تو ایسی آہ رکھتا ہے جو جگر کو جلاتی ہے تو اس سے بے قرار ہے تو ہم تجھ سے زیادہ بے قرار ہیں۔

☆...... اے کہ تجھ سے باغ کے پرندوں میں ہائے و ہو کا شور ہے اور سبزہ تیرے آنسوؤں سے وضو کرتا ہے۔

☆...... اے کہ تیری طبع سے پھولوں کی کیاری کھل اٹھی اے کہ تیری امید سے دوسری جانیں بھی پر امید ہو گئی ہیں۔

☆...... قافلوں کے لئے تیری صدا (شاعری) بیداری اور کوچ کی گھنٹی ہے۔ پھر تو خطہ کشمیر کے لوگوں سے ناامید کیوں ہے؟

☆...... ان (اہل کشمیر) کے سینوں میں مردہ دل نہیں ہیں۔ ان کا شعلہ (انگارہ) برف کے نیچے دب کر نہیں بجھا۔

☆...... ذرا ٹھہر تا کہ تو دیکھے کہ ایک ملت (اہل کشمیر) صور کی آواز کے بغیر ہی قبروں کی مٹی سے اٹھنے والی ہے۔ (وہ وقت قریب ہے

جب اہل کشمیر غلامی سے نجات پالیں گے)۔

☆...... اے صاحب نظر بند (زندہ رود) تو غم نہ کھا تو ایسی آہ کھینچ جو شک وتر کو جلا دے۔

☆...... اس نیلے آسمان کے نیچے بہت سے شہر ایک مرد درویش کے سوز دل سے جل اُٹھے ہیں۔

☆...... سلطنت پانی کے بلبلے سے بھی زیادہ نازک چیز ہے' اُسے ایک ہی پھونک سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

☆...... نوا (شاعری) ہی سے امتوں کی تقدیر بنائی جا سکتی ہے اور اسی (شاعری) ہی سے قوموں کو تباہ کیا جا سکتا ہے یا انکی تعمیر کی جا سکتی ہے۔

☆...... اگر چہ تیرا نشتر کلام اشاعری دلوں میں پیوست چکا ہے لیکن جو کچھ تو ہے ویسا تجھے کسی نے نہیں دیکھا۔

☆...... تیرا پردہ اگر چہ شاعری کے نغمے سے ہے ورنہ جو کچھ تو کہتا ہے وہ شاعری سے ماورا ہے۔

☆...... تو بہشت میں (جہاں اس وقت زندہ رود رومیؒ کے ساتھ ہے) ایک نوائے مستانہ (مستانہ نغمہ) نیا ہنگامہ برپا کر دے۔

زندہ رود

بانشہ درویشی در ساز و دمادم زن	چوں پختہ شوی خود را بر سلطنت جم زن
گفتند جہان ما آیا بتوی سازد ؟	گفتم کہ نمی سازد ! گفتند کر برہم زن !
در مکیدہ ہا دیدم شائستہ حریفے نیست !	با رستم دستاں زن با مغچہ ہاکم زن !
اے لالہ صحرائی تنہا نتوانی سوخت	ایں داغ جگر تابے بر سینہ آدم زن
تو سوز درون او ، تو گرمی خون او	باورنکنی ؟ چاکے در پیکر عالم زن
عقل است چراغ تو ؟ در راہگزارے نہ	عشق است ایاغ تو با بندہ محرم زن
لخت دل پرخونے از دیدہ فرو ریزم	لعلے زبد خشانم بردارو بخاتم زن !

معانی :...... دمادم زن: مسلسل مست رہ۔ سلطنتِ جم: ایران کے قدیم اور مشہور بادشاہ کی سلطنت' مراد عظیم سلطنت۔ رستم دستاں: قدیم ایران کا مشہور پہلوان رستم جو زال دستاں کا بیٹا تھا۔ نتوانی سوخت: تو جل نہیں سکتا۔ نہ: رکھ۔ فرو ریزم: میں گراتا ہوں۔ بخاتم زن: انگوٹھی میں لگا۔ شایستہ: سزاوار لائق' مناسب۔ مغچہ: شراب خانے میں شراب تقسیم کرنے والا کم سن لڑکا۔

ترجمہ وتشریح :...... تو نشۂ درویشی کے ساتھ موافقت کر اور مسلسل پی (مست رہ) جب تو اس نشہ میں پختہ ہو جائے تو اپنے آپ کو جمشید کی سلطنت کے مقابلے پر لے آ۔

☆...... پوچھنے لگے کہ کیا ہمارا جہان تجھ سے موافقت کر رہا ہے؟ میں نے کہا نہیں' تو اس پر انہوں نے کہا کہ اس جہان کو درہم برہم کر دے۔ بقول علامہ "اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے"۔

☆...... میں نے شراب خانوں میں دیکھا ہے کہ وہاں کوئی بھی شایستہ مدِ مقابل (ندیم) نہیں ہے۔ تو رستم دستاں کے ساتھ بیٹھ کر پی۔ مغچوں کے ساتھ بیٹھ کر نہ پی۔

☆...... اے لالۂ صحرائی تو اکیلا نہیں جل سکتا تو جگر میں حرارت پیدا کرنے والا اپنا یہ داغ آدمی کے سینے میں لگا' پیدا کر۔

☆...... تو اس) کائنات) کا سوزِ دروں ہے اور تو ہی اس کے خون کی حرارت ہے۔ اگر تجھے اس بات پر یقین نہیں ہے تو پھر جہان کے

بدن میں چیر اپھاڑ ڈال کر دیکھ لے۔

☆...... کیا عقل تیری چراغ ہے؟ (اگر ہے تو) اسے کسی راہ گزار راستے میں رکھ دے۔

☆...... میں اپنے پرخون دل کا ایک ٹکڑا آنکھوں سے گرا رہا ہوں۔ تو میرے بدخشاں کا ایک لعل اٹھالے اور اسے اپنی انگوٹھی میں جڑ لے۔

صحبت باشاعر ہندی برتری ہری

(ہندی شاعر بھرتری ہرؔی کے ساتھ ملاقات)

حوریاں رادر قصور و در خیام — نالہ من دعوت سوز تمام!

آں یکے از خیمہ سر بیروں کشید — واں دگراز غرفہ رخ بنمود و دید!

ہر دلے رادر بہشت جاوداں — وادم از درد و غم آں خاکداں!

زیر لب خندید پیر پاک زاد — گفت "اے جادو گر ہندی نژاد

آں نوا پرداز ہندی رانگر — شبنم از فیض نگاہ او گہر!

نکتہ آرائے کہ نامش برتری است — فطرت اوچوں سحاب اذری است!

از چمن جز غنچہ نورس نہ چید — نغمہ تو سوے ما اورا کشید!

پادشاہے بانواے ارجمند — ہم بہ فقر اندر مقام او بلند!

نقش خوبے بند داز فکر شگرف — یک جہاں معنی نہاں اندر دو حرف!

کار گاہ زندگی را محرم است — اوجم است و شعر او جام جم است!"

مابہ تعظیم ہنر برخاستیم — باز باوے صحبتے آراستیم

معانی :...... (برتری ہری: قدیم دور میں اجین (ہند) کا راجا اور راجہ زادہ تھا۔ راجہ گندھر وسین اس کا باپ تھا۔ شاعری، مصوری اور موسیقی سے دلچسپی تھی، اور ان پر دسترس رکھتا تھا، پہلے عورتوں کا شوقین رہا، پھر چند ایسے واقعات پیش آئے کہ وہ جوگی گورکھ ناتھ کا مرید بنا اور تخت و تاج کو خیرباد کہہ دیا۔ وہ رشی منی گورکھ ناتھ کی صحبت میں درویشی کے بلند مرتبے پر پہنچا، اس نے ہندوانہ درویشی پر کتابیں لکھیں اور اس کا پرچار بھی کیا، اس کے کئے عارفانہ وحکیمانہ اقوال ہیں۔ علامہ اقبال نے جاوید نامہ میں اس کے چند اشلوکوں کو ایک غزل کی صورت میں ترجمہ کیا ہے اور ایک اشلوک کو "بال جبریل" کا ذیلی سرنامہ بنایا ہے۔) قصور: جمع قصر محل۔ خیام: خیمے۔ غرفہ: اوپر کی کھڑکی۔ خندید: ہنسا، مسکرایا۔ ہندی نژاد: ہند میں پیدا ہونے والا۔ نواپرداز: شاعر، گانا گانے والا۔ نکتہ آرا: رمز کی باتیں کرنے والا۔ سحاب آذری: بہار کا بادل۔ غنچہ نورس: تازہ تازہ کھلی ہوئی کلی۔ چید: چنی۔ فکر شگرف: انوکھا یا نادر فکر۔ برخاستیم: ہم اٹھے۔

ترجمہ وتشریح:...... وہاں (بہشت میں) محلوں اور خیموں میں مقیم حوروں کے لئے میری غزل (جو میں نے وہاں گائی) مکمل سوز کی دعوت بن گئی۔

☆...... ان (حوروں) میں سے ایک نے خیمے سے سر باہر نکالا اور ایک دوسری نے بالا خانہ سے چہرہ نکال کر مجھے دیکھا۔

☆...... میں نے اس بہشت جاوداں میں رہنے والے ہر دل کو اس خاکدان یعنی ہندوستان کا درد و غم دیا۔

☆...... پاک فطرت پیر (مولانا رومیؒ) زیر لب مسکرائے اور بولے: اے ہند میں پیدا ہونے والے جادوگر (زندہ رود) تو ذرا اس ہندی شاعر کو دیکھ جس کے فیض نگاہ سے شبنم کا قطرہ موتی بن جاتا ہے۔

☆...... وہ ایک نکتہ سنج ہے جس کا نام برتری ہے۔ اس کی فطرت بہار کے بادل کی سی ہے۔

☆...... اس نے چمن سے نئے نئے کھلے غنچے (نئی کھلی کلیوں) کے سوا اور کچھ نہیں چنا۔

☆...... وہ ایک بادشاہ ہے جو شاعر بھی ہے اور اس کی شاعری قدر و منزل کی حامل ہے۔ اور فقیر بھی اس کا مقام و مرتبہ بلند ہے۔

☆...... وہ اپنے انوکھے اور نادر فکر سے خوبصورت نقش بناتا ہے۔ اس کے دو یعنی چند لفظوں میں جہانِ معنی پوشیدہ ہوتا ہے۔

☆...... وہ زندگی کے کارخانے سے باخبر ہے۔ وہ خود جمشید ہے اور اس کی شاعری جام جم (جمشید کا پیالہ جس میں سے دنیا نظر آتی تھی) ہے۔

☆...... ہم اس کے مذکورہ ہنر (خوبیوں ۹ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ پھر اس کے ساتھ صحبت آراستہ کی۔

زندہ رود

اے کہ گفتی نکتہ ہائے دلنواز — مشرق از گفتار تو دانائے راز!

شعر را سوز از کجا آید، بگوے — از خودی یا از خدا آید، بگوے!

معانی:...... دلنواز: دل کو لبھانے والی۔ گفتی: تو نے کہی ہیں۔

ترجمہ وتشریح:...... اے (برتری ہری) کہ تو نے بڑی دل نواز گہری باتیں کی ہیں اور اہل مشرق تیری گفتار سے دانائے راز (رازوں سے باخبر) ہو گئے ہیں۔

☆...... ذرا یہ تو مجھے بتائیے کہ شعر میں سوز کہاں سے یا کیونکر پیدا ہوتا ہے، یہ بتا کہ آیا وہ خودی سے پیدا ہوتا ہے یا خدا کی طرف سے آتا ہے؟

برتری ہری

کس نداند درجہاں شاعر کجاست — پردہ او از بم و زیر نواست!

آں دل گرمے کہ دارد درکنار — پیش یزداں ہم نمی گیرد قرار!

جان مارا لذت اندر جستجوست — شعر را سوز از مقام آرزوست!

اے تو از تاک سخن مست مدام — گر ترا آید میسر ایں مقام

بادو بیتے در جہان سنگ و خشت — می تواں بردن دل از حور بہشت!

معانی:...... نداند: نہیں جانتا، نہیں معلوم۔ بم وزیر نوا: نغمے کے اونچے نچلے سر۔ کنار: پہلو۔ تاک سخن: شاعری کی انگوری شراب۔ می تواں بردن: چھینے جا سکتے ہیں۔ جہانِ سنگ و خشت: پتھر اور اینٹ کی دنیا۔

ترجمہ وتشریح:...... کوئی نہیں جانتا کہ دنیا میں شاعر کہاں ہے۔ اس کا راگ نغمہ کے اونچے نچلے سروں کے پردے میں نہاں رہتا ہے۔

☆...... ایسا شاعر جس کے پہلو یا سینے میں بے قرار دل ہوتا ہے، وہ خدا کے حضور بھی بے قرار ہی رہتا ہے۔

☆...... ہماری جان میں لذتِ جستجو سے پیدا ہوتی ہے اور شعر میں سوز آرزو ہی کے مقام سے پیدا ہوتا ہے۔

☆...... اے (زندہ رود) تو جو شاعری کی انگور کی شراب سے ہمیشہ مست رہتا ہے' اگر تجھے آرزو کا یہ مقام حاصل ہو جائے تو اس دنیا میں دو ایک شعروں سے بہشت کی حوروں کے دل چھینے یا جیتے جا سکتے ہیں۔

زندہ رود

ہندیاں را دیدہ ام در پیچ و تاب — سر حق وقت است گوئی بے حجاب!

معانی:...... بے حجاب: پردے کے بغیر' کھل کر' واضح طور پر۔

ترجمہ وتشریح:...... میں نے اہل ہند کو بے قرار دیکھا ہے' اب یہ وقت ہے کہ حق تو حق کا راز کھل کر یا واضح طور پر بیان کر دے۔

برتری ہری

ایں خدایان تنک مایہ زسنگ اند و زخشت! — برترے ہست کہ دور است ز دیر و ز کنشت!

سجدہ بے ذوق عمل خشک و بجائے نرسد — زندگانی ہمہ کردار چہ زیبا و چہ زشت!

فاش گویم بتو حرفے کہ نداند ہمہ کس — اے خوش آں بندہ کہ بر لوح دل او را بنوشت

ایں جہانے کہ تو بینی اثر یزداں نیست — چرخ از تست و ہم آں رشتہ کہ بر دوک تا

پیش آئین مکافات عمل سجدہ گزار — زانکہ خیزد ز عمل دوزخ و اعراف و بہشت!

(ترجمہ از برتری ہری)

معانی:...... خدایان تنک مایہ: مراد محتاج اور بے اختیار بت۔ کنشت: آتش پرستوں کا آتشکدہ' یہود و نصاریٰ کا عبادت خانہ' بت خانہ' کافروں کی عبادت گاہ۔ بجائے نرسد: کہیں نہیں پہنچتا یا پہنچاتا' بے حاصل ہے۔ رشتہ: دھاگا۔ دوک: تکلا۔ رِشت: کاتا' کاتا ہے۔ مکافاتِ عمل: عمل کا بدلہ۔ سجدہ گزار: سجدہ ادا کر' سجدہ کر۔ اعراف: بہشت اور دوزخ کے درمیان کا مقام۔

ترجمہ وتشریح :...... (اے اہل ہند) تمہارے یہ تنک مایہ خدا (مادی اشیا) پتھر اور اینٹوں سے بنے ہوئے ہیں' ان سے بڑھ کر اور ایک بلند ہستی (خدا) ہے جو دیر و کنشت سے دور ہے۔

☆...... جو سجدہ ذوق عمل کے بغیر ہو گا وہ خشک بھی ہے اور کہیں نہیں پہنچاتا۔ زندگی سرتاپا کردار ہے۔ خواہ اچھا ہو یا برا۔

☆...... میں تجھ سے ایک ایسی بات کھل کر کہتا ہوں جسے ہر کوئی نہیں جانتا' وہ بندہ بہت اچھا جس نے یہ بات دل کی تختی پر لکھ لی۔

☆...... یہ جہان جو تو دیکھ رہا ہے' خدا کے اثر سے نہیں ہے۔ چرخہ تو تیرا ہے اور وہ دھاگا بھی تیرا ہے جو تو نے چرخے کے تکلے پر کاتا ہے۔ گویا اس دنیا میں جو بھی اچھائی برائی ہے وہ خود انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔

☆...... تو مکافاتِ عمل کے آئین کے آگے سجدہ کر' اس لئے کہ یہ دوزخ اور برزخ اور بہشت سب عمل ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔

بقول علامہ:......

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

حرکت بہ کاخ سلاطینِ مشرق

نادر، ابدالی، سلطان شہید

(مشرق کے بادشاہوں کے محل کی طرف روانگی)

رفت در جانم صد اے برتری — مست بودم از نو اے برتری
گفت رومی ''چشم دل بیدار بہ — پا بروں از حلقہ افکار نہ
کردہ بر بزم درویشاں گزر — یک نظر کاخ سلاطیں ہم نگر !
خسر وان مشرق اندر انجمن — سطوت ایران و افغان و دکن
نادر آں دانائے رمز اتحاد — با مسلماں داد پیغام وداد
مردا ابدالی و جودش آیتے — داد افغاں را اساس ملتے
آں شہیدان محبت را امام — آبروے ہند و چین ورم و شام
نامش از خورشید و مہ تابندہ تر — خاک قبرش از من و تو زندہ تر !
عشق رازے بود بر صحرا نہاد — تو ندانی جاں چہ مشتاقانہ داد ؟
از نگاہ خواجہ بد روحنین — فقر و سلطاں وارث جذب حسین
رفت سلطاں زیں سرائے ہفت روز — نوبت او در دکن باقی ہنوز'' !

معانی:...... (حرکت: کوچ' روانگی۔ کاخ: محل۔ سلاطین: جمع سلطان' بادشاہ' حکمران)
بہ: اچھی ہے۔ بِنہ: رکھ۔ سطوت: شان و دبدبہ۔ نادر: نادر قلی نام' ولادت خراسان ۱۶۸۷ء جوانی میں ڈاکوؤں کا سردار اور لوٹ مار پیشہ تھا جب اس کی قوت بڑھی تو ایران کے صفوی بادشاہ طہماسپ دوم نے ۱۷۳۰ء میں اپنے دشمن ابدالی قبائل کی سرکوبی کے لئے اس سے مدد مانگی' اس نے طہماسپ مدد کر کے دشمن سے نجات دلائی' بعد میں طہماسپ نے نادر شاہ کی مرضی کے خلاف ترکوں سے ایک معاہدہ کیا' جس پر نادر نے اسے معزول کر کے ۱۶۔ اگست ۱۷۳۲ء کو اس کے شیر خوار شہزادے کو عباسِ سوم کے لقب سے تخت پر بٹھایا' پھر ۱۷۳۶ء میں خود بادشاہ بن بیٹھا' اس نے مغلیہ حکومت کے ایک صوبہ کابل (افغانستان) پر حملہ کر کے اسے فتح کیا۔ نادر شاہ نے ۱۷۳۹ء میں ہندوستان پر حملہ کیا' دہلی کو غارت کیا تھا۔ مگر ایران کے اس بادشاہ (۱۷۴۷ء۔ ۱۷۳۶ء) کی شیعہ سُنّی اتحاد کی کوششیں بالخصوص اقبال کو پسند تھیں۔ دہلی سے ایران واپس ہوا تو اس کے مزاج میں تکبر اور ظلم بہت بڑھ گیا' جس پر اس کے درباری اس سے تنگ آ گئے اور ۱۰ مئی ۱۷۴۷ء کو اسے قتل کر دیا گیا۔ ابدالی: احمد شاہ درانی' ہرات کے قرب و جوار میں فرقۂ ابدال کا سردار زادہ تھا' نادر شاہ نے اسے بچپن میں قید کر کے گرز برداری پر مامور کر دیا' رفتہ رفتہ وہ فوج کے بڑے عہدے پر پہنچ گیا' نادر کے قتل کے بعد اس نے ۱۰ مئی ۱۷۴۷ء کو ازبکوں کی مدد سے ایران کی فوج پر حملہ کیا لیکن پسپا ہو گیا' اس نے افغانستان کو الگ کر کے اس علاقے کی آزادی کا اعلان کر دیا اور پھر اس نے قندھار پر قبضہ کر لیا' پھر کابل اور سندھ سے فارس کی فوج کے لئے جانے والا خزانہ چھین لیا' اور اپنی بادشاہت قائم کر لی۔ کابل اور قندھار کے علاوہ اس

نے پشاور پر بھی قبضہ کرلیا۔ ۱۷۵۷ء میں ہندوستان میں مرہٹوں کی طاقت بہت پھیل گئی تھی جس پر حضرت شاہ ولی اللہ، نجیب الدولہ، شجاع الدولہ بلکہ ہندوؤں نے بھی متفق ہو کر احمد شاہ کو دہلی پر قبضہ کرنے کی دعوت دی، چنانچہ اس نے وہاں پہنچ کر پانی پت کے میدان میں ۶ جون ۱۷۶۱ء کو مرہٹوں کو شکست فاش دے کر ان کی طاقت ختم کر دی۔ اسے پانی پت کی تیسری جنگ کہا جاتا ہے۔ فتح کے بعد ابدالی واپس چلا گیا۔ چھبیس برس حکومت کر کے وہ ۱۷۷۳ء میں فوت ہوا۔ اس کا مزار قندھار میں ہے۔ سلطان شہید: مراد ٹیپو سلطان، ابوالفتح فتح علی ٹیپو سلطان، ولادت بمقام دیون ہلی (میسور) ۱۷۵۰ء میسور کے والی سلطان حیدر علی کا بیٹا تھا، ٹیپو کے معنی چیتا ہیں، ٹیپو ۱۷۸۲ء میں اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا، وہ انگریزوں کا سخت دشمن تھا۔ اس نے انگریزوں سے کئی مرتبہ جنگ بھی کی اور انہیں ملک سے نکالنے کی بے حد کوشش کی۔ مکار انگریزوں نے لوگوں کو سلطان کے خلاف اکسایا اور بڑے افسروں کو رشوتیں دے کر سلطان کے خلاف کیا۔ ان غداروں کی وجہ سے جن میں غدارِ اعظم میر صادق بھی تھا، سلطان کو شکست ہونے لگی، وہ ۱۷۹۹ء میں میسور کے دار الحکومت سرنگا پٹم کے مقام پر انگریزوں اور غداروں سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا، اقبال کو سلطان سے بے پناہ عقیدت تھی۔ جنوری ۱۹۲۹ء میں ان کے مزار پر فاتحہ پڑھنے حاضر بھی ہوئے تھے۔ پیغام وداد: محبت کا پیغام، دوستی کا پیغام۔ آیتے: ایک نشانی، ایک مثال۔ تابندہ تر: زیادہ روشن خواجۂ بدر و حنین: یعنی بدر اور حنین کے غزوات (جنگوں) میں شریک ہونے والے حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جذبِ حسین: حضرت امام حسینؓ۔ سرائے سخت روز: سات روز کی سرا، مراد فانی دنیا۔

ترجمہ وتشریح:...... بھرتری ہری کی آواز (بات) میری جان (دل) میں اُتر گئی (میں بہت متاثر ہوا) اس کی نوا سے میں مست ہو گیا تھا۔

☆ ...... رومی بولے "دل کی آنکھ بیدار ہی اچھی ہے۔ تو (زندہ رود) اپنے افکار (کے چکر) سے باہر نکل۔

☆ ...... تو درویشوں کی محفل سے گزر آیا ہے (محفل دیکھ لی ہے) اب ذرا سلاطین کے محل بھی دیکھ لے۔

☆ ...... یہاں مسرق کے بادشاہ جو ایران، افغانستان اور دکن کا دبدبہ و شان تھے، یہاں انجمن آرا ہیں۔

☆ ...... یہ نادر ہے جو اتحاد کی رمز سے آگاہ ہے۔ اس نے مسلمانوں کو محبت و دوستی کا پیغام دیا۔

☆ ...... یہ احمد شاہ ابدالی ہے، جس کا وجود عظمت کا نشان ہے، اس نے افغانیوں کو ایک ملت کی بنیاد سے آگاہ کیا۔ (سب مسلمان متحد ہوں)۔

☆ ...... یہ محبت کے شہیدوں کا امام ہے، ہند اور چین اور روم و شام کی آبرو ہے۔ (مراد ٹیپو سلطان)

☆ ...... اس (ٹیپو) کا نام سورج اور چاند سے بھی زیادہ روشن ہے۔ اس کی قبر کی مٹی مجھ سے اور تجھ سے بھی زیادہ زندہ ہے۔ (اس کی شہادت کا حوالہ دیا ہے)۔

☆ ...... عشق ایک راز تھا جو اس نے صحرا پر رکھ دیا، یعنی وہ راز عیاں کر دیا، تجھے نہیں جانتا کہ اس (ٹیپو) نے اپنی جان کس شوق و جذبہ سے قربان کی۔ انگریزوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا۔

☆ ...... بدر و حنین کے خواجہ یعنی حضور اکرمؐ کی نگاہ کے فیض سے کسی سلطان (بادشاہ) کا فقر جذبِ حسینؓ کا۔

☆ ...... سلطان (ٹیپو) اگرچہ اس سخت روزہ (فانی) دنیا سے چلا گیا ہے لیکن اس کا ڈنکا ابھی تک دکن میں بج رہا ہے۔ (اس کی بقا و حیاتِ جاوید کی علامت ہے)۔

حرف و صوتم خام و فکرم ناتمام
کے تواں گفتن حدیث آں مقام!

نوریاں از جلوہ ہائے او بصیر
زندہ و دانا و گویا و خبیر!

فقرے از فیروزہ دیوار و درش | آسمان نیلگوں اندر برش !
رفعت او برتراز چند و چگوں | می کند اندیشہ را خوار و زبوں !
آں گل و سرو سمن، آں شاخسار | از لطافت مثل تصویر بہار !
ہر زماں برگ گل و برگ شجر | دارد از ذوق نمو رنگ دگر !
ایں قدر باد صبا افسوں گراست | تامژہ برہم زنی زرد احمر است !
ہر طرف فوارہ ہا گوہر فروش | مرغک فردوس زا داندر خروش !
بار گاہے اندراں کاخے بلند | ذرہ او آفتاب اندر کمند !
سقف و دیوار و اساطین از عقیق | فرش او ازیشم و پرچیں از عقیق !
بریمین و بریسار آں وثاق | حوریاں صف بستہ بازریں نطاق !
درمیاں بنشستہ برا ورنگ زر | خسروان جم حشم بہرام فر !
روی آں آئینہ حسن ادب | باکمال دلبری بکشاد لب !
گفت ”مردے شاعرے از خاور است | شاعرے یا ساحرے از خاور است !
فکر او باریک و جانش درد مند | شعر او در خاوراں سوزے فگند ! “

معانی :...... صوتم: میری آواز۔ کے تواں گفتن: کیونکر یا کیسے بیان کی جاسکتی ہے۔ حدیث: بات۔ بصیر: بصیرت ا گہری نظر والے۔ گویا: بولنے والے۔ خبیر: باخبر۔ فیروزہ: آسمانی رنگ کا ایک قیمتی معدنی پتھر۔ اندر برش: اس کے پہلو میں۔ رفعت: بلندی۔ از چندو چگون: مراد دنیاوی پیمانوں اور اندازوں سے۔ لطافت: لطیف۔ احمر: سرخ۔ گوہر فروش: موتی بیچنے والے۔ فردوس زاد: بہشت میں پیدا شدہ۔ سقف: چھت۔ اساطین: جمع اسطوانہ، کھمبے، ستون۔ یشم: ریشم۔ زریں نطاق: سنہری کمر بند یا سونے کے کمر بند۔ وثاق: گھر۔ اورنگِ زر: سونے کا تخت۔ جم حشم: ایران قدیم کے جمشید بادشاہ کی سی شان وشوکت والے یعنی عظیم شان وشوکت والے۔ بہرام فر: ایران قدیم کے بادشاہ بہرام کی سی شان وشوکت والے۔ بکشاد لب: ہونٹ کھولے بولے۔ سوزے فگند: سوز پیدا کر دیا۔

ترجمہ وتشریح:...... میرے الفاظ اور میرا بیان خام اور میری فکر (سوچ) نامکمل ہے، میں اس مقام کی بات کیسے بیان کرسکتا ہوں۔

☆...... اس (انجمن سلاطین) کے جلووں سے فرشتے بھی صاحب بصارت ہیں، (آنکھوں کی روشنی حاصل کرتے ہیں)۔ وہ (فرشتے) اس سے زندہ ودانا اور بولنے والے اور باخبر ہیں۔

☆...... وہ ایک ایسا محل ہے جسکے درودیوار فیروزہ سے بنے ہوئے ہیں۔ نیلا آسمان اسکے پہلو (آغوش) میں ہے۔ (آسمان سے بھی بلند ہے)

☆...... اس کی رفعت دنیاوی پیمانوں اور اندازوں سے بڑھ کر ہے اسے دیکھ کر سوچ کی حیرت گم ہو جاتی ہے۔

☆...... اس محل کے وہ پھول وہ سرو وسمن (گلاب وچنبیلی) اور وہ شاخسار (شاخیں) وہ سب اپنی الطافت کے لحاظ سے بہار کی تصویر (کی مانند) ہیں۔

☆...... ہر لحہ پھولوں کی پتیاں اور درختوں کے پتے ذوق +نمود ﴿ظاہر ہونے کے ذوق...... سے نیا رنگ اختیار کرتے ہیں۔

☆...... یہاں کی باد صبا کچھ اس قدر جادو گر ہے کہ پلک جھپکنے میں زرد رنگ سرخ رنگ ہو جاتا تھا۔

☆...... یہاں ہر طرف چشمے موتی لٹا رہے ہیں اور بہشت میں پیدا شدہ پرندے خوب چہچہا رہے ہیں۔
☆...... اس بلند محل کے اندر ایک ایسی بارگاہ ہے جس کے ذرے کی کمند میں آفتاب آیا ہوا ہے۔ (ذرے بے حد روشن ہیں)۔
☆...... اس (محل) کی چھتیں اور دیواریں اور ستون سب عقیق سے بنے ہوئے ہیں۔ اس کے فرش ریشم کے اور ان (فرشوں) کے حاشیئے بھی عقیق کے ہیں۔
☆...... اس گھر (محل) کے دائیں بائیں حوریں زریں کمر بندوں کے ساتھ (یعنی پہنے ہوئے) قطار در قطار کھڑی ہیں۔
☆...... انکے درمیان سونے کے تخت پر وہ بادشاہ بیٹھے ہوئے تھے جو جاہ و حشمت میں جمشید کی طرح اور فر و فال میں بہرام گور کی مانند تھے۔
☆...... رومی نے جو حسنِ ادب کا آئینہ ہے' بڑی ہی دلبری کے انداز میں ہونٹ کھولے یعنی بولے۔
☆...... اور کہا کہ یہ (زندہ رود) سرزمینِ مشرق کا ایک مرد شاعر ہے۔ وہ کوئی شاعر ہے یا مشرق کا ساحر (جادوگر) ہے یعنی میں اسے شاعر کہوں یا ساحر۔ (علامہ کی باعظمت شاعری کی طرف اشارہ ہے)۔
☆...... اس کی فکر لطیف اور اس کی جان دردمند ہے۔ اس کے اشعار نے مشرق کے لوگوں کے دلوں میں سوز پیدا کر دیا ہے۔

نادر

خوش بیا اے نکتہ سنج خاوری ۔۔۔ اے کہ می زیبد ترا حرف دری
محرم رازیم ! با ما راز گوے ۔۔۔ آنچہ میدانی ز ایراں باز گوے !

معانی :...... خوش بیا: خوش آمدید۔ می زیبد: زیب دیتا ہے۔ حرف دری: فارسی زبان۔ آنچہ: جو کچھ۔ میدانی: تو جانتا ہے' تجھے پتہ ہے۔
ترجمہ وتشریح:...... اے مشرق کے نکتہ دان خوش آمدید' اے کہ تجھے فارسی زبان (میں شعرگوئی) زیب دیتی ہے۔
☆...... ہم دونوں راز سے آگاہ ہیں' تو جو کچھ ایران کے بارے میں جانتا ہے' وہ بیان کر۔

زندہ رود

بعد مدت چشم خود برخود کشاد ۔۔۔ لیکن اندر حلقہ دامے فتاد
کشتہ ناز بتان شوخ و شنگ ۔۔۔ خالق تہذیب و تقلید فرنگ !
کار آں وارفتہ ملک و نسب ۔۔۔ ذکر شاپور است و تحقیر عرب !
روزگار او تہی از واردات ۔۔۔ از قبور کہنہ می جوید حیات !
با وطن پیوست و از خود درگزشت ۔۔۔ دل بہ رستم دادو از حیدر گزشت !
نقش باطل می پذیرد از فرنگ ۔۔۔ سرگزشت خود بگیرد از فرنگ !

معانی :...... فتاد: افتاد' پڑ گیا' پھنس گیا' گر پڑا۔ بتانِ شوخ و شنگ: ناز و ادا کرنے والے' چلبلے اور زندہ دل حسین' خوبصورت۔ وارفتہ: فریفتہ' عاشق' بے عقل۔ شاپور: ایران قدیم کا کافر بادشاہ۔ تحقیر عرب: عربوں کو ذلیل کرنا۔ قبور: جمع قبر' قبریں۔

واردات: واقعہ، حال، نئے تجربات و مشاہدات۔ کہنہ: پرانی۔ می جوید: تلاش کرتا ہے، ڈھونڈتا ہے۔ رستم: مشہور قدیم ایرانی پہلوان۔ حیدرؓ: حضرت علیؓ۔ می پذیرد: قبول کرتا ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... ایران نے بڑی مدت کے بعد اپنی آنکھیں خود پر کھولیں لیکن پھر وہ ایک جال کے پھندے میں پھنس گیا۔

☆......وہ یورپی شوخ و سنگ حسینوں کے ناز و ادا پر مرتا ہے۔ (ان پر فریفتہ ہے)۔ وہ خود ایک تہذیب کا خالق ہے لیکن انگریزوں کی پیروی میں لگا ہوا ہے۔

☆...... اس ملک و نسب کے فریفتہ ایران کا اب یہی کام ہے کہ وہ ایران کے قدیم کا فر بادشاہ شاپور کا ذکر تو فخر و ناز سے کرتا ہے لیکن اہل عرب کی تحقیر کرتا ہے۔

☆...... اس کی زندگی واردات (نئے مشاہدات) سے خالی ہے اور وہ پرانی قبروں سے زندگی تلاش کرتا ہے۔ ''پرانی قبروں'' سے مراد ایران کی قدیم کافرانہ تہذیب و ثقافت ہے۔

☆...... اس نے وطن پرستی اختیار کر لی اور خود سے گزر گیا ہے۔ (اپنے آپ کو نظر انداز کر دیا)۔ اس نے رستم کو تو دل دے دیا ہے لیکن حضرت علیؓ حیدر کرار کو چھوڑ چکا (بھول گیا) ہے۔

☆...... وہ فرنگ (یورپ) سے باطل نقش قبول کر رہا ہے اور اپنی داستان (تاریخ) بھی اسی سے لے رہا ہے۔

پیری ایراں زمان یزد جرد ۔۔۔ چہرہ او بے فروغ از خون سرد !
دین و آئین و نظام او کہن ۔۔۔ شید و تار صبح و شام او کہن !
موج مے در شیشہ تاکش نبود ۔۔۔ یک شرر در تودہ خاکش نبود !
تاز صحرائے رسیدش محشرے ۔۔۔ آں کہ داد اورا حیات دیگرے !
ایں چنیں حشر از عنایات خدا است ۔۔۔ پارس باقی ! رومۃ الکبریٰ کجاست ؟
آنکہ رفت از پیکر او جان پاک ۔۔۔ بے قیامت برنمی آید زخاک !
مرد صحرائی باریاں جاں دمید ۔۔۔ باز سوے ریگ زا رخود رمید !
کہنہ را از لوح ما بستر دور فت ۔۔۔ برگ و ساز عصر نو آورد و رفت !
آہ احسان عرب نشناختند ۔۔۔ از تش افرنگیاں بگداختند !

معانی :...... پیری ایران: ایران کا بڑھاپا۔ بے فروغ: بے رونق، چمک سے خالی۔ شید و تار: روشنی اور تاریکی۔ تودۂ خاکش: اس کی مٹی کا ڈھیر، ٹیلہ۔ رسیدش: اسے پہنچا۔ صحرائے: ایک صحرا یعنی صحرائے عرب۔ پارس: فارس، ایران کا ایک صوبہ، مراد ایران۔ رومۃ الکبریٰ: اس وقت کی عظیم رومن سلطنت۔ جاں دمید: روح پھونکی۔ ریگزار: وہ جگہ جہاں بہت ریت ہو، صحرا، ریگستان۔ رمید: دوڑ گیا، چلا گیا، بھاگ گیا۔ بستر د: مٹا دیا۔ تش: آتش، آگ۔ بگداختند: پگھل گئے۔

ترجمہ وتشریح:...... یزدجرد (اسلامی دور سے پہلے کے آخری بادشاہ) کے زمانے میں ایران پر بڑھاپا چھایا ہوا تھا اور اس کا چہرہ خون سرد کی وجہ سے بے رونق ہو چکا تھا۔

☆...... اس کا دین و آئین اور نظام سب پرانے ہیں۔ اس کی صبح کی روشنی اور رات کی تاریکی بھی پرانی ہے۔

☆...... اس کی تاک کی صراحی میں شراب کی لہریں نہ تھیں۔ (شراب نہ تھی) اور اس کے خاک کے ڈھیر میں ایک چنگاری بھی نہ تھی۔

☆...... یہاں تک کہ صحرائے عرب سے وہاں (ایران) ایک ہنگامہ برپا ہوا جس نے انہیں ایک نئی زندگی عطا کی۔

☆...... اس قسم کا حشر خدا کی عنایات میں سے ہے کہ فارس (ایران) تو اب تک باقی ہے لیکن رومۃ الکبریٰ اب کہاں ہے (نہیں ہے) گویا اسلام کے باعث ایران زندہ ہے لیکن رومن سلطنت' اسلام قبول نہ کرنے سے فنا ہوگئی۔

☆...... وہ کہ جس کے جسم سے پاک جان نکل گئی یا نکل جاتی ہے تو وہ پھر قیامت برپا ہونے سے پہلے قبر سے نہیں اٹھتا۔

☆...... عرب کے صحرانشین مردوں ادلیروں نے ایران میں ایک نئی روح پھونکی' اس کے بعد وہ پھر اپنے ریگستان کو لوٹ گئے۔

☆...... انہوں (عربوں) نے ہماری زندگی کی تختی سے پرانی تحریر مٹا دی اور لوٹ گئے۔ وہ ایران کیلئے نئے دور کا ساز و سامان لائے اور چلے گئے۔

☆...... افسوس کہ ایرانیوں نے عرب کے احسان کو نہ پہچانا۔ اور فرنگیوں (انگریزوں) کی آگ میں پگھل کر رہ گئے۔

نمودار می شود روح ناصر خسرو علوی و غزلے مستانہ سرائیدہ غائب میشود

(ناصر خسرو علوی کی روح ظاہر ہوتی ہے اور ایک مستانہ غزل گا کر غائب ہو جاتی ہے)

"دست را چوں مرکب تیغ و قلم کردی مدار
ہیچ غم گر مرکب تن لنگ باشد یا عرن

از سر شمشیر و از نوک قلم زاید ہنر
اے برادر ہمچو نور از نار و نار از ناروَن

بے ہنر داں نزد بے دیں ہم قلم ہم تیغ را
چوں نباشد دیں نباشد کلک و آہن را ثمن

دیں گرامی شد بدانا و بناداں خوار گشت
پیش ناداں دیں چو پیش گاو باشد یاسمن!

ہمچو کرپاسے کہ از یک نیمہ زو الیاس را
کرتہ آید و زد گر نیمہ یہودی را کفن"

معانی :...... (......نمودار می شود: ظاہر ہوتی ہے۔ ناصر خسرو علوی: ایران کا بہت مشہور فارسی شاعر اور ادیب' ولادت بمقام بلخ کا نواحی گاؤں قبادیان' ۳۹۴ھ/۱۰۰۳ء' بہت سے علوم و فنون کا ماہر اور علوم عقلیہ کا خاص ماہر' اس زمانہ میں مصر میں بنو فاطمہ کی حکومت تھی جو اسماعیلی مذہب کے پیروکار تھے' ناصر نے بھی یہ مذہب اختیار کیا اور دربارِ مصر تک پہنچا' وقت کے حکمران نے خراسان اور بدخشاں کے علاقے اس کے حوالے کر دیئے' اسماعیلی مذہب کا بہت بڑا داعی ہونے کی وجہ سے اس کی زندگی کا زیادہ حصہ مختلف ممالک کے سفر میں گزرا' اس نے ایک سفر نامہ بھی لکھا' اسماعیلی مذہب افرقے پر اس نے فلسفیانہ انداز میں ایک کتاب "زادالمسافرین" کے عنوان سے تحریر کی' اس کی کچھ اور بھی تصانیف ہیں۔ ایران کے سلجوقی خاندان کے حکمرانوں نے جب اسے اسماعیلی فرقے کی تبلیغ کرتے پایا تو انہوں نے اس کی طرف توجہ دی' چنانچہ یہ بلخ سے بھاگ گیا۔ پہلے مازندران پہنچا' وہاں بھی اسے خطرہ محسوس ہوا' لہٰذا وہ بدخشاں کے پہاڑوں کی طرف بھاگ گیا۔ جہاں اس نے زندگی کے آخری دن گزارے اور یہیں اس نے اپنی اہم تصانیف مکمل کیں۔ ۴۵۲۔۵۳ (۶۱۔۱۰۶۰ء) اور بعض کے مطابق ۴۸۰ھ میں وفات پائی۔ اقبال نے "جاوید نامہ" میں اس کے ایک اخلاقی قصیدے کے چند اشعار غزل کے عنوان سے درج کئے ہیں۔ مرکب: سواری' سوار۔ مدار: مت رکھ۔ مرکب تن: جسم کا گھوڑا' جسم کی سواری۔ لنگ: لنگڑا۔ عرن: گھوڑے کی ایک بیماری جس میں اس کے پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔ ناروَن: ناروند بھی کہا جاتا ہے' پتوں اور شاخوں سے بھرا ہوا ایک پودا جس کے پتے بیضوی (انڈے کی طرح) اور دندانہ دار ہوتے ہیں۔ کلک: قلم۔ ثمن: قیمت۔ یاسمین: چنبیلی کا پھول۔ کرپاس: کھردرا یا کھدر کا کپڑا۔ کرپاسے: ایک یا کوئی کرپاس' کھدر کا کپڑا۔ الیاس: پیغمبر الیاسؑ۔

(یہ غزل نہیں ہے' بلکہ ناصر خسرو کے ایک قصیدے کے چند شعر ہیں:......)

ترجمہ وتشریح :...... جب تو نے اپنے ہاتھ کو تلوار اور قلم کے گھوڑوں کا سوار بنالیا ہے تو پھر اگر تیرے جسم کا گھوڑا لنگڑا ہے یا عرن کا شکار ہے تو تو کوئی غم نہ کرے۔

☆...... شمشیر کی نوک اور قلم کی نوک ہی ہنر پیدا ہوتا اور اے بھائی! (ہنر اس طرح پیدا ہوتا ہے) جس طرح آگ شی روشنی اور نارون کی لکڑی سے آگ پیدا ہوتی ہے۔

☆...... اگر کسی بے دین کے ہاتھ میں قلم اور تلوار آ جائے تو تو اسے بے ہنری سمجھ اس لئے کہ جب دین ہی نہیں ہے تو پھر نہ تو قلم ہی کی کوئی قدر وقیمت ہے اور نہ لوہے (تلوار) ہی کی کوئی قیمت ہے۔

☆...... دین کو عظمت وعزت دانا آدمی سے ملی جبکہ نادان انسان اس کی ذلت وخواری کا باعث بنا۔ نادان کے سامنے دین کی کچھ ایسی ہی صورت ہے جیسے گائے کے آگے چنبیلی۔ (گھاس پھوس کھانے والی گائے کو چنبیلی کی کیا قدر ہو سکتی ہے)۔

☆...... اس کھدر کے کپڑے کی طرح جس کے نصف سے حضرت الیاسؑ کا کرتہ بنتا ہے اور دوسرے نصف سے یہودی کا کفن بنتا ہے۔

ابدالی

آں جواں کو سلطنت ہا آفرید باز در کوہ و قفار خود رمید !
آتشے در کوہ سارش برفروخت خوش عیار آمد بروں یا پاک سوخت ؟

معانی :...... آں جواں: وہ جوان' اشارہ ہے امان اللہ خان کی طرف جو ۱۹۲۸ء سے پہلے افغانستان کا حکمران بنا' پھر اسے معزول کیا گیا تھا۔ کو: کہ او وہ جو۔ آفرید: پیدا کیں۔ قفار: بے آب وگیاہ بیابان جہاں کوئی جاندار نہ ہو۔ برفروخت: بھڑکائی تھی۔ خوش عیار: جو معیار یا پرکھ پر پورا اترے۔

ترجمہ وتشریح:...... وہ افغانی جوان جس نے کئی سلطنتیں پیدا کیں (وجود میں لایا) پھر وہ پہاڑوں اور بے آب وگیاہ بیابانوں کی طرف واپس چلا گیا۔

☆...... اس نے اپنے پہاڑوں میں آگ بھڑکائی تھی۔ تو (زندہ رود) مجھے یہ بتا کہ اس میں سے وہ زمانے کے معیار' پرکھ پر پورا اترا اور باہر آیا ہے۔ اسی میں جل کے رہ گیا ہے۔

زندہ رود

امتاں اندر اخوت گرم خیز او برادر با برادر در ستیز
از حیات و حیات خاور است طفلک دہ سالہ اش لشکر گراست !
بے خبر خود راز خود پرداختہ ممکنات خویش را نشناختہ !
ہست دار اے دل دغافل زدل تن زتن اندر فراق و دل زدل !
مرد رہبر و را بمنزل راہ نیست از مقاصد جان او آگاہ نیست !

خوش سرود آں شاعر افغاں شناس ۔۔۔ آنکہ بیند، باز گوید بے ہراس !
آں حکیم ملت افغانیاں ۔۔۔ آں طبیب علت افغانیاں !
راز قومے دید و بے باکانہ گفت ۔۔۔ حرف حق باشوخی رندانہ گفت !
"اشترے یابدا گر افغان حر ۔۔۔ با یراق و ساز و با انبار در
ہمت دونش ازاں انبار در ۔۔۔ می شود خوشنود بازنگ شتر "!

معانی :۔۔۔۔۔ اخوت: بھائی چارا۔ درستیز: جنگ (لڑائی) میں ہے۔ زخود پرداختہ: خود کو کھودیا ہے۔ ممکنات خویش: اپنی صلاحیتیں، قوتیں۔ خوش سرود: بہت اچھی بات کہی ہے۔ افغان شناس: افغانوں کی ذہنیت کو پہچاننے / سمجھنے والا۔ بے ہراس: بغیر کسی خوف کے۔ علت: بیماری، سبب، وجہ۔ اشترے: کوئی اونٹ۔ افغانِ حر: آزاد افغان۔ یراق: جواہرات سے مرصع سامان جو شوقین لوگ اپنی سواریوں کے ساز میں لگاتے ہیں۔ انبارِ دُر: موتیوں کا ڈھیر۔ ہمت دونش: اس کی پست ہمتی۔ خوشحال خان خٹک: اکوڑہ خٹک (ضلع پشاور) میں ولادت، بسال ۱۰۴۲ھ، خود سردار اور سردار کا بیٹا تھا، اس نے افغانیوں کو بیدار کرنے کی بڑی کوشش کی، اس کی شاعری میں تصوف اور افغانیت کا رنگ نمایاں ہے، وفات ۱۱۰۰ھ، صاحبِ قلم اور صاحب سیف تھا۔ زنگ: گھنٹی۔

ترجمہ وتشریح:۔۔۔۔۔ دنیا کی دوسری قومیں بھائی چارے میں سرگرم ہیں جبکہ افغانی بھائی، بھائی سے لڑ رہا ہے۔

☆۔۔۔۔۔ ان کی زندگی ہی سے مشرق کی زندگی ہے، اس کا تو دس سالہ بچہ بھی (لشکر کی قیادت کرسکتا ہے) جنگجو ہے۔

☆۔۔۔۔۔ خود سے بے خبر اس افغانی (افغانیوں) نے خود کو کھودیا ہے اور اس نے اپنی صلاحیتوں کو پہچانا ہی نہیں۔

☆۔۔۔۔۔ وہ دل رکھتا ہے یعنی صاحب دل تو ہے لیکن دل سے غافل ہے۔ گویا افغانی افراد کے جسم، جسم سے اور دل، دل سے جدا ہیں۔ (نفاق کے شکار ہیں)۔

☆۔۔۔۔۔ اس مسافر کو منزل تک کا راستہ نہیں ملتا۔ وہ اپنی جان حقیقی زندگی کے مقاصد سے آگاہ نہیں ہے۔

☆۔۔۔۔۔ اس افغان شناس یعنی افغانیوں کی ذہنیت سے آگاہ شاعر نے جو کچھ بھی دیکھتا ہے وہ بے خوف وخطر کہہ ڈالتا ہے۔ بڑی اچھی بات کی ہے (شاعر سے مراد خوش حال خاں خٹک ہے)۔

☆۔۔۔۔۔ وہ (خٹک) افغانی قوم کا دانشمند / حکیم بھی ہے اور اس کی بیماری کا معالج بھی ہے۔

☆۔۔۔۔۔ اس (خٹک) نے قوم کا راز دیکھا اور اسے بیباکی کے ساتھ بیان کردیا۔ اس نے سچی بات رندانہ شوخی سے کہہ ڈالی۔ (وہ بات یہ ہے کہ)

☆۔۔۔۔۔ اگر ایک آزاد افغان کو کوئی اونٹ مل جائے جس پر قیمتی سامان، ساز اور موتیوں کا ڈھیر ہو:

☆۔۔۔۔۔ تو اس کی پست ہمتی کچھ ایسی ہے کہ وہ موتیوں کے اس ڈھیر میں سے اونٹ کی گھنٹی ہی سے خوش ہو جائے گا۔

ابدالی

درنہاد ماتب و تاب ازدل است ۔۔۔ خاک را بیداری و خواب ،زدل است !
تن زمرگ دل دگرگوں می شود ۔۔۔ درمسا ماتش عرق خوں می شود !
از فساد دل بدن ہیچ است ہیچ ۔۔۔ دیدہ بردل بندو جز بردل مپیچ !

آسیا یک پیکر آب و گل است | ملت افغاں در آں پیکر دل است !
از فساد او فساد آسیا | در کشاد او کشاد آسیا
تا دل آزاد است آزاد است تن | ورنہ کاہے در رہ باد است تن !
ہمچو تن پابند آئین است دل | مردہ ازکیں زندہ از دین است دل !
قوت دیں از مقام وحدت است | وحدت ار مشہود گردد ملت است

معانی :...... نہادِ ما: ہماری فطرت، سرشت۔ مساماتش: اس کے مسام، مسام جسم کے وہ چھوٹے چھوٹے سوراخ جن میں سے پسینہ نکلتا ہے۔ عرق: پسینہ۔ فساد: بگاڑ، لڑائی۔ مپیچ: نہ لپیٹ، توجہ نہ دے۔ آسیا: ایشیا۔ کشاد: خوشحالی، آسودگی، وسعت۔ مشہود گردد: یعنی عمل میں آ جائے۔ مشہود: حاضر کیا گیا۔

ترجمہ وتشریح :...... ہماری فطرت میں جو تب و تاب ہے وہ دل کی وجہ سے ہے۔ انسان کے جسم کی بیداری بھی، نیند بھی دل کے بیدار ہونے یا نیند میں ہونے ہی کی وجہ سے ہے۔

☆...... جسم، دل کی موت سے بدل جاتا ہے (اس کی حالت بدل جاتی ہے) اس کے مسامات میں پسینہ خون بن جاتا ہے۔

☆...... دل کے بگاڑ کے باعث جسم بیکار ہے، بیکار ہے، لہذا تو آنکھیں دل پر جما اور دل کے سوا اور کسی چیز پر نہ لپٹ۔ (تمام توجہ دل کی طرف کر)۔ علامہ ہی کے بقول:

'دل مردہ نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ | کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارا

☆...... ایشیا مٹی اور پانی کا ایک جسم ہے اور ملت افغان اس جسم میں ایک دل ہے۔

☆...... اس قوم کے بگاڑ / فساد سے ایشیا کا بگاڑ ہے اور اس کی خوشحالی ایشیا کی خوشحالی ہے۔

☆...... جب تک دل آزاد ہے جسم بھی آزاد رہے گا ورنہ جسم کی حیثیت اس تنکے کی سی ہے جو ہوا کے راستے میں پڑا ہو (ہوا اسے اڑا کر لے جاتی ہے)۔

☆...... جسم کی طرح دل بھی آئین کا پابند ہے۔ بغض و کینہ سے دل مر جاتا ہے اور دین سے دل زندہ ہوتا ہے۔

☆...... دین کی قوت مقام وحدت سے ہے۔ اگر وحدت وجود میں آ جائے تو وہ ملت بن جاتی ہے۔

شرق را از خود برد تقلید غرب | باید ایں اقوام را تنقید غرب
قوت مغرب نہ ازچنگ و رباب | نے زرقص دختران بے حجاب !
نے زسحر ساحران لالہ روست | نے زعریاں ساق و نے ازقطع موست !
محکمی اور انہ ازلا دینی است | نے فروغش از خط لاطینی است !
قوت افرنگ از علم و فن است | از ہمیں آتش چراغش روشن است !
حکمت از قطع و برید جامہ نیست | مانع علم و ہنر عمامہ نیست !
علم وفن را اے جوان شوخ و شنگ | مغزمی باید نہ ملبوس فرنگ !
اندریں رہ جزنگہ مطلوب نیست | ایں کلہ یا آں کلہ مطلوب نیست !
فکر چالاکے اگر داری بس است | طبع دراکے اگر داری بس است !

معانی :...... تنقید غرب: مغرب یا اہل یورپ کی خامیوں کی نشاندہی۔ ساحرانِ لالہ رو: لالہ کے پھول جیسے چہرے والے جادوگر' خوبصورت اور حسین دوشیزائیں۔ عریاں ساق: ننگی پنڈلیاں۔ خطِ لاطینی: لاطینی رسم الخط۔ قطع و برید: کاٹ چھانٹ' شکل اور انداز۔ مانع: رکاوٹ ڈالنے والی' روکنے والی۔ عمامہ: پگڑی۔ ملبوسِ فرنگ: انگریزی لباس۔ کلہ: کلاہ' ٹوپی۔ بس است: کافی ہے۔ طبعِ دراکے: تیز عقل والی طبیعت۔

ترجمہ وتشریح:...... مشرق نے مغرب کی پیروی کر کے خود کو بھلا دیا ہے، حالانکہ مشرقی قوموں کو مغرب پر تنقید کرنی چاہیے تھی۔

☆...... یورپ والوں کی قوت بینڈ باجے اور گانے بجانے سے نہیں ہے اور نہ اس قوت کا باعث وہاں کی بے پردہ لڑکیوں کا رقص ہے۔

☆...... نہ یہ سرخ چہرہ محبوبوں کے جادو کی وجہ سے ہے اور نہ ان حسینوں کی ننگی پنڈلیاں اور کٹی ہوئی زلفیں ہیں۔

☆...... اس کا استحکام (قوت) لادینی کی وجہ سے نہیں ہے اور نہ اس کی ترقی لاطینی رسم الخط کے باعث ہے۔

☆...... یورپ والوں کی قوت کا باعث ان کا علم وفن ہے اور ان کا چراغ اسی آگ سے روشن ہے۔

☆...... ان کی حکمت، لباس کی شکل وصورت اور انداز کے سبب نہیں ہے (یورپ والوں کی حکمت کا لباس سے کوئی تعلق نہیں ہے) اور پگڑی علم وہنر کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔

☆...... اے ناز و ادا والے جوان! علم وہنر کے لئے مغز (ذہن) چاہیے نہ کہ انگریزوں کا لباس کہ ہمارے ہیں۔

☆...... اس راہ (حصول علم وہنر) میں صرف نگاہ کی ضرورت ہے۔ اس (کے لئے) اس ٹوپی یا اس ٹوپی کی ضرورت نہیں ہے۔

☆...... اگر تیری فکر باسلیقہ وباہنر ہے تو کافی ہے اور اگر تیری طبیعت تیز عقل والی ہے تو (حصول علم وہنر کے لئے) کافی ہے۔

گر کسے شبہا خورد دود چراغ — گیرد از علم و فن و حکمت سراغ !

ملکت معنی کس حد اور انہ بست — بے جہاد پیہمے ناید بدست !

ترک از خود رفتہ و مست فرنگ — زہر نوشیں خوردہ از دست فرنگ !

زانکہ تریاق عراق ازدست داد — من چہ گویم جز، خدایش یار باد،

بندہ افرنگ از ذوق نمود — می برد از غربیاں رقص و سرود

نقد جان خویش در بازد بہ لہو — علم دشوار است می سازد بہ لہو !

ازتن آسانی بگیرد سہل را — فطرت او در پذیرد سہل را !

سہل راجستن دریں دیر کہن — ایں دلیل آنکہ جاں رفت از بدن !

معانی :...... دود: دھواں۔ ناید بدست: ہاتھ نہیں آتا۔ تریاق: زہر مہرہ' زہر اتارنے والی۔ در بازد: ہار دیتا ہے۔ بہ لہو: کھیل میں۔ در پذیرد: قبول کر لیتی ہے۔ جستن: تلاش کرنا' ڈھونڈنا۔

ترجمہ وتشریح:...... جب کوئی (شخص) کئی راتیں چراغ کا دھواں کھاتا ہے تو وہ علم وہنر اور حکمت کا سراغ پالیتا ہے۔

☆...... علم وحکمت کی سلطنت کی کوئی بھی حد بندی نہیں کر سکا۔ یہ مسلسل جہاد کے بغیر ہاتھ نہیں آتی۔

☆...... ترک خود کو بھول چکے ہیں اور اہل یورپ کی شراب میں مست ہیں۔ انہوں نے فرنگیوں کے ہاتھ سے میٹھا زہر کھایا ہے یعنی زہر پی لیا ہے۔

☆...... چونکہ انہوں نے عراق کا تریاق ہاتھ سے دے دیا (گنوا دیا) ہے، اس لئے اب ان کے بارے میں سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتا

ہوں کہ خدا ہی ان کا دوست یعنی محافظ ہو۔ "گلستان" میں سعدیؔ نے ایک جگہ لکھا ہے "تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود" (جب تک عراق سے تریاق لایا جائے گا سانپ کا ڈسا مر جائے گا)۔

☆...... فرنگ / یورپ کا غلام اپنی بے جا نمود کے لئے اہل مغرب سے رقص و سرود لے لیا ہے۔

☆...... انہوں نے اپنی جان کی نقدی کھیل میں ہار دی ہے، چونکہ علم مشکل ہے، اس لئے اس نے لہو ولعب ہی سے موافقت کر لی ہے۔

☆...... وہ اپنی تن آسانی کے سبب / آسان چیز کو اپنا لیتا ہے۔ اس کی فطرت آسان ہی کو قبول کر لیتی ہے۔ (وہ علم و حکمت کی بجائے کھیل تماشے میں مست ہے)۔

☆...... اس پرانی دنیا میں آسانی تلاش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ جان بدن سے نکل چکی ہے۔

زندہ رود

می شناسی چیست تہذیب فرنگ	در جہان او دو صد فردوس رنگ !
جلوہ ہایش خانمانہا سوختہ	شاخ و برگ و آشیانہا سوختہ !
ظاہرش تابندہ و گیرندہ ایست	دل ضعیف است و نگہ رابندہ ایست !
چشم بیند دل بلغزد اندروں	پیش ایں بت خانہ افتد سرنگوں !
کس نداند شرق را تقدیر چیست !	دل بظاہر بستہ راتدبیر چیست ؟

معانی :...... خانمانہا: جمع خان مان / بہت سے خاندان۔ تابندہ: چمکنے والا / چمکدار / روشن۔ گیرندہ: اپنی طرف کھینچنے والی۔ بلغزد: کانپتا ہے۔

ترجمہ وتشریح:...... کیا تجھے علم ہے کہ فرنگی تہذیب کیا ہے؟ ان کی دنیا میں رنگوں کی دو سو جنتیں ہیں۔

☆...... اس تہذیب کے جلوؤں نے کئی خاندان جلا ڈالے ہیں۔ (انسانیت کے باغ کی) کئی شاخیں اور پتے اور آشیانے جلا ڈالے ہیں۔

☆...... اس تہذیب فرنگ کا ظاہر تو چمکدار اور دلفریب ہے۔ اس (تہذیب) کو دیکھنے والے کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور وہ نگاہ کا غلام بن جاتا ہے۔

☆...... آنکھ (ان جلوؤں کو) دیکھتی ہے اور دل سینے میں لرزتا ہے وہ اس بت خانے کے آگے سرنگوں ہو جاتا ہے۔

☆...... کوئی جانتا نہیں کہ مشرق کی تقدیر کیا ہے۔ اس ظاہر پر دل لگانے والے کی تدبیر کیا ہے، یعنی بچنے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے۔

ابدالی

آنچہ برتقدیر مشرق قادر است	عزم و حزم پہلوی و نادر است
پہلوی آں وارث تخت قباد	ناخن او عقدہ ایراں کشاد
نادر آں سرمایہ درانیاں	آں نظام ملت افغانیاں
از غم دین و وطن زار و زبوں	لشکرش از کوہسار آمد بروں

ہم سپاہی، ہم سپہ گر، ہم امیر — باعدو فولاد و بایاراں حریر!
من فدائے آنکہ خود را دیدہ است — عصر حاضر رانکو سنجیدہ است!
غربیاں راشیوہ ہائے ساحری است — تکیہ جز بر خویش کردن کافری است!

معانی :...... عزم وحزم: ارادہ اور دوراندیشی/تدبر۔ پہلوی: رضا شاہ پہلوی جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا' جسے ۱۹۴۳ء میں انگریزوں نے تخت وتاج چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ نادر: نادر شاہ' افغانستان کا بادشاہ۔ قباد: ایران قدیم کے ایک کیانی بادشاہ کا نام' نیز آلِ ساسان کے ایک بادشاہ کا نام جو نوشیروانِ عادل کا باپ تھا۔ دُرّانیاں: جمع درانی' درانی قبیلے کے لوگ۔ عدو: دشمن۔ فولاد: لوہا۔ حریر: ریشم۔ نکو سنجیدہ است: اچھی طرح جانچا پرکھا ہے۔ تکیہ: بھروسہ' سہارا۔

ترجمہ وتشریح :...... مشرق کی تقدیر بدلنے پر جس کو قدرت حاصل ہے وہ (ایران کے بادشاہ) رضا شاہ پہلوی اور (افغانستان کے بادشاہ) نادر شاہ کا ارادہ اور تدبر ہے۔

☆...... پہلوی ایران کے قدیم بادشاہ قبادؔ کے تخت کا وارث ہے۔ جس کے ناخنوں نے ایران کی گرہ کو کھولا (ایران کو مشکلات سے نکال کر ترقی کی طرف لایا)۔

☆...... وہ (نادر شاہ) دین اور وطن کے غم میں نڈھال ہے۔ اس کا لشکر اس کے پہاڑوں سے باہر آیا۔ (نادر شاہ نے بچہ سقہ کی برائے نام حکومت ختم کی اور مستحکم حکومت قائم کی جو افغانی ملت کی شناخت تھی)۔

☆...... وہ (نادر شاہ) سپاہی بھی ہے، سپاہ گر ہے اور سالار سپاہ بھی ہے۔ وہ دشمنوں کے لئے فولاد کی طرح سخت جب کہ دوستوں اپنوں کے ساتھ ریشم کی طرح نرم۔ دوسرے مصرعے کی بات علامہ نے اردو میں یوں کی ہے:

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم — رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

☆...... (یہ ایک قرآنی آیات کے اقتباس کا آزاد ترجمہ ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ المائدہ، آیت ۵۴)

☆...... میں اس پر قربان جاؤں جس نے خود کو دیکھ اپالیا ہے اور عصر حاضر کو صحیح طرح جانچا پرکھا ہے۔ جو اپنی مخفی صلاحیتوں اور قوتوں سے آگاہ ہے اور عصر حاضر کی روح کو بھی پہچان لیا ہے)۔

☆...... اہل مغرب کے طور طریقے جادوگروں کے سے ہیں۔ اپنے سوا کسی اور پر بھروسا کرنا کافری ہے (کافرانہ عمل ہے)۔

سلطان شہید

بازگو از ہندو از ہندوستاں — آنکہ با کاہش نیرزد بوستاں!
آنکہ اندر مسجدش ہنگامہ مرد — آنکہ اندر دیر آواتش فسرد!
آنکہ دل از بہرا وخوں کردہ ایم — آنکہ یادش را بجاں پروردہ ایم
از غم ما کن غم او را قیاس — آہ ازاں معشوق عاشق ناشناس!

معانی :...... نیرزد: قیمت نہیں پاتا۔ کاہش: اس کا تنکا۔ فسرد: بجھ گئی۔ پروردہ ایم: ہم نے پالی ہے/پرورش کی ہے۔ ناشناس: نہ پہچاننے والا۔

ترجمہ وتشریح :...... (اے زندہ رود) تو ہند اور ہندوستان کے بارے میں کچھ کہہ۔ وہ ہندوستان جس کے ایک تنکے کے برابر بھی بوستان کی قدر و قیمت نہیں ہے (دنیا کا عظیم ملک ہے)۔

☆...... اب اس کی مسجدوں میں مومنانہ ہنگامے مٹ امر چکے ہیں۔ اور اس کے مندروں میں آگ بجھ گئی ہے۔

☆...... وہ ہندوستان جس کے لئے ہم نے اپنا دل خون کر لیا ہے، وہ (ہندوستان) جس کی یاد کو ہم نے اپنے دل میں پالا پوسا ہے۔

☆...... تو (زندہ رود) ہمارے غم ہی سے اس (ہندوستان) کے غم کا اندازہ کر لے۔ اس عاشق کو نہ پہچاننے والے معشوق پر افسوس ہے۔

زندہ رود

ہندیاں منکرز قانون فرنگ در نگیرد سحر و افسون فرنگ !

روح را بار گراں آئین غیر گرچہ آید زآسماں آئین غیر !

معانی:...... منکر: انکار کرنے والا، نہ ماننے والا۔ درنگیرد: اثر نہیں لیتا۔

ترجمہ وتشریح:...... اہل ہند فرنگی قانون کے منکر ہو گئے ہیں۔ اب فرنگ کا سحر و جادو ان پر اثر نہیں کر رہا۔

☆...... غیروں کا آئین روح کے لئے بہت بھاری بوجھ ہے۔ اگر چہ غیر کا آئین آسمان ہی سے کیوں نہ آیا (اترا) ہو۔

سلطان شہید

چوں بروید آدم ازمشت گلے بادلے، با آرزوے درد لے !

لذت عصیاں چشیدن کار اوست غیر خود چیزے ندیدن کار است !

زانکہ بے عصیاں خودی ناید بدست تا خودی ناید بدست آید شکست !

زائر شہر و دیارم بودہ چشم خود را برمزارم سودہ

اے شناسائے حدود کائنات درد کن دیدی زآثار حیات ؟

معانی :...... بروید: اگتا ہے، پیدا ہوتا ہے۔ چشیدن: چکھنا۔ ندیدن: نہ دیکھنا۔ زانکہ: ازآں کہ، اس لئے کہ، کیونکہ۔ ناید: نہ آید، نہیں آتی۔ زائر: زیارت کرنے والا۔ سودہ ای: تو نے گھسائی ہے، ملی ہے۔

ترجمہ وتشریح :...... جب آدمی مٹی سے تخلیق (مٹی کا بنا ہوا) ہوتا ہے تو اس کا وجود ایک دل کا حامل ہوتا ہے اور دل میں ایک آرزو پیدا ہوتی ہے۔

☆...... گناہوں کی لذت چکھنا اس کا کام ہے۔ اپنے سوا کسی اور کو نہ دیکھنا اس کا کام ہے۔ کیونکہ گناہ کے بغیر خودی ہاتھ نہیں آتی اور جب تک خودی ہاتھ نہ آئے تو آدمی کے ہاتھ میں صرف شکست ہی آتی ہے۔

☆...... تو (زندہ رود) نے میرے شہر اور دیار امزار کی (۱۹۲۹ء میں) زیارت کی ہے اور اپنی آنکھوں کو میرے مزار پر عقیدت کے طور پر ملا بھی ہے۔

زندہ رود

تخم اشکے ریختم اندر دکن | لالہ ہا روید زخاک آں چمن
رود کاویری مدام اندر سفر | دیدہ ام درجان اوشورے دگر !

معانی:...... ریختم: میں نے گرائے۔ تخم: بیج۔ رودِکاویری: دکن کے ایک دریایاندی کا نام۔ مدام: ہمیشہ، مسلسل۔

ترجمہ وتشریح :...... میں نے دکن میں اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کے بیج بودیئے ہیں، اب اس چمن کی مٹی سے لالہ کے پھول اگتے ہیں۔

☆...... دریائے ویری دریا جو ہر وقت سفر میں ہے، رواں ہے، میں نے اس کی جان میں ایک نیا شور دیکھا ہے۔

سلطان شہید

اے ترا دادند حرف دل فروز | از تپ اشک تو می سوزم ہنوز
کاو کاو ناخن مردان راز | جوے خوں بکشاد از رگہاے ساز
آں نواکز جان تو آید بروں | می دہد ہر سینہ را سوز دروں !
بودہ ام در حضرت مولاے کل | آنکہ بے اوطے نمی گردد سبل !
گرچہ آنجا جرأت گفتار نیست | روح را کارے بجز دیدار نیست !
سوختم از گرمی اشعار تو | بر زبانم رفت از افکار تو
گفت ''ایں بیتے کہ برخواندی زکیست ؟ | اندر و ہنگامہ ہاے زندگی است''!
باہماں سوزے کہ در سازد بجاں | یک دو حرف از مابہ کاویری رساں !
در جہاں تو زندہ رود او زندہ رود | خوشترک آید سرود اندر سرود

معانی :...... دل فروز: دل کو روشن کرنے والا/والے۔ می سوزم: میں جل رہا ہوں۔ کاوکاو: کھودنے یا کھرچنے کا عمل۔ حضرت مولائے کل: حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حضور۔ سبل: جمع سبیل، راستے۔ برخواندی: تو نے پڑھے ہیں۔ زکیست: کس کے ہیں۔

ترجمہ وتشریح:...... اے (زندہ رود) کہ تجھے قدرت کی طرف سے دل کو روشن کرنے والا کلام عطا ہوا ہے۔ میں تیرے آنسوؤں کی تپش سے ابھی تک جل رہا ہوں۔

☆...... راز سے آگاہ مردوں کے ناخنوں نے کھرچ کھرچ کر (محنت وکاوش سے) ساز کی رگوں سے خون کی ندی نکالی ہے۔

☆...... وہ نوا (شاعری) جو تیری جان سے باہر آتی ہے (اٹھ رہی ہے) اس نے ہر سینے ا دل کو سوز دروں عطا کیا ہے۔

☆...... میں حضور نبی کریمؐ کے حضور رہا ہوں، وہ ذات گرامی کہ جن کے بغیر زندگی کے راستے طے نہیں ہوتے۔

☆...... اگر چہ وہاں کسی کو بات کرنے کی جرات نہیں اور وہاں روح کو حضورؐ کے دیدار کے سوا اور کوئی کام نہیں ہوتا۔

☆...... چونکہ میں تیرے اشعار کی گرمی سے جلا ہوا (متاثر) تھا۔ میری زبان پر تیرے افکار آ گئے۔
☆...... اب تو اسی سوز کے ساتھ جو جان سے موافقت رکھتا (پسندیدہ) ہے، میری طرف سے دریائے کاویری تک یہ دو ایک باتیں پہنچا دے یعنی وہاں کے لوگوں تک پہنچا دے۔
☆...... دنیا میں تو بھی زندہ رود (ندی) ہے اور وہ بھی زندہ ندی ہے۔ سرود کے اندر سرود خوب رہے گا۔
☆...... حضورؐ نے فرمایا "یہ شعر جو تو پڑھ رہا ہے کسی کی نہیں۔ اس میں زندگی کے ہنگامے موجود ہیں"۔

پیغام سلطان شہید بہ رود کاویری

(دریائے کاویری کے نام سلطان شہید کا پیغام)

(حقیقتِ حیات و مرگ و شہادت)

رود کاویری یکے نرمک خرام ... خستہ شاید کہ از سیر دوام !
در کہستاں عمر ہا نالیدہ ... راہ خود را با مژہ کاویدہ
اے مرا خوشتر ز جیحون و فرات ... اے دکن را آب تو آب حیات
آہ شہرے کو در آغوش تو بود ... حسن نوشیں جلوہ از نوش تو بود
کہنہ گردیدی شباب تو ہماں ... پیچ و تاب و رنگ و آب تو ہماں !
موج تو جز دانہ گوہر نزاد ... طرہ تو تا ابد شوریدہ باد!
اے ترا سازے کہ سوز زندگی است ... ہیچ میدانی کہ ایں پیغام کیست ؟
آنکہ میدانی طواف سطوتش ... بودہ آئینہ دار دولتش !
آنکہ صحرا ہا ز تدبیرش بہشت ! ... آنکہ نقش خود بخون خود نوشت !
آنکہ خاکش مرجع صد آرزوست ... اضطراب موج تو از خون اوست !
آنکہ گفتارش ہمہ کرد ار بود ... مشرق اندر خواب و او بیدار بود

معانی :...... نرمک خرام: آہستہ چل۔ خستہ ای: تو تھک گیا / گئی ہے۔ نالیدہ ای: تو رویا ہے / روئی ہے، شور مچاتی ہے۔ کاویدہ ای: تو نے کھودا ہے۔ جیحون: بلخ کے ایک دریا کا نام۔ فرات: عراق کا ایک دریا۔ حسنِ نوشیں جلوہ: دلفریب یا دلکش جلوؤں والا حسن۔ کہنہ گردیدی: تو پرانی ہو گئی ہے۔ نزاد: پیدا نہ کیا، کئے۔ طرہ: زلفیں۔ شوریدہ باد: منتشر یا بکھری رہیں۔ سطوتش: اس کا دبدبہ، رعب۔ دار دولتش: اس کی سلطنت کا دار الحکومت۔ مرجع: جس کی طرف رجوع کیا جائے۔

ترجمہ وتشریح:...... اے دریائے کاویری ذرا آہستہ چل، شاید تو مسلسل چلتے رہنے سے تھک گیا ہے۔
☆...... تو مدتوں سے پہاڑوں میں رو رہا ہے اور تو نے اپنے راستے کو اپنی پلکوں سے کھودا ہے۔
☆...... اے (کاویری) تو مجھے جیحون اور فرات جیسے دریاؤں سے بھی یا مجھے زیادہ عزیز ہے۔ اے کہ دکن کے لئے تیرا پانی آب حیات ہے۔
☆...... آہ وہ شہر جو کبھی تیری آغوش میں (تیرے کنارے پر) تھا، وہاں واقع تھا۔ اس شہر کا شیریں جلوؤں والا حسن تیرے پانی ہی کے

باعث تھا۔ مراد سرنگا پٹم شہر ہے جو سلطان کا دارالحکومت تھا۔

☆...... اگرچہ تو بوڑھا ہو گیا ہے لیکن تیرا شباب ابھی تک برقرار ہے۔ تیرا پیچ وتاب (لہروں کا اٹھنا) اور تیرا رنگ و آب اسی طرح ہے۔

☆...... تیری موج نے موتی کے ایک دانے کے سوا کچھ پیدا نہیں کیا۔ خدا کرے تیرا طرہ ابد تک شوریدہ رہے۔

☆...... اے دریا کہ تیری لہروں کا ساز زندگی کا سوز پیدا کر رہا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ پیغام کس کی طرف سے ہے؟

☆...... یہ وہ شخص ہے جس کی سطوت وشان کا تو طواف کرتا رہا ہے اور اس کی سلطنت (دارالحکومت) کا آئینہ دار رہا ہے۔

☆...... وہ جس کی تدبیر نے بہت سے صحرا کو بہشت بنا دیا گئے، اور وہ ہستی (ٹیپو) جس نے اپنے خون سے اپنا نقش تحریر کیا۔

☆...... وہ کہ جس کی خاک ہزاروں آرزوؤں کا مرجع ہے۔ تیری لہروں میں بیقراری اسی کے خون سے ہے۔

☆...... وہ (عظیم انسان ٹیپو) کہ جس کی گفتار پورے طور پر کردار تھی، اس وقت جب مشرق سویا ہوا تھا وہ بیدار تھا۔

اے من و تو موجے از رود حیات ہر نفس دیگر شود ایں کائنات !
زندگانی انقلاب ہر دمے ست زانکہ او اندر سراغ عالمے ست !
تار و پود ہر وجود از رفت و بود ایں ہمہ ذوق نمود از رفت و بود
جادہ ہا چوں راہرواں اندر سفر ہر کجا پنہاں سفر پیدا حضر !
کاروان و ناقہ و دشت و نخیل ہر چہ بینی نالداز درد رحیل !
در چمن گل میہمان یک نفس رنگ و آبش امتحان یک نفس !
موسم گل ؟ ماتم و ہم نائے و نوش غنچہ در آغوش و نعش گل بدوش !
لالہ را گفتم یکے دیگر بسوز گفت راز ما نمی دانی ہنوز !
از خس و خاشاک تعمیر وجود غیر حسرت چیست پاداش نمود ؟

معانی :...... تار و پود: تانا بانا' تانا وہ لمبا دھاگا جو کپڑے کی بنائی کے وقت کرگھے میں رکھا جاتا ہے اور بانا وہ دھاگا جو چوڑائی میں رکھا جاتا ہے۔ رفت و بود: ماضی میں چلی جاتی ہے۔ حضر: سفر کی ضد' قیام۔ ناقہ: اونٹنی۔ نخیل: کھجور کا درخت۔ رحیل: کوچ' روانگی۔ نائے و نوش: پینا پلانا' عیش و عشرت۔ پاداش: سزا۔

ترجمہ وتشریح:...... اے کہ میں اور تو (کاویری) دونوں زندگی کی ندی کی لہریں ہیں۔ یہ کائنات ہر لحہ بدلتی رہتی ہے۔

☆...... زندگی ہر لمحے کا انقلاب ہے، اس لئے کہ وہ ہر پل ایک نئے عالم کے سراغ (جستجو) میں لگی رہتی ہے۔

☆...... ہر وجود کا تانا بانا رفت و بود (ماضی) سے ہے، یہ سارا ذوق نمود اسی رفت و بود ہی سے ہے یعنی کائنات کا وجود ہی فنا پر قائم ہے۔

☆...... راستے بھی مسافروں کی طرح سفر میں رہتے ہیں۔ ہر جگہ سفر پوشیدہ اور حضر (قیام) ظاہر ہے۔

☆...... قافلہ، اونٹنی اور بیابان اور کھجور کا درخت (وغیرہ) جس کو بھی تم دیکھو گے وہ کوچ کے درد کے باعث رو رہا ہو گا۔

☆...... چمن میں پھول ایک پل کا مہمان ہوتا ہے۔ اس کا رنگ اور اس کی چمک دمک ایک پل کا امتحان ہے۔

☆...... موسم گل کیا ہے؟ یہ ماتم بھی ہے اور پینے پلانے (عیش) کا عالم بھی ہے۔ غنچہ اس کی آغوش میں ہوتا ہے اور پھول کی نعش اس کے کندھوں پر ہوتی ہے۔

☆...... میں نے لالہ کے پھول سے کہا کہ تو تھوڑی دیر کے لئے مزید جل۔ وہ بولا کہ شاید تو ابھی تک ہمارے راز سے آگاہ نہیں ہے۔

☆...... خس وخاشاک ہی سے وجود کی تعمیر ہے۔نمود کی سزا حسرت کے سوا اور کیا ہے؟

دو سرائے ہست و بود آئی ؟ میا — از عدم سوے وجود آئی ؟ میا
در بیائی چوں شرار از خود مرو — در تلاش خرمنے آوارہ شو !
تاب و تب داری اگر مانند مہر — پا بنہ در وسعت آباد سپہر !
کوہ و مرغ و گلشن و صحرا بسوز — ماہیاں را در تہ دریا بسوز !
سینہ داری اگر در خورد تیر — در جہاں شاہیں بزی، شاہیں بمیر !
زانکہ در عرض حیات آمد ثبات — از خدا کم خواستم طول حیات !
زندگی را چیست رسم و دین و کیش ؟ — یک دم شیری بہ از صد سال میش !

معانی :...... ہست وبود: بقااور فنا۔ ور: اور اگر۔ مرو: مت جا۔ خرمنے: اناج کا کوئی ڈھیر' کھلیان۔ بنہ: رکھ۔ ماہیاں: جمع ماہی' مچھلیاں۔ شاہیں بزی: شاہین کی سی زندگی بسر کر۔ میش: بھیڑ بکری۔

ترجمہ وتشریح:......کیا تو اس بقاو فنا کی سرائے (دنیا) میں آنا چاہتا ہے، نہ آ، کیا تو عدم سے وجود کی طرف آنا چاہتا ہے، نہ آ۔

☆...... اور اگر تو آ ہی جاتا ہے تو پھر چنگاری کی طرح خود سے مت گزر (فنا نہ کر) کسی کھلیان کی تلاش میں آوارہ ہو جا،نکل جا۔

☆...... اگر تجھ میں سورج کی طرح چمک اور گرمی ہے تو پھر تو آسمانوں کی وسعتوں میں پاؤں رکھ عمل سے۔

☆...... پہاڑ اور پرندہ اور باغ وصحرا سب کو جلادے بلکہ مچھلیوں کو سمندر کی تہہ میں جلاڈال۔

☆...... اگر تیرا سینہ تیر کھانے کے قابل ہے تو پھر تو دنیا میں شاہیں کی طرح زندگی بسر اور شاہین بن کر مر۔

☆...... زندگی پیش کردینے سے ہی اس کی بقا ہے اس لئے نہیں مانگی۔

☆...... زندگی کے لئے رسم ودین اور مسلک کیا چیز ہے؟ شیر کا ایک پل (زندہ رہنا) بھیڑ کے سو سال (زندہ رہنے) سے بہتر ہے۔(یہ فقرہ ٹیپو نے اپنی شہادت کے وقت کہا تھا)۔یعنی شیر بن کر رہو اور شیر ہی کی طرح مرو۔یہی حقیقی زندگی ہے۔

زندگی محکم زتسلیم و رضاست — موت نیرنج و طلسم و سیمیاست !
بندہ حق ضیغم و آہوست مرگ — یک مقام از صد مقام اوست مرگ !
می فتد برگ آں مرد تمام — مثل شاہینے کہ افتد برحمام !
ہر زماں میرد غلام از بیم مرگ — زندگی او را احرام از بیم مرگ !
بندہ آزاد راشانے دگر — مرگ اورا میدہد جانے دگر !
او خود اندیش است مرگ اندیش نیست ! — مرگ آزاداں ز آنے بیش نیست !
بگور ازمر گے کہ سازد بالحد — زانکہ ایں مرگ است مرگ دام دود !
مرد مومن خواہد از یزدان پاک — آں دگر مرگے کہ برگیرد زخاک !
آں دگر مرگ ! انتہاے راہ شوق — آخریں تکبیر درجنگاہ شوق !
گرچہ ہر مرگ است برمومن شکر ! — مرگ پور مرتضیٰؓ چیزے دگر !

جنگ شاہان جہاں غارت گری است — جنگ مومن سنت پیغمبری است!
جنگ مومن چیست؟ ہجرت سوے دوست! — ترک عالم، اختیار کوے دوست!
آنکہ حرف شوق با اقوام گفت — جنگ را رہبانی اسلام گفت!
کس نداند جز شہید ایں نکتہ را — کو بخون خود خرید ایں نکتہ را

معانی :...... نیرنج: نیرنگ، مکروفریب، شعبدی۔ سیمیا: ایک قسم کا جادو جس کے ذریعے فریب نظر سے غیر موجود اشیاء دکھائی جاتی ہیں۔ ضیغم: شیر۔ آہو: ہرن۔ حمام: کبوتر۔ خود اندیش: اپنے بارے میں سوچنے والا۔ آنے: ایک آن، پل، لمحہ۔ دام و دد: چرندے پرندے اور درندے۔ پور مرتضٰیؓ: یعنی حضرت علیؓ مرتضٰی کے بیٹے حضرت امام حسینؓ۔ رہبانی: ترکِ دنیا۔

ترجمہ وتشریح:...... زندگی میں استحکام تسلیم ورضا سے پیدا ہوتا ہے اور موت تو نیرنگ وطلسم اور کیمیا (وہم) ہے۔ (تسلیم ورضا سے مراد ہے انسان کا اللہ کی رضا میں اپنی مرضی کو فنا کر دینا اور اس کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرنا۔ (موت وحیات اللہ ہی کی طرف سے ہے)۔

☆...... بندہ حق شیر ہے جب کہ موت اس کے لئے ہرن ہے۔ اس کی سینکڑوں مقامات میں سے موت ایک مقام ہے۔

☆...... وہ مرد کامل (بندہ حق) موت پر اس طرح جھپٹتا ہے جس طرح شاہین کبوتر پر جھپٹتا ہے۔

☆...... (نفس کا) غلام موت کے خوف سے ہر وقت مرتا ہے اور موت کے ڈر سے اس کی زندگی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

☆...... جبکہ بندہ آزاد کی شان ہی اور ہے۔ موت اسے ایک نئی جان (زندگی) دیتی ہے یعنی جہاد میں شہادت پا کر وہ حیات جاوید پالیتا ہے۔

☆...... بندہ آزاد اپنی فکر کرتا ہے۔ موت کے بارے میں نہیں سوچتا یا فکر نہیں کرتا۔ آزاد لوگوں کی موت ایک پل سے زیادہ کی نہیں ہوتی۔

☆...... اس موت سے گزر جا جو قبر سے موافقت کرتی ہے۔ یہ یا اس قسم کی موت تو چرندوں، پرندوں اور درندوں کی موت ہے۔

☆...... مرد مومن خدائے پاک سے اس موت کی آرزو رکھتا ہے جو اسے مٹی سے اٹھا لے۔

☆...... وہ دوسری موت کیا ہے، وہ راہ شوق کی انتہا ہے اور شوق کے ہنگامہ میں آخری تکبیر ہے۔ (جہاد میں اللہ اکبر کہہ کر جان کی قربانی دینا عشق ومحبت کی آخری منزل ہے)۔

☆...... اگرچہ مرد مومن کے لئے ہر موت شکر کی طرح شیریں ہے لیکن حضرت علیؓ مرتضٰی کے فرزند (امام حسینؓ جنہوں نے باطل قوت سے ٹکرا کر کربلا میں شہادت پائی) کی موت کچھ اور ہی چیز ہے۔

☆...... دنیا کے بادشاہوں کی جنگ محض لوٹ مار کے لئے ہوتی ہے جب کہ مومن کی جنگ (جہاد) سنت پیغمبرؐ ہے۔ (آنحضورؐ کی سنت کی پیروی ہے)۔

☆...... مومن کی جنگ کیا ہے؟ وہ محبوب حقیقی کی طرف ہجرت کرنا ہے اور دنیا چھوڑ دینا اور دوست (محبوب حقیقی) کے کوچے کی طرف جانا ہے۔

☆...... وہ ذات گرامی (حضور اکرمؐ) کہ جس نے قوموں کو عشق کی بات بتائی انہوں نے جنگ (جہاد) کو اسلام کی رہبانیت کہا ہے۔ (حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اسلام میں ایسی رہبانیت جائز ہے جس میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے مومن جاتا ہے۔

☆...... (یہ جو حضورؐ نے فرمایا اس نکتہ کو شہید کے سوا اور کوئی نہیں سمجھتا (جانتا)۔

زندہ رود رخصت می شود از فردوس بریں و تقاضاے حورانِ بہشتی

شیشہ صبر و سکونم ریز ریز پیر رومی گفت در گوشم کہ خیز !
آں حدیث شوق و آں جذب و یقیں آہ آں ایوان و آں کاخ بریں !
بادل پرخوں رسیدم بردرش یک ہجوم حور دیدم بردرش !
برلب شاں زندہ رود، اے زندہ رود زندہ رود، اے صاحب سوز و سرود !
شور و غوغا ازیسا رو ازیمیں یک دودم باما نشیں، باما نشیں !

معانی:...... ریز ریز: لبریز (ہوگیا)۔ خیز: اٹھ۔ کاخ بریں: بلند محل۔ رسیدم: میں پہنچا۔ باما نشیں: ہمارے پاس بیٹھ۔

ترجمہ وتشریح :....... (سلطان شہید کی باتیں سن کر) میرے صبر وسکون کا شیشہ پاش پاش ہوگیا یعنی پیانہ لبریز ہوگیا، میرا صبر وقرار جاتا رہا۔ مگر پیر رومی نے میرے کان میں کہا کہ اٹھ اب یہاں سے چلیں)۔

☆...... آہ وہ سلطان شہید کی عشق کی باتیں اور انہیں سن کر پیدا ہونے والا جذب ویقین، آہ وہ ایوان اور وہ پاک بلند محل (انہیں چھوڑ نے پر مجھے افسوس ہوا)۔

☆...... چنانچہ میں پرخوں دل کے ساتھ بہشت کے دروازے پر پہنچا۔ وہاں دروازے پر میں نے حوروں کا ہجوم دیکھا۔

☆...... ان کے ہونٹوں پر ''زندہ رود'' اے زندہ رود، زندہ رود، اے سوز وساز کے مالک'' کے الفاظ جاری تھے۔

☆...... دائیں بائیں حوروں کا شور وغوغا اٹھ رہا تھا کہ اے زندہ رود! ہمارے پاس ایک دولحہ بیٹھ جاؤ، ہمارے ساتھ بیٹھے رہو۔

زندہ رود

راہرو کو داند اسرار سفر ترسد از منزل ز رہزن بیشتر
عشق در ہجر و وصال آسودہ نیست بے جمال لایزال آسودہ نیست !
ابتدا پیش بتاں افتادگی انتہا از دلبراں آزادگی !
عشق بے پروا وہر دم در رحیل درمکان و لامکاں ابن السبیل !
کیش ماما نند موج تیزگام اختیار جادہ و ترک مقام !

معانی :....... کو داند: جو جانتا ہے۔ ترسد: ڈرتا ہے۔ رہزن: لٹیرا/راستے میں لوٹنے والا۔ جمال لایزال: ایسا جمال جسے زوال نہیں ہے۔ افتادگی: جھکاؤ۔ در رحیل: سفر میں رہتا ہے۔ ابن السبیل: راستے کا بیٹا یعنی مسافر۔

ترجمہ وتشریح:....... وہ مسافر جسے سفر کے رازوں کا علم ہے وہ لٹیروں سے اتنا زیادہ نہیں ڈرتا جتنا منزل سے ڈرتا ہے۔

☆...... عشق وہجر اور وصال (دونوں) میں آسودگی نہیں پاتا۔ وہ جمال لایزال کے بغیر آسودہ نہیں ہوتا۔

☆...... عشق کی ابتدا بتوں کے آگے جھک جانے سے ہے اور اس (عشق) کی انتہا ان دلبروں حسینوں سے آزاد ہو جانا ہے۔

☆...... عشق بے پرواہے اور ہردم سفر میں رہتا ہے۔ خواہ مکاں (یہ دنیا) ہو یا لامکاں (آخرت کی دنیا) وہ ہر جگہ مسافر ہے۔

☆...... ہمارا مسلک تیز بہنے والی موج کی طرح ہے، یعنی راستہ اختیار کرنا اور منزل کو چھوڑ دینا، مسلسل چلتے رہنا۔

حورانِ بہشتی

شیوہ ہاداری مثال روزگار یک نوائے خوش دریغ از مادار

معانی:...... دریغ از مادار: یعنی ہم سے دور نہ رکھ۔

ترجمہ وتشریح :...... (اے زندہ رود) تیرے طور طریقے زمانے کی طرح ہیں، ایک اچھی نوا (شاعری) تو ہمیں سنانے میں تامل نہ کر۔ اپنے چند شعر ہی سنا دے۔

غزلِ زندہ رود

بآدمے نرسید، خداچہ می جوئی زخود گریختہ آشنا چہ می جوئی !
دگر بشاخ گل آویز و آب و نم درکش پریدہ رنگ ! زباد صباچہ می جوئی ؟
دو قطرہ خون دل است آنچہ مشک می نامند تو اے غزال حرم در خطاچہ می جوئی ؟
عیار فقرز سلطانی و جہانگیری است سریر جم بطلب، بوریا چہ می جوئی ؟
سراغ اوز خیابان لالہ می گیرند نوائے خوں شدہ ما زما چہ می جوئی ؟
نظرز صحبت روشندلاں بیفزاید زدرد کم بصری تو تیاچہ می جوئی ؟
قلندریم و کرامات ماجہاں بینی است زمانگاہ طلب کیمیا چہ می جوئی !

معانی :...... چہ می جوئی: تو کیا ڈھونڈتا تلاش کرتا ہے۔ گریختہ ای: تو بھاگا ہوا ہے۔ آویز: لٹک جا۔ درکش: جذب کر۔ پریدہ رنگ: اڑے ہوئے رنگ والا۔ خطا: ملکِ خطا جہاں کے ہرن مشہور ہیں۔ سریر جم: قدیم ایرانی بادشاہ جمشید کا تخت۔ خیابان: پھولوں کی کیاری۔ بیفزاید: بڑھتی ہے اضافہ ہوتا ہے۔ توتیا: سرمہ۔ کم بصری: کمزور نظر ہونا' کمزور نظری۔

ترجمہ وتشریح :...... تو آدمی تک تو پہنچا نہیں، خدا تعالیٰ کو کیا ڈھونڈتا ہے۔ تو تو خود سے بھاگا ہوا ہے، (اپنے آپ سے دور ہے) تو آشنا کیا تلاش کرتا ہے (دوست کی تلاش کیسی؟)۔

☆...... تو پھر پھول (اسلام) کی شاخ سے لٹک اور پانی اور نمی جذب کر لے۔ اے اڑے ہوئے رنگ والے! (کملائے ہوئے پھول) تو باد صبا سے کیا تلاش کرتا ہے۔

☆...... جسے کستوری کہا جاتا ہے، وہ خون دل کے دو قطرے ہی تو ہیں۔ اے حرم کے ہرن تو ملک خطا میں کیا ڈھونڈتا ہے۔ (غزال حرم سے مراد مسلمان ہے)۔

☆...... فقر کی کسوٹی سلطانی اور جہانگیری ہے۔ تو جمشید کا تخت طلب کر، بوریا کیا ڈھونڈ رہا ہے؟

☆...... اس کا سراغ تو لالہ کی کیاریوں سے لگایا جاتا (ملاتا) ہے۔ ہماری خوں شدہ نوا کو ہم سے کیا ڈھونڈتا (پوچھتا) ہے یا شیر۔

☆...... روشن ضمیر حضرات کی صحبت سے نظر میں اضافہ ہوتا ہے۔ تو اپنی کمزور نظروں کے لئے سرمے کی تلاش کر رہا ہے۔ (سرمہ کمزوری نظر کا علاج نہیں)۔

☆...... ہم قلندر ہیں اور ہماری کرامات جہاں بینی ہے۔ تو ہم سے نگاہ طلب کر، کیمیا کیا تلاش کرتا ہے۔

حضور

گرچہ جنت از تجلی ہائے اوست جاں نیا ساید بجز دیدار دوست !
ماز اصل خویشتن در پردہ ایم طائریم و آشیاں گم کردہ ایم !
علم اگر کج فطرت و بد گوہر است پیش چشم ما حجاب اکبر است
علم را مقصود اگر باشد نظر می شود ہم جادہ و ہم راہبر
می نہد پیش تو از قشر وجود تاتو پرسی چیست راز ایں نمود
جادہ راہموار سازد ایں چنیں شوق را بیدار سازد ایں چنیں
درد و داغ و تاب و تب بخشد ترا گریہ ہائے نیم شب بخشد ترا
علم تفسیر جہان رنگ و بو دیدہ و دل پرورش گیرد ازو
برمقام جذب و شوق آرد ترا باز چوں جبریل بگوارد ترا !
عشق کس راکے بخلوت می برد او زچشم خویش غیرت می برد
اول اوہم رفیق و ہم طریق آخر اوراہ رفتن بے رفیق !

معانی:...... (......حضور: خدا کی بارگاہ) نیاساید: آرام یا سکون نہیں پاتی۔ کج فطرت: جس کی فطرت میں ٹیڑھا پن ہو۔ بدگوہر: جس کی فطرت میں بدی ہو۔ قشرِ وجود: وجود کا چھلکا۔ تو پرسی: تو پوچھے۔ آرد ترا: تجھے لاتا ہے۔ رفتن: جانا۔

ترجمہ وتشریح:...... اگر چہ جنت اس (خدا) کی تجلیوں میں سے ہے مگر جان اس محبوب کے دیدار کے بغیر سکون ہی نہیں پاتی۔

☆...... ہم اپنی اصل کے لحاظ سے پردے میں ہیں۔ ہم پرندے ہیں اور اپنا گھونسلا گم کر چکے ہیں۔

☆...... علم اگر کج فطرت اور اصل ہو تو وہ (علم) ہماری آنکھوں کے سامنے بڑا حجاب بن جاتا ہے۔

☆...... اگر علم کا مقصود ایسی نظر پیدا کرنا ہے جو راہ بیں، خدا بیں اور خود بیں ہو تو وہ (علم) خود ہی راستہ بھی ہے اور خود ہی راہبر بھی ہے۔

☆...... ایسا علم تیرے سامنے وجود کا چھلکا رکھتا ہے، تاکہ تو یہ پوچھے کہ اس نمود (شان دکھانے) کا راز کیا ہے۔

☆...... ایسا علم راستے کو اس طرح ہموار کر دیتا ہے اور شوق کو اس طرح بیدار کر دیتا ہے۔

☆...... وہ تجھے عشق کا درد، داغ، حرارت اور تڑپ عطا کرتا ہے۔ تجھے آدھی رات کا رونا عطا کرتا ہے۔

☆...... ایسا علم اس جہان رنگ و بو کی تفسیر ہے، یعنی اس کائنات کی وضاحت کرتا ہے۔ جس سے دیدہ و دل کی پرورش ہوتی ہے۔

☆...... وہ (علم) تجھے جذب و شوق کے مقام پر لاتا ہے اور پھر تجھے جبریل کی طرح چھوڑ دیتا ہے۔

☆...... عشق کسی کو خلوت میں کب لے جاتا ہے۔ وہ تو اپنی نظر سے بھی غیرت کھاتا ہے۔ غالب اس بات کو یوں کہتا ہے۔

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آ جائے ہے
میں اسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

☆...... ابتدا عشق میں تو رفیق (ساتھی) بھی ہے اور طریق بھی مگر اس کا آخر رفیق کے بغیر راستہ طے کرنا ہے۔ (سدرۃ المنتہی اور جبریل

والی بات)۔

در گزشتم زاں ہمہ حور و قصور	زورق جاں باختم در بحر نور !
غرق بودم در تماشائے جمال	ہر زماں در انقلاب و لایزال !
گم شدم اندر ضمیر کائنات	چوں رباب آمد بچشم من حیات !
آنکہ ہر تارش رباب دیگرے	ہر نوا از دیگرے خونیں ترے !
ماہمہ یک دودمان نار و نور	آدم و مہر و مہ و جبریل و حور !
پیش جاں آئینہ آویختند	حیرتے رابا یقیں آمیختند !
صبح امروزے کہ نورش ظاہر است	در حضورش دوش و فردا حاضر است !
حق ہویدا با ہمہ اسرار خویش	با نگاہ من کند دیدار خویش !
دیدنش افزودن بے کاستن !	دیدنش از قبر تن برخاستن !
عبد و مولا در کمین یک دگر	ہر دو بے تاب انداز ذوق نظر !
زندگی ہر جا کہ باشد جستجو است !	حل نشد ایں نکتہ من صیدم کہ اوست !

معانی:...... قصور: جمع قصر، بہت سے محل۔ زورقِ جاں: جان کی کشتی۔ باختم: میں نے بہادیا۔ رباب: ساز، ستار۔ دودمان: خاندان۔ آویختند: انہوں نے لٹکا دیا۔ آمیختند: ملا دیا گیا۔ ہویدا: ظاہر۔ دیدنش: اسے دیکھنا۔ افزودنِ بے کاستن: گھٹنے یا کم ہونے کے بغیر بڑھنا۔ برخاستن: اٹھنا۔ کمین: گھات۔

ترجمہ وتشریح :...... میں نے سب حوروں اور محلوں کو پیچھے چھوڑ دیا اور اپنی جان کی کشتی نور کے سمندر میں بہادی۔ (حضور حق کی طرف رخ کیا)۔

☆...... میں محبوب کے جمال کے نظارے میں مست ہوگیا۔ وہ جمال لایزال ہر لحہ بدلنے کے باوجود زوال پذیر نہیں ہوتا تھا۔

☆...... میں کائنات کے ضمیر میں کھوگیا، غرق ہوگیا اور میری نگاہوں کو زندگی رباب کی مانند نظر آئی۔

☆...... وہ رباب کہ جس کا ہر تار ایک نیا رباب تھا اس کا ہر نغمہ پہلے نغمہ سے زیادہ خونیں تر تھا۔

☆...... ہم سب آگ اور نور کے ایک ہی خاندان سے ہیں۔ ہم سب یعنی آدم اور سورج اور چاند اور جبرئیل اور حور بھی۔

☆...... میری جان کے سامنے آئینہ لٹکا دیا گیا اور میری حیرت کو یقین کے ساتھ ملا دیا گیا۔

☆...... (میں نے دیکھا کہ) آج کی صبح کہ جسکا نور ظاہر ہے، اس ذات کے حضور گذری ہوئی کل اور آنیوالی کل کی صبح حاضر ہے۔ (حضرت مجدد لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وقت ایک بسیط آن واحد ہے جس میں ماضی و مستقبل حال ہی کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں)

☆...... یہاں حق اپنے تمام اسرار کے ساتھ ظاہر تھا۔ جہاں وہ میری نگاہ سے اپنا دیدار کر رہا تھا۔

☆...... اس کا دیکھنا کم ہونے کے بغیر بڑھنا ہے۔ اس کا دیکھنا (جمال حق کا مشاہدہ کرنا) بدن کی قبر سے اٹھنا ہے۔

☆...... بندہ اور مولا دونوں ایک دوسرے کی تلاش میں ہیں اور دونوں ذوق نظر کے سبب بیقرار ہیں۔

☆...... زندگی جہاں بھی ہے وہ تلاش وجستجو میں مصروف ہیں۔ یہ نکتہ حل نہیں ہوا کہ میں شکار (مطلوب) ہوں یا وہ شکار ہے۔

عشق جاں را لذت دیدار داد — باز بانم جرأت گفتار داد
''اے دو عالم از تو بانور و نظر — اندکے آں خاکدانے رانگر
بندہ آزاد رانا سازگار — بردمد از سنبل اونیش خار!
غالباں غرق اند درعیش و طرب — کار مغلوباں شمار روز و شب!
از ملوکیت جہان تو خراب — تیرہ شب در آستین آفتاب!
دانش افرنگیاں غارت گری — دیرہا خیبر شد از بے حیدری!
آنکہ گوید لا الٰہ بیچارہ ایست — فکرش از بے مرکزی آوارہ ایست!
چار مرگ اندر پے ایں دیر میر — سود خوار و والی و ملا و پیر!
ایں چنیں عالم کجا شایان تست — آب و گل داغے کہ بردامان تست!''

معانی :...... اندکے: ذرا۔ ناسازگار: ناموافق۔ بردمد: اگتے ہیں۔ سنبل: ایک خوشبودار نرم گھاس۔ غالباں: جمع غالب، غلبہ پانے والے۔ مغلوباں: جمع مغلوب، جن پر غلبہ پایا گیا ہو۔

ترجمہ وتشریح:...... عشق نے جاں کو دیدار کی لذت بخشی اور میری زبان کو بات کرنے کی جرات بھی عطا کی۔

☆...... اے (ذات کریم) کہ دونوں جہان تیری وجہ سے نور اور نظر والے ہیں، ذرا اس خاکدان (مادی دنیا) کو بھی دیکھ۔
☆...... یہ آزاد بندے کے لئے سازگار نہیں ہیں، اس کے گل سنبل سے کانٹے کا زخم پیدا ہوتا ہے۔
☆...... غالب لوگ تو عیش وعشرت میں غرق ہیں اور مغلوب (کمزور) گن گن کر دن رات گزارتے ہیں۔
☆...... ملوکیت نے تیرا جہان برباد کر دیا ہے اور اس کے آفتاب کی آستین میں تاریک رات چھپی ہے۔
☆...... انگریزوں کی دانش غارت گری ہے۔ بے حیدری (حضرت علیؓ حیدر جیسی شخصیت دلیر کے بغیر) کے باعث بت کدے خیبر بن گئے ہیں (ناقابل تسخیر ہو چکے ہیں)۔
☆...... وہ جو (مسلمان) لا الٰہ کہتا ہے وہ بیچارہ ہے جس کا فکر بے مرکزی آوارہ ہو چکا ہے۔
☆...... مشکل سے مرنے والے سخت جاں اس مسلمان کی گھات میں یہ چار اموات لگی ہوئی ہیں، سود خوار اور حاکم اور ملا اور پیر۔
☆...... اس قسم کا جہان (اے خدا) تیری شان کے (لائق نہیں ہے) یہ پانی اور مٹی کا جہان (دنیا) تیرے دامن پر ایک داغ بن چکا ہے۔

ندائے جمال

کلک حق از نقشہاے خوب و زشت — ہرچہ مارا سازگار آمد نوشت!
چیست بودن دانی اے مرد نجیب؟ — از جمال ذات حق بردن نصیب!
آفریدن؟ جستجوے دلبرے! — وا نمودن خویش رابر دیگرے!
ایں ہمہ ہنگامہ ہاے ہست وبود — بے جمال مانیاید در وجود!
زندگی ہم فانی و ہم باقی است — ایں ہمہ خلاق و مشتاق است!

زندہ؟ مشتاق شو، خلاق شو ہمچو ما گیرندہ آفاق شو!
در شکن آن را کہ ناید سازگار از ضمیر خود دگر عالم بیار!
بندہ آزاد را آید گراں زیستن اندر جہان دیگراں!
ہر کہ او را قوت تخلیق نیست پیش ما جز کافر و زندیق نیست!
از جمال ما نصیب خود نبرد از نخیل زندگانی برنخورد
مرد حق! برندہ چوں شمشیر باش خود جہان خویش را تقدیر باش!

معانی :...... کلک: قلم۔ بودن: ہونا۔ مردِ نجیب: اصل اور شریف نسل کے آدمی (نجیب جو ماں باپ دونوں کی طرف سے شریف ہو)۔ آفریدن: پیدا کرنا۔ وانمودن: ظاہر کرنا۔ خلاقی: تخلیق کا عمل۔ زیستن: جینا۔ زندیق: مراد غیر مسلم (اصل لفظ زندیک کا معرب ہے' زندیک سے مراد زندخوان ہے جو آتش پرستوں کی کتاب اوستا کی شرح ہے)۔ برندہ: کاٹنے والا۔

ترجمہ وتشریح:...... حق کے قلم نے اچھے اور برے نقوش میں سے جو بھی ہمارے موافق تھا وہ لکھ دیا۔

☆...... اے مرد نجیب! کیا تو جانتا ہے کہ زندہ رہنا کیا ہے؟ وہ ذات حق کے جمال سے نصیب حاصل کرنا ہے۔

☆...... تخلیق کرنا کیا ہے؟ دلبر کی تلاش ہے اور اپنی ذات کو کسی دوسرے پر ظاہر کرنا ہے۔

☆...... زندگی اور عدم انیستی کے جتنے بھی ہنگامے ہیں وہ ہمارے جمال کے بغیر وجود میں نہیں آتے۔

☆...... زندگی فانی بھی ہے اور بقا والی بھی ہے۔ یہ سب عمل تخلیق اور ذوق عشق کو بقا والی یعنی حیات بن سکتے ہو۔

☆...... اگر تو زندہ ہے تو پھر مشتاق بن اور جس طرح میں نے اپنی تجلی سے کائنات کی ہر شے تخلیق کی ہے، تو بھی اسی طرح ہر شے کا خالق بن جا اور اپنے اس عمل سے ہماری طرح آفاق کا احاطہ کر لے (ہماری طرح آفاق کو اپنے قبضہ میں کر لے)۔

☆...... جو تیرے موافق حال نہیں ہے تو اسے توڑ دے اور اپنے ضمیر سے ایک نئی دنیا وجود میں لا۔

☆...... آزاد بندے کو دوسروں کے جہان میں زندگی بسر کرنا گراں گزرتا ہے۔ بقول علامہ:

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

☆...... جس کے اندر قوت تخلیق نہیں ہے، ہمارے سامنے کافر اور زندیق کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

☆...... جس نے ہمارے جمال سے اپنا حصہ نہ پایا۔ اس نے (حقیقی) زندگی کے درخت سے پھل نہ کھایا (حاصل نہ کیا)۔

☆...... اے مرد حق! تو تلوار کی طرح کاٹنے والا بن، ہر تیز رہ اور اپنے جہان کی تقدیر خود ہی بن۔

زندہ رود

چیست آئین جہان رنگ و بو جز کہ آب رفتہ می ناید بجو!
زندگانی اسر تکرار نیست فطرت او خوگر تکرار نیست!
زیر گردوں رجعت او را نارواست چوں زپا افتاد قومے برنخاست!
ملتے چوں مرد، کم خیزد زقبر چارہ او چیست غیر از قبر و صبر!

معانی:....... سرِ تکرار: دوبارہ آنے کی بات۔ خوگر: عادی۔ رَجعت: واپس آنا' ہونا' واپسی۔ ناروا: نامناسب۔

ترجمہ وتشریح:....... اس جہان رنگ وبو (دنیا) کا آئین کیا ہے صرف یہ ہے کہ گذرا ہوا پانی واپس ندی میں نہیں آتا' یعنی ''گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں''۔

☆...... زندگی میں تو تکرار کی بات یہ نہیں ہے۔ اس کی فطرت تو تکرار کی عادی ہی نہیں ہے۔

☆...... آسمان کے نیچے یعنی اس دنیا میں اس کا واپس آنا۔ اس (زندگی) کے لئے نامناسب ہے۔ ایک قوم جب پاؤں سے گر جاتی ہے تو پھر وہ دوبارہ نہیں اٹھتی۔

☆...... جب کوئی ملت (قوم) مرجاتی ہے تو وہ قبر سے نہیں اٹھتی۔ اس کا چارہ قبر اور صبر کے سوا اور کیا ہے۔

ندائے جمال

زندگانی نیست تکرار نفس — اصل او از حی و قیوم است و بس!
قرب جاں با آنکہ گفت انی قریب — از حیات جاوداں بردن نصیب!
فرد از توحید لاہوتی شود — ملت از توحید جبروتی شود!
بایزید و شبلی و بو ذر ازوست — امتاں را طغرل و سنجر ازوست!
بے تجلی نیست آدم را ثبات — جلوہ ما فرد و ملت راحیات!
ہر دو از توحیدی گیرد کمال — زندگی ایں را جلال آں را جمال!
ایں سلیمانی است، آں سلمانی است — آں سراپا فقر و ایں سلطانی است!
آں یکی را بیند ایں گردد یکی — در جہاں باآں نشیں با ایں بزی!

معانی:....... حی وقیوم: زندہ اور ہمیشہ قائم' خدا تعالیٰ۔ انی قریب: میں تیرے قریب ہوں۔ جبروتی: غالب' حکمران' عظمت۔ لاہوت: ذاتِ الٰہی کا عالم' مقام فنافی اللہ۔ لاہوتی: عالم لاہوت کا زندہ و پائندہ انسان۔ بایزید: بایزید بسطامی دوسری اور تیسری صدی ہجری کے مشہور صوفی' نام طیفور بن عیسیٰ بن سروشان' مقام وسال ولادت بسطام ۱۳۸ھ وفات ۲۶۱ھ ان کے دادا سروشان نے مجوسی مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا۔ شبلی: ابوبکر شبلی' یہ بھی مشہور صوفی تھے' ولادت بغداد ۲۴۷ھ' وفات ۳۳۴ھ' بغداد ہی میں وفات پائی' مشہور صوفی حضرت جنید بغدادیؒ کے شاگرد تھے۔ بوذر: ابوذر غفاری' حضور نبی کریمؐ کے صحابی اور صاحب فقر تھے' نام جندب بن جنادہ اور ابوذر کنیت' وفات ۳۲ھ۔ طغرل: رکن الدین ابو طالب محمد بن میکائیل' ایران کے سلجوقی خاندان کا پہلا بادشاہ' حکومت اصفہان سے بغداد تک تھی' ولادت ۳۸۵ھ' وفات ۴۵۵ھ۔ سنجر: احمد' لقب ناصر الدین اور کنیت ابوالحارث یہ بھی سلجوقی خاندان کا بادشاہ تھا ولادت ۴۷۹ھ' وفات ۵۵۲ھ۔ سلیمانی: مراد خدا پسند بادشاہت۔ یکی: ایک' توحید' واحد۔ بزی: زندگی بسر کی۔

ترجمہ وتشریح:....... زندگی سانسوں کے بار بار آنے کا نام نہیں ہے۔ اس کی اصل تو ''حی وقیوم'' سے ہے۔

☆...... اس ذات حق سے قرب پیدا کرنا جس کا فرمان ہے کہ ''اے بندے میں تیرے قریب ہوں'' ہمیشہ کی زندگی' حیات جاوید پانا ہے۔

☆...... ایک فرد توحید لاہوتی ہو جاتا ہے جب کہ توحید پر ایمان کے باعث ایک قوم جبروتی ہو جاتی ہے (تسلط حاصل کر لیتی ہے) مراد

آدمی اپنے اندر خدائی صفات پیدا کر کے ان صفات کا مظہر بنتا ہے۔اسی کے سبب ایک قوم غالب وحکمران بن جاتی ہے۔

☆...... اسی (اللہ تعالیٰ کے قرب سے) بایزیداور شبلی اور ابوذر غفاری جیسے صوفیا کرام پیدا ہوئے۔قوموں کے لئے طغرل اور سنجر جیسے حکمران اسی ایمان کی وجہ سے وجود میں آئے۔

☆...... تجلی کے بغیر آدم کو ثبات ابقا نہیں ہے۔اور ہمارا (خدا کا) جلوہ ہی فرد اور قوم کو زندگی بخشتا ہے۔

☆...... دونوں (فرد اور ملت) توحید ہی سے کامل ہوتا پاتے ہیں۔اسی (ملت) کے لئے زندگی جلال اور اس (فرد) کے لئے جمال ہے۔

☆...... یہ (جلال) خدا پسند بادشاہت ہے جب کہ وہ (جمال) خدا پسند فقر ہے۔وہ سراسر فقر ہے اور یہ سلطانی ہے۔(''سلیمانی'' اشارہ ہے حضرت سلیمانؑ کی طرف جو پیغمبر بھی تھے اور بادشاہ بھی۔''سلمانی'' اشارہ ہے حضرت سلمان فارسی کی طرف جو حضور اکرمؐ کے درویش صحابی تھے۔

☆...... وہ (فرد) ایک کو دیکھتا ہے،توحید پر ایمان رکھتا ہے) تو یہ اس کی بنا پر ایک متفق و متحدہ قوم بن جاتی ہے۔دنیا میں تو توحید پر ایمان رکھنے والوں کے ساتھ محبت رکھ اور اس متحدہ قوم کے ساتھ زندگی بسر کر جو ہر طرح کے نسب و نسل،زبان و وطن وغیرہ کے اختلاف کے باوجود ایک ہی قوم ہے۔

چیست ملت اے کہ گوئی لا الہ ؟	با ہزاراں چشم بودن یک نگہ !
اہل حق راحجت و دعویٰ یکے است	خیمہ ہاے ماجدا دلہا یکے است''
ذرہ ہا ازیک نگاہی آفتاب	یک نگہ شوتا شود حق بے حجاب !
یک نگاہی را بچشم کم مبیں	از تجلی ہاے توحید است ایں !
ملتے چوں می شود توحید مست	قوت و جبروت می آید بدست !

معانی:...... لا الہ:اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بودن:ہونا۔ حجت:دلیل۔ دعویٰ:مقدمہ۔ شو:ہوجا۔ ''خیمہ ہاے ما......'':ہمارے خیمے جدا جدا (الگ الگ) ہیں اور دل ایک ہیں (عربی ضرب المثل) بچشم کم:حقارت کی نظر سے۔ مبیں: مت دیکھ۔ جبروت:عظمت و دبدبہ۔

ترجمہ وتشریح:...... اے (کلمہ گو مسلمان) ''لا الہ'' کہنے والے،کیا تو جانتا ہے کہ ملت کیا ہے۔یہ ہزاروں آنکھوں کے ساتھ ایک ہی نگاہ کا پیدا ہونا ہے۔

☆...... اہل حق کی دلیل اور دعویٰ ایک ہے۔ہمارے خیمے الگ الگ ہیں لیکن دل ایک ہے۔(دل اکٹھے ہیں) (دوسرا مصرع ایک عربی ضرب المثل کا ترجمہ ہے)۔

☆...... ایک نگاہ ہونے کے سبب ذرے آفتاب بن جاتے ہیں۔تو بھی ''یک نگاہ'' ہوجا تاکہ حق تعالیٰ کو بے حجاب دیکھ سکے۔

☆...... تو ''یک نگاہی کو حقارت کی نظر نہ دیکھ۔یہ بھی توحید کی تجلیوں میں سے ایک تجلی ہے۔

☆...... جب کوئی ملت توحید میں مست ہوجاتی ہے تو وہ قوت وجبروت کی مالک بن جاتی ہے۔

روح ملت را وجود از انجمن	روح ملت نیست محتاج بدن !
تا وجودش را نمود از صحبت است	مردذ چوں شیرازہ صحبت شکست !
مردہ ؟ ازیک نگاہی زندہ شو	بگور از بے مرکزی پایندہ شو

وحدت افکار و کردار آفریں تا شوی اندر جہاں صاحب نگیں !

معانی:...... انجمن: مجلس، محفل۔ شیرازہ: ایک جگہ سلا ہوا۔ صاحب نگیں: حکمران۔

ترجمہ وتشریح:...... ملت کی روح کا وجود انجمن سے ہے۔ ملت کی روح بدن کی محتاج نہیں ہے۔

☆...... چونکہ اس کے وجود کی نمود (ظہور صحبت (باہمی مل بیٹھنا) سے ربط باہم ہے۔ اس لئے جب اس (ملت) کی صحبت کا شیرازہ بکھر گیا تو وہ قوم مرجاتی ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

☆...... کیا تو مردہ ہے؟ اگر ایسا ہے تو یک نگاہی سے زندہ ہو جا۔ بے مرکزی سے گذر جا اور صاحب بقا بن جا (یا بندگی پالے)۔

☆...... افکار اور کردار کی وحدت پیدا کرتا کہ تو دنیا میں حکمران بن جائے۔ اس سلسلے میں علامہ کی نظم "مرد مسلمان (ضرب کلیم) بھی ملاحظہ ہو جس کا مطلع ہے۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

زندہ رود

من کیم ؟ تو کیستی ؟ عالم کجاست درمیان ما وتو دوری چراست ؟

من چرا در بند تقدیرم بگوے تو نمیری من چرا میرم بگوے !

معانی:...... من کیم: میں کون ہوں۔ تو کیستی: تو کون ہے۔ چراست: کیوں یا کس لئے ہے۔ تو نمیری: تو نہیں مرتا۔ میرم: میں مروں۔

ترجمہ وتشریح:...... میں کون ہوں، تو کون ہے؟ میرے اور آپ کے درمیان دوری کس لئے ہے؟ (کیوں ہے)۔

☆...... فرمایئے کہ میں تقدیر کی زنجیر میں کیوں قید ہوں۔ تو تو مرتا نہیں لیکن میں کیوں مرتا ہوں؟ اس سلسلے میں کچھ فرمایئے۔

ندائے جمال

بودہ اندر جہان چار سو ہر کہ گنجد اندر و میرد درو

زندگی خواہی خودی را پیش کن چار سو را غرق اندر خویش کن

باز بینی من کیم تو کیستی ! درجہاں چوں مردی و چوں زیستی !

معانی:...... بودہ ای: تو رہا ہے۔ گنجد: سماتا ہے، گم رہتا ہے۔ میرد: مرجاتا ہے۔ درو: اس میں۔ چوں مردی: تو کیسے مرا۔ چوں زیستی: تو کیسے زندہ رہا۔

ترجمہ وتشریح:...... تو اس چار طرفوں والی دنیا میں رہا ہے۔ جو کوئی اس میں گم ہو (سما) جاتا ہے، وہ اس میں مرجاتا ہے۔ بقول علامہ:

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

☆...... اگر تو زندگی (حیات جاوید) چاہتا ہے تو خودی اختیار کر اور اس جہان چار سو (دنیا) کو اپنے اندر غرق کر لے۔
☆...... (جب تجھے معرفت حاصل ہو جائے گی پھر تو دیکھ لے گا، کہ میں کون ہوں اور تو کون ہے اور تو آگاہ ہو جائے گا کہ تو دنیا میں کیسے مرا اور کس طرح زندہ رہا، کس طرح زندگی بسر کی (زندگی اور موت کی حقیقت کیا ہے؟)

زندہ رود

پوزش ایں مرد ناداں در پذیر ۔۔۔ پردہ را از چہرہ تقدیر گیر
انقلاب روس و الماں دیدہ ام ۔۔۔ شور درجان مسلماں دیدہ ام
دیدہ ام تدبیر ہاے غرب و شرق ۔۔۔ وانما تقدیر ہاے غرب و شوق

معانی:...... پوزش: معافی' معذرت' عذر۔ در پذیر: قبول فرما۔ گیر: اٹھا' ہٹا۔ الماں: جرمنی۔ وانما: ظاہر فرما۔

ترجمہ وتشریح:...... اس (مجھ) مرد ناداں کی معذرت قبول کر اور تقدیر کے چہرے سے پردہ اٹھا دے کہ تقدیر کیا ہے؟۔
☆...... میں نے روس اور جرمنی کا انقلاب دیکھا ہے۔ میں نے مسلمان کی جان میں بھی شور دیکھا ہے۔
☆...... میں نے مغرب و مشرق کی تدابیر بھی دیکھی ہیں۔ مجھ پر مغرب و مشرق کی تقدیر بھی ظاہر فرمایئے۔ (کہ انہیں کیا پیش آنے والا ہے)۔

افتادن تجلی جلال

ناگہاں دیدم جہان خویش را ۔۔۔ آں زمین و آسمان خویش را
غرق در نور شفق گوں دیدمش ۔۔۔ سرخ مانند طبر خوں دیدمش !
زاں تجلی ہا کہ درجانم شکست ۔۔۔ چوں کلیم اللہ فتادم جلوہ مست !
نور او ہر پردگی را وا نمود ۔۔۔ تاب گفتار از زبان من ربود !
از ضمیر عالم بے چند وچوں ۔۔۔ یک نواے سوز ناک آمد بروں !

معانی:...... (حق تعالیٰ کے جلال کی تجلی کا گرنا)...... ناگہاں: اچانک۔ نورِ شفق گوں: شفق کی روشنی جیسا نور' سرخ نور۔ دیدمش: میں نے اسے دیکھا۔ طبر خوں: سرخ رنگ کی لکڑی' اردو میں مجیٹھ کہتے ہیں۔ کلیم اللہ: حضرت موسیٰ کلیم اللہ جو کوہِ طور پر خدا کے جلوہ سے بیہوش ہو گئے تھے۔ ربود: چھین لی۔ تاب: طاقت۔ عالم بے چند وچوں: عالم لامکاں۔

ترجمہ وتشریح:...... اچانک میں نے اپنے جہان کو دیکھا۔ اپنے اس جہان کے زمین و آسمان کو دیکھا۔
☆...... میں نے اسے شفق گوں نور میں غرق (شفق کی مانند سرخ خون میں نہائے ہوئے) دیکھا۔ اسے طبر خوں (عناب) کی مانند سرخ دیکھا۔
☆...... ان تجلیوں کے سبب جو میری جان پر گریں، میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی طرح جلوہ مست ہو گیا (بے ہوش ہو گیا)۔
☆...... اس تجلی کے نور نے ہر پوشیدہ چیز کو ظاہر کر دیا اور میری زبان سے بولنے کی قوت بھی چھین لی۔
☆...... عالم لامکاں کے ضمیر سے ایک پر سوز آواز سنائی دی (جو کہہ رہی تھی کہ)۔

"بگوار از خاور و افسونی افرنگ مشو ۔۔۔ کہ نیرزد بجوے ایں ہمہ دیرینہ ونو

آں نگینے کہ تو با اہرمناں باختہ — ہم بجبریل امینے نتواں کرد گرد !
زندگی انجمن ار آونگہدار خود است — اے کہ در قافلہ بے ہمہ شو باہمہ رو !
تو فرو زندہ تر از مہر منیر آمدہ — آنچناں زی کہ بہر ذرہ رسانی پر تو !
چوں پرکاہ کہ در رہگزر باد فتاد — رفت اسکندرو داراو قباد و خسرو !
از تنک جامی تو میکدہ رسوا گردید — شیشہ گیر و حکیمانہ بیاشام و برو''!

معانی:...... افسونی: مسحور‘ جس پر جادو کا اثر ہو۔ اہرمناں: جمع اہرمن‘ شیطان۔ باختہ ای: تو نے ہار دیا ہے۔ رو: چل۔ فروزندہ تر: زیادہ روشن۔ مہر منیر: روشن سورج۔ پرتو: روشنی‘ دھوپ۔ اسکندر: یونان کا سکندر اعظم۔ داراو قباد و خسرو: تینوں قبل از اسلام ایران کے بادشاہ تھے۔ تنک جامی: کم ظرفی۔ بیاشام: پی جا۔ حکیمانہ: داناؤں کی طرح‘ عقلمندوں کی طرح۔

ترجمہ وتشریح:...... تو مشرق سے گزر جا اور افرنگ (اہل مغرب) سے مسحور نہ ہو، کہ یہ قدیم وجدید (پرانا اور نیا) دو جو کی بھی قیمت نہیں پاتا۔

☆...... وہ نگینہ جو تو نے شیطانوں کے پاس ہار دیا ہے، وہ تو جبرئیل امین کے پاس بھی گروی نہیں رکھا جا سکتا۔

☆...... زندگی انجمن آراستہ کرنے والی اور آپ اپنی محافظ بھی ہے۔اے کہ تو قافلے میں ہے، تو سب سے بے نیاز رہ اور سب کے ساتھ چل (شمع محفل کی طرح سب سے جدا سب کا رفیق)۔

☆...... تو روشن سورج سے بھی زیادہ روشن ہے۔تو اس طرح کی زندگی بسر کر کہ تو ہر ذرے کو اپنی روشنی پہنچاتا رہے (ہر ذرہ تک اپنا پرتو پہنچائے)۔

☆...... (بڑے بڑے بادشاہ جیسے) یونان کا سکندر اور ایران کے دارا اور قباد (کیقباد) اور خسرو اس دنیا سے اس طرح چلے گئے جس طرح خشک گھاس کا تنکا ہوا کی راہ میں پڑا ہو (ہوا اسے اڑا کر لے جاتی ہے)۔

☆...... تیری تنک جامی (کم ظرفی) کے باعث میکدہ رسوا ہو گیا ہے تو پیالہ اٹھا اور ہوش مندوں کی طرح پی جا اور رخصت ہو جا۔

خطاب بہ جاوید

(سخنے بہ نژادِ نو)

این سخن آراستن بے حاصل است — بر نیاید آنچہ در قعر دل است!
گرچہ من صد نکتہ گفتم بے حجاب — نکتہ دارم کہ ناید در کتاب!
گر بگویم می شود پیچیدہ تر — حرف و صوت اور اکند پوشیدہ تر
سوز اورا از نگاہ من بگیر — یاز آہ صبح گاہ من بگیر!

معانی :...... (نژادِنو: نئی نسل۔ جاوید: علامہ اقبال کا بیٹا' مراد قوم کا ہر نوجوان)...... آراستن: سجانا۔ بے حاصل: بے نتیجہ۔ بر نیاید: باہر نہیں آتا' نہیں آسکتا۔ قعر: گہرائی۔ حرف وصوت: حرف اور صدا۔ بگیر: حاصل کر۔

ترجمہ وتشریح :...... یہ جو میں گفتگو کی محفل آراستہ کر رہا ہوں اس سے کچھ حاصل نہیں جو کچھ دل کی گہرائی میں ہے اس کا باہر آنا ممکن نہیں۔

☆...... اگر چہ میں سینکڑوں نکتے واضح طور پر بیان کر چکا ہوں مگر میرے ذہن میں ایک اور نکتہ ہے جو لکھنے میں نہیں آسکتا (جو کتاب میں نہیں سماتا)۔

☆...... اگر میں وہ بیان کرتا ہوں تو وہ اور بھی پیچیدہ ہو جائے گا، اس لئے کہ میرے الفاظ اور آواز اسے پہلے سے بھی زیادہ پوشیدہ کر دیں گے (چھپا دیں گے)۔

☆...... تو اس کا سوز میری نگاہ سے حاصل کر یا پھر میری صبح کے وقت کی آہ سے حاصل کر۔

دوسرا بند

مادرت درس نخستیں باتو داد — غنچہ تو از نسیم او کشاد!
از نسیم او ترا ایں رنگ و بوست — اے متاع ما بہاے تو ازوست
دلوت جاوید ازو اندوختی — از لب او لا الہ آموختی
اے پسر! ذوق نگہ ازمن بگیر — سوختن در لا الہ ازمن بگیر!
لا الہ گوئی؟ بگواز روے جاں — تاز اندام تو آید بوے جاں!
مہر و مہ گردد زسوز لا الہ — دیدہ ام ایں سوز رادہ کوہ و کہ!
ایں دو حرف لا الہ گفتار نیست — لا الہ جز تیغ بے زنہار نیست!
زیستان باسوز او قہاری است — لا الہ ضرب است و ضرب کاری است!

معانی :...... مادرت: تیری ماں۔ درسِ نخستیں: پہلا سبق۔ بہاے تو: تیری قیمت۔ اندوختی: تو نے حاصل کی۔

آموختی: تو نے سیکھا۔ سوختن: جلنا۔ کہ: کاہ، گھاس کا تنکا۔ مہر و ماہ: سورج اور چاند۔ تیغ بے زنہار: جس تلوار سے بچا نہ سکے۔ زیستن: جینا۔

ترجمہ وتشریح: ...... (لا الہ کا) پہلا سبق تجھے تیری والدہ نے دیا اور اس کی باد نسیم سے تیری کلی کھل گئی۔

☆ ...... اس کی نسیم ہی سے تجھ میں یہ رنگ و بو ہے۔ اے ہماری متاع (سامان) تیری قیمت اسی سے ہے۔ (تیری قیمت تیری ماں کی وجہ سے ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب جاوید ابھی لڑکا تھا)۔

☆ ...... تو نے (دین و ایمان کی) ہمیشہ رہنے والی دولت اسی سے حاصل (جمع) کی ہے اور اس کے ہونٹوں سے تو نے لا الہٰ سن کر سیکھا ہے۔

☆ ...... اے بیٹے! اب تو مجھ سے ذوق نگاہ سیکھ اور لا الہٰ میں جلنا مجھ سے سیکھ۔

☆ ...... کیا تو ''لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کہتا ہے؟ اگر کہتا ہے تو روح میں ڈوب کر کہہ تاکہ تیرے جسم سے جان (روح) کی خوشبو آئے۔

☆ ...... سورج اور چاند گردش (لا الہ کے سوز سے ہے)۔ میں نے یہ سوز پہاڑ اور تنکے میں (ہر چھوٹی بڑی شے میں) دیکھا ہے۔

☆ ...... لا الہٰ کے یہ دو الفاظ محض گفتار / قال نہیں، بلکہ یہ لا الہٰ ایک بے زنہار تلوار کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

☆ ...... اس (لا الہٰ) کے سوز کے ساتھ یا اس کے سوز میں جینا قہاری ہے۔ لا الہٰ ایک ضرب ہے اور کاری ضرب ہے۔

تیسرا بند

مومن و پیش کساں بستن نطاق ! | مومن و غداری و فقر و نفاق !
با پشیزے دین و ملت را فروخت | ہم متاع خانہ و ہم خانہ سوخت !
لا الہ اندر نمازش بود و نیست | نازہا اندر نیازش بود و نیست !
نور در صوم و صلوات او نماند | جلوہ در کائنات او نماند !
آنکہ بود اللہ اور اساز و برگ | فتنہ او حب مال و ترس مرگ !
رفت از واں مستی و ذوق و سرور | دین او اندر کتاب و او بگور !
صحبتش باعصر حاضر در گرفت | حرف دیں را از دو پیغمبر گرفت
آں ز ایراں بود وایں ہندی نژاد | آں ز حج بیگانہ وایں از جہاد !
تا جہادا و حج نماند از و اجبات | رفت جاں از پیکر صوم و صلوات
روح چوں رفت از صلوات و از صیام | فرد ناہموار و ملت بے نظام !
سینہ ہا از گرمی قرآں تہی | از چنیں مرداں چہ امید بہی !
از خودی مرد مسلماں در گزشت | اے خضر دستے کہ آب از سر گزشت !

معانی: ...... بستن نطاق: غلامی کا کپڑا کمر پر باندھنا۔ پشیزے: ایک کوڑی، دمڑی، بالکل معمولی قیمت۔ ساز و برگ: ساز و سامان۔ دو پیغمبر: دو شخص جنہوں نے پیغمبر ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، ایک ایران سے جس کا نام میرزا حسین علی بہاء اللہ تھا، ۱۸۱۷ء میں نور (ایران) کے مقام پر پیدا ہوا، اس نے حج اور تمام شریعتِ محمدی منسوخ کر دیں۔ اس کے پیروکار بہائی کہلاتے ہیں، دوسرا جھوٹا

پیغمبر برصغیر کے شہر قادیاں میں ۱۸۳۸ء میں پیدا ہوا' نام مرزا غلام احمد' اس نے جہاد کو غیر ضروری قرار دیا' قادیاں ہی میں فوت ہوا' اس کے پیروکار مرزائی کہلاتے ہیں۔ واجبات: جمع واجب' ضروری۔ امید بہی: اچھائی کی امید۔ خضر: نام ایک پیغمبر کا' جن کا ٹھکانا پانی میں ہے اور جنہیں حیاتِ جاوید ملی ہوئی ہے۔ دستے: آں مدد۔

ترجمہ وتشریح :...... مومن ہوتے ہوئے غلامی کا کپڑا کمر پر باندھنا، اور مومن ہوتے ہوئے غداری اور غریبی اور نفاق کی زندگی بسر کرنا (مومن کی شان نہیں)۔

☆...... آج کے مسلمان نے دین وملت کو ایک کوڑی کے بدلے بیچ دیا۔ اس نے اپنے گھر کا سامان / اثاثہ اور اپنا گھر بھی جلا دیا۔

☆...... کبھی اس کی نماز میں پہلے توحید کا رنگ تھا، اب نہیں رہا۔ اس کے نیاز میں کبھی ناز تھا مگر اب نہیں رہا۔

☆...... اس کے روزوں اور نمازوں میں نور نہیں اس کی کائنات میں حق کا جلوہ نہیں رہا۔

☆...... وہ مسلمان جس کی زندگی کا ساز وسامان خدا تھا، اب اس کا فتنہ مال کی محبت اور موت کا خوف ہے۔

☆...... اس میں ذوق وسرور کی وہ مستی نہیں رہی۔ اس کا دین بس کتاب / قرآن میں ہے اور خود وہ قبر میں ہے (وہ مر چکا ہے)۔

☆...... وہ جدید دور کی صحبت اختیار کر چکا ہے۔ دین کے الفاظ اس نے دو (نام نہاد) پیغمبروں سے لے لئے ہیں۔

☆...... ایک نام نہاد پیغمبر ایران سے تھا (بہاء اللہ) اور دوسرا ہندی نسل سے تھا (مرزا قادیانی) وہ (ایرانی) حج سے بیگانہ (بے بہرہ) تھا اور یہ جہاد سے۔

☆...... جب حج اور جہاد مسلمانوں کے لئے واجب نہ رہے تو روزوں اور نمازوں کے جسم سے جان بھی نکل گئی (ختم ہو گئی)۔

☆...... جب نماز اور روزے سے روح جاتی رہی تو فرد بے لگام ہو گیا اور ملت میں کوئی تنظیم نہ رہی (انتشار کا شکار ہو گئی)۔

☆...... (آج کے) مسلمانوں کے سینے قرآن کی حرارت سے خالی ہو گئے۔ ایسے لوگوں سے بہتری یا بھلائی کی کیا امید کی جا سکتی ہے۔

☆...... آج کا مرد مسلمان خودی کو بھول گیا۔ اے خضر ہاتھ پکڑ ا یئے یعنی مدد کیجئے کہ پانی سر سے گذر چکا ہے۔

چوتھا بند

سجدہ کز وے زمیں لرزیدہ است ‏ ‏ ‏ برا مرادش مہر و مہ گردیدہ است

سنگ اگر گیرد نشان آں سجود ‏ ‏ ‏ در ہوا آشفتہ گردد ہم چو دود !

ایں زماں جز سر بزیری ہیچ نیست ‏ ‏ ‏ اندر و جز ضعف پیری ہیچ نیست !

آں شکوہ ربی الاعلیٰ کجاست ‏ ‏ ‏ ایں گناہ اوست یا تقصیر ماست ؟

ہر کسے برجادہ خود تندرو ‏ ‏ ‏ ناقہ ما بے زمام و ہرزہ دو !

صاحب قرآن و بے ذوق طلب ‏ ‏ ‏ العجب ثم العجب ثم العجب !

معانی:...... لرزیدہ است: کانپ جاتی ہے۔ گردیدہ است: گردش کرتے ہیں۔ آشفتہ گردد: تحلیل، منتشر ہو جائے۔ سربزیری: سر جھکانے کا عمل۔ ربی الاعلیٰ: میرا رب سب سے بڑا ہے۔ (نماز میں سجدے میں کہا جاتا ہے)۔ تندرو: تیز چلنے والا۔ زمام: نکیل۔ ہرزہ دو: بیہودہ یا بے مقصد بھاگی اور دوڑی جا رہی ہے۔ العجب: تعجب ہے' عجب بات ہے۔ ثم: پھر' دوبارہ۔

ترجمہ وتشریح:...... ایسا سجدہ جس سے کبھی زمین کانپا کرتی تھی' جسکی مراد پر (حسب منشا) سورج اور چاند گردش کیا کرتے تھے۔

☆...... اگرچہ اس سجدے کا نشان خود پر جمالیتا تھا تو وہ دھوئیں کی طرح معمور تحلیل فضا میں منتشر ہو جایا کرتا تھا۔
☆...... آج اس زمانے میں کیے جانے والا سجدہ محض سر جھکانا ہے اور کچھ نہیں۔ اس میں بڑھاپے کی کمزوری کے سوا اور کچھ باقی نہیں ہے۔
☆...... وہ (تسبیح) ''ربی الاعلیٰ'' کی شان و شوکت کہاں رہی؟ یہ اس کا گناہ ہے یا ہمارا قصور ہے۔
☆...... ہر کوئی اپنے راستے پر تیزی سے بھاگ رہا ہے۔ ہماری اونٹنی بھی بے لگام ہو کر بلا مقصد دوڑی جا رہی ہے۔
☆...... (عجیب بات ہے کہ) مسلمان صاحب قرآن ہوتے ہوئے (قرآن مجید کا حامل) بھی طلب کے ذوق سے محروم ہے یہ تو بڑی عجیب بات ہے (تعجب ہے، دوبارہ تعجب ہے اور سہ بارہ تعجب ہے)۔

پانچواں بند

گر خدا سازد ترا صاحب نظر ۔۔۔ روزگارے را کہ می آید نگر !
عقلہا بے باک و دلہا بے گداز ۔۔۔ چشمہا بے شرم و غرق اندر مجاز !
علم و فن، دین و سیاست، عقل و دل ۔۔۔ زوج زوج اندر طواف آب و گل !
آسیا آں مرز و بوم آفتاب ۔۔۔ غیر بیں، از خویشتن اندر حجاب !
قلب او بے واردات نو بنو ۔۔۔ حاصلش را کس نگیرد باد و جو!
روزگارش اندریں دیرینہ دیر ۔۔۔ ساکن و یخ بستہ و بے ذوق سیر !
صید ملایان و نخچیر ملوک ۔۔۔ آہوے اندیشہ اولنگ و لوک !
عقل و دین و دانش و ناموس و ننگ ۔۔۔ بستہ فتراک لردان فرنگ !
تاختم بر عالم افکار او ۔۔۔ بر دریدم پردہ اسرار او !
در میان سینہ دل خوں کردہ ام ۔۔۔ تا جہانش را دگر گوں کردہ ام

معانی :...... زوج زوج: گروہ در گروہ، سب مل کر۔ آسیا: ایشیا۔ مرز و بوم: مراد طلوع ہونے کی جگہ، سرزمین، وطنِ آفتاب۔ دیرینہ دیر: پرانی دنیا۔ نخچیر: شکار۔ آہو: ہرن۔ لنگ ولوک: لنگڑا اور گھٹنوں کے بل ہاتھ ٹیک کر چلنے والا۔ لردان: جمع لرد، لارڈ۔ دگرگوں: بدل دینا۔ تاختم: میں نے چڑھائی کی۔ بردریدم: میں نے پھاڑ ڈالا، راز افشاں کر دیے۔

ترجمہ وتشریح:...... (بیٹے!) اگر خدا تجھے صاحب نظر (بصیرت) بنا دے تو آنے والے زمانے کو دیکھنا یعنی غور کرنا۔
☆...... اس دور کے لوگوں کی عقلیں بے خوف ہوں گی اور ان کے دل گداز سے خالی ہوں گے۔ ان کی آنکھوں میں شرم نہ ہو گی اور وہ حسن مجاز میں غرق (ڈوبے) ہوں گے۔
☆...... کیا علم و فن، کیا دین و سیاست اور کیا عقل و دل، سبھی مادیات کے طواف میں گروہ در گروہ لگے ہوئے ہیں یا لگے ہوں گے۔
☆...... ایشیا جو سورج کی مرز و بوم (سرزمین) ہے، وہ سراسر غیر کی طرف متوجہ ہے اور خود سے پردے میں ہے (دوسروں پر فریفتہ اور خود فراموش ہے) (اپنے آپ سے چھپا ہوا ہے)۔
☆...... اس کا دل نئی نئی واردات سے خالی ہے۔ اس کی فکر کو کوئی دو جو (انتہائی معمولی قیمت) کے بدلے بھی نہیں لیتا۔

☆...... اس پرانی دنیا میں اس کی زندگی ساکن اور یخ بستہ ہے اور ذوق سیر کے بغیر ہے۔ (زمانہ جامد سرد اور حرکت کے بغیر ہے)۔

☆...... وہ نام نہاد ملاؤں کا اور بادشاہوں یعنی جاگیرداروں اور نوابوں کا شکار ہو چکا ہے اس کی فکر کا ہرن لنگڑا لولا ہے۔

☆...... اس کی عقل اور اس کا دین، اس کی دانش اور اس کا ناموس وننگ، سب فرنگیوں کے شکار بند کی طرح بندھے ہوئے ہیں۔

☆...... میں نے اس (مشرق) کے افکار (کی دنیا) پر حملہ کیا اور اسکے رازوں کا پردہ پھاڑ کے رکھ دیا۔ (اس براعظم کے راز افشاء کر دیئے)۔

☆...... میں نے اپنے سینے میں دل کو خون کر لیا ہے، تب کہیں جا کر میں نے اس کی دنیا بدل دی ہے۔

چھٹا بند

من بطبع عصر خود گفتم دو حرف — کردہ ام بحرین را اندر دو ظرف !

حرف پیچا پیچ و حرف نیش دار — تا کنم عقل و دل مرداں شکار !

حرف تہ دارے بانداز فرنگ — نالہ مستانہ از تار چنگ !

اصل ایں از ذکر و اصل آں زفکر — اے تو بادا وارث ایں فکر و ذکر !

آبجویم از دو بحر اصل من است — فصل من فصل ست وہم وصل من است !

تا مزاج عصر من دیگر فتاد — طبع من ہنگامہ دیگر نہاد !

معانی:...... بحرین: دو سمندر۔ ظرف: برتن۔ حرف پیچا پیچ: گنجلک پیچیدہ باتیں۔ نیش دار: چبھنے والی۔ تو بادا: خدا کرے تو بن جائے۔ فصل: جدائی۔ نہاد: برپا کیا۔ فتاد: بدلنا۔

ترجمہ وتشریح:...... میں نے اپنے دور کی طبیعت کی دو باتیں کی ہیں اور میں نے دو سمندروں کو (میں نے دو کوزوں) میں ڈال لیا ہے۔ (بند کر دیا ہے)۔

☆...... یہ باتیں پیچ در پیچ، گنلک اور نیش دار (واشگاف) ہیں تا کہ مردوں کی عقل اور ان کے دلوں کو شکار کر سکوں۔

☆...... میں نے فرنگیوں کے انداز میں تہ دار باتیں کی ہیں اور اپنے رباب کے تاروں سے مستانہ نالے بھی پیدا کیے ہیں۔

☆...... اس (عشق) کی اصل ذکر ہے اور اس (عقل) کی اصل فکر ہے۔ اللہ کرے کہ تو ان دونوں فکر و ذکر کی میراثوں کا وارث بنے۔

☆...... میں ایک ندی ہوں۔ میری اصل (منبع) ان دو سمندروں (عقل وعشق) سے ہے۔ میری جدائی، میری جدائی بھی ہے اور میرا وصل بھی ہے۔

☆...... جب سے میرے زمانے کا مزاج کچھ اور ڈھنگ کا بنا (مزاج بدلا ہے) میری طبیعت نے بھی ایک اور طرح کا ہنگامہ پیدا کیا ہے (نیا ہنگامہ برپا کر رکھا ہے)۔

ساتواں بند

نوجواناں تشنہ لب، خالی ایاغ — شستہ رو، تاریک جاں، روشن دماغ !

کم نگاہ و بے یقین و ناامید — چشم شاں اندر جہاں چیزے ندید !

ناکساں منکر ز خود مومن بغیر — خشت بند از خاک شاں معمار دیر !

مکتب از مقصود خویش آگاہ نیست ‏ ‏ ‏ تا بجذب اندرونش راہ نیست !

نور فطرت راز جانہا پاک شست ‏ ‏ ‏ یک گل رعناز شاخ او نرست !

خشت را معمار ما کج می نہد ‏ ‏ ‏ خوے بط با بچہ شاہیں دہد !

علم تا سوزے نگیرد از حیات ‏ ‏ ‏ دل نگیرد لذتے از واردات !

علم جز شرح مقامات تو نیست ‏ ‏ ‏ علم جز تفسیر آیات تو نیست !

سوختن می باید اندر نار حس ‏ ‏ ‏ تا بدانی نقرہ خود راز مس !

علم حق اول حواس، آخر حضور

آخر اومی نگنجد درشعور !

ترجمہ وتشریح: ...... ہمارے نوجوان پیاسے ہیں اور خالی پیالوں والے ہیں۔ان کے چہرے تو دھلے دھلائے یعنی چمک دار ہیں لیکن ان کی جانیں تاریک اوران کے دماغ روشن ہیں۔(بنے ٹھنے، تاریک روح والے اور روشن خیال ہیں)۔

☆...... یہ (نوجوان) کم نگاہ، یقین کی دولت سے محروم اور ناامیدی کا شکار ہیں (بے بصیرت، بے یقین اور ناامید ہیں)۔ان کی آنکھوں نے جہان کے اندر کوئی چیز نہیں دیکھی۔(دنیا میں کچھ نہیں دیکھا)۔

☆...... یہ نوجوان ناکس (بے شخصیت) ہیں، اپنی ہستی کے تو منکر ہیں لیکن دوسروں کی ہستی پر ایمان لانے والے ہیں۔اسی لئے بت کدے کا معمار ان کی مٹی سے اینٹیں بناتا ہے۔

☆...... مدرسہ اپنے مقصد سے آگاہ نہیں ہے، اسی لئے اس (نوجوان) کے اندر کے جذبے تک راہ نہیں ہے۔(اس کی رسائی جذب اندرون تک نہیں)۔

☆...... اہل مکتب نے ان نوجوانوں کی جانوں سے فطری نور کو بالکل دھو دیا ہے جس کی وجہ سے اس مدرسہ کی شاخ سے ایک بھی خوبصورت پھول نہیں کھلا (پھوٹا)۔

☆...... ہمارا معمار (استاد) اینٹ کو ٹیڑھا رکھتا ہے۔وہ (استاد) شاہین بچوں کو بطخ کی عادت ڈال رہا ہے۔

☆...... علم جب تک زندگی سے سوز (تپش) حاصل نہیں کرتا اس وقت تک دل واردات کی لذت سے آشنا نہیں ہوتا۔

☆...... علم تیرے مقامات کی شرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور علم تیری آیات کی تفسیر کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

☆...... پہلے احساس کی آگ میں جلنا چاہیے تاکہ تو اپنی چاندی کو تانبے سے ممتاز کر سکے۔

☆...... علم حق پہلے حواس ہے پھر حضور۔(یہ آخری مرحلہ حضور شعور میں نہیں سماتا)۔

آٹھواں بند

صد کتاب آموزی از اہل ہنر ‏ ‏ ‏ خوشتر آں درسے کہ گیری از نظر

ہر کسے زاں مے کہ ریزد از نظر ‏ ‏ ‏ مست میگردد بانداز دگر !

ازدم باد سحر میرد چراغ ‏ ‏ ‏ لالہ زاں باد سحرے در ایاغ !

کم خور و کم خواب و کم گفتار باش ‏ ‏ ‏ گرد خود گردندہ چوں پرکار باش !

منکر حق نزد ملا کافر است — منکر خود نزد من کافر تر است !
آں بانکار وجود آمد 'عجول' — ایں عجول' وہم 'ظلوم' و ہم 'جہول' !
شیوہ اخلاص رامحکم بگیر — پاک شواز خوف سلطان و امیر
عدل در قہر و رضا از کف مدہ — قصد در فقر و غنا از کف مدہ
حکم دشوار است ؟ تاویلے مجو — جز بقلب خویش قندیلے مجو
حفظ جاں ہا ذکر و فکر بے حساب — حفظ تن ہا ضبط نفس اندر شباب
حاکمی در عالم بالا و پست — جز بحفظ جان و تن ناید بدست
لذت سیر است مقصود سفر — گرنگہ بر آشیاں داری مپر
ماہ گردد تاشور صاحب مقام — سیر آدم را مقام آمد حرام !
زندگی جز لذت پرواز نیست — آشیاں بافطرت اوساز نیست !
رزق زاغ وکرگس اندر خاک گور — رزق بازاں در سواد ماہ و ہور

ترجمہ وتشریح:...... وہ (منکرِ حق) تو وجودِ مطلق /خدا کے وجود سے انکار کے باعث جلد باز ہے اور یہ (اپنا منکر) عجول (جلد باز) بھی ہے۔اور ظالم وجاہل بھی ہے۔

☆...... تو اخلاص کے طریقے کو مضبوطی سے پکڑ (اختیار کر) اور سلطان وامیر کے خوف سے دور رہ۔

☆...... غصے میں ہو یا خوشنودی (خوشی) میں ہو،دونوں حالتوں میں تو عدل وانصاف کو ہاتھ سے نہ دو۔اور فقر وغنا (غریبی اور امیری) میں میانہ روی (اعتدال) کو نہ چھوڑ۔

☆...... اگر خدا کا کوئی حکم مشکل ہو تو اس کی تاویل نہ ڈھونڈ۔اپنے دل کے سوا کہیں اور سے چراغ تلاش نہ کر۔

☆...... جانوں (روح) کی حفاظت بے حساب ذکر وفکر سے ہے۔ذاتِ حق کے کثرت سے ذکر کرنے میں اور جسموں (بدن) کی حفاظت جوانی میں اپنے نفس پر قابو پانے سے ہے۔

☆...... دنیا اور آخرت کے جہانوں میں سربلندی وسرداری جان اور جسم دونوں کی حفاظت کے بغیر ہاتھ نہیں آتی۔

☆...... سفر کا مقصد سیر سے لذت حاصل کرنا ہے۔اگر تیری نگاہ آشیانے پر ہے تو پھر تو مت اُڑ۔(سفر نہ کر)۔

☆...... چانداس لئے گردش کرتا ہے تاکہ وہ صاحب مقام (بدر) بن جائے۔جبکہ آدمی کی سیر کے لئے مقام /پڑاؤ حرام ہے۔(مسلسل حرکت میں رہنا ضروری ہے)۔

☆...... زندگی پرواز کی لذت کے سوا اور کچھ نہیں۔آشیانہ اس کی فطرت کے لئے سازگار نہیں ہے۔

☆...... کوے اور گدھ کا رزق قبر کی مٹی میں ہے جبکہ بازوں کا رزق چاند اور سورج کے نواح میں ہے۔(گدھ وغیرہ مردار کا گوشت کھاتے ہیں اور باز بلند فضاؤں میں اُڑتا ہے۔بلندی پروازی یا جدوجہد ہی سے زندگی کا صحیح مقام حاصل ہوتا ہے)۔

نواں بند

سرِ دیں صدقِ مقال، اکلِ حلال
خلوت و جلوت تماشائے جمال !

در رہِ دیں سخت چوں الماس زی
دل بحق بربند و بے وسواس زی !

سرے از اسرار دیں برگویمت
داستانے از مظفر گویمت

اندر اخلاص عمل فرد فرید
پادشاہے بامقام با یزید

پیش اد اسپے چو فرزندان عزیز
سخت کش چوں صاحب خود در ستیز

سبزہ رنگے از نجیبان عرب
باوفا، بے عیب، پاک اندر نسب

مرد مومن را عزیز اے نکتہ رس
چیست جز قرآن و شمشیر و فرس ؟

من چہ گویم وصف آں خیر الجیاد
کوہ و روے آبہار فتے چوباد

روز ہیجا از نظر آمادہ تر
تند بادے طائف کوہ و کمر !

درتگ او فتنہ ہائے رستخیز
سنگ از ضرب سم اور ریز ریز

روزے آں حیواں چو انساں ارجمند
گشت از درد شکم زار و نژند

کرد بیطارے علاجش از شراب
اسب شہ راوار ہاند از پیچ و تاب

شاہ حق بیں دیگر آں یکراں نخواست
شرع تقوی از طریق ماجد است

اے ترا بخشد خدا قلب و جگر
طاعت مرد مسلمانے نگر !

ترجمہ وتشریح :....... دین کا راز سچ بولنے اور حلال روزی میں ہے۔ خلوت ہو یا جلوت دونوں حالتوں میں اس ذات حق کے جمال کا نظارہ کرنے میں ہے۔

☆ ...... دین کے راستے میں تو ہیرے کی طرح سخت رہ، (بے خوف رہ) کر۔ دل حق اللہ تعالیٰ سے لگا اور ہر قسم کے وسوسہ سے آزاد ہو جا۔

☆ ...... میں تجھے دین کے رازوں میں سے ایک راز بتاتا ہوں، میں سلطان مظفر کی داستان سناتا ہوں۔

☆ ...... وہ عمل کے اخلاص اخلوص میں ایک بے مثل (منفرد) آدمی تھا۔

☆ ...... اسکے پاس ایک گھوڑا تھا جسے وہ اپنے بیٹوں کی طرح عزیز رکھتا تھا۔ یہ گھوڑا، جنگ کے موقع پر، اپنے مالک کی طرح سخت کوش رہتا تھا۔

☆ ...... وہ اعلیٰ عربی نسل کا سبز رنگ کا گھوڑا تھا وہ باوفا، بے عیب اور نسب میں پاک تھا۔

☆ ...... اے نکتہ کو پا جانے والے عزیز! مرد مومن کے لئے قرآن اور تلوار اور گھوڑے کے سوا ہوتا بھی کیا ہے (اور کوئی چیز محبوب نہیں)۔

☆ ...... میں اس بہر طور اصیل گھوڑے کی کیا تعریف کروں۔ وہ پہاڑوں پر سے اور دریاؤں کے پانی پر سے ہوا کی طرح گذر جاتا تھا۔

☆ ...... جنگ کے دن وہ نظر سے بھی زیادہ تیز نکلنے والا ہوتا تھا۔ وہ تیز ہوا کی طرح پہاڑوں اور وادیوں کو عبور کر لیتا تھا۔

☆ ...... اس کی دوڑ میں قیامت کے سے فتنے تھے۔ اس کے سموں کی ضرب سے پتھر ریزہ ریزہ ہو جاتے تھے۔

☆ ...... ایک دن انسان کا سا ارجمند وہ گھوڑا پیٹ کے درد کے باعث کمزور اور لاچار ہو گیا۔

☆...... ایک معالج حیوانات نے اس کا علاج شراب سے کیا اور بادشاہ کے اس گھوڑے کو درد سے نجات دلا دی۔

☆...... اس حق کی پہچان رکھنے والے بادشاہ نے پھر کبھی اس گھوڑے کو سواری کے لئے نہ منگوایا۔ تقویٰ کا راستہ ہمارے راستے سے الگ (جدا) ہے (گھوڑے نے شراب پی لی تھی سلطان نے اس پر سوار ہونے کو حق پرستی کے خلاف سمجھتے ہوئے پھر کبھی اس پر سواری نہ کی)۔

☆...... اے (نوجوان) خدا تجھے قلب وجگر (دل زندہ اور بصیرت) دے تو ایک مسلمان کی اطاعت خدا دیکھ (ملاحظہ کر)۔ یہ عمل اس کی حق پرستی اور دینداری کی عظیم مثال ہے۔

دسواں بند

دیں سراپا سوختن اندر طلب ... انتہایش عشق و آغازش ادب!
آبروے گل زرنگ و بوے اوست ... بے ادب بے رنگ و بو، بے آبروست!
نوجوانے راچو بینم بے ادب ... روز من تاریک می گردد چوشب
تاب و تب درسینہ افزاید مرا ... یاد عہد مصطفیٰؐ آید مرا!
از زمان خود پشیماں می شوم ... در قرون رفتہ پنہاں می شوم!
ستر زن یا زوج یا خاک لحد ... ستر مرداں حفظ خویش ازیار بد
حرف بد رابر لب آوردن خطاست ... کافر و مومن ہمہ خلق خداست!
آدمیت احترام آدمی ... باخبر شواز مقام آدمی!
آدمی از ربط وضبط تن بہ تن ... برطریق دوستی گامے بزن!
بندہ عشق از خدا گیرد طریق ... می شود کافر و مومن شفیق!
کفرو دیں راگیر در پہنائے دل ... دل اگر بگریز داز دل، وائے دل!
گرچہ دل زندانی آب و گل است ... ایں ہمہ آفاق آفاق دل است!

ترجمہ وتشریح:...... دین کیا ہے؟ اللہ کی طلب وجستجو میں خود کو پرسوز بنانا (جلنا) ہے۔ اسکی انتہا عشق اور اسکی ابتدا ادب ہے۔

☆...... پھول کی آبرو اس کے رنگ و بو سے ہے۔ بے ادب بے رنگ و بو اور بے آبرو ہوتا ہے۔

☆...... میں جب کسی نوجوان کو بے ادب دیکھتا ہوں تو میرا دن رات کی طرح تاریک ہو جاتا ہے (بڑا دکھ ہوتا ہے)۔

☆...... میرے سینے میں سوز بڑھ جاتا ہے اور مجھے حضور مصطفیٰؐ (کے ادب) کا زمانہ یاد آ جاتا ہے۔

☆...... میں اپنے زمانے سے پشیمان ہوں، اس لئے میں گذری ہوئی صدیوں میں چھپ جاتا ہوں (چھپا لیتا ہوں)۔

☆...... عورت کا پردہ (محرم) یا اس کا شوہر ہے یا پھر قبر کی مٹی ہے جب کہ مردوں کا پردہ اپنے آپ دوست سے بچانا ہے (بری صحبت سے بچانا ہے)۔

☆...... بری بات کو ہونٹوں پر لانا خطا (گناہ) ہے۔ کافر اور مومن سب خدا کی مخلوق ہیں بقول شاعر۔

با مسلماں اللہ اللہ، با برہمن رام رام

☆...... آدمیت / انسانیت انسان کا احترام تو آدمی کے مقام سے باخبر ہو (آدمی کا مقام پہچان)۔
☆...... آدمی تن بہ تن کے ربط سے ہے، تو دوستی کے راستے پر گامزن ہو (قدم بڑھا)۔ مطلب ایک دوسرے سے تعلق قائم کرنا اور اس تعلق کو ضبط کے تحت رکھنا ہی آدمیت ہے۔
☆...... بندہ عشق خدا سے اپنا مسلک (زندگی) لیتا ہے، لہذا وہ کافر اور مومن سب کے ساتھ مشفقانہ رویہ اختیار کرتا ہے۔
☆...... تو کفر اور دین کو دل کی گہرائی میں رکھ۔ اگر ایک دل دوسرے دل سے بھاگتا ہے (گریزاں رہتا ہے) تو ایسا دل لائق افسوس ہے۔
☆...... اگرچہ دل بدن کے قید خانے میں ہے (مادیت کا قیدی ہے) لیکن یہ ساری کائنات دل ہی کی کائنات ہے۔

گیارھواں بند

گرچہ باشی از خداوندان دہ	فقر را از کف مدہ، از کف مدہ
سوز او خوابیدہ درجان تو ہست	ایں کہن مے از نیا گان تو ہست !
در جہاں جز درد دل ساماں مخواہ	نعمت از حق خواہ و از سلطاں مخواہ !
اے بسا مرد حق اندیش و بصیر	می شود از کثرت نعمت ضریر !
کثرت نعمت گراز از دل برد	نازمی آرد نیاز از دل برد !
سالہا اندر جہاں گردیدہ ام	نم بچشم منعماں کم دیدہ ام !
من فد اے آنکہ درویشانہ زیست	وائے آں کہ از خدا بیگانہ زیست !

ترجمہ وتشریح:......

☆...... اگر تو گاؤں کے مالکوں میں سے کیوں نہ ہو (جاگیردار ہو) پھر بھی فقر کو ہاتھ سے مت دے، مت دے (ہرگز ہاتھ سے نہ چھوڑ)۔
☆...... اس (فقر) کا سوز تیری جان میں سویا ہوا ہے۔ یہ پرانی شراب تیرے اسلاف / بزرگوں کی عطا ہے۔ علامہ نے جاوید سے اردو میں یوں کہا ہے۔

جس گھر کا مگر چراغ ہے تو
ہے اس کا مزاج عارفانہ

☆...... دنیا میں درددل کے سوا اور کسی سامان کی خواہش نہ کر، نعمت (دولت) خدا سے مانگ، بادشاہ یا حاکم وقت سے نہ مانگ۔
☆...... اے کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ حق اندیش اور حق بیں لوگ بھی دولت کی بہتات سے اندھے ہو جاتے ہیں۔
☆...... دولت کی فراوانی دل سے لداز (نرمی) لے جاتی (ختم کر دیتی) ہے۔ وہ ناز (فخر وغرور) پیدا کرتی اور نیاز (عجز وانکسار) لے اڑتی ہے (عاجزی جاتی رہتی ہے)۔
☆...... میں مدتوں دنیا میں گھوما پھرا ہوں مگر میں نے دولت مندوں کی آنکھوں میں نمی بہت کم دیکھی ہے یعنی نہیں دیکھی ہے۔
☆...... میں اس (انسان) کے قربان جاؤں جو درویشانہ زندگی بسر کرتا ہے اور افسوس ہے اس پر جو خدا سے بیگانہ ہو کر زندگی گزارے یعنی خدا سے غافل رہتا ہے۔

بارھواں بند

در مسلماناں مجو آں ذوق و شوق
آں یقیں، آں رنگ و بو، آں ذوق وشوق!

عالماں از علم قرآں بے نیاز
صوفیاں درندہ گرگ و مود راز!

گرچہ اندر خانقاہاں ہائے و ہوست
کو جو انمردے کہ صہبا در کدوست!

ہم مسلمانان افرنگی مآب
چشمہ کوثر بجویند از سراب!

بے خبر از سر دین اند ایں ہمہ
اہل کین اند اہل کین اند ایں ہمہ!

خیر و خوبی بر خواص آمد حرام
دیدہ ام صدق و صفا را در عوام!

اہل دیں را بازداں از اہل کیں
ہم نشین حق بجو با اونشیں؛

کرگساں را رسم و آئیں دیگراست
سطوت پرواز شاہیں دیگر است

ترجمہ وتشریح:......

☆...... تو (آج کے) مسلمانوں میں وہ پہلا سا ذوق وشوق مت تلاش کر۔ وہ یقین، وہ رنگ وبو اور وہ ذوق وشوق نہ تلاش کر۔

☆...... آج کے علماء قرآن کے علم سے بے نیاز (لاپرواہ) ہیں، جب کہ صوفی گویا پھاڑ کھانے والا بھیڑیا بنے ہوئے ہیں اور دراز زلفوں (لمبے بالوں) والے ہیں۔

☆...... اگرچہ ان کی خانقاہوں میں ہائے و ہو کا شور ہے مگر ان میں کوئی ایسا جوان مرد نہیں (کہاں ہے) جس کے مٹکے میں شراب (حدت) ہے۔ یعنی کوئی بھی تصوف کی شراب (حقیقی تصوف) سے سرمست نہیں ہے۔

☆...... افرنگی تہذیب وثقافت سے متاثر مسلمان بھی سراب میں سے حوض کوثر تلاش کر رہے ہیں۔ (وہ غیر مسلموں کی پیروی کر رہے ہیں)۔

☆...... یہ سب دین کے بھید راز سے بے خبر ہیں اور یہ سب اہل کیں (باہمی عداوت رکھنے والے) ہیں، اہل کیں (اہل کینہ) ہیں۔

☆...... مسلمانوں کے خواص پر نیکی حرام ہوگئی ان میں سے کسی میں بھی خیر وخوبی نظر نہیں آتی، مگر ان کے عوام میں میں نے صدق وصفا دیکھا ہے۔

☆...... اہل دیں کو اہل کیں سے الگ سمجھ۔ تو کسی ہم نشین حق (خدا کے ساتھ بیٹھنے والا) کو تلاش کر اور اس کی صحبت اختیار کر۔

☆...... گدھوں کا رسم ودستور (طور طریقہ) اور ہے جب کہ شاہیں کی پرواز کی شان وشوکت کچھ اور ہے۔ اردو میں علامہ فرماتے ہیں۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

تیرھواں بند

مرد حق از آسماں افتد چو برق
ہیزم او شہر و دشت غرب و شرق

ما ہنوز اندر ظلام کائنات
او شریک اہتمام کائنات

او کلیمؑ او مسیحؑ و او خلیلؑ
او محمدؐ، او کتاب، او جبرئیل!

آفتاب کائنات اہل دل — از شعاع او حیات اہل دل
اول اندر نار خود سوزد ترا — باز سلطانی بیا موزد ترا
ماہمہ باسوز او صاحب دلیم — ورنہ نقش باطل آب و گلیم
ترسم این عصرے کہ توزادی دراں — در بدن غرق است و کم داند زجان !
چوں بدن از قحط جاں ارزاں شود — مرد حق در خویشتن پنہاں شود !
درنیابد جستجو آں مردرا — گرچہ بیند رو بروآں مردرا !
تو مگر ذوق طلب از کف مدہ — گرچہ درکار تو افتد صد گرہ !
گرنیابی صحبت مرد خبیر — از اب وجد آنچہ من دارم بگیر !
پیر رومی را برفیق راہ ساز — تاخدا بخشد ترا سوز و گداز
زانکہ رومی مغز را داند ز پوست — پاے او محکم فتد در کوے دوست !
شرح او کردند و اوراکس ندید — معنی اوچوں غزل ازمارمید
رقص تن از حرف او آموختند — چشم را از رقص جاں بردوختند !
رقص تن درگردش آرد خاک را — رقص جاں برہم زند افلاک را !
علم و حکم از رقص جاں آید بدست — ہم زمیں ہم آسماں آید بدست !
فرد ازوے صاحب جذب کلیم ! — ملت ازوے وارث ملک عظیم !
رقص جاں آموختن کارے بود — غیر حق را سوختن کارے بود
تاز ناز حرص و غم سوزد جگر — جاں برقص اندر نیاید اے پسر
ضعف ایمان است و دلگیری است غم — نوجوانا ! نیمہ پیری است غم‘ !
می شناسی ؟ حرص فقر حاضر‘ است — من غلام آنکہ برخود قاہر است
اے مرا تسکین جان ناشکیب — تو اگر از رقص جاں گیری نصیب
سر دین مصطفیٰ گویم ترا — ہم بقبر اندر دعا گویم ترا !

ترجمہ وتشریح:...... مردحق آسمان سے بجلی کی طرح جھپٹتا ہے۔اس کا ایندھن مغرب ومشرق کے شہر و بیابان ہیں۔

☆...... ہم ابھی تک کائنات کے اندھیروں میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ (مردحق) کائنات کے انتظام میں شریک ہے۔

☆...... وہ (مردحق) ہی کلیم اللہ (موسیٰؑ) ہے۔ مسیحؑ ہے اور خلیلؑ ہے، وہ محمدؐ ہے، وہ کتاب (قرآن مجید) ہے، اور وہی جبرئیل ہے۔

☆...... وہ اہل دل کی کائنات سورج (انبیاء مردان حق کی بہترین مثال ہیں)۔اس کی شعاعوں ہی سے اہل دل کی حیات ہے۔

☆...... وہ (مردحق) پہلے تجھے اپنی آگ میں جلاتا ہے، پھر تجھے بادشاہی کرنا سکھاتا ہے۔

☆...... ہم بھی اس مردحق کے سوز سے صاحب دل بنتے ہیں، ورنہ ہم آب وگل (مادے) کے باطل نقش ہوتے۔

☆...... میں اس زمانے سے، جس میں تو پیدا ہوا ہے، ڈرتا ہوں اس لئے کہ وہ بدن (مادیات) میں غرق (گم) ہے اور روح سے بے خبر

(ناآشنا) ہے۔

☆...... جب بدن، روح کے قحط کے باعث ستا ہو جاتا ہے تو مردحق خود میں چھپ جاتا ہے۔

☆...... تلاش وجستجو بھی اس مردحق کو حاصل نہیں کر سکتی، اگر چہ وہ اسے اپنے سامنے ہی کیوں نہ دیکھ رہی ہو (وہ سامنے موجود ہوتا ہے)۔

☆...... مگر تو اس کی طلب کا ذوق ہاتھ سے نہ دے، اگر چہ تیرے کام اتیری راہ میں سینکڑوں الجھنیں اور مشکلیں کیوں نہ آئیں۔

☆...... اگر تجھے کسی ایسے باخبر مرد امردحق کی صحبت میسر نہ آئے تو پھر جو کچھ میں نے اپنے آباواجداد سے حاصل کیا ہے تو وہ لے لے۔

☆...... تو پیر رومی کو اپنا راستے کا ساتھی بنالے تاکہ خدا تجھے سوز وگداز عطا فرمائے۔

☆...... اسلئے کہ رومی مغز کو چھلکے سے پہچانتے ہیں۔ ان کا پاؤں دوست (محبوب حقیقی) کے کوچے میں مضبوطی سے پڑتا ہے (خوب جمتا ہے)۔

☆...... لوگوں نے ان کی مثنوی معنوی کی شرح تو کی ہے لیکن انہیں نہیں دیکھا (اسے پہچانا نہیں) اس کے معنی ہم سے ہرن کی طرح ہم سے بھاگتے ہیں یعنی ان کی مثنوی میں جو سوز وسرور اور اسرار ہیں، انہیں کوئی نہیں پا سکا۔

☆...... لوگوں نے ان (رومی) سے صرف رقص بدن سیکھا اور رقص جاں (روح کے رقص) سے آنکھیں بند کر لیں۔

☆...... جسم کا رقص مٹی کو گردش میں لاتا یعنی اڑاتا ہے جب کہ جاں کا رقص افلاک کو تہ وبالا کر دیتا ہے۔

☆...... جان کے رقص سے علم وحکمت میسر آتے ہیں اور زمین بھی اور آسمان بھی ہاتھ آتے ہیں۔

☆...... رقص جاں سے فرد حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے سے جذبے کا مالک بن جاتا ہے اور ملت اس سے ملک عظیم کی وارث بنتی ہے۔

☆...... جان روح کا رقص سیکھنا ایک مشکل کام ہے۔ غیر حق یا باطل قوتوں کو جلانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

☆...... جب تک انسان کا جگر حرص اور غم کی آگ میں جلتا رہے گا، اے بیٹے اس وقت تک جان رقص نہیں کرے گی۔

☆...... غم دل گیری ہے اور ایمان کی کمزوری ہے۔ اے نوجوان (حدیث میں ہے کہ) غم آدھا بڑھاپا ہے۔

☆...... کیا تجھے معلوم ہے، جانتا ہے کہ حرص آج کے عہد کا فقر ہے۔ میں تو اس (مرد) کا غلام ہوں جو خود پر قاہر ہے (جسے اپنے آپ پر قابو ہو)۔

☆...... اے کہ تو (جاوید) میری بے قرار جان کے لئے تسکین کا باعث (اے مری بے قرار روح کے چین) ہے، تو اگر رقص جاں سے نصیب حاصل کر لے۔ پھر میں تجھے دین مصطفیٰ کا راز بتاؤں گا اور میں تیرے لئے قبر کے اندر بھی دعا کرتا رہوں گا۔